TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222364
UNIVERSAL
LIBRARY

ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا

مجموعہ دلکشا دیوان فیض عنوان عمدۃ الحکما مالک الشعرا سالک مسالک بلیغ مالک حقیقت معروف بحضرت قطب سواری شیر مسلمین فیض رحمت اللہ علیہ

چون بمن سال فوت یافت

اسم و تاریخ این مصرع فیض

شمع فیض ستا یا مرقع فیض

۱۳۰۰

بزیور طبع آراستہ گردید

بتصحیح مصنف بجود و الاحسان حضرت حکیم محمد مظفر الدین خان بہادر مزاج

حسب فرمایش مجمع الکرم و الاتقان حکیم محمد منور الدین خان بہادر علاج

در مطبع سلامیہ واقع حیدرآباد دکن مطبوع گردید

تھی سب رسل اس رتبۂ عالی پہ ولیکن — حضرت سبھی کی اور ہی کچھ شان رسالت
انوار تجلی ہی سراپا سی ہویدا — ہی جسم لطیف آپکا اک جان رسالت
یا ہم یہی کہتی ہین سول اور ملا یک — ذات آپکی ہی رونق ایوان رسالت
آنکھونسی کسی اور نبی کی نہی نہ دیکھا — اللہ نی دیا آپکو وہ خوان رسالت
ہوتا ہی گمان عرش معلی کا جہان کو — کرسی جو پہ ہی رفعت ایوان رسالت
اللہ کسی کو بھی رسول اب نکریگا — ختم آپکی ہی نام پہ فرمان رسالت
کیونکر نکری ختم رسل آپکو اللہ — ہی کون سوا آپ کی شایان رسالت



کیا فیض کا منہ ہی جو کری وصف سراپا — قد آپکا ہی سرو گلستان رسالت



کرون جان و دل کو فدائی محمد — جو دیکھون رخ با صفائی محمد
کرون مین نہ کھل جواہر کی خواہش — میسر ہو گر خاک پائی محمد
دلیل مبین من رانی ہی اسپر — لقای خدا ہی لقائی محمد
کسی درسی کیا کام مجکو خدایا — دکھادی در دلکشائی محمد
امامت خدائی کی زیبا ہی انکو — کرین انبیا اقتدائی
شفاعت وہ ہم عاصیونکی کرینگے — یہ ادنی ترین ہی

ملیگا ثواب اُسکو وصف خدا کا — کریگا جو کوئی ثنائی محمدؐ
گنہگار مجھسا نہین کوئی لیکن — مجھی بخش یارب برائی محمدؐ
دلیل ولائی خدا ہی مقرر — رہی جس کی دلمین ولائی محمدؐ
اشارا یہی قاب قوسین ہی ہے — خدا کی ہی نزدیک جائی محمدؐ
خجل ہوتی ہین دیکھکر مہر و مہ بھی — رخ خوب معجز نمائی محمدؐ
رہی قسمت اپنی رہی عزت اپنی — اگر دیکھہ لین ہم سرائی محمدؐ
اطاعت خدا کی اطاعت ہی اُنکی — رضائی خدا ہی رضائی محمدؐ

کسیکی شفاعت سے مطلب نہین فیضؔ
ٹھہرا ہون مین زیر لوائی محمدؐ

کعبہ مقصود ہی روئی رسولؐ — قبلہ عالم ہی ابروئی رسولؐ
کیون نہ محو دید پیغمبر رہون — ہی عبادت دیکھنا سوئی رسولؐ
طوبی باغ جنان قمری بنی — دیکھہ لی گر سرو بالوئی رسولؐ
چہرہ مقصود آتا ہی نظر — کس قدر ہی صاف نانوئی رسولؐ
ذکر ہی جو ہو سنگہون مین — رچ رہی ہی مغز مین بوئی رسولؐ
اللہ کا ہو مجھکو اجر — دیکھہ لون گر پیت ابروئی رسولؐ

ہون اوسیکا تشنہ لب یارب ملی ہی جو کوثر خلد مین جوی رسولؐ
مین ہون مفلس کسطرح سی ہات آئی دو جہان ہی قیمت موی رسولؐ
مہبط روح الامین ہی صبح و شام جنت الماوا ہی مشکوی رسولؐ
بدہون لیکن مغفرت کی ہاب مین ہی امید خلق نیکوی رسولؐ
کیا کوی تفسیر اوسکی لکہہ سکی نور حق ہی مصحف روی رسولؐ
راس آئیگی مدینی کی ہوا ہی مجہی سودای گیسوی رسولؐ
مجہہ سی بد کی حشر مین ہونگی شفیع واہ واہ کیا نیک ہی خوی رسولؐ

قسمتون سی فیضؔ اگر آجای ہات
چوم لون پای سنگ کوی رسولؐ

روز جنت ہی مجہی روی رسولؐ لیلۃ القدر ہی گیسوی رسولؐ
ہی یہی غل افق اعلی پر قاب قوسین ہی ابروی رسولؐ
سورۃ النور مین اسمین کیا فرق دیکہہ لو صورت نیکوی رسولؐ
وہ جو آیا ہی کہین حسن عظیم بیخدا ہی صفت خوی رسولؐ
ہی پس مرگ بہی یارب یہہ ہوس رو مرا حشر مین ہو سوی رسولؐ
ہر ورق سی ورق گل ہو خجل گر لکہون مین صفت بوی رسولؐ

سامعہ مشک کا نافہ بنجاہی — وہ جو سن لی صفت ہوی رسولؐ
دلکو جنت کی ہوس ہو نہ کیہو — مرا مسکن ہو اگر کوی رسولؐ

ہوا گر آب بقا مُنہ نکرون
فیض ہون تشنہ لب خوی رسولؐ

آفتاب مغرب ہی وی رخشان رسولؐ — صبح جنت ہی صفای سلک دندان رسولؐ
رحمۃ للعالمین سی ہی یہی مقصود حق — جملہ مخلوقات ہی ممنون احسان رسولؐ
یہہ سخن کرسی نشین ہی دلمین اہل اللہ کی — ہمسر عرش بریں ہی قصر و ایوان رسولؐ
جس سی وہ راضی ہوی اللہ بہی راضی ہوا — ہی وہ فرمان خدا جو کچہہ ہی فرمان رسولؐ
نعمت غفران سی ہو لوسیر دوزخ سی عصیانسی ہا تصر — فرش سی لی عرش تک گستردہ ہی خوان رسولؐ
نام ہی رضوان جسکا ہی وہ اونکا باغبان — کہتی ہین جنت جسی ہی وہ گلستان رسولؐ
کرسکی بندہ کوئی تعریف اونکی کیا مجال — حق تعالی آپ جب ہووی ثناخوان رسولؐ
اہل ایمان عید کرتی ہین سبب اسکا یہہ ہی — ماہ نو کو سمجہی ہین عکس گریبان رسول
ہی اسی باعث ہماری چشم گریان راتدن — دیکہہ لین آنکہونسی تا ہم روی خندان رسولؐ

کیون نہ علم حق سی دین تشبیہ اون کی علم کو
ہوئین جب روح الامین طفل دبستان رسول

جمع شیرازہ نہوتا دفتر ایجاد کا
گر نہوتا خلق گیسوی پریشان رسول

سورۂ کوثر کی ہی تفسیر سی یہہ مستفاد
حق نی کی ہی مدحت چاہ نخدان رسول

چیز کیا ہون جو کرون قصر نبوت کی صفت
بد خلقت سی ہی جبریل دربان رسول

ہونگی وہ دوزخ مین داخل ہین جو بدخواہان دین
چین جنت مین کرینگی خیر خواہان رسول

جمعہ سیان بایکدگر یہہ تذکرہ کرتی ہین روز
ہی شب معراج زلف مشک افشان رسول

ہی یہی یارب تمنا تجھہ سی روز حشر مین
سر پہ ہو ہم عاصیون کی ظل دامان رسول

مین بھی دیوانہ ہون یارب جلد دکھلادی مجھی
شہر طیبہ جو دونو مین بیابان رسول

آل و اصحاب محمد کی اطاعت فرض ہی
واجب التعظیم ہین اولاد و اعوان رسول

مدعا روح و ریحان سی ہی حاصل یہی
سبزہ باغ جنان ہی موی مژگان رسول

ہی وہ مہر مغفرت ای فیض روز باز پرس
جس مسلمان کی دلپر داغ ہجران رسول

سر بیگانہ دل سی وصف قد بالا یا رسول
دو جہا نمین ہوگا اوسکا بول بالا یا رسول

من نہ گفتم خیر امت کی مخاطب ہوئین ہم
ہی رضامند آپ سی باری تعالی یا رسول

ہی نزدیک اپکا ہی آسمان قصر رفیع
بدر ہو تم حلقۂ احباب ہالا یا رسول

تھا سحاب کفر مین پنہان بڑی مدت سی رونکی ساتھ
آفتاب دین کو تم نی نکالا یا رسولؐ

کیون نہ روئین آپ کی فرقت مین ہم شام و صبح
سلسلہ اشکون کا ہی موتی کا مالا یا رسولؐ

ہی یقین ہم کو تمہاری ذات سی دن حشر کی
عفو ہی عصیان کا ہوگا استحالا یا رسولؐ

کیون نہ قبضہ قصر جنت پر کرون اب میری پاس
آپ کی لطف و کرم کا ہی قبالا یا رسولؐ

مغفرت کا ہو وسیلہ کیون نہ ہمدست عصات
لی چکی ہو تم شفاعت کا حوالا یا رسولؐ

جو کری اسکو قبول اوسکو زہی عز و شرف
آپکا دین ہی ہراک دین سی نرالا یا رسولؐ

آفتاب حشر کی گرمی سی پائین گی نجات
ہمکو دینا آب کوثر کا پیالا یا رسولؐ

دو جہان کی نعمتون سی جی ہوا اوسکا اوچاٹ
آپکا جس کو ملا جھوٹا نوالا یا رسولؐ

یہہ جہان ہووی کہ ہووی وہ جہان آخرت
دو جہان مین ہی تمہارا ہی اوجالا یا رسولؐ

کافرونکی ہاتھ سی گرنی مین کچھہ باقی نتھا
دین ابراہیم کو تمنی سنبھالا یا رسولؐ

محو ہون لہو و لعب مین کیجی ایسا کرم
ہو سوی طاعت طبیعت کا امالا یا رسولؐ

صورت پاک اپنی دکھلادو کہ تو ہی غیض کو
کب تلک کرتا رہونگا آہ و نالہ یا رسولؐ

قبلۂ ارباب دین ہی وی خیر المرسلین
طاق پیشانی ہی ابروی خیر المرسلین

عارض پر نور کا خاکہ ہی خورشید سحر
صبح صادق ہی غبار کوی خیر المرسلین

سورۂ والشمس ہی رخسار تابان رسول — معنی والليل ہی گیسوی خیر المرسلین ﷺ

تقویت ہوتی ہی جانکو دلکو ہوتا ہی سرور — بوی جان پرور ہی بوی موی خیر المرسلین ﷺ

ہی ید بیضا ہی موسیٰ پنجۂ انور کا عکس — موج بحر نور ہی بازوی خیر المرسلین ﷺ

عطریت پیدا کسی گل مین نہوگی حشر تک — گرنہ ہمدوش صبا ہو بوی خیر المرسلین ﷺ

جسنی دیکھا ہی نہو نور مجسم کو کہے — دیکھہ لی وہ قامت نیکوی خیر المرسلین ﷺ

آرزو یہہ ہی کہ وقت نزع ہو یا حشر ہو — یا الٰہی رو مرا ہو سوی خیر المرسلین ﷺ

نازل اوسکی شان مین آیا ہو جب خلق عظیم — کیا رقم ہو مجھہ سی وصف خوی خیر المرسلین ﷺ

کیون نہو تعظیم اوسکی فرض اہل اللہ پر — عرش اعظم ہی ہمارا مشکوی خیر المرسلین ﷺ

مجھکو اسی ضوان نہین کچھہ طوبیٰ جنت سی کام — یاد آتا ہی قد دلجوی خیر المرسلین ﷺ

پاس جنت کی ہوا کو مین کبھی آنی نہ دون — ہی مری سیرین ہوای کوی خیر المرسلین ﷺ

مین کبھی دیکھون نہ مرآت سکندر کی طرف — ہی نظر مین صافی زانوی خیر المرسلین ﷺ

آفتاب مغفرت کی دید کا مشتاق ہون — جلد دکھلادی خدایا روی خیر المرسلین ﷺ

دل لگی میری سواد شہر طیبہ مین ہی
فیض ہون دیوانۂ گیسوی خیر المرسلین ﷺ

مدت سی مری سیر مین ہی سودای مدینہ — اللہ دکھادی کہین صحرای مدینہ

بھولی بھی رکھون پانون نہ گلزار ارم مین
تھوڑیسی بھی ہاتھ آی اگر جای مدینہ

ہرگز نکری وہ رخ جنت کیطرف رخ
جسکو نظر آی رخ زیبای مدینہ

معمور ہی دل یاد رسول عربی سی
سینہ ہی مرا مسکن و ماوای مدینہ

کیون اوسکی نہ تعظیم ہر اک شخص پہ ہو فرض
ہی ختم رسل انجمن آرای مدینہ

ہر اہل صفا کا یہہ وظیفہ ہی شب و روز
کعبہ کا تولا ہی تولا ہی مدینہ

مخدوم ملایک کی مقرب ہین خدا کی
جبریل امین خادم مولای مدینہ

ای آرزوی خلد کہین اور چلی جا
رہتی ہی مری دلمین تمنای مدینہ

عشق جس کی صفا پہ دل ارباب صفا ہی
تصویر کا عالم ہی سراپای مدینہ

کر وصل سی ای بحر نبوت مجھی سیراب
ہی دیدۂ تر بحر مین سقای مدینہ

فردوس مین بی یاد پیمبر نہ رہوگا
جنت مین بہی ہوگی مجھی پروای مدینہ

ہون معتقد سلسلۂ زلف پیمبر
میرا دل دیوانہ ہی شیدای مدینہ

ای فیض گریبان کی پکڑی نہ کرونگی
ہاتھہ آی اگر دامن صحرای مدینہ

العظمت للہ زہی شان مدینہ
ہی عرش برین کرسی ایوان مدینہ

پانی نہ پیونگا مین کبہی اپنی وطن مین
ہمدست جو ہوگا سر و سامان مدینہ

رہتا ہون پریشانی خاطر سی قرین مین
یاد آتی ہین جب سنبل پیچان مدینہ

آتی ہی صدا عالم بالا سی ہمیشہ
مقبول خدا کی ہین ثناخوان مدینہ

اس عاشق حیران پیمبر کو جو دیکھی
حیرت مین رہی نرگس حیران مدینہ

مخلوق سی ممکن ہی نہین نعت پیمبر
معشوق ہین اللہ کی سلطان مدینہ

فردوس مین غلمانکی چہٹ جائین گی جس روز
آجائین گی جس روز غلامان مدینہ

رہتا ہی دماغ اونکا سدا عرش پر یں پر
افتادہ ہین گو فرش پہ مستان مدینہ

کیونکر نہ کہون جنت فردوس مین اسکو
رضوان مری نظر و نمین ہین دربان مدینہ

سیارو ثوابت ہی نہین گہومتی ہین صرف
دہ نزات ہین افلاک بھی قربان مدینہ

پہونچادی الٰہی مجہی ہر حال مین وہانتک
رہجاہی نہ دلمین کہین ارمان مدینہ

دیکہا جو اوسی چشم حقیقت سی تو سمجہا
ہی مرد مک دیدۂ ہر انسان مدینہ

نور علی نور مری حق مین ہی یارب
لکہا ہوا ہاتھہ آہی جو قرآن مدینہ

رضوان سی فرماتی ہین یہ حضرت داؤد
جنت مین نہین مرغ خوش الحان مدینہ

کافی ہی شفاعت کی لئی اتنی ہی نسبت
مین مورہون حضرت ہین سلیمان مدینہ

سرگشتہ نہی گا قدح گشتہ ہی چوگان
آئیگا نظر جب مجہی میدان مدینہ

حضرت کی رسالت کا نہ قائل ہو جو انسان
افضل ہی اوس انسانسی حیوان مدینہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات

۱

حرم مین دیر مین جب کوئی رو برو آیا
مجھی یقین ہوا بس یہی کہ تو آیا

سمجھہ گیا تہا میری جانکاہ دو آیا
جو بنکی اوچی مغاک جنگ جو آیا

کسیکا کوئی بہی ممنون نہین ہے کہ انصاف
ادہر سی مین نکل آیا اودہر سی تو آیا

فقط گہر نہین روتا ہی اٹہہ اٹہہ آنسو
جو انکی کان لگا کہو کی آبرو آیا

لحاظ غیر کا جب کر کی جان مین نے سو
کیا ہی غور نظر تو ہی سو بسو آیا

چمن مین تہو کتی منہہ پر بہار کی بلبل
ہزار حیف ہی ایسی شگل گل نہ تو آیا

وہ آگئی لب دریا جو بہر بادہ کشی
حباب سر پر اٹہای ہوی سبو آیا

ہوی تہی طور کی مسدود راہ پا بوسی
جب اپنی بام پہ شب کو وہ ماہرو آیا

خدا رسول کی ہی بات تو کچہہ نہین سنتا
سنائی مین نی حدیث اسکو اور کہو آیا

نہ آیا قتل ہی باز عالم کی وہ کافر
کیا ہی قتل اوسی جور و برو آیا

ہزار مرتبہ لوٹا ہی میکدی کو مگر
نہ محتسب کی ہاتھہ مین کدو آیا

اوڑائین چہپکے لاکہون ہی جہان نے
مگر نہ قبضہ مین دامان آرزو آیا

رہا ہی پھیرون ہی جبرئیل کا تصور فیض
جب اسکی پاس سی پیک فرشتہ خو آیا

پھرتا ہون بہٹکتا کوئی رہبر نہین ملتا — ہی وہ نگہر اُسکا مجھی گھر نہین ملتا
کرتا ہین علاج سر شوریدہ ولیکن — میدان پٹیلا کہین پتھر نہین ملتا
بوسہ لب شیرین کا جو مانگون ہین دوبارا — کہتی ہین وہ یہان قند مکرر نہین ملتا
بہلی دل وابستۂ گیسو کہو کیونکر — دہونڈی ہی کسی غار مین اگر نہین ملتا
دم وصل کا دیدی کی کرین قتل جہانکو — کیا فکر جو انکو کوئی خنجر نہین ملتا
یارب مرض عشق ہی یا کوئی بلا ہی — چین اس دل بیتاب کو دم بھر نہین ملتا
سب آرزوئین دل کی بخوبی نکل آئین — تنہا وہ کبھی ہمسی گھڑی بھر نہین ملتا
کس رنگ کہو غنچۂ دل کی ہو گرہ وا — دل کہول کی ہمسی وہ سمن بر نہ
ہم کس سی کرین دعوی خون کیجئی انصاف — مقتول ہین جبر
آرام سی اوقات بسر ہو مری یک چند — مٹی مین
لیجائین اوڑا کر دل مضطر کو ہمارے — لو ٹر
نقد دل و جان نذر کرون مفت ہی لیکن — مجھکا
اچھا کیا جو آپ ہی آنکھون مین ہی وہ فیض

روزن دل ہو گیا رستہ ہر اک آزار کا
ہو کہین مسدود یا رب خنجر اس دیوار کا

اجتناب قتل کب تک چشم قاتل کو رہی
تاک مین دم آگیا پرہیز سی بیمار کا

کہد و سینہ سی نکلجای کہین طفل سرشک
کام کیا ہی گہر مین ناہموار برخوردار کا

کب ہی وہ ساقی نظر انداز اس مجروح سی
چاک زخم دل ہوا ہی راستا میخوار کا

ای ہجوم یاس بی پرسش مری سینہ مین آ
واہی شکل باب جنت چاک ایک اک وار کا

غیش غم سی ہی بری سر رشتۂ اہل وفا
کب ہو نشتر تشنہ لب خون رگ زنار کا

جب سی کترے ہین گل آرایش اسنی ہمصفیر
نقشۂ مقراض ہی نقشہ مری منقار کا

تاخت غم کی رہی جو تیشہ رانی روز ہجر
خانۂ دل تھا کہ تھا وہ گہر کسی نجار کا

داغ دل کی اب جو سینہ مین دکانین لگ گئین
فیض صاحب آج شاید دن ہی اس بازار کا

گوارا ہو نہین سکتا
رہ پر خار ہی اپنا گذارا ہو نہین سکتا

ہو نہین سکتا
ہماری بخت کا اونچا ستارا ہو نہین سکتا

ہو سکتا
تری زلفون سی ہمسر مشک سارا ہو نہین سکتا

ہو
تمہاری روی روشن کا نظارا ہو نہین سکتا

ضعیفی مین گذارا بی سہارا ہو نہین سکتا

تمہاری کفش زرین سی خجل ہی مہر محشر کا
ستارا زیر پائی کا ستارا ہو نہین سکتا

الٰہی سلسلہ توٹی کہین زلف مسلسل کا
کرون کیا لیکی سبحہ استخارا ہو نہین سکتا

مسیحائی سی وہ خالی یہ لبریز مسیحائی
لبون سی برگ گل کا استعارا ہو نہین سکتا

مہ نو مہسری کیا کرسکی ابروی خوش خم سی
مقابل خال رخ سی کوئی تارا ہو نہین سکتا

بناتی کیون ہو تل کاجل کی اپنی روی گلگون پر
کسی ہندو کا جنت مین گذارا ہو نہین سکتا

اجل کا منتظر ہون قابض ارواح سی کہدو
فراق یار مین جینا گوارا ہو نہین سکتا

نہین ہی فلسفی کو گفتگو نقطہ کی بحث مین
دہن کی سمت وہمی بہی اشارا ہو نہین سکتا

دل مضطر اگر ہو خاک مطلب سب نکل آئین
کرین کیا فیض ہمسی گشتہ پارا ہو نہین سکتا

کب ہو سخن گہ از مزاج کرخت کا
ممکن نہین جو موم بنی سنگ سخت کا

کشتہ ہون ان بتونکی مین وضع کرخت کا
تکڑا کفن مین رکہیو مری سنگ سخت کا

ہرگز گلیم دوش پہ میری نہ سمجہیو
کہینچا ہی مین نی پوست دل تیرہ بخت کا

تا زیست اس چمن مین رہا منقبض مزاج
ہی مثل غنچہ شوق جسی جمع رخت کا

کیا ابروی کشادہ قاتل سی ہو حصول
مطلب تمام فوت ہی شعر و سخت کا

کیا پوچہتی ہو سلطنت عشق کا عروج
زینہ ہی آسمان مری پای تخت کا

کچھ پوچھیں نہ حال دل ناتوان فیضؔ
رکھتا ہی حکم کوہ کا سایہ درخت کا

ظاہر مری گریہ کا اثر ہو نہیں سکتا
اک تار بھی اب جیب کا تر ہو نہیں سکتا

اس گھر سی پڑا کام ہی اللہ بچاوی
جس گھر ہین فرشتہ کا گذر ہو نہیں سکتا

ای ضعف ستنہالی ہوی لیچل تو بھی ہی
آنا تو کبھی انکا ادھر ہو نہیں سکتا

کہتی ہین مری فرق نہین بال برآ
تحریر ترا وصف کمر ہو نہیں سکتا

کیا منہ ہی جو ارباب ہنر سی کرین باتین
خبر عیب کوئی ہمسی ہنر ہو نہیں سکتا

کس طور چین تا وطن ہا ہم ای ضعف
دو گام بھی اب ہمسی سفر ہو نہیں سکتا

شوق انکو ستا کا ہی پر افسوس تو یہ ہی
انکھونسی وان خون جگر ہو نہیں سکتا

مسکل نہین بوسہ لب جانبخش کا لینا
ہی کام بہت سہل مگر ہو نہیں سکتا

رکھتی ہو بھلا کیون متوقع مجھی برسون
مطلب ہی مرا تمسی اگر ہو نہیں سکتا

کہتی ہین قضا اور قدر دیکھہ کا تجھکو
تجھسا کوئی مخلوق بشر ہو نہیں سکتا

تھوڑیسی شب وصل ہی کیا فکر کرون فیضؔ
خاموش کہین مرغ سحر ہو نہیں سکتا

موتکا سامان ہی چرچا صفا تحمیہ کا
جا پہنچی کوہکن کی ذکر جوی شیر کا

خبر مضرت کچھہ نہین غزلت نشینو لسی حصول
ناخن عنقا کری ہی کام یہان شمشیر کا

سلسلہ مین عشق کی پیری نی داخل کر دیا
قامت خم گشتہ حلقہ بن گیا زنجیر کا

آرزوی تخت و افسر موجب آزار ہی
کام منقار ہما کرتی ہی نوک تیر کا

گوشہ گیرونکا غبار دل ہون اسی بھر اد مین
خاک عنقا سی بنا گرد ہ مری تصویر کا

سبزہ بیگانہ سا دور اس گلستان سی رہا
خط ریحان سی لکھا تھا خط مری تقدیر کا

گفتگوی گرم سی ہی تیرہ بختون کو شرف
ہی لسان شمع کی قابل دہن گلگیر کا

واہ اسی تاثیر وصف عارض خشان یار
سطح آئینہ بنا صفحہ مری تحریر کا

نالہ زندانیان الحان داؤدی ہوا
موم سی بھی نرم ہی لوہا مری زنجیر کا

تو نی جب دیکھا غضب سی کر دیا خون چکان
آنکھہ کا ڈورا ہوا شمشیر کا

خانہ زندان مین ہی روحانیونکا ایک ہجوم
بانگ صور حشر نالہ ہی مری زنجیر کا

یار زرین پوش بھی آتی ہین بھر فاتحہ
مری مٹی کی اثر پیدا کیا اکسیر کا

کر نہین ہی شمع کچھہ پروا نہین فرقت کے شب
گھر مین اوجالا ہی مری نالہ شبگیر کا

پیر دخو نخوار ہی محروم فیض نطق سی
ہی دہن سوفار کو یارا نہین تقریر کا

جلوہ دکھلاتی ہی وحشت گرد ش تقدیر کا
شعلہ جوالہ صفحہ ہی مری زنجیر کا

شمع رویونکی زبان کو منہہ مین لیکر چوستا
گر خدا دیتا دہن مجکو دہن گلگیر کا

در پہ دیوانون کو تو رہنی ندی ای رشک حور
کام دروازی پہ جنت کی نہین زنجیر کا

ہوش چیتی کی ہرن ہوتی ہین مجھکو دیکھکر
عاشق ان روزون ہون یک محبوب آہو گیر کا

دیکھتی ہی کبک مجھکو مارتی ہین قہقہی
دیکھنی بالا ہو نہین کس چاندسی تصویر کا

زد رو وحشت کا رہا کرتا ہی تا نصف النہار
آسمانی منطقہ حلقہ ہوا زنجیر کا

آج ہی کچھہ مین نہین ہون ان سیہ چشمون پہ غش
شوق تھا طفلی مین بہی مجھکو ہرن کی شیر کا

کام معنی ہی نہین صورت پرستی کی سوا
خط رخسار بتان خط ہی مری تقدیر کا

چاندسا مکھڑا دکہاتا ہو وہی رفع اشتباہ
چاندنی پر مجھکو دہوکا ہی تری تنویر کا

جب سی وہ محبوب نادان مشورتمین ہی شریک
کھیل بن بگڑتا ہی مری تدبیر کا

عشق مین حد ناتوان ہون مانی و بہزاد سی
اٹھہ نہین سکتا کبہو خاکا مری تصویر کا

جانتا ہون صورت محبوب کو شکل عروس
نام ہی تحریر اقلیدس مری تحریر کا

چھیڑتی چھیڑی ای کمان ابرو نکر مجہسی کلام
بات سیدہی ہی نشانہ ہون کسیکی تیر کا

فیض دعوت مصحف حسا مین ہا شک ہون مجھ
ہی مری یون پر دہوکا مجہی تفسیر کا

کیون کر کرون نہ ذکر خط سبز فام کا
مین معتقد ہون خضر علیہ السلام کا

عشاق سرو قد کو نہین کچھہ ضرور قید
طوق گلوی فاختہ حلقہ ہی دام کا

رحلت کی وقت آرزوی زندگی ہوی
ہمکو خیال کوچ مین آیا مقام کا

شمشیر آبدار کمر سی اوگل پڑی
اس معرکی مین ذکر ہی کس تشنہ کام کا

پیر ہمین خلق پر مری تعظیم فرض ہی
قد خمیدہ طاق ہی پیت الحرام کا

بی گفتگوی نرم نہو وصل اہل درد
مرہم ہی بھر زخم سبب التیام کا

مجنون کو اعتقاد ہی میری جناب سی
ہی نجد مین بہی شور مری ہوم دہام کا

آتا ہی وقت گریہ لب لعل کا خیال
بارش مین ہمکو شوق ہی شرب مدام کا

پیر ہمین دلکو تیرہ کیا زلف یار نی
صبح وطن مین رنگ ہی غریب کے شام کا

جاتی ہی عقل جمع ہوی خلق گرد پیش
دیوانہ پن مرا ہی سبب ازدحام کا

ترسا بچی کا دل ہمین شب و روز ہی خیال
کعبی مین گہر ہی راہب حالی مقام کا

غنچی مین دلکی بو گل مہتاب کیسی ہی
داغ جگر مین جلوہ ہی ماہ تمام کا

خاصان عشق خاک کی پیوند ہوگئی
ابرو کو اوسنی حکم کیا قتل عام کا

ذی جوہرون سی اہل غرض بی نصیب ہین
آب گہر سی کام نہو تشنہ کام کا

بی اعتبار خلق مین ہین میری زمزمی
ہون نغمہ سنج کس چمن بی قیام کا

خاک مزار اپنی گذرگاہ خلق ہی

گشتہ ہون فیضؔ مین بھی کسی خوشخرام کا

دم چلا آتا ہی اوپر عاشق ناکام کا
وقت مردن بھی تصور ہی کسیکی بام کا

عہد پیر مین نہین داغ جوانی کام کا
صبح کو بی نور ہی جلوہ چراغ شام کا

ایک چٹکی خاک رکھیئی گل کی بدلی گور پر
مین بھی کشتہ ہون کسی محبوب سیم اندام کا

ہی تصور کعبہ رویون کا لحد مین بھی مجھی
کام لیتا ہون کفن سی جامۂ احرام کا

اہل رفعت کی اٹھون تعظیم کو کس واسطی
پٹھنا ہی کرویا موقوف مین نی بام کا

دفن کرتی ہین لب دریا ہماری لاش کو
ہی موی پر بھی تصور زلف عنبر فام کا

رات سی ہم کر رہی ہین پھر پریشان گفتگو
عشق گیسو نی اثر پیدا کیا سر سام کا

وصف لکھتی ہین کسی پستہ دہن کی چشم کی
چاہیئی روغن سیاہی کی عوض بادام کا

نقرئی منشی کی اسی فصاد ہی تدبیر شرط
مجھکو سودا ہی کسی محبوب سیم اندام کا

خلق کی تسخیر پر زاہد نی باندہی ہی کمر
سبحۂ صد دانہ حلقہ ہوگیا ہی دام کا

روضۂ رضوان مین یاد چشم ساقی آگئی
جام کوثر پر گمان ہوتا ہی می کی جام کا

لاش میری پہیر ہی جاتی ہی فن کیطرف
ہی اثر بعد فنا بھی گردش ایام کا

صبح پیری واقعی سرمایۂ غفلت ہی فیضؔ
ہوگئی ہی بہور وقت آیا میری آرام کا

غم کی ہا تون سی ہمارا حال پتلا ہوگیا
یہان تلک سوکہا تن لاغر کہ کانٹا ہوگیا

جب گداز دل سی تن کا حال پتلا ہوگیا
مین بہی یہہ رویا کہ پانی سر سی اونچا ہوگیا

اپنی چشم درفشانی کا کچہہ جو چرچا ہوگیا
ابر گوہر بار بہی پانی سی پتلا ہوگیا

جب نقاہت کا مری گلشن مین چرچا ہوگیا
نرگس بیمار کی آنکہون مین پیلا ہوگیا

سینہ اپنا پھر مکان حرص و ہوا سا ہوگیا
خانۂ دل مین بہت سا جمع کوڑا ہوگیا

کیا کہین تم سی شب غم ہم پہ کیا کیا ہوگیا
دل پگلکر بہہ گیا پانی کلیجا ہوگیا

ذکر چشم مست سی میرا خرابا ہوگیا
میکدہ ہی تک نہین پہونچا کہ سودا ہوگیا

عہد پیری مین ہوی زایل حرارت عشق کی
دن نکل آیا چراغ اس گہر کا ٹہنڈا ہوگیا

مطلب دل سی زبان اب تک نہین ہی آشنا
مہر خاموشی مری لب کا پپولا ہوگیا

موجب خفت ہی عالم مین تجرد پیشگی
مین سبکبار محبت ہو کی ہلکا ہوگیا

سوز شیرین مین حلاوت سی کٹے عمر عزیز
آبلہ فرہاد کی لب کا بتاسا ہوگیا

کیون نہ مجنون جان دیوی کہا کی سو پیچ و تاب
بال سی باریک حال زلف لیلی ہوگیا

رخ دکہا کر سرد مہرون نی مجہی اکڑا دیا
دہوپ کچہہ چمکی نہ چمکی تہی کہ جاڑا ہوگیا

نالۂ عاشق مضرت بخش ہی معشوق کو
نغمۂ بلبل سی گل کا کان بہرا ہوگیا

جلوۂ اہل صفا ہی تیرہ بختون پر وبال
دن جہان نکلا کہ مرغ شب پرانہا ہوگیا

گور مین بھی ہی تصور تیری قد یار کا
سبزۂ تربت ہمارا نخل طوبی ہوگیا

داغ سینی کی جو دکھلای چمن مین ہمنے صبح
گل کو مالی نے لیا بلبل کو سودا ہوگیا

آہ آتشبار کی جھڑی لگی ہین منہ سی پھول
سوز پنہانی کا اثر ہونٹون سی پیدا ہوگیا

عرش اعظم پر رہی کیونکر نہ مجنونکا دماغ
لیلۃ المعراج رنگ زلف لیلی ہوگیا

چاک پیراہن کفن کی چاک سی کچھہ کم نہین
حال اپنا زندگی مین حال موتی ہوگیا

خواب مین بھی ہی تصور شوخ چشم و نگا ہمین
بستر آرام اپنا مرگ چھالا ہوگیا

دشت گردی مین ہی راحت میری طفل اشک کو
دامن مادر مگر دامان صحرا ہوگیا

گرمی غم سی کلیجا پک گیا اسی ہمدمو
ان دنون اپنا تنور سینہ چولہا ہوگیا

کب تلک کرتی رہوگی اپنی دانتون مین خلال
سوکھکر میرا تن کاہیدہ تنکا ہوگیا

مین نی ابرو کی طرف دیکھا اٹھائی تمنی تیغ
بیٹھہ جاؤ کیون خفا ہوتی ہو بدلا ہوگیا

شاعری کی فن مین کیون شہرت نہو ہمکو نصیب
خامہ اپنا صورت منقار عنقا ہوگیا

شام غربت مین ہوا روشن دل وحشی کا حال
دیدۂ آہو چراغ خانہ اپنا ہوگیا

قتل کرنیکو جو وہ مصروف ماتم ہوگئی
کیا مہ ذیحج محرم کا مہینا ہوگیا

آبرو گوہر نی کہوئی سلک دندانکی حضور
لعل پیش لعل جانان آگی جھوٹا ہوگیا

ان پریزادون کی کوچی مین تماشی کی ہی بات
جو تماشا دیکھنی آیا تماشا ہوگیا

بعد مردن یاد آیا جب بت فرعون وضع
فیضؔ اپنا سنگ تربت سنگ مرمر ہوگیا

۱۲

ٹکٹکی جب مرا وحشت میں لگا ہوگیا
کوہکن جامی سی باہر قیس ننگا ہوگیا

گیسو و ابرو کی غم میں چھت کو جب آنکھیں لگیں
دھنیان اجگر ہوئیں بچھو بزنگا ہوگیا

کہا کی تیغ ابروی خمدار مرہم جب گئی
زخم دل بی منت جراح چنگا ہوگیا

اس تند یلکی مٹائی کا سبب ہم سی سنو
آسمان کہا کہا کی عالم کو دنگا ہوگیا

پھوٹ پھوٹ ایسی بہی دیدی فراق یار میں
ایک جما ہوگیا اور ایک گنگا ہوگیا

گوری گوری چاند کی ٹکری مری ہیں جبسی دوست
دشمن جان گہاٹ کا ایک ایک تلنگا ہوگیا

چھٹ گئی چھکی نفر ہوگئی پانچوں حواس
حسرت و غم کا در و پیر جو ڈنگا ہوگیا

کیا کروں میں حال پیر میں عناصر کا بیان
بند بند اس چارپائی کا جھلنگا ہوگیا

کیا کروں میں سحر شمع روی روشن کا بیان
جو گیا رات اوسکی محفل میں پتنگا ہوگیا

صبح تک دمدار تارے کا گمان ہمکو بہی تھا
جب قریب شام لوندا اسکا تلنگا ہوگیا

بل بی اعجاز ثنای گیسوی مشکین یار
جو کبوتر لیگیا نامہ بہوجنگا ہوگیا

چال بینڈی دیکہتی ہی میں نی کہائی پچہاڑ
اُسکا اٹھلانا مری حق میں اڑنگا ہوگیا

فیضؔ صاحب سب قوافی ڈہنگ سے باندہ گئی

عیب کیا ہی قافیہ گرایک بڈ ہنگا ہوگیا

۱۳

کفر جو تھا دین میرا ہوگیا
بت بہی نصیبون سی خدا ہوگیا

کیسی دوا مجہکو مسیحا نی دی
درد محبت کا سوا ہوگیا

غیر ہی لڑبھڑ وہ میری گہر چلی
بی مرزگی مین یہہ مزا ہوگیا

غیرون کی فقرہ نمین جو کل آگئی
خیر ہی صاحب تمہین کیا ہوگیا

تیر تیرا سینی مین لگتی ہی مین
آدمی تہا قبلہ نما ہوگیا

دلمین لگا رہتی ہی تو نکا خیال
گہر جو خدا کا تہا گیا ہوگیا

دیکہیی روتا ہی لہو کون کون
شوخ کو پھر شوق حنا ہوگیا

ہی وہ سعادت مری پیرانی مین
چغد بہی آیا تو ہما ہوگیا

آپ ہوا دار پہ بیٹہی ہین آج
تھا جو ہوا خواہ ہوا ہوگیا

موت کدہر آتی ہی دیوانی ہی
فیض تو پہلی ہی فنا ہوگیا

گر آسی شام ذکر رخ بر قتاب کا
دیکہی نہ کوئی صبح کو منہہ آفتاب کا

انکہین سفید ہوگئین جون کاغذ سفید
یہہ مجہکو انتظار ہی خط کی جواب کا

محمد ہون تصور ساقی مین زیر خاک
غار لحد ہوا ہی مجہی خم شراب کا

لکھی تھی ایک دن صفت یار سیمبر — چاندی کا ہی ورق ورق اپنی کتاب کا
آئین پی سوال نکیرین بن کی مار — مارا ہوا ہون گیسوی پر پیچ و تاب کا
مجروح کر دیا مجھی ساقی کی یاد نی — شمشیر آبدار ہی موجہ شراب کا
رسوا کیا ذلیل کیا کو بکو مجھی — جاسی کہین شتاب یہہ عالم شباب کا
تاثیر ہی یہہ وصف رخ رشک مہر کی — صفحہ کتاب کا ہی ورق آفتاب کا
ہون مست پا شکستہ میخانۂ ازل — ق — یارا نہین زبان کو سوال و جواب کا
پوچھی نہ کوئی مجھہ سی رہ دوزخ و بہشت — چھوڑا دورا ہہ مینی عذاب و ثواب کا

وہ بادہ نوش فیضؔ ہون مین کہی بعد مرگ
مٹی سی میری ظرف بنی گا شراب کا

کیا ہمکو غم جو افعی ہی موجہ شراب کا — افسون مار نالہ ہی چنگ و رباب کا
ہو گا گمان صاعقۂ طور خلق کو — رخ سی کبھی نہ الٹیی گوشۂ نقاب کا
مسجد سی چند گام گیا میکدی کی سمت — آیا جو یاد شیب مین عالم شباب کا
وقت مطالعہ نظر آتا ہی روی یار — آئینہ ہی ہر اک ورق اپنی کتاب کا
پیر مین عشق زلف سیہ کا ہی ہمین — بر سو مین لسخہ ہاتھہ چڑھا ہی خضاب کا
کہتی ہین رند صوفی صافی سرشت سی — ق — جنت مین نام کو نہین قطرہ شراب کا

ہی تشنہ کام آب فرح بخش ہی ہمین — چشمہ ہی سلسبیل کا چشمہ سراب کا
کر اختیار جبر نہو روز وصل ہجر — کرتا ہون مین مقابلہ اُس بی حساب کا
غفلت مین ہو رہی ہی مری زندگی تمام — ہی را ندن خیال کسی مست خواب کا
بعد فنا بھی ہی رخ گلگون کی دلمین یاد — ہنی کفن مین عطر طلا ہی گلاب کا
بالیں پہ ہی بس ہی دفن کو مرقد ہی کیا ضرور — مارا ہوا ہون زلف کی مین پیچ و تاب کا
مانند ریگ شیشۂ ساعت ہوی ہی خاک — باقی ہی بعد مرگ اثر اضطراب کا
پیرہن مین اپنا داغ جگر مشتعل ہوا — نکلا چراغ صبح سی کام آفتاب کا

ای فیض چند روز کلیسا مین جا رہین
ہی دیر بھی مکان حرم کی جواب کا

تیر نگاہ یار جو سن سی نکل گیا — سنا ہٹی مین دم مری تن سی نکل گیا
جب وصف شوخ میری دہن سی نکل گیا — جامی سی زندہ مردہ کفن سی نکل گیا
تقسیم جزو لایتجزا کی ہو گئی — سہوا سخن جو اُنکی دہن سی نکل گیا
بعد فنا بھی ہی اثر سوز عشق زلف — لاشہ دیوان ہو صاف کفن سی نکل گیا
محفل مین گرم ناز ہوا جب وہ شعلہ خو — پانی ہو جسم شمع لگن سی نکل گیا
دیکھی لٹک جو قامت موزون یار کی — آزردہ ہو کی سرو چمن سی نکل گیا

لک جای آگ دیدۂ نیسان خصال کو | بی آبرو گہر ہو عدن سی نکل گیا

ای فیضؔ خل ہی آمد خورشید جگ کا
شاید کہرند داغ کہن سی نکل گیا

آرایشون مین اون کی مرا دم نکل گیا | سرمہ وہان لگا کہ یہان نیل ڈہل گیا
بہت چہٹ ہین منع کرنیسی یاد آتی ہین وہ کب | رُکتا نہین کسی سی جہان ہاتہہ چل گیا
پہونچا تہا کوہکن بہی قریب تنور عشق | لیکن گلی نہ دال پلیتہن نکل گیا
چبوای جس نی ناک چنی مجہکو رات بہر | چہاتی پہ دن دہاڑی مری نونگ دل گیا
کیا دس ہی کسیپہ نصیبون سی ہی گلا | وہ کیا بدل گئی کہ زمانہ بدل گیا
کرتی نہین ہو کیون کہلی بندون چمن کی سیر | لو مین تو اپنی جامی سی باہر نکل گیا
کہتا ہون صاف مُنہہ پہ فقط مین ہی اک نہین | آیا حضور مین جو کوئی وہ پہسل گیا
معشوق گوری گوری کن مین ہین اسلئی | مین لکہنو گیا نہ فرنگی محل گیا
بہیجی ہزارون تجربی کی نسخی یارنی | لیکن مرا کبہی نہ دماغی خلل گیا
باوصف کم سنی کی یہہ چہل بل تو دیکہیئی | باتون ہی باتون مین وہ مجہی آت جہل گیا
گولی بچائی مین نی بڑی داو گہات سی | کل وہ جو صید گاہ مین لیکر رفل گیا
پہٹی ہین وہ جو آگ بہبوکا بنی ہوی | میرا بہی جی اونہین کی شرارت سی جل گیا

منہہ پھٹ ہون چھیڑ پھاڑ مناسب نہین جناب
رُک جاؤ گی جو منہہ سی میری کچھہ نکل گیا

تل حسین باندھتی تھی وہ کھلی رہی نہین
بیجا ہی ناز آپکا جوبن تو ڈھل گیا

شمشاد و سرو دونو لگی بغلین جھانکنی
گلشن مین وہ اکڑ کی جو پنجون کی بل گیا

قینچی کی طرح چلتی ہی جس کی زبان فیض
کترا کی راہ کل وہ چمن سی نکل گیا

ہتی پہ وہ جو چڑھ کی قضا را اکھڑ گیا
۱۹ نقشہ ہماری کام کا بنکر بگڑ گیا

کہینچی جو اوس نی تیغ الک جان و دن ہوئی
قصہ تھا عمر بھر کا ذرا مین نبڑ گیا

ای آہ صبح آگ لگی تیری کام کو
سرد پسی بند بند ہمارا اکڑ گیا

کیون اہل کہلی اب نہین پھرتی ہو باغمین
سرو سہی تو شرم سی مٹی مین گڑ گیا

ہین وہ قوہ کہلاڑی کئی رنگ لائینگی
پانسہ مرا جناب اگر ابکی پڑ گیا

حسرت سی کٹی ڈھیلی رقیبون کی ہوگئی
کتا مرا جب آپ کی تکل سی اڑ گیا

ممکن نہین کہ پاس کرون پاسبان کا
مین آکی پاس آپ کی جسوقت اڑ گیا

جگنو کو ہاتھہ لگتی ہی دُر دُر جو کرتی ہو
کیا کوئی موتی آپ کی زیور کا جھڑ گیا

ہر بات مین ضد اُس سی مناسب نہین ہی فیض
کیا تم سی بن پڑی گی اگر وہ بگڑ گیا

موزون ہوا گر وصف دہن تنگ دہن کا ۲۰ ہو شنگ ابھی قافیہ ارباب سخن کا
خط سبزہ دہن غنچہ ہی قد سرو ہی رخ گل عالم ہی سراپا مین تری چار چمن کا
نکہت سر گیسو کی اگر ہو دی پریشان ہو جای ہرن ہوش غزالان ختن کا
ڈر ہی مجھی ہر سطر کہین سانپ نہ بنجای مضمون ہی دیوان مین ترے لفون کی شکن کا
پابند سر زلف تہ خاک بھی ہونگین ہی بال سی باریک ہر اک تار کفن کا
کاٹا ہی مجھی افعی گیسو نی تمہاری نقشہ مری تربت پہ بنی سانپ کی پہن کا
تلوار ہی چلتی نظر آتی ہی مجھی وہان آتا ہی جہان ذکر تری چال چلن کا

کرتی ہو عبث تم رسن و دلو کی تدبیر
یوسف ہونگین ای فیض کسی چاہ ذقن کا

کیونکر نہ رقم وصف کروں چشم صنم کا ۲۱ خامی پہ گمان ہی مجھی نرگس کی قلم کا
ہی آٹھہ پہر کعبہ رخ کا ہی تصور آنگن مری گہر کا ہی مجھی صحن حرم کا
نظاری مین ہونگین کہ یار کی بی خود ہستی مین تماشا نظر آتا ہی عدم کا
ہو جای ابھی دن وہ تری اندہیر چہا نہین گر حال یہان دنہین کرونگین شب غم کا
اوس تنکی جدائی مین یہہ پتھر اگین آنکہین باقی مری چشم پونین نہین نام بھی نم کا
دیکھون نہ کبھی کحل جواہر کی طرف مین مشتاق ہون ای یار تری خاک قدم کا

اچھرج نہین مرجاون شب وصل اگر مین
ترياق اثر بختی مری کام مین سم کا

آتی ہی نظر عالم بالا کی مجھی سیر
مشتاق ہون مین یک مہ افلاک خیم کا

کیا منہہ ہی جو لکھی صفت لعل لب شوخ
آئی اگر اوستا دہی یاقوت رقم کا

کنگھی کو جناب آپ نی پھر سر پہ چڑہایا
کچھہ بہی نرہا پاس مری سر کی قسم کا

تابع دل مجروح کی ہین جن و پری بہی
ہی سخت دل اپنا بہی نگین خاتم جم کا

سب کہتی ہین تربت پہ مری پھول سپر کی
مقتول مین اسی فیض ہون شمشیر ستم کا

۲۲

حشر تک بہی نظر آتا نہین اونکا قدما
دونو آنکھین ہین مری ہجر مین گنگا جمنا

ہی مجھی شیر کی جنہکا ر قلم کی آواز
آپ جس روز سی لکھتی ہین کلیلہ دمنا

نامہ اوس طفل برہمن کو رقم مین بہی کرون
ہاتھہ آجائی اگر کوئی کبوتر بمبا

شیخ کو صید کرو یا کہ برہمن کو شکار
دیر سی لیکی حرم تک ہی تمہارا رمنا

یار کی قدسی قد حور کو تشبیہ ندو
یاد اسی فیض مجھی ہی ولقد کرمنا

۲۳

دشت غربت کی صعوبت سی چمن یاد پڑا
دیکھکر رنج سفر مجھکو وطن یاد پڑا

گل کو دیکھا تو رخ رشک چمن یاد پڑا
کی جو غنچی پہ نظر غنچ دہن یاد پڑا

رشک سی حلت یوسف کی مواجا ہون ہای کیون اوسکو ترا سیب ذقن یاد پڑا
غنچہ آتا ہی نظر مجھکو گل شمع مزار گلستان مین کوئی غنچہ دہن یاد پڑا
ہی خیال کمر یار مین وحشت حاصل مجھکو چیتی کی تصور مین ہرن یاد پڑا
کشمکش مجھکو فرشتونسی رہا کرتی ہی گور مین گیسوئی پر پیچ و شکن یاد پڑا
آگیا پیرہن یوسف مصر یکا جو فکر ساتھہ اوسکی مجھی اک گرگ کہن یاد پڑا

ردیفدی ہی مری صبح امل ہی ای فیض
موسم شیب کی آتی ہی کفن یاد پڑا

برگ گل ہو شبہہ ہین باریک سخن ہی انکا شگ غنچی کی دہن سی ہی دہن ہی انکا
خالی حکمت سی نہین کوئی سخن ہی انکا بخدا نقطہ موہوم دہن ہی انکا
میٹھی میٹھی جو کیا کرتی ہین مجہہ سی باتین کوزہ قند سمرقند دہن ہی انکا
ناتوانونکا تری ایک ٹہکانا ہی نہین جس جگہ بیٹہہ گئی تہک کی وطن ہی انکا
پای نظارہ دم دید رپٹ جاتا ہی آئینی سی ہی مصفا کہین تن ہی انکا
قد فقط سرو نہین گال فقط گل ہی نہین باغ امکان مین سراپا ہی چمن ہی انکا
ہوتی ہین خاک بسر سیکڑون ہنگام خرام کلبک مین چال ہی انکی نہ چلن ہی انکا
بات کرتی ہی جلا دیتی ہین صدہا مردی لب کرامات ہین اعجاز دہن ہی انکا

کیا کری کوئی دہن اور کمر کی تعریف
نہ کمر انکی ہی پیدا نہ دہن ہی انکا

شوخیان لب کی شہیدونکی پس گور یہی ہین
گور یہی سرخ ہی اور سرخ کفن ہی انکا

جنکی چیتی کی کمر سی بھی کمر ہی پتلی
دیکھہ وحشت کو مری ہوش ہرن ہی انکا

سبھی ہم طاق حرم جنکی خم ابرو کو
کعبہ رخسار بھی ای قبلہ من ہی انکا

جنکی زلفون سی ملا گیر کی بو آتی ہی
اژدہا گیسوی پر پیچ و شکن ہی انکا

شعرا ہند کی سب فیض جنہین کہتی ہین
حیدرآباد وکن خاص وطن ہی انکا

شیوہ افتادگی جب تک ہمین در کار تہا
سایبان مسکن اپنا سایہ دیوار تہا

سرگذشت اپنی کہون کیا نرگس آسا ہم چمن
موسم طفلی سی مین پیری تلک بیمار تہا

ناتوانیکا بیان ہم خاکسارونسی نپوچہہ
نقش پا کی طرح اٹہنا پٹہنا دشوار تہا

دلکو جمعیت لبسان غنچہ سو سو رنگ تہی
جب تلک ہمکو خیال بندش دستار تہا

تہا اثر کس نقطہ موہوم کا یارب محیط
قامت خم گشتہ پیر مین خط پرکار تہا

قطرہ خون تہا کہان ای ناخن مژگان نسیم
غنچہ سان یک عقدہ مشکل تہ منقار تہا

اسی گدا پیجا ہی شکوہ اہل ثروتسی تجہی
عرض کرنا مطلب دل موجب آزار تہا

گوشہ دامان غربت سی تنا فرہی رہا
جیون غمین جبتک ہمین نام آوریسی عار تہا

فیض دامن سی لگی چلتی ہین جو طفل اشک
ان یتیمون کا مگر مین قافلہ سالار تھا

۲۶

تہ زمین نہ اگر شوق عظم وشان ہوتا
ہماکی منہہ مین ہمارا نہ استخوان ہوتا

کسی سی پوچہتی ہرگز نہ رہگا نخل سراغ
رہ فنا مین قدم کا اگر نشان ہوتا

جناب یوسف مصر کی طرح گر جاتی
غم دفن مین اگر یہان کوئی کنوان ہوتا

وجود مین کمر یار اگر نظر آتی
سوی عدم نہ روان کوئی کاروان ہوتا

جو کامیاب کسی حور وش سی ہوتا وہ
لقب رقیب کا اپنی فرشتہ خان ہوتا

تہ زمین رخ آتشین جو آتا یاد
بجای لاش کفن مین عیان دیوان ہوتا

شب فراق سگ کوی یار کو دیتی
تن نگداز مین باقی جو استخوان ہوتا

شہید ماہ رخان فیض مین جن موقع تہا
کفن کی جای اگر جامہ کتان ہوتا

۲۷

دفن کا چاہ دکہلایا تو ہوتا
کنوان یوسف کو جبکو ایا تو ہوتا

رخ اپنا تمنی دکہلایا تو ہوتا
مہ کامل کو شرمایا تو ہوتا

جو تہا بہیجا ہی کہانا تمکو منظور
ہماری سر کو سہلایا تو ہوتا

گئی حمام مین تلوار باندہی
لہو مین ہمکو نہلایا تو ہوتا

دہن ہی یا نہین کیا بات ہی یہہ — کبھی کچھہ تھی فرمایا تو ہوتا
قبا ی پوستین کا شوق اگر تھا — ہمارا پوست کچوایا تو ہوتا
کیا جو ان بتون نی شرمری ساتھہ — خدا سی دل مین شرمایا تو ہوتا
تماشا نط کا پھر تمکو نہ بھاتا — ہمین زلفون مین لٹکایا تو ہوتا

نہ اُٹھتا فتنہ محشر کسی فیض
بغل مین اُنکو بٹھلایا تو ہوتا

وصل کا دن نہ اگر یار میسر ہوتا — ہجر کی رات مین جینا ہمین دوبھر ہوتا
دیر و کعبے کی طرف کس لئی چکر ہوتا — گر تری گھر کی قسم یار مرا گھر ہوتا
عشق مرگان ستمگر نہوا صد افسوس — سر ہمارا بھی کسی دن تہ خنجر ہوتا
بی نقاب آپ نہ محفل مین ہوی خم ب ہوا — صورت آئینہ حیران سکندر ہوتا
کوئی اوسپر کبھی اُنگلی نہ اٹھاتا ہرگز — ماہ نو گر تری ناخن کی برابر ہوتا
ذکر اُن کی رخ و گیسو کا نہ آیا ورنہ — بزم مین کوی پریشان کوی شوریدہ ہوتا
مثل پتلی کی نہ جانی تجھی دیتا باہر — مری آنکھون مین اگر یار ترا گھر ہوتا
جای پہلو مین جو اُس گل کی نہ ملتی مجھکو — تن مرا سو کہہ کی کانٹی کی برابر ہوتا
نذر شمشیر بتان پہلی ہی بازی مین ہوا — گنجفہ کھیلتی ہم تم سی اگر سر ہوتا

آپ حمام مین عریان نہ اگر ہوتی آج
اپنی جامے سی کبھی کوئی نہ باہر ہوتا

کرتی اُس مہر جہانتاب کا نظارہ ہم
کوکب بخت اگر نیر اکبر ہوتا

بحر مین دست حنائی کو نہ دیتا دھوتی
بدلی مچھلی کی سمندر مین سمندر ہوتا

سر شوریدہ کا ہوتا پس مردن بھی علاج
اپنی تربت مین اگر ایک بھی پتھر ہوتا

نہوی جیب دریسی مجھی فرصت ورنہ
ٹکڑے ہاتھون سی مری دامن محشر ہوتا

شکر ہی ہم نہ جھکی اہل دول کی آگے
خلق کی ٹھوکرون سی چور کہین سر ہوتا

نامہ شوق سوی زلف رقم کرتی ہم
نامہ بر اپنا اگر طایر شبپر ہوتا

نونہال اپنا اگر باغ مین ہوتا ہمزاد
سایہ جھاڑونکا ہمین فرش مشجر ہوتا

عشق گیسو مین گرفتار نہوتی گر ہم
رنج ہمکو نہ کبھی بال برابر ہوتا

مثل آئینہ اگر گھر سی نجاتی باہر
آب و نان گھر ہی مین اے فیض میسر ہوتا

۲۹

رشک فردوس چمن ہی اپنا
حیدرآباد وطن ہی اپنا

نسبت گور و کفن ہی اچھا
گور اپنی نہ کفن ہی اپنا

زیست کو مرگ سمجھتی ہین ہم
پیرہن ہی سو کفن ہی اپنا

جو وہ کہتا ہی وہ ہم کہتی ہین
دہن یار دہن ہی اپنا

کیون نہ طوف در محبوب کرین
کعبہ ای قبلۂ من ہی اپنا

وہ تو ہستی ہین پہ ہم رو تی ہین
کہیل انکا ہی مرن ہی اپنا

یار کو شوق ہو اچھیتی کا
ہوش ای فیض ہرن ہی اپنا

۳۰

برآمد رات کو ٹہی پر اگر وہ مہ لقا ہوتا
زمین سی تا فلک غل آفتاب حشر کا ہوتا

مزہ انکی لب پر شور کا گاہی چکہا ہوتا
نمک ہر ہر رگ و ریشی مین میری مدہ گیا ہوتا

نہ آیا وہ سہی قامت پی گلگشت گلشن مین
برنگ سایہ ہمشا وہ پیرون پر گرا ہوتا

تری دیوار مین ہم سیند دیگر اندر آجاتی
بھلا شب کو اگر در بند ہو جاتا تو کیا ہوتا

اگر ای مو کمر خسی تمہاری ہمسری کرتا
تھپیڑا غیب کا منہہ پر ہر اک گل کی لگا ہوتا

جو مرتی عشق گیسو مین نتہا کچہہ ہی کسی کا غم
رفیق کنج تنہائی لحد مین اژدہا ہوتا

سحر سی شام تک وہ بت کئی فتہری بناتا ہی
خدا ہی جانی کیا کرتا اگر لکہا پڑہا ہوتا

نہ کہچواتی شبیہ اس ماہ کی بغداد و مانی سی
اگر تصویر کی فن مین ہمین کچہہ تہہ کنہڈا ہوتا

رخ روشن کو اپنی گیسو ونمین کیون چہپاتی ہو
سنا بہی ہی کسی نی دن دہاڑی رتجگا ہوتا

خدائی خیر کی اس بت نی ہمکو منہہ نہ کہلایا
گیا سی سمت قبلہ منہہ ہمارا پہر گیا ہوتا

نہوتا گر ادب مانع بہت کچہہ سنا تا مین
وہ اپنی گہر مین خوش ہتا خفا ہوتا تو کیا ہوتا

گئی سہر گھر مین باہر آتی ہی اچھا ہوا ورنہ
جہان وہ بیٹھہ جاتی اک نہ اک فتنہ کھڑا ہوتا

جو آجاتا عیادت کی بہانی سی شب فرقت
تری تعظیم کو پہر درد پہلو مین اٹھا ہوتا

دکان عاشقی ہمنی بڑہائی ورنہ ایجانان
متاع جان کا اک روز گہاٹا ہو گیا ہوتا

شہا اس غنچہ لب کو شوق رنگین ساتھہ اڑا نیکا
کبوتر بن کی ورنہ رنگ گلشن کا اڑا ہوتا

جہپٹی مین ہماکی فیض پہر آہی گئی ہوتی
خدایا گر نہ آنکی پاس نقش بوریا ہوتا

۳۸

پیش نظر ہی نرغمین نقشہ نگار کا
جلوہ خزان دکہاتی ہی مجہکو بہار کا

ہی گور مین بہی غم دہن تنگ یار کا
غنچہ ہوا ہی گل مری شمع مزار کا

سرمے سی رتبہ کم نہین اپنی غبار کا
ہی سنگ طور سنگ ہماری مزار کا

افعی نظر مین جب سی ہی موجہ بہار کا
افسون مارہی مجہی نالہ ہزار کا

ہی بعد مرگ شوق ہمین دید یار کا
چلمن کا حال ہی کفن تار تار کا

کشتہ ہون مین تجلی رخسار یار کا
ہی برق طور گل مرملی شمع مزار کا

طرح اقامت اپنی ہوا باغ جہان مین کیا
آواز الرحیل ہی نالہ ہزار کا

لکہتا ہون وصف زلف سیاہی ہی کلک مین
نوک قلم مین زہر ہی دندان مار کا

عسرت فراق یار مین عشرت ہوی مجہی
آنسو کا تار تار ہوا ہی ستار کا

کیا بحث جبر و قدر کرین ہم ستم زدی
یک مسئلہ بہی یاد نہین اختیار کا

دیوانگی ہوی مری زنجیر پا مجھے
وحشت سی مین نی کام لیا ہی بہار کا

ہی اپنی سوز دل کا دماغ آسمان پر
پر تو ہی آفتاب دل داغدار کا

ای جان پاک کر نہ تن و توش پر غرور
ہی حال جسم پیرہن مستعار کا

آتی ہین لوگ مجھکو نظر اُس جہانکی
ناسور دور بین ہی مری جسم زار کا

پیری مین قد ہوا ہی مرا صورت کتاب
طفلی سی مجھکو عشق ہی اک نی سوار کا

کاغذ کی بد لی ہی ورق نقرئی ضرور
لکھتا ہون وصف شاہد سیمین عذار کا

تیار خاک گور سی ہوتی ہین جام می
بعد فنا بہی رنج ہی مجھکو خمار کا

مجنون سی حال ناقہ لیلی کا پوچہیئی
وہ ساربان ہی اُس شتر بی مہار کا

کیونکر نہ سمجھین ہم رخ روشن کو آفتاب
جلوہ ہی اس کی مانگ مین نصف النہار کا

درویش کوی عشق تکلف سی ہی بری
دست فقیر کام کری پشت خار کا

کیا احتیاج ہینگ اسلام و کفر کے
حافظ ہون فیض مصحف رخسار یار کا

۳۲

قید غم مین بہی خیال آتا ہی لف یار کا
حلقہ ہر زنجیر کا مجھکو دہن ہی مار کا

وصف لکھتا ہون کسی محبوب خوش رفتار کا
ہی اثر پیدا قلم مین کبک کی منقار کا

زہر کہا کھا کر لکھا ہون وصف لعل یار کا
بدلی خامی کی قلمدان مین ہی دندان مار کا

منت اعجاز مسیحا کی کرین کسواسطی
موت کر لیگی علاج اپنی دل بیمار کا

ناخنہ مجھکو ہلال عید آتا ہی نظر
جلوہ گر ہی جب سی پیش چشم ابرو یار کا

ایک ساعت ہجر کی کم اک مہینی سی نہین
حال پتلا مثل ماہ نو ہی جسم زار کا

ہی خدا شاہد نکلنی کو نہین ہوتا ہی جی
روضہ رضوان ہوا کوچہ مجھی دلدار کا

جان شیرین دی ہی مین نے دیکھتی ہی روی یار
زہر قاتل ہو گیا شربت مجھی دیدار کا

تم ہی کچھہ کہدو کہ تا ہووی دلیل اس بات پر
منھہ کہان ہی جو لکھون وصف دہن دلدار کا

کشتہ تیغ نگہہ نی عمر پائی خضر کی
آب حیوان ہی مگر پانی تری تلوار کا

مر گئی پر بھی خیال صید مرغ حسن ہی
لحد مین پہندا بنا تا ہون کفن کی تار کا

سوز فرقت نی جلا کر دل کو خاکستر کیا
نغمہ جان حزین نالہ ہی موسیقار کا

عشق نازک طبع مین شیشی کا ٹکڑا دل ہوا
عالم آتا ہی نظر اس پار سی اس پار کا

ہو گیا ہی سیر گاہ شاہ زرین قبا
ہی طلای برگ ہر پتا مری گلزار کا

ڈر نہین گر در پہ آ بیٹھی بت فرعون خو
سنگ موسی ہی ہر یک پتھر مری دیوار کا

بیٹھہ کر اٹھنا بھانہ تھا ہوا نہ دیوانہ مین
سایہ جن ہی مجھی سایہ تری دیوار کا

کشتہ اضی گیسو ہی نہین کچھہ اسمین شک

فیض کی رکھد و کفن مین زہر مہرہ مار کا

جب تلک آئینۂ دل نہ مصفا ہوگا — جلوۂ عکس رخ یار نہ پیدا ہوگا

جلوہ افروز جو وہ غیرت حورا ہوگا — گھر مین عالم مری جنت کی فضا کا ہوگا

رہگیا تھا جو بہک دیکھہ بھیانک اسکو — تم نی رخسار کو آئینہ مین دیکھا ہوگا

روش باغ پہ دو چار قدم چل تو سہی — کبک رفتار کی آگی تری پیدا ہوگا

وحشت دل کا ارادہ ہی کری قتل مجھی — بھر تکفین مری دامن صحرا ہوگا

دل ندو لف و رخ و چشم و نظر کو اسکی — چار لوگون مین ابھی آپکا ٹھٹھا ہوگا

تار گیسو نہین توٹا ہی سن اے مشاطہ — دم کسی زلف کی پا بند کا توٹا ہوگا

ناتوان دیکھہ کی مجھکو جو وہ بل کہاتا ہے — یار کی کان مین کچھہ زلف نی پہونکا ہوگا

نزع مین زار کیا عشق کمر نی یہانتک — موت نے بھی مجھی بستر پہ نپایا ہوگا

اٹھہ کی کعبی سی جو ہم دیر مین جا پہنچی — دل لگی اپنی ہی جس سی کوی ترسا ہوگا

منہہ اگر دہوتی مرا خسرو شیرین گفتار — ہر جواب لب جو مجھکو بتا سا ہوگا

گر کہون شان عسل مین لب شیرین کو تری — دہن و کام مرا رزق بھڑونکا ہوگا

نزع مین بھی ہی خیال لب جانبخش مجھی — ملک الموت مری حق مین مسیحا ہوگا

اپنی شہرت یہی رہی گی پس مردن باقی — سبزۂ گور ہمارا پر عنقا ہوگا

پٹھہ کر پہنی جو پوشاک فنا اُٹھی گئی
عطر فتنی کا گر اُسنی لگے یا ہو گیا

قد محبوب کی پہچہائین نی مارا ہی اُسی
مدفن فیض تہ سایۂ طوبی ہوگا

وصل کی روز بھی ہنگامۂ ماتم ہوگا
مہ عاشور مجہی ابروی پرخم ہوگا

عید کا روز جدائی مین شب غم ہوگا
ماہ شوال مجہی ماہ محرم ہوگا

جمع درہم کی لئی ہو نہ پریشان اشنا
ایک دن گنج ترا درہم و برہم ہوگا

مر گئی پہر بھی رہیگا اثر سوزش غم
گور مین بہی مری ہمراہ جہنم ہوگا

کشتۂ عصمت جانان ہون قسم عیسی کی
بجہر تکفین مری دامن مریم ہوگا

عمر بہر مجہکو جلاتی ہی ہے زہرہ جبین
طالع بخت مرا نیر اعظم ہوگا

غیر ممکن ہی غم عشق سی پیرمین نجات
قد خم گشتہ مرا حلقۂ ماتم ہوگا

ناصحا کر نہ مری آگی زیادہ گوئی
حشر کا روز شب غم سی مری کم ہوگا

سانپ بن بنکی ڈسیگا مجہی ہر تار نظر
دور آنکہون سی جو زلف گیسوی پرخم ہوگا

جبکی بیٹھی گا رقیب آپ کی محفل مین اگر
یک نہ یک روز وہ چہاتی کا مری جہم ہوگا

گفتگو مجہکو نکیرین سی مشکل ہوگی
گور مین ساتھہ مری گر نہ ترا غم ہوگا

وہ سلیمان ہی تو ای زہرہ جبین تیری لئی
مہ نگین حسن مین مہ حلقۂ خاتم ہوگا

منہہ نہ کہلوا و مرا ہمنفس جیسی دو — بات کرتی ہی جدا تیمین ہوا دم ہوگا
کشتۂ قامت سبزان دکن ہون نجدا — سبزۂ گور مرا ہم قد آدم ہوگا
بام جانان کی تصور کی نہو گر تصدیق — ہمکو حاصل نہ کبہی مطلب مسلّم ہوگا
نہ پہن ننگ گریبان کی قبا او ظالم — جامہ زیبی سی تری بند مرا دم ہوگا
غیرت جنت فردوس ہی اے روکش حور — نرہیگا تری کوچی مین جو آدم ہوگا
روشنی سی اگر آجای لحد پر وہ مسیح — بیخشاخہ مجہی ہر غنچہ مریم ہوگا
کشتۂ تیغ بت رشک دہ باغ ہو نہین — خاک تربت سی مری نشو سپرغم ہوگا
چڑہ اُتر ٹہیک نہین بام پہ جانان شب و روز — تلی اوپر سحر و شام مرا دم ہوگا
ہونگے اعجاز تری رخ کی عیان جب مجہکو — شوق تکل کی اوڑانی کا مسلم ہوگا
ڈورہا تہون مین تری تار شعاعی ہوگی — چاند تکل کا تری نیر اعظم ہوگا
غم نہین قتل پہ مری جو اٹہا لو بیڑا — ہر جراحت پر اُگال آپکا مرہم ہوگا
وہ صفائی رخ روشن مین ہی اللہ اللہ — روبرو آکی تری آئینہ مدہم ہوگا
ہون وہ لاغر کہ مرا نقشہ مہندس سی قلم — نہ مسطح کبہی ہوگا نہ مجسم ہوگا

وصف الآن کما کان مرا حال ہی فیضؔ
نہ زیادہ کبہی ہوگا نہ کبہی کم ہوگا

مین ہون آزاد کرون کیا سرِ ساپان پیدا ۳۵ اُسنی قدرت سی کیا ہی مجہی عریان پیدا

استخوان پر مری منداہی ہی نزاکت ہما کاش ہو جای سگ کوچۂ جانان پیدا

مرگئی پر بہی تعشق ہی خط و گیسو سی مری مٹی سی ہوی سنبل و ریحان پیدا

سوز پنہان سی کیا ہی بہلس اندر والا ہی لبو نیر مری آہ شرر افشان پیدا

قید ہستی سی رہائی نہین ممکن تا زیست روح کی ساتھہ ہوا جسم کا زندان پیدا

مجہکو پستر پہ کیا ہی غم ہجران نی شکار شیر قالین سی ہوا شیر نیستان پیدا

رشک سی قد کی تری آگ لگی گلشن کو سرو کی جای ہوئی سرو چراغان پیدا

دست رنگین سی جو زلفون کو سنوارا تمنی سنبلستان مین ہوا پنجۂ مرجان پیدا

عشق اگر انکو مری طرح کنوین جہکو آتی ہوتی ہر ایک کنوین سی مہ کنعان پیدا

کیا قیامت ہی سنا تا ہی مجہی مرغ سحر حشر تک ہوگی نہ صبح شب ہجران پیدا

مین نی وحشت مین قسم کہائی ہی مے پینی کی مری صحرا مین ہو نخل مغیلان پیدا

دیر و کعبی کی دوراہی مین ہین دو نزاکت خراب کیسی ساعت مین ہوی گبر و مسلمان پیدا

مرگئی سیکڑون محبوب کنوین مین گرکر جیسی دنیا مین ہوا چاہ زنخدان پیدا

فیض اگر سجدہ کرین بت کو تو کچہہ کفر نہین
صورت حق پہ ہوی صورت انسان پیدا

انکی دہن کا وصف نہ مجھسے بیان ہوا ۳۶ پیدا وہ بی دہان ہوی مین بے زبان ہوا
آیا شب وصال وہ محبوب شمع رو پروانہ مین ہوا ہون مکان شمعدان ہوا
آیا فقور خواب مین اہل قبور کی شور نشور حشر مین شور فغان ہوا
تھا مین غبار خاطر یاران ہم سفر چنگل مین چھوڑ مجھکو روان کاروان ہوا
ہین کیسی کیسی حور کی تکڑی بتان ہند جنت نشان تختہ ہندوستان ہوا
برسون ہی دیر و کعبی مین کہنی کو ہم رہی ہت مہربان ہوی نہ خدا مہربان ہوا
یارون کی باڑ دینی سی آئی وہ گور پر پتھر مری مزار کا سنگ فسان ہوا

ای فیض مجھکو ہجر نے انسان بنا دیا
آب سرشک جامۂ آب روان ہوا

ہجر مین جب گھر مرا وحشت سرا ہو جائیگا ۳۷ حلقۂ در حلقۂ زنجیر پا ہو جائیگا
وا تمہارا جب در دولت سرا ہو جائیگا بند جنت کی طرف کا راستا ہو جائیگا
وہ سیہ بخت ازل ہون زلف کی سرکار مین ہاتھ اگر آئینہ آئیگا تو ا ہو جائیگا
آئینی کو روبرو آتی ندو ما نوکھا آشنا صورت ہی معنی آشنا ہو جائیگا
تو وہ ہی سحر مجسم باغ مین آئی اگر سبزہ بیگانہ تک بہی آشنا ہو جائیگا
پیس ڈالیگا پس مردن بہی چرخ مستدیر سنگ تربت مجھکو سنگ آسیا ہو جائیگا

گر یہی انداز ہی رفتار کا اے رشک ماہ
آشیانہ کبک کا ہر نقش پا ہو جائیگا

ہی مرا آئینہ رو ناداں جوان ہونی تو در
آپ ہی صورت پر اپنی مبتلا ہو جائیگا

باغمین آ جائیگا اے جان گلشن تو اگر
برگ برگ ہر شجر دست دعا ہو جائیگا

کیا کسیکا ساتھ ڈھونڈھون مرحلہ ہین عشق کی
نقش پای رفتگان یہان رہنما ہو جائیگا

رزق بی منت خدا دیگا ہمین وحشت مین بہی
چکر اپنی قسمتون کا آسیا ہو جائی گا

ہاتھ سی محبوب سیمین تن کی خط لیگا اگر
ہی یقین اپنا کبوتر نقرۂ پا ہو جائیگا

ایک ہفتہ بہی در دولت پہ بیٹھیگا اگر
بادشاہ ہفت کشور ہم گدا ہو جائیگا

روز غم مین زلف مشکین کا خیال آئی تو دن
دین گہری گہر مین ہماری رتجگا ہو جائیگا

باڑہ دینی سی رقیبونکی نہ لو تلوار مول
ایک غمزہ مین ہمارا کام ادا ہو جائیگا

سیر گل کرتی ہو رکہو استحالی پر نظر
آب و رنگ گلشن عالم ہوا ہو جائیگا

تیری قد کا تذکرہ اے حور گر رضوان کری
قمریٔ جنت کو مالیخولیا ہو جائیگا

صورت اپنی تم بہر صورت کہین کہلا تو دو
باغبان ہی گل کی صورتسی خفا ہو جائیگا

بعد مردن بہی رہونگا عشق آدم زاد مین
سبزۂ تربت مرا مردم گیا ہو جائیگا

گر خیال اس برہمن زا کا رہیگا روز و شب
قبلہ اپنا کعبہ دل بہی گیا ہو جائیگا

لکھنو دوزخ سی بدتر ہی فراق یار مین
زہر پانی مجہکو موتی جہیل کا ہو جائیگا

ہم پیالہ کیون تنک ظرفونکو وہ کرتی ہین فیضؔ
غصہ کہانی سی لہو پانی مرا ہو جائی گا

عشق تیرا جب مجہی ای جان من ہو جائیگا
دیکہکر صورت مری چینا ہرن ہو جائیگا

مین وہ دیوانہ ہون عریان ہی ہونگا بعد مرگ
جب لحد مین جاؤنگا چوری کفن ہو جائیگا

اپنی محفل مین رقیب نیش زن کو رہ ندو
نیش غم مجہکو مرا ہر موی تن ہو جائیگا

کیا ہوا گر ناتوان ہون مین بسان نقش پا
پیٹہہ جاؤنگا جہان میرا وطن ہو جائیگا

کبک کس گنتی مین ہی چل تو سہی ہاذا مین
غش تری رفتار پر ہر مو دوزن ہو جائیگا

کیون انگر کہی کو بنا تا ہی قبلہ ایست غم
یار پر ظاہر مرا دیوانہ پن ہو جائیگا

دو گی یک بوسہ لب شیرین سی تم اپنی اگر
قند کا کوزہ مرا کام و دہن ہو جائیگا

تو وہ کافر ہی اگر آجای مسجد مین کبہی
دیکہکر تجہکو مسلمان برہمن ہو جائیگا

نغم نہین اندہیز زلفون نی کیا گر بزم مین
عکس وی یار شمع انجمن ہو جائیگا

کیون دہری مسی کی ہونٹونپر جاتی آپ ہین
مثل سوسن کی سیہ رنگ سمن ہو جائیگا

بزم مین آجای گر وہ لیلی شیرین منش
کوئی مجنون اور کوئی کوہکن ہو جائیگا

مر ہی جاؤنگا اگر لائی صبا بوی رنج
سیب یوسفؑ کا مجہی سیب ذقن ہو جائیگا

فیضؔ سی صف میان یار جب ہوگا رقم

لفظ سی معدوم مضمون سخن ہوجائیگا

بام پر وہ مہروش جب آئیگا
روبرو جو ابروؤن کی آئیگا
مرگئی پر زلف و خط یاد آئیگا
منہہ تکا کرتا ہی اُنکا جب تب
یاد کہنا خال رُخ سرکار کا
دل کی قیمت ایک بوسہ ٹھیرہی ہے
مال مُردیکا نہین ہی ای جناب
اُسکی گرگ مین بہری ہین چہنبند
زلف جب چاہ ذقن تک آئیگی
غیر کو دکہلا نہ اُرمانون کبھی
ایک جان ہی تم لو یا اللہ لی
خال لب کا جسکو دکہلاوینگے آپ

ق
ق

دھوپ مین دن بہر مجہی ٹہلائیگا
سیکڑون تلوارین منہہ پر کہائیگا
کوڑیالا گور پر لہرائیگا
آئینہ اک روز منہہ کی کہائیگا
اک جہان کو کالی تل چہوائیگا
جو کوئی دیکہ پائیگا لیجائیگا
مفت جوہر کار کی ہاتہہ آئیگا
لیکی دل بتا ہمین بتلائیگا
چاہ مین اُلٹا ہمین لٹکائیگا
مار سینہ چہاتی پر مری لہرائیگا
رُکہ ٹہہ جاؤگی تو کیا ہوجائیگا
ریوڑی کی پہیر مین آجائیگا

ہوگا جب پتلی کمر والون کا ذکر
نشا فیضؔ اپنا ہرن ہوجائیگا

کیا کہین ہم تمسی کیا رہجائیگا ۴۰ ایک دن سب کچھہ دہرا رہجائیگا
کیون کہڑی رہتی ہو پیٹھو بام پر اک نہ اک فتنہ کہڑا ہوجائیگا
کیا لکھین وصف دہان تنگ ہم کر کی تنگی قافیہ رہجائیگا
یونہی کہوڈنگا بہری مجلس مین جب آپ کا یہہ دو کہنا رہجائیگا
بوی گیسو منتشر ہونی تو دو مشک نافی مین چہپا رہجائیگا
قتل کر کر آپ جاتی ہو کہان لاشہ کوچی مین پڑا رہجائیگا
بحث اعراب و بنا کیا حاصل یک قلم مطلب مرا رہجائیگا
مصحف رخ حفظ کر لونگا مگر مجہہ سی خط کا حاشیا رہجائیگا

سامنا ہوگا جب اس سی فیض کا
مدعی کا مدعا رہجائیگا

ولہ

مست سنا کاکل کو قصہ اس دل بیتا کا ۴۱ منع ہی کہتی ہین شب کو ذکر کرنا خوابکا
پست ہمت رہتی ہین پامال موج حادثات ہو جہان پستی گذر ہوتا ہی وہان سیلابکا
خاکسار ہین نہین ذی جوہر و کچہہ حاصل نفع کیا گر بوی دانہ در نایاب کا
تیرہ بختی مین کری کسب ضیا جرو ضعیف رات کو ہوتا ہی جلوہ کرمک شب تابکا

مرگئی پر یہی تصور شستگیکا ہی مجھی
خاک ہی میری ہوا تیار کوزہ آب کا

سرمہ خونی مین بہی ہی اُس کے فندق کا خیال
ذایقہ ہی آنسوؤن مین شربت عناب کا

مری می سی ہوا تغیر اُس عارض کا رنگ
دہوپ سی کمہلا گیا چہرہ گل شاداب کا

قابل دیدن ہی سیر خط رخسار یلیح
لطف رکہتا ہی نظارہ سبزہ سیراب کا

بی کدورت زندگی کرتی ہین ارباب فروغ
ہو نہ میلا رنگ ہرگز چادر مہتاب کا

پٹہی رہتی ہین سرہالین مری می کش مدام
کاسۂ سر ہی مرا ساغر شراب ناب کا

زندگی سرگشتگی کی ساتھہ ہوتی ہی بسر
ساحل بحر فنا پر محو ہون گرداب کا

سینۂ پر داغ مین دل ہی نہایت مضطرب
اس چمن مین آشیان ہی طایر سیماب کا

سر جہکا جاتا ہی اپنا قبلۂ ابرو کی سمت
ہو گیا تحصیل ہمکو علم اصطرلاب کا

وہ نسخ روشن کری ہی ذکر دانایان عشق
ذکر مصحف مین نجوبی ہی اُلوالالباب کا

قاف غزلت مین جمال سرخروئی ہی مجھی
رنگ ہی عنقا کی بازو مین سرخاب کا

ذکر دانایان عشق کے مسلح ترکش دوسری

عہد پیر یمین خدا کی بندگی کرتا ہون فیضی
قامت خم گشتہ نقشہ بنگیا محراب کا

ماجرا لکہنا پر امجہکو دل بیتاب کا
ہی اثر پیدا قلم مین ماہی بی آب کا

ذکر دریا پر جو ہوگا گیسوؤن کی تاب کا
اژدہا بنجائیگا ہر ایک موجہ آب کا

زہر لگتا ہی مجہی پینا شراب ناب کا
بادۂ گلگون ہی فرقت مین لہو سرخاب کا

یہانتلک اندہیر ہر ماہ طلعت نی کیا
رنگ کالا آہری گہر مین شب مہتاب کا

بعد مرون بہی نکلف سی دل پر داغ ہی
شامیانہ ہی ہماری گور پر کمخواب کا

خط سی تیری سبزہ پامال خلایق ہوگیا
رنگ رخ سی رنگ پہیکا ہی گل شاداب کا

سیر کرتا ہون بہشت کو چہ محبوب کی
کم نہین ہی موت کی عالم سی عالم خواب کا

باندہ دست تلوار ای قاتل بچک آجائیکی
ہی تری پتلی کمر یو جہا بہت ہی ڈراب کا

قتل مہتابی پہ ہوتا ہون مگر اس شرط ہی
دیکہنی مجہکو کفن بہی چادر مہتاب کا

ہو نہ کوٹہی پر برآمد وقت شب کی بی نقاب
خلق کو ہوگا مغالطہ مہر عالمتاب کا

کاٹ کر دلکو نکالا سینہ محرور سی
ہی اثر آب دم شمشیر مین تیزاب کا

نامہ ہجر انکو ای قاصد کرون ملفوف اگر
یار کو خط پر گمان ہوگا پر سرخاب کا

قابض ارواح آیا میکشو نکی بہیس مین
نزع مین بہی شوق ہمکو شراب ناب کا

جوش پر آجای بحر اشک اگر ای شک مہر
خرمن مہ پر ہو دہوکا خلق کو گرداب کا

یار کی در پر ہوس سیکڑون گشتی ہوی
ہوگیا چاہ زنخدان بہی کنوان سمایب کا

سہو سی بہی سجدہ مسجد مین کبہی کرتی نہین
ابرو کی خم کو ہم سمجہی ہین خم محراب کا

عالم تصویر ہو نہین انتظار یار مین
میری آنکہون نی کبہو عالم ندیکہا خواب کا

غم نہین ہی فیض اگر پیارے لعل شوخ ہون
خون دل فرقت مین ہی شربت مجھی عناب کا

جینی سی انتظار نی بیزار کر دیا ۴۳ انکھون نی میری پھر مجھی بیمار کر دیا
دیر و حرم مین سجدہ کرین شیخ و برہمن سر ہمنی وقف سنگ در یار کر دیا
فرق انگیا حواس مین اغیار ہین گواہ جب سی فراق نی مجھی بیکار کر دیا
کچھہ دسترس نہین قدم یار تک ہمین فرقت نی ہاتھہ پیر کو بیکار کر دیا
سر دوش ناتوان پہ مری ایک پہاڑ تھا تیغ نگہ نی اُس کی سبکبار کر دیا
اندھیری جہان مین کچھہ سوجھتا نہین روز فراق کو غم نی شب تار کر دیا
کعبہ کو چھوڑ دیر مین جا نہین ہوا مقیم سجدہ کو مین نی توڑ کی زنار کر دیا
خال سیاہ پر تو رخ سی ہوا سفید ہندو کو روی یار نی دیندار کر دیا
عاشق ہون کام مجھکو نہین سیر باغ سی داغون نی دل کو غیرت گلزار کر دیا

علینک کی احتیاج مری موتکی ہی فیض
اس درجہ ضعف نی مجھی زار کر دیا

تمنی جب بی پردہ اپنا روی خشان کر دیا ۴۴ محشر کو چراغ زیر دامان کر دیا
ہمنی اپنی دل کو پیش روی جانان کر دیا آئینہ کو آئینہ دکھلا کی حیران کر دیا

بعد مرون بہی نچہوڑا سا تہہ وحشت نی مرا
مجہکو یارون نی لحد مین دفن عریان کردیا

روز و شب وصف لبہان دی کن مین محو ہون
مین نی اپنی کام شیرین کو نمکدان کردیا

اپنی پرچہائین ہی کو سون بہا کتا ہون اندون
مجہکو وحشت نی زمانہ سی گریزان کردیا

یک جہان مارا گیا عشق لب جانبخش مین
تمنی عالم کو غریق آب حیوان کردیا

کیا خدا کو منہ بتاوین ہم بتونکی عشق مین
دیر کو آباد اور کعبہ کو ویران کردیا

اُسنی مسی کی لگانیکا کیا ہی مجہی شوق
پیس ڈالا مجہکو اور مجلس کو حیران کردیا

کردیا ہی اوس کی گیسو نی مری لکو سیاہ
رخ نی جس کافر کی ہندو کو مسلمان کردیا

تہی پس مردن سگ محبوب کی خاطر عزیز
ہڈیون کو بہی وقف کوی جانان کردیا

مین نی مطلق معنی مطلق نہین سمجہی مگر
پاس اگر حیوان بہی آیا تو انسان کردیا

مرگئی پر بہی نچہوڑا عشق گیسو نے مجہی
دفن یارون نی تہ دیوار زندان کردیا

جیمین آتا ہی کہ گہر مین سو رہین کچہہ کہا کی ہم
اپنی در کا یارنی غیر و نکو دربان کردیا

ہمنی چند اوراق وصف گل مین لکہی تہی پہین
نام اُنکا شیخ سعدی نی گلستان کردیا

بد و خلقت سی تعشق تہا وہان یار سی
فیض مجہکو حق نی پیدا کر کی پنہان کردیا

ریخ گیسو ہی جدا زخم جدا ابرو کا ۴۵ زہر افعی ہی الگ زہر الگ بچہو کا

صفت پہلوی محبوب رقم کرتا ہون
مری ہر شعر مین مضمون ہی کئی پہلو کا

نہین درکار ہی تعویذ فراز مرقد
دلپہ کندہ ہی مری نقش تری بازو کا

مثل مچھلی کی تڑپتا ہی رہا کرتا ہون
دل مضطر کو تصور ہی تری بازو کا

یاد آتا ہی کوئی زہرہ جبین رہ نہین
تار قانون ہوا نامہ مری آنسو کا

غرق دریائی ندامت ہی رہا کرتا ہون
سر مین سودا ہی مری کاکل عنبر بو کا

دیکھکر زلف کا زنجیرہ ہوا مجھکو یقین
تیری آنکھون نی عمل سیکھہ لیا جادو کا

رات محفل مین وہ بی پردہ جو آپہٹہ گئی
بہر تعظیم اُٹھا در دمری پہلو کا

ساتھہ ہی گور مین بہی داغ رخ لالہ رخان
سبزۂ گور ہوا نخل گل خودرو کا

زلف والون کی جو ہو چشم عنایت مجھپر
ہو نہ اکبال برابر بہی اثر جادو کا

غیر نی کوک جو دی اُنکی کہڑی لوگون مین
مین اسی رشک سی پتا ہون گہڑیون کو کا

گالی اُنکی کبہی کہائی کبہی غصہ کہایا
جب سی عاشق ہون کسی ن ترہا مین بہوکا

ساتھہ لاشی کی چلی حافظ شیراز کی روح
فیض مقبول ہو نمین شاہد مصحف رکا

۴۶

ساجد ہون آستانۂ اہل نیاز کا
پابند صوم ہون نہ مقید نماز کا

ہین خال طاق ابروی محبوب مین کہان
ہندو بچون نی شوق کیا ہی نماز کا

آٹھون پہر ہی پیش نظر یار زہرہ وش
پردہ ہماری آنکھہ کا پردہ ہی سانکا

پیرخ زمانہ مجھہ سی ہی منصوبہ کیا کرون
عاشق ہوا ہون شاہد شطرنج بازکا

ایک ایک دم مین اسکی ہزارون ہی پیچ ہین
ماری نہ کوئی دم فلک حقہ بازکا

بالکل نہین ہی خبر و حقیقت سی آشنا
مقلوب ہی مزاج ہمارا مجازکا

ہر شخص سی مناظرہ بالعکس ہی مرا
صورت شناس ہون کسی آئینہ سازکا

داخل ہوا ہون سلسلۂ زلف یار مین
ہون معتقد کرامت گیسو درازکا

آئی ہین پھر فالنجہ رندان بادہ نوش
تھا زندگی مین عشق کسی نشہ بازکا

نالی ہی کرتی کرتی مرا نوٹتا ہی دم
پھر مبتلا ہوا ہون کسی نی نوازکا

چڑیہنا اترنا بام کا جھٹ پٹ نہین ہی ٹھیک
کیجی لحاظ کچھہ تو نشیب و فراز کا

سمجھا خیال نزع مین تلقین یار کو
مرتا ہون لیک شوق ہی پردہ سازکا

وحشت مین فکر طوق و سلاسل کرو نہ فیضؔ
گہری ہی مری پڑوس مین زنجیر سازکا

عشق روی دلربا پیدا ہوا
دل مین ادراک عارفانہ پیدا ہوا

عشق گیسو بعد مردن ساتھہ ہی
گور مین بھی اژدہا پیدا ہوا

لعل مین جانبخشی اس محبوب کے
آگ سی آب بقا پیدا ہوا

پٹھکر اُٹھا نہ کوی یار سے
مین مثال نقش پا پیدا ہوا

طفل بازاری سناتی ہین مجھی
سیر مین سو دا زلف کا پیدا ہوا

سیکڑون آئینہ رو جب مر مٹی
ایک یہہ حیرت زدا پیدا ہوا

فکر شاہی کر رہا ہون گور مین
ہڈیان کہانی ہما پیدا ہوا

بات کرنی کو چمکتا ہم سی ہی
بی دہن وہ مہ لقا پیدا ہوا

امی سیحا دو نہ تکلیف اب مجھی
درد فرقت لا دوا پیدا ہوا

کام ہجرت مین نہ آئی ہاتھہ پیر
کیون نہ مین پدست و پا پیدا ہوا

ابرون پر یار نی افشان بھنی
جوہر تیغ قضا پیدا ہوا

فیض کعبہی چل کلیسا مین ہی کیا
بت ہوی پنہان خدا پیدا ہوا

۴۸

داغ ماتم نی بتون کی دلمین گھر پیدا کیا
مرمٹی جب ہم تو نالہ نی اثر پیدا کیا

شمع سان بزم جہان مین تاج زر پیدا کیا
سر فروشی نی مری حسن دگر پیدا کیا

غم نی زلفون کی حرارت کا اثر پیدا کیا
دہوپ مین پھر پھر کی ہمنی درد سر پیدا کیا

خط روی یار مور خرمن امکان ہی
بھوتی کا رخسار تابان نی اثر پیدا کیا

ہوگیا ہی بال سی باریک ہر تار کفن
خاک مین بہی ہمنی عشق موکمر پیدا کیا

ہی سراپا زرد ہجر یار سیم اندام مین
جسم زار ناتوان نی گنج زر پیدا کیا

جنت اعلی کو ہرا دنی سمجھتا ہی مفر
جب سی کوی حور مین ہمنی مقر پیدا کیا

کیون نہ وحی آسمانیکا گمان نامہ پہ ہو
تمنی جب روح القدس سا نامہ بر پیدا کیا

ملکی ہو ٹونپر مسی بولی ہی وہ رشک چمن
برگ گل نی صاف رنگ نیلوفر پیدا کیا

ہی گمان ہر استخوان پر شاخ نخل طور کا
سوز غم نی برق ایمن کا اثر پیدا کیا

کب کسیکی بات سنتی ہین بتان غنچہ لب
بد خلقت سی تبونکو حق نی کر پیدا کیا

مین اندھیری سنہ چلا جاؤن جو یمین تن کی پاس
شام ہجرت نی مری رنگ سحر پیدا کیا

ہی شب عشرت لحد مین زلف پیچانکا خیال
گور مین بہی ہم سکیلون نی گہر پیدا کیا

ہی فراق یار مجہکو حاصل صد بحر و کان
لخت دل نی لعل آنسونی گہر پیدا کیا

بی مزہ پیر مین ہی عشق لب شیرین ہمین
کر گئی جب دانت ہم نی نیشکر پیدا کیا

زلف کی موتی کو عارض کی قمر نے تہ ملا
کر یک شب تاب نی حسن قمر پیدا کیا

نزع مین آنی لگی ہی فکر زاد آخرت
وقت رحلت ہمنی اسباب سفر پیدا کیا

موجب نقصان عزت ہی مرا کسب کمال
عیب سمجہا تمنی جو ہمنی ہنر پیدا کیا

ہاتھ مین تہر لئی آتی ہین جو آتی ہین پاس
نخل وحشت نی ہماری یہہ ثمر پیدا کیا

گلشن ایجاد مین ہون مین بہار بیخزان
حق تعالی نی مجہی مومی شجر پیدا کیا

فیض کیا غم ہی پس مردن جو اپنا شہر کہی
گور کی مٹی فی صندل کا اثر پیدا کیا

بند مرہم سی نکر روزن مری ناسور کا
اس جہرو کی سی نظر آتا ہی عالم دور کا

گہر رہی آباد یارب دیدۂ پر نور کا
ہی بہت نزدیک اس علیک سی مطلب دور کا

ذکر ہوتا ہی کسیکی عارض پر نور کا
کر مک شب تاب ہی عالم چراغ طور کا

روز و شب کرتی ہین موزون مصنمون ہمکو دور کا
سوجہتا ہی اندنون مصنمون ہمکو دور کا

محو ہون بعد فنا ہی اس رخ پر نور کا
سنگ مرقد مین اثر پیدا ہی سنگ طور کا

دیکھتی ہین مرگئی پر بہی تماشا دور کا
دور پین سی کم نہین روزن ہماری گور کا

ملگیا پیر مین زخم اپنی دل محرور کا
رد سپیدی مین اثر ہی مرہم کافور کا

یاد خط یار مین چنگی ہوی زخم جگر
مرہم زنگار ہی مرہم مجہی کافور کا

موج بحر حسن اگر ہی تیغ کچہہ پروا نہین
ہی کف دریا مگر مرہم مجہی کافور کا

بوسی می آنی لگی ہی دل کی زخمونسی مجہی
پنبہ مینا ہوا پھاہا مری ناسور کا

نامہ بر اپنا سمندر ہو تو اچہی بات ہی
حال کرتی ہین رقم اُسکو دل محرور کا

کار اعجاز مسیحا تم بہی ہو نٹونسی تو لو
دم لبون پر آرہا ہی عاشق رنجور کا

دست قاصد مین چنک پیدا ید بیضا کی ہو
حال اگر خط مین لکہون اپنی دل محرور کا

زلف سی شب بیہ کیا دون اس سواد الوجہ کو
کردیا کالا خدا نی مُنہ شب دیجور کا

مجھکو پروانی کی پر چہائین ہوی ظل ہما
شمع روشن بزم مین ہی استخوان فغفور کا

کردیا ہی نوخطون کی غم نی مجکو ناتوان
جسم لاغر ہوگیا دانہ دھان مور کا

رکھدیا بار امانت عشق نی سر پر مری
اشرف المخلوق کو رتبہ ملا مزدور کا

ہی قیامت قامت اُسکا کیون نہ ہم نالی کرین
گرم ہے بازار یوم ینفخ فی الصور کا

گل فشانی کی جگہ موقع نمکپاشی کا ہی
فیض کشتہ ہون کسیکی لب پر شور کا

کیا کہین تمسی کیا نہین ملتا
جانکا آشنا نہین ملتا

شیخ کعبہ چلون جو تیری ساتھ
دیر مین کیا خدا نہین ملتا

ہمنی آب حیات چکھہ دیکھا
اُن لبون کا مزا نہین ملتا

گوشہ گیری ہی اندنون عنقا
نسخہ کیمیا نہین ملتا

ہم بھی ہوتی خدا نما لیکن
یہان کوئی خود نما نہین ملتا

ایسی کثرت ہی اُسکی کوچہ مین
کہ مجھی راستا نہین ملتا

کیا خدا کی کرون تلاش اے فیض
مجھکو میرا پتا نہین ملتا

کیا لکھون مین وصف ابراہیمؑ کا ق ہی وہ مرآت احمدؐ بی سلیم کا
ایک مین بہی عالم انکا سا نہین کو یہان عالم ہی ہفت اقلیم کا
وجہ انسان عین وجہ اللہ ہے ق ہی یہہ مطلب احسن تقویم کا
وہ کسی بہی حال مین ہو تو مگر دہیان رکہہ درویش کی تعظیم کا
یاد مین اُس معنی توحید کی ق بہول جا رستہ امید و بیم کا
ہی رضا معبود کی منظور اگر چہوڑ مت دامن کبہی تسلیم کا

کیا پتا اپنا بتاؤن فیض مین
ہون چرن بردار ابراہیم کا

کیا قباحت ہی اگر صد چاک پیراہن ہوا ق ہجر جانان سی تن لاغر مرا سوزن ہوا
مین شہید ناز ہون مسکن مرا مدفن ہوا عاقبت میرا کفن میرا ہی پیراہن ہوا
مرتبہ یہان پست کا بالا پس ہر ون ہوا سنگ پا آخر مرا سنگ سر مدفن ہوا
کم نہین روح القدس سی قاصد کوی صنم آشیان طائر سدرہ مرا مسکن ہوا
وقت جان کندن فرشتی بن کی آتی ہین ہما شوق ہمکو بادشا سے آدم مرون ہوا
روز و شب ہین صرف وصف دلبر عرش آستان کس قدر اونچا ہماری شاعری کا فن ہوا
ہر ستارا مجہکو انگارا نظر آنے لگا ہجر مہ رویان مین صحن آسمان گلخن ہوا

موم ہو جاتا ہی دل آہن دلان دہر کا
رو کش الحان داؤدی مرا شیون ہوا

غش اوہر آیا کہ پھر وہین افاقہ ہو گیا
کوچۂ دلدار مجھکو وادی ایمن ہوا

ہی اسیری آرزوی خلعت دیوانگی
طوق گردن مجھکو میرا حلقۂ دامن ہوا

زلف والونکا محل کاٹی ہی کہتا ہی مجھے
سانپ کی بانبی مگر دیوار کا روزن ہوا

قاف شہرت ہو گیا کنج لحد بعد فنا
طعمۂ عنقا پس مردن ہمارا تن ہوا

زخمی شمشیر ابرو ہو نہ ہرگز خاکسار
کوی قاتل مین غبار تن مجھی جوشن ہوا

تربت مین بھی ہی خیال روی باغ رشک خلد
تختۂ تابوت مجھکو تختۂ گلشن ہوا

ہی خم بادہ چمن مین خم افلاطون مجھی
نالۂ مرغ گلستان نعرۂ ارغن ہوا

استعانت غیر سی چاہین نہ ارباب فروغ
خود بخود روشن چراغ طور بی روغن ہوا

افعی کاکل نظر آتی ہین لہراتی ہوی
کیا دل ویران ہمارا کیو ٹریکا بن ہوا

ہی دلیل رہنمای تیرہ بختی بعد مرگ
مشعل راہ فنا داغ دل روشن ہوا

عید کی شب ہی فراق دوست مین روز عید
ماہ نو میری نظر مین ابروے دشمن ہوا

زہر مہرہ کا کر رہتا ہی سنگ راہ شوق
ڈر ہمین کیا ہی جو گیسو افعی رہزن ہوا

عرصہ مضمون روی زلف مین پھرتا ہی جو
ان دنو ابلق ہماری فکر کا توسن ہوا

ہو ہان مسی لب پر لگی ہی یا کہین بگڑا ہی نیل
ہر گ گل جو باغ مین برگ گل سوسن ہوا

جہاں گل لوہی کی ٹکڑی قبر پر رکھتی ہیں لوگ
مدفن اپنا فیضؔ مقناطیس کا معدن ہوا

کل سی ناسازیٔ مزاج اپنا ۵۳ آج ہو جائیگا علاج اپنا
والۂ زلف ہی مزاج اپنا سنبل الطیب ہی علاج اپنا
کل کسی اور کی ہی قبضہ میں جسکو تو جانتا ہی آج اپنا
ملتجی کس سی ہون بڑھاپی میں ہی کہان وقت احتیاج اپنا
فکر شاہی نی جان لی آخر تہا مگر راج روگ راج اپنا
صاف صورت نظر نہیں آتی کس قدر تیرہ ہی بخت اپنا
ہی لب خشک و چشم تر میں وہ رود بحر و بر سی بہی لین خراج اپنا
دل کی تعظیم فرض کیون کہ نہو کعبہ سمجہی ہی میر حاج اپنا
عیب ہی گر بجائی اُس جا پای جس جا ہنر رواج اپنا
آبلہ کب ہی اپنی تلوی میں زیر پا آگیا ہی تاج اپنا

دیر ہی میں پڑی رہین ای فیضؔ
کیا ہی کعبہ میں کام کاج اپنا

جام خورشید ہی ایاغ اپنا ۵۴ چرخ چارم پہ ہی دماغ اپنا

مٹ گیا داغ عشق پیرہن — گل ہوا صبحدم چراغ اپنا
دل پر داغ ہی ہمیشہ بہار — باغ جنت ہوا ہی باغ اپنا
چھان ڈالی جہان کی مٹی — نہ ملا آجتک سراغ اپنا
دل لگی ہی ہر ایک وحشی کی — باغ سی کم نہین ہی داغ اپنا
دو جہان کی ہی جس مین گنجایش — دل ہی وہ گوشۂ فراغ اپنا

یار نی فیض جب سی دی کرنی
عرش اعظم پہ ہی دماغ اپنا

مشتاق ہو نہ اس چمن کائنات کا — کیا اعتبار جلوہ گہ بی ثبات کا
شیرین ہی قند سی ہی مزا اپنی بات کا — گویا زبان منہ مین ہی ٹکڑا نبات کا
بعد فنا ہی اُس لب جانبخش کا خیال — جاری ہی میری خاک سی چشمہ حیات کا
آیا خیال سیب ذقن وقت اشتعال — ہی جانکنی مین شوق ہمین میوجات کا
مشکین دماغ مدرسۂ عشق ہو گیا — ہی خط زلف خط مری جانانکی بات کا
آتی ہی یار تن سی نکلنی لگی ہی جان — ہی روز وصل حق مین مری ون وفات کا
رخصی گیا ہی وہیان سوی زلف مشکبار — آئی لکا خیال مجھی دن کو رات کا
ساقی کی سخت بات نی تکڑی ہی کر دی — دل تھا بغل مین رند کی شیشہ شراب کا

پامال کردیا مجھی ترسا بچون نی فیض
ہون خاکسار مین بھی درسومنات کا

جب مرمٹا تو اہل نظر تک رسا ہوا ۵۶ بعد فنا غبار مرا طوطیا ہوا
رتبہ بلند پست ہوا جب فنا ہوا سنگ سر مزار مرا سنگ پا ہوا
رنج و ملال فکر شہی سی ہو حصول آسیب مجھکو سایہ بال ہما ہوا
وحشت ہوی نصیب گلستان کی سیر سی زنجیر مجھکو سایہ بال ہما ہوا
ہی اب تو یہہ صواب کہ زلفین کہولیی مٹی نظر مین خلق کی مشک خطا ہوا
رونی سی آبرو کو ترقی ہوی نصیب ہر ایک اشک رشک دُر بی بہا ہوا
لکھون جو وصف زلف تو ہو جای ہی فسون بانبی ہوی دوات قلم اژدہا ہوا
ہون بادشاہ وقت مگر ہون فقیر دوست نقش حریر مجھکو خط بوریا ہوا
موذی نظر مین ہی مری ہر ایک پست فکر مار سیاہ سایہ زلف دوتا ہوا
افتادگی کا غم ہی نہین پیر ہون تو کیا مجھکو تصور قد جانان عصا ہوا
بوسہ لبونکا لیتی ہی مین ہو گیا شہید زہر آب میری کام کو آب بقا ہوا
کوٹھی سی جلد اُتر کہین او ماہ اوج حسن خورشید حشر چشم جہان مین سہا ہوا
ہی جب سی اُس نگار کو شوق نوشت خند یہان تختہ مشق تختہ چوب حنا ہوا

زلفون کی یاد چھا گئی دل پر پس وفات
تربت پر اپنی ابر سیہ ہی کھڑا ہوا

ای بت پرست امید بہی رکھہ خدا سی تو
پتھر سی بہی حصول کہین مدعا ہوا

آیا عدم سی مین جو سوی گلشن وجود
شوق نظارہ چمن ما سوا ہوا

ہم خلقت حباب ہون ای فیض کیا کہون
لی مین نی سانس اد ہر کہ اُدہر دم ہوا ہوا

٥٤

انقلاب دہر کا جب رنگ دیگر ہو گیا
پتھر آئینہ ہوا آئینہ پتھر ہو گیا

دیکھکر رنگ زمانہ رنگ دیگر ہو گیا
سخت یہا شک دل ہوا اپنا کہ پتھر ہو گیا

مر گئی جب ہم صفائی ان بتون کی ہمسی سے
سنگ لوح تربت اپنا سنگ مرمر ہو گیا

غم مین ہم اک حور وش کی روتی ہین روز و شب
چشمہ چشم ترا اپنا حوض کوثر ہو گیا

روی جانان کی تصور مین ہوی وحشت فزون
گلشن رضوان مجہی صحرای محشر ہو گیا

سینہ پر داغ طاوس بہشتی ہی مرا
خوف کیا گر مار گیسوی معنبر ہو گیا

بحر غم مین پرورش ہوئی ہی کس خوبی کی ساتھہ
پاٹ دریا کا مجہی دامان مادر ہو گیا

اوڑ گیا پر بند بام لامکان تک وقت وبح
مرغ جان کو خنجر سفاک شہپر ہو گیا

ہاتھہ سی قاصد کی لیتی ہی یا چوہی مین ڈال
خط ہمارا یار کی آگی سمندر ہو گیا

ضعف کی نسبت کہی ہی الہ ابروی یار
تیغ قاتل سی مرا پیکر دو پیکر ہو گیا

انگلیون سی لوگ دکہلاتی ہین ای ہیہین — شکل ماہ نو ہمارا جسم لاغر ہو گیا
جبکیو نمین نامہ بر کو جو اُڑاتی آپ ہین — کیا غضب کرتی ہو انسان بہی کبوتر ہو گیا
پوچہہی ڈالو کہین قطرہ عرق کا رخ سی تم — بوند پانی کی مری نظرو نمین گوہر ہو گیا
ہی خیال اہل صفا کا جیسی مصور دماغ — کاسۂ چینی ہمارا کاسۂ سر ہو گیا

فیض کب تک مدحت لعل لب لعل بتان
مشک مٹی ہو گیا یاقوت پتہر ہو گیا

کون سی بات کا دہوکا ندیا — تمنی کب مجہکو تبولا ندیا
قسمتونکا مری لہنا دیکہو — تمنی کس روز الہنا ندیا
چار پانچ آپ کیا کرتی ہین — ایک بوسہ بہی لبونکا ندیا
جب نہ تب چہل ہی کیا کرتی ہو — ایک دن بہی مجہی چہلا ندیا
کب نہ گیسو کی پہنسا پہندیمین — کب مجہی آپ نی جہکا ندیا
تب چڑہی کب نہ مجہی کب تمنی — گرم جوشی سی بہپا را ندیا
دل دیا جی بہی دیا مین نی تمہین — پر کسی روز نہو را ندیا
کب نہین آپ نی بالا پہنا — کب مجہی آپ نی بالا ندیا
سید ہی کب مجہسی ہی قت سوال — کب جواب آپ نی اُلٹا ندیا

ساتھہ غیرون کی لڑی کب چھیڑی
تمنی کب فیض کو چھیڑا ندیا

کون سی عید کو غرا نہ کیا
تمنی کب حسن پہ غرا نہ کیا

چاندنی کہیت کیا شام ہوی
تمنی کوٹھی کا ارادا نہ کیا

پڑ گئی دل مین ہزارون سو راخ
تمنی پر بند جھروکا نہ کیا

ہو کی عاشق مین کسالا کہینچا
پر کبھی آپ کو رسوا نہ کیا

راہ غیرون کی بخوبی نکلی
کچھہ مرا آپ نی رستا نہ کیا

کون سی دن ندیا دائو مجہی
کون سی رات بتولا نہ کیا

بخدا وہ بت عیار ہی پانچ
ایک بہی کام کسیکا نہ کیا

ہو گیا خلق مین بہونچال شروع
کام ابرو نی کچھہ اچھا نہ کیا

مری بدنامی ہی منظور اسکو
نام لکھا تو لفافا نہ کیا

سید بیان مجہکو سناتی ہو عبث
مین نی کچھہ آپکا الٹا نہ کیا

ہم اسی شک سی در پردہ ہوی
تمنی اغیار سی پردا نہ کیا

پیٹ پکڑی ہوی پہرتا ہون مگر
راز فاش انکی کمر کا نہ کیا

مان پان اپنا بہت کرتی وہ
ہم نی آباد مہوبا نہ کیا

حسرت آتی ہی جو کرتی ہون خلال — مجھکو اللہ نی شکا نہ کیا

فیض گونگی مٹھائی ہین وہ لب
پر مرا منہ کبھی میٹھا نہ کیا

خوف کب مین نی خدا کا نہ کیا — ای تو کب تمہین سجدا نہ کیا
بوسی کب مین نی لئی چوری سی — کب تری جعد نی کوڑا نہ کیا
کب گلستانمین اکڑ کر نہ چلی — تمنی کب سرو کو سیدھا نہ کیا
کب ہوئی مجھکو جبونسی فرصت — چاک کب مین نی انگر کھا نہ کیا
مجھسی کب آپ نی کی میٹھی بات — کب مجھی آپ نی کڑوا نہ کیا
کب نہ آری چلی سر پر میری — شانہ کب زلف سی الجھا نہ کیا
خال نی کب نہین چہرا مارا — غم نی کب مجھکو نشانہ کیا
ہجر مین کب نہوا مین ہلکان — کب مجھی آپ نی ہلکا نہ کیا
کب نہ ڈولی کی نہ تیاری کی — کب ہمین تمنی جھولا نہ کیا
کب ہماری نہ ہوس ہوش ہرن — تمنی کب غیر کا چیتا نہ کیا
بھر لیا کب نہ تمہین کونی مین — تمنی کب مجھپہ آپنا نہ کیا
بال بال اپنا ہوا کب نہ عدو — وصف کب ہمنی کمر کا نہ کیا

کب نہ ہنستی رہی رونی پہ مری ق کب مرا آپ نی منہ نا کب سیا
کب نہ غیرون مین رہی مجھسے چھیڑ کب مجھی تمنی کہلا نا نہ کب یا
کب مرا صبر سمیٹی نہ رقیب کب خدا ترا نہین ترسانہ کیا

کب اُسی چھوتی دیئی عارض و لب
کب تہین فیض نی چھو چہانہ کیا

عشق ابرو و مژہ پیدا کیا ۱۱ ہمنی اسباب تضا پیدا کیا
کیا کرون وصف دہان مین تیرے حق نی پیدا کر کی نا پیدا کیا
دیکھیی میری رسائی عقل کی عشق گیسوی رسا پیدا کیا
کیون نہ یارب بہیک مانگون لعل سی تو نی اسکا مانگتا پیدا کیا

ہجر مین تنکی چبا کر تا ہوں فیض
مجھکو حق نی کہر با پیدا کیا

قدم قدم پہ ہی انداز دلربائیکا ۱۲ ستارہ اوج پہی اُنکی زیر پائیکا
وہ کونکہن ہون اجل مجھکو خواب شیرین ہے گمان جنازہ پہ ہوتا ہی چارپائیکا
لگین شہاب کی منہ پر ہوائیان چھٹنی یہہ شور تھا شب غم آہ کی ہوائیکا
متاع نقد دل و جان تک بہی حاضر ہی پہر اسپہ حکم جو کچہہ ہو سی رونمائیکا

زمانہ مجھسی ہو روکھا تو کہدو کہا خشکہ
خیال ہی تو مجھی آپ کی رکھائیگا

چراغ داغ کی مضمون اک قلم ہین رقم
قلم پہ شبہ مجھی ہی دیا سلائیگا

سلام مین نی کیا تمنی صاف گائی ہی
مثل یہہ ہی کہ زمانہ نہین بہلائیگا

نجات سکتی کی آزار نی ندی مرہم بہر
ارادہ آئینہ رویون سی تہا صفائیگا

لکھون جو مین لب رنگین شوخ کی تعریف
یقین ہی رنگ بدل جای روشنائیگا

تبون کی چھٹیون نی دم ناک مین کیا ہی مرا
زبان پہ نام نہ لاؤنگا آشنائیگا

کفن کی گھات مین رہتی ہین چور مہندی کی
قتیل ہون مین کسی پنجہ حنائیگا

نظر مین ہی نقرا کی سمور و قاقم پشم
پسند اس لئی ہی فرش انہین چٹائیگا

جناب مجھسی اب آہستہ کیجئی باتین
مزہ کلام مین گب چپ کی ہی ٹھہائیگا

جناب فیض یہہ بدمستیان تبونکی ساتھہ
ڈر و خدا سی یہہ موسم ہی پار سائیگا

بگڑ گیا ہی مزاج ای خدا خدائیگا
دربستان پہ ارادہ ہی چھہ سائیگا

دماغ کیون نہ فلک پر ہو میرزا ئیگا
ہلال عید ہی نعل اُن کی زیر پائیگا

قریب یار کی رہتا ہی کانا پوسی مین
گمان رقیب پہ ہی مجھکو کن سلائیگا ہوا

چھپر لیسی کٹتی ہین لاکھون ہی گردنین مرزا
ہوا ہی کوچہ سفاک گہر فصلیا ہوا

خدا سی عرض کرونگا جو سامنا ہوگا
تبون کی ذات مین جوہر ہی بی وفائیکا

حلاوت لب شیرین پوچھیئی ہم سی
پیان گونگی سی کیا ہو مزہ مٹھائیکا

سوال بوسہ کرون کس طریق سی یارب
نہین ہی یاد طریقہ مجھی گدائیکا

رقیب کو بھی کسیدن تو کیجئی چو رنگ
جو شوق آپ کو ہی تیغ آزمائیکا

حضور کرتی ہین کیون مجھسی کبھی پہیلی کلام
سبب پیان تو کیجئی کبھی رکھائیکا

نہین ہی پاس مسیحا کی بھی دوا اسکی
کسیکو روگ خدایا نہو جدائیکا

اڑاتی تم تو ہو کنکوا نخری تلی سی
کہین نہ بار کلائی پہ ہو لٹائیکا

کہان ہی مسند سمور منعم و پس مرگ
درون گور نہین فرش تک چڑھائیکا

ہمین کل آئی نہین آج تک کسی پہلو
بندھا ہی جب سی تصور تری کلائیکا

تبون نی وسعت دل دیکھہ کر کہی یہہ بات
نہین مکان خدائی مین اس سمائیکا

شب وصال مین بولی جو یار سی فیضی
تو کر دون سر و تن کا نونین چار پائیکا

پیر ہین داغ عشق مٹایا تو کیا ہوا
مین نی چراغ صبح بجھایا تو کیا ہوا

غلطہ حباب سی جو بڑہایا تو کیا ہوا
قدمون کو مین نی ہاتھہ لگایا تو کیا ہوا

تیغ نظر سی دل کو لڑایا تو کیا ہوا
جو کہون جو مین نی جی پہ اٹھایا تو کیا ہوا

رکھنی لگی ہین پھر وہ تہنچی قبور مین
مین نی لحد مین رند بنایا تو کیا ہوا

دن عید کی معانقہ مسنون ہی جناب
مین نی تمہین گلی سی لگایا تو کیا ہوا

قصداً جناب آپکو بہرا بنا لیا
تمنی مجھی ہزار سنایا تو کیا ہوا

مدت سی شبہ گل کا مجھی تہا ہوا وہ دور
گالون کو مین نی ہاتہہ لگایا تو کیا ہوا

ہین جو ثمات کرتی ہین کار صواب دد
تمنی مری لگی کو بجہایا تو کیا ہوا

عالم ہی معتقد تری ایک ایک بالکا
زلفون پہ مین نی مونڈ منڈایا تو کیا ہوا

بٹتی نہین مٹہای لڑائی مین ہی مثل
تمنی کلام تلخ سنایا تو کیا ہوا

مطلب تہا پانون چومنی سی وہ تو ہو چکا
گر تمنی پائینتی نہ سلایا تو کیا ہوا

چہاتی کا اپنی جم وہ سمجہتی رہی مجھی
بستر مین نی در پہ جمایا تو کیا ہوا

خواب و خیال نیند ہی شرگان کی ہین
کانٹونکا مین نی فرش بچہایا تو کیا ہوا

ہی لوٹنی کی جای نہین رنج کا محل
تو نی مجھی لہو مین لٹایا تو کیا ہوا

پہر جائیگا خدا سی ہی کل دیکہنا جناب
وہ بت جو آج راہ پر آیا تو کیا ہوا

غیرون کی پاس آپ تو کہل بیٹہتی حضور
جینی سی ہاتہہ مین نی اٹہایا تو کیا ہوا

میرا دماغ عرش معلی پہ ہی سوی
مٹی مین آسمان نی ملایا تو کیا ہوا

کوئی تو اکی فاتحہ پڑہ جائیگا کبہی
تمنی جو مجہہ سی ہاتہہ اٹہایا تو کیا ہوا

تنہین نے لعب یار کو کیلا ہی بار ہا
سانپون کی ڈیہ مین جو مین آیا تو کیا ہوا

پیدا کیا ہی مین نی بہی اک اور وضع آ
بتا جو تم نی مجھکو بتایا تو کیا ہوا

شحوی ہین آپ سیکڑون ہی جملہ یاد ہین
مین نی بہی ایک جملہ بنایا تو کیا ہوا

زنار کہٹکان کی فلک نی بہی پہنی ہی
قشقہ جبین پہ مہ نی لگایا تو کیا ہوا

کلمہ تبون نی اپنا پڑہایا ہی مجھکو فیض
گہر کو شوالہ مین نی بنایا تو کیا ہوا

بن کی جاتا ہی بگڑ کام مرا
ہی وہ آغاز یہہ انجام مرا

وہ صنم ہی بجز ارام مرا
کہئی کعبہ مین ہی کیا کام مرا

نشا مین دہن ہی جہان مینے کے
جام جمشید کا ہی جام مرا

یاد کوٹھی پہ کیا کرتی ہین
کیون نہ جہنڈی پہ چڑہی نام مرا

میٹھی انکھ اوسنی نہین دیکہتی وہ
ہی کہٹائی مین پڑا کام مرا

نام سنتی ہی وہ کف لاتا ہی
کیا سنای کوئی پیغام مرا

نہین دم مارنی کا موقع ہی
سون کہنچا تا ہی وہ گلفام مرا

ہی تری کوچہ مین ہر رنگ کا رج
کس طرح ٹہیک ہوا انجام مرا

دیر و کعبہ کی طرف منہ کرون
بجز ابت ہو اگر رام مرا

دل کی نزدیک لگی ہوک اٹھنی — جب سی ہی دور دل آرام مرا
کوئی کہتا ہی رحیم اپنا ہی — ق — کوئی کہتا ہی کہ ہی رام مرا

فیض ہین عاشق لامذہب ہون
اس دوراہی ہین ہی کیا کام مرا

شعرہ کوئی اب ہمسی بنایا نہین جاتا — ۶۶ — سون اُسنی یہہ کہنچی ہی کہ بولا نہین جاتا
ہوتا ہی مرے جان پہ جو جو ستم ایجان — دشمن کی بہی دشمن سی یہہ دیکہا نہین جاتا
کیا منہ ہی جو مین افعی گیسو کو سراہون — کالا یہہ وہ کالا ہی جو کیلا نہین جاتا
سرکار کا دربان ہی نہین پی ہین شب و روز — کس کس سی مرا صبر سمیٹا نہین جاتا
دنرات پڑی پہرتی ہین فرقت کی سر ہین — اب ہمسی جناب آپ تک آیا نہین جاتا
ایسا تو کیا ہی غم دلدار نی گہیری — بستر پہ شب ہجر مین اگسا نہین جاتا
ہر میلی مین جاتی ہو لئی غیرون کو ہمرہ — دیکہا یہہ کبہی ہم سی تماشا نہین جاتا
کیون رکہتی ہو سر پہ مری یار غم دوری — کہینچا یہہ کبہی ہمسی کسالا نہین جاتا
برسون ہی جہلاتا ہی مجہی چرخ ستمگر — یارب یہہ کہین ٹوٹ ہنڈولا نہین جاتا
ہر ہر در و دیوار کو ہی لاگ مری سا تھہ — ق — لگا تری کوٹہی پہ لگایا نہین جاتا
اک روز کا دکہہ ہو تو نبیڑی کوئی صاحب — ہر روز کا دکہہ ہمسی سوسا نہین جاتا

کچھہ آج ہی بہرا ندیا اسنی انوکھا
کس روز بھی دیکھی بہیرا نہین جاتا

کیسا ہی سپاہی کوئی پتھر کری دل کو
زخم ابروی سفاک کا جھیلا نہین جاتا

حال کمریار حضور آپ نہ پوچھین
یہہ غیب کا اسرار ہی بولا نہین جاتا

ہر گہر ہتین ہیرا رزان ہی تری زلف کا سودا
بازار مین لینی کوئی سودا نہین جاتا

ہوتا ہی کہان طائر دل صید کسیکا
دور آپ کی بندوق کا چہرا نہین جاتا

پگلون تجھی لیجا کی کدہرای دل مضطر
نچلا تو کسی بزم مین بیٹھا نہین جاتا

یہہ ضعف کا عالم ہی تری ہجر مین ہمی
جون نقش قدم بیٹھہ کی اٹھا نہین جاتا

تجھ چھپٹی مین اڑا جاتی ہو دل کو
پھر کہتی ہو کنکوا اڑایا نہین جاتا

جس دن سی جواب اسنی دیا توڑ کی مکڑا
وہان لیکی مرا کوئی سندیسا نہین جاتا

رہتا ہی یہہ جھگھٹ تری کوچہ مین کہ ہمی
گھس پیٹ کی دیوڑہی تلک آیا نہین جاتا

سب آرزوئین ساتھہ گئین دلکی مگر فیض
بوسہ کا جو لپکا ہی وہ لپکا نہین جاتا

غضب مچہیہ زلفون نی توڑا کیا
مگر جعدنی تیری کوڑا کیا

ہرن ہوش ہوئین جبی دیکھتہی ہی
پسند اسنی سبزہ وہ گھوڑا کیا

یہی جیمین حسرت رہی ہجر کیدن
شب وصل پیارا ن کو تھوڑا کیا

ہوا پتہر ہی پیرہن پر ابھی تک
عطا تمنی مجھکو نہ جوڑا کیا

گئی مرہم اس آرزو ہی میں لیکن
درست اسنی دلکا نہ پھوڑا کیا

رکا ہی رہا رات بھر گرچہ میں بھی
پڑا پانون اور ہاتھہ جوڑا کیا

مُوا کو کہن پر نمانی نصیحت
بہت مین نی سر اپنا پھوڑا کیا

کہون کیا تجھی مُنہ سی اپنا کہ ری
مجھی تو نی رستہ کا روڑا کیا

مُوا مین عداوت سی کتون نے تیری
مری استخوان کو جھنجوڑا کیا

جو کچھہ بچ رہی اُس سی ایشاہ خوبی
ہما سا لہا تک چچوڑا کیا

چھوا پانون سہوا تو وہ سنگدل
مرا ہاتھہ گھڑیون مروڑا کیا

ادہر دیکھو جب سرمہ تمنی لگایا
نیا توطیہ مجھیہ جوڑا کیا

گئی ہاتھہ سی فیض سونکی چڑیا
ستم کیا یہہ محرم نی تہوڑا کیا

یا آہنی گرفتار ہو کوئی بندا
حلقۂ زلف مسلسل ہی اجل کا پھندا

بخدا دم سی ہماری ہی یہہ گھما گہی
ورنہ برسون ہی سی بازار وفا تھا مندا

ابر و بلبل مسکین کی خدا ہی رکہی
گل ہی ایک ایک گلستان جہانکا خندا

کیا سروکار ہی تعویذ لحد سی مجھکو
نقش پا پار کا ہو قبر پہ میری کندا

باغبان پر نہین کچھہ دوستی ہی خوبی بخت
گریۂ شبنم کو ملا باغ مین گل کو خندا

گون کسکا ہی فقط وہم ہی تیرا میرا
ہی یہ سب ہستی موہوم کا جھوٹا دھندا

رخ کو تشبیہ جو دیتی ہین یہ پیچہ ہی
ہی مزاج اُن شعرا کا بہی نہایت گندا

پیچ ہی زلف کی دوبر ہی مرا چھکارا
جانکی ساتھہ ہی ای فیض یہہ گورکہ دھندا

مدعا دل کا بر آیا ہوتا ۶۹ رام وہ بت جو خدا یا ہوتا
گر وہ بت کبھی مین آیا ہوتا کلمہ اپنا پڑہا یا ہوتا

عیب عارض کو لگایا تمنی تل نہ کاجل کا بنایا ہوتا
نہ لیا آپ نی دل لینا تہا وہ کبھی کام پر آیا ہوتا

وہ جو باہر نکل آتی شب وصل مین بہی گہر سر پہ اُٹھایا ہوتا
بن سنور کر وہ بت شوخ اگر ق حال کی بزم مین آیا ہوتا

بخدا شیخ جی صاحب وہ تمہین اور ہی ناچ نچایا ہوتا
دیکہتی ہم بہی خدا کی قدرت تمنی گہونگٹ تو اٹھایا ہوتا

فلسفی یار ہوا ہمنی اُسی علم حکمت پڑہا یا ہوتا
ہاتھہ پہونچا نہ تری محرم تک کچھہ نہ کچھہ ہاتھہ تو آیا ہوتا

شوق بادہ نہوا واعظ کو
خم کی خم منہ سہی بھڑایا ہوتا

دو کہتی اگر وہ مجھی مین بھی نہین
بھری مجلس مین دھرا یا ہوتا

بزم مین اگی مرا شعلۂ طور
رخ روشن جو دکھایا ہوتا

شمع نی سامنی پروانون کی
بوڑھا نخرا نہ ہلایا ہوتا

مہر کی تلیون سی لگ اٹھتی آگ
اسنی تلوا جو دکھایا ہوتا

انگلیون سی ہمین دکھلاتی لوگ
وہ جو نو چندیمین آیا ہوتا

عاشق اس طفل کی ہوتی گر ہم
اور ہی کھیل کھلایا ہوتا

شوق حصہ کا نہوتا جو ہمی
دم مین غیرون کی نہ آیا ہوتا

ہمنی چوسر نہ بچھائی ای فیض
اور ہی رنگ وہ لایا ہوتا

ہوا ہون والہ اک رشک سہی کا
چلا چلتا ہون رستہ راستیکا

لب شیرین کی لکھین کیا ہم اوصاف
دکان اونچی مگر پکوان پھیکا

جھگڑتی کیون ہین خال و خط کر
ہوا نقصان اس سی کیا کسی کا

دل اپنا مین نی پیچا زلف کے ہاتھ
کسیکو کیا یہہ سودا ہی خوشیکا

وہ جب گاتی ہین گھٹتا ہی مرا دم
غضب ہی قہر لہکا کسکڑی کا

دکھاتی تم تو ہو گردن کا ڈورا — نڈھل جاتی کہین منکا کسیکا
موسی ہم یوسف مصری کا غم ہی — ارادہ ہی عدم سی کالپیکا
نہین گھٹتا ہی زاہد کی جبین پر — دیا ہی سر پہ بدنامی کا ٹیکا
جو دیکھی کوہ غم پر مجھکو فرہاد — تو اسکو دود یاد آہی چھپٹیکا
پڑین گی بانس رقاص فلک پر — ہوا ہی شوق اُن کو بانسلی کا
ہر اک گل کی امیٹھی باغبان کان — جو تم دکھلا و جلوہ جھلملی کا
مجھی لینی تو دو بوسی لبون کی — دھوان کیا کیا اُڑاتا ہون میکا
مثلث کا ہوا ہی شوق اُن کو — یہہ گل پھولا انگر کہی کی کلی کا

اگر وہ کعبہ روساقی بنی فیضؔ
گمان کنشتر یہ ہوگا زمزمی کا

جلوہ اُس مہ کی ہی سواریکا — چوطرف غل ہی چاند ماریکا
لکھین جو چاہین کاتب اعمال — دن توانی دو روبکاریکا
واعظا تو بڑا فقیہ ہی مگر — حکم دی می کو آب جاریکا
نامہ بر کس تڑپ سی جاتا ہی — حال ہی خط مین بیقراریکا
تاک مین ہین نشیلی انکھونکی — ہمکو عہدہ ہی آبکاریکا

سرخرو کر دیا ہی عالم مین — مین ہون ممنون باد ہ خواریکا
کوئی کوڑی تو اوبڑی داتا — دو اُتارا ہمین کٹاڑیکا
ہجر گیسو مین سر پہ عاشق کی — شام کرتی ہی کام آریکا
اور ہی مجھہ سی راگ لاتی ہین — شوق اُنہین جب سی ہی ستاریکا
مری نظرون مین شہد کی مکھی ہی — کام مژگان سی لو کٹاریکا
پاس کوڑی نہین کفن کی لئی — کشتہ مژگان کی ہون کٹاریکا

ہی ہوی پر یہی فیض شوق عروج
نقشہ گنبد مین ہی عماری کا

جلد ہلکا ہو کہین بوجہ مری گردن کا — اوپچی دیکھہ کی سفاک کو ماتھا ٹھنکا
صبح سی شام تلک مجھکو جھلاتی کیون ہو — موسم آیا نہین سرکار ابھی ساون کا
پیچ سی کاکل پیچان کی رہا ہو نہ کوئی — اشتہار آج ہی یہہ گیسو دنکی الجھن کا
سحر و شام بھی اُنکو کتر بیونت ہی — گل کی چیکن مین ہی انداز مری اچکن کا
دیکھین گر حضرت یوسف تو بہیانک ہوئین — ای پریزاد وہ عالم ہی تری جوبن کا
بدلی قاصد کی ہما ڈاک کی ہرکاری ہون — استخوان سی مری لو کام اگر قط زن کا
ورنہ تبلائیگا کاکل پیچان کا حضور — مین نی منہ کیل دیا رات اسی ناگن کا

اشک غلطان کو وہ چہرہ پہ ثمرہ کی دیکھی
جس نی دیکھا ہی نہو ساتھہ کبھی لوٹن کا

منہ چڑاتا ہی تری لعل مسی سیب کا وہ
منہ ہو کالا کہین گلشن ہی گل سوسن کا

پس مردن نہ کیا یاد مجھی جب اُس نی
راستہ بھول گئی لوگ مری مدفن کا

پھر گلگشت جو وہ غنچہ دہن آنکلا
موسم گل مین ہوا رنگ ہو گلشن کا

تل رخ صاف پہ کاجل کا بنایا اُسنی
چاندنی رات مین بہی پہول کہلا سوسن کا

زیور حسن اُڑایا ہی خط مشکین نی
بخدا چور ہی یہہ شمع رخ روشن کا

خال رخسار سی کیا رکہون بہی کی امید
ان تلونمین تو کہین نام نہین روغن کا

چیپ کی ٹکڑونکو جن کیون نہ تبرک سمجہین
ای پری مجہکو ہوا سایہ تری دامن کا

حور کیا مال ہی رضوان بہی جو دیکہی تو کہی
قصر جنت پہ نہین روپ تری آنگن کا

پیستا ہی مجہی گاہی گہی چسکاتا ہی
جب سی مسی کا اُسی عشوق ہی اور منجن کا

معجزا ہی یہہ تری رنگ طلائی کا عیان
تار سونیکا ہر اک تار ہی پیراہن کا

گوری گوری وہ حسین جمع مری شہر مین ہین
یاد بہولی نہ کرون نام کبہی لنڈن کا

کیا نکیرین سی تقریر کرون لحد مین فیضی
چٹ ٹہکانی نہین کشتہ ہون کسی چتون کا

آپ کا ہمنی جو کوٹھے پہ دیکہا
جلوہ عرش معلی دیکہا

تمنی بسمل کا تماشا دیکھا
پر ہمارا نہ تڑپنا دیکھا

ہمنی جب آپ کا جلوہ دیکھا
سب کچھہ اسی قبلہ و کعبہ دیکھا

رنگ رخ اُنکا سنہرا دیکھا
ہمنی قرآن مطلّا دیکھا

فکر کشتی مین ہوی نوح بھی غرق
جب مرا ہوٹ کی رونا دیکھا

ذکر جب موکرون کا آیا
غیب کا ہمنی تماشا دیکھا

ہو گیا سو کہہ کی کانٹا جرّاح
جو مری تلوی کا چھالا دیکھا

سر و سیدھا ہی سہی پر ہمنی
آپ کو اُس سے سیدھا دیکھا

کوچہ پر جاسوس کی اُس نی کا
اپنی کوچہ مین جو آتا دیکھا

نیند آئی نہ ہمین ایک پلک
رات بھر زلف کا رستا دیکھا

مجھکو دھوکا دل مضطر کا ہوا
جب کبوتر کوئی اُڑتا دیکھا

وہ جو کوٹھی پہ چڑھی وقت سحر
چہرہ خورشید کا اترا دیکھا

آنکھہ جب کھل گئی مانند حباب
ہمنی کچھہ اور ہی نقشا دیکھا

بخدا آپ کو اسی مایۂ ناز
طرفۃ العین مین دریا دیکھا

عمر رفتہ نے کیا مُنہ نہ ادھر
مڑکون فیضی نی رستا دیکھا

رخ پر آغاز اُنکی سبزا ہوگیا
مصحف ناطق محشا ہوگیا

دل بکان یار ترسا ہوگیا
ان دنون کعبہ کلیسا ہوگیا

شکل بگڑی رنگ کالا ہوگیا
گیسو ونکو اُنکی سودا ہوگیا

قتل کرکر زندہ پھر کرتا ہی وہ
لوہلا کو بھی مسیحا ہوگیا

کل کا وعدہ آج پھر اُسنی کیا
لطف ہی امروز فردا ہوگیا

رات بھر سنتی ہین میری داستان
قصہ میرا الف لیلا ہوگیا

غش ہون قد پر ایک رشک حور کی
مجھکو عشق نخل طوبیٰ ہوگیا

ہجر مین پڑہتا ہون سورہ قاف کا
وصل جانان فیضؔ عنقا ہوگیا

کہتی ہین مُنہ پر بتون کی دانیان اسکا لکا
ہو جو کبھی چوس بوسہ لی تمہاری خال کا

کیا بتاؤن حال مین دیوانگی کی حال کا
جمگھٹا چو گرد رہتا ہی مری اطفال کا

ہر قدم پر فتنہ ہوتا ہی کھڑا ہو نچال کا
ہی چلن نگسال باہران بتونکی چال کا

کہا کی ٹھوکر ایک دن گرتا ہی سر کی بل کہین
کبک نی انداز اُڑایا ہی تمہاری چال کا

تیغ ابرو اُنکو چمکانی تو دو میدان مین
ہم بہی کام اک دن سینچتی سی لینگی ڈہال کا

حال رندان سبکوش کا جو میخانہ مین ہی
سکر مین یہہ رنگ کب ہی صوفیون کے حال کا

فرض ہی اُسپر مری پہلون مین لی آئی اُسی
جس کسیکی ہاتھ پہول آجائی اُسکی ڈہال کا

یار گندم گون کی جب سی جا رہی قرب اُسے
ڈر ہی سو کہی کال کا ہمکو نہ پنیا کال کا

شہر شملہ ہو بجائی خطۂ کشمیر ہی
پہر بت کبوہ نی باندہا ہی شملہ شال کا

راتدن جاری مری آنکہون سی ہی سیل اشک
کیون نہ ہووی مژہ پر ہو گمان پنیال کا

پہر ہلال تیغ ابرو سی گلی لگنا پڑا
عید کا ہی چاند ہم کو چاند اُنکی ڈہال کا

سیکڑون سر ہر قدم پر ہو رہی ہین پامال
ہی نیا ڈہنگ آپکی اٹکہیلیون کی چال کا

شمع سی ہنس ہنس کی فرمائی لگا وہ شعلہ رو
کام کیا ہی عیش کی محفل مین آنسو ڈہال کا

صنعت باریکی نظر آئی ہمین
جب تصور آگیا اُنکی کمر کی بال کا

وصف اشکال بتانین روز و شب مصروف ہی
مجہکو دہوکا ہی قلم پر قرعۂ رمال کا

بیندا چٹ جاتی ہی کہٹکی پر گہڑی یار کی
ہی قیامت وصل کی شب بولنا کہڑیال کا

کیون نہ تکڑا توڑ کر قاصد کو بدلی خط کی وی
حال ہی معلوم اُسکو اس شکستہ حال کا

آنکی آمد کی خبر اُڑتی سی جب پہونچی اُسی
جان نی تن سی کیا ہی قصد استقبال کا

پیش آیا ہی تعلق سی وہ قاتل ان دنون
روغن قاز اپنی نظر مین ہی روغن ڈہال کا

گور پر بہی تصور زلف پیچان کا مجہی
دام کا حلقہ ہی نقشہ مقبری کی جال کا

سخت دل سفاک تیغ افگن کا ہی نرم اجل
موم سا روغن ہو گیا ہی روغن اُسکی ڈہال کا

یاد اُس مہوش نی کوٹھی پر کیا ہی شب کو فیض
اوج پر ہی ان دنون کوکب مری اقبال کا

نہین کون عالم مین شیدا تمہارا
نہین کون سی سر مین سودا تمہارا

بیان کوئی کرتا ہی چرچا تمہارا
گلہ کرتی ہین لوگ کیا کیا تمہارا

نمایان ہوا گرد عارض خطا نو
ہوا مصحف رخ محشا تمہارا

لگاتی ہو تلوار اس سخت جا پر
کہین ہاتھ ہوتی نہ جھوٹا تمہارا

طرف آسمان کی جو دیکھا شب غم
ہوا چاند پر مجھکو دھوکا تمہارا

بہچک رہگئی دیکھہ مانی و بہزاد
خدا کی ہی قدرت سراپا تمہارا

گنی بی گناہون کی کٹنی لگی ہین
سر وہی کا مالا ہی مالا تمہارا

رہا دیکھتا ہالہ ماہ پھرون
جو یاد آگیا شب کو بالا تمہارا

مری درد سر کا مری درد دل کا
ہی تعویذ نقش کف پا تمہارا

ہوئے عاشقون کی ہرن ہوتین یکسر
برایا جواب تو چیتا تمہارا

مصلی تو ہین چار گہر مین خدا کی
کہان ہے عرض کیا تمسی بندا تمہارا

مگر ای بتو کعبہ دل ہی خالی
بچھی پانچوان یہان مصلا تمہارا

بلایا ہی کوٹھی پہ اس سی ای فیض

بہت اوچ پر ہی نصیبا تمہارا

قدر نی کیا کب قضا نی کیا ع ادا مجھکو اُن کی ادا نی کیا
مسیحا کی آتی ہی آئی اجل عمل سنکھیا کا دوا نی کیا
تری دست رنگین ہین دونو گواہ مرا خون در دوخا نی کیا
موی پر بہی شوق شہی لمین ہے نشیمن لحد پر ہما نی کیا
گلی سی تمہا ری مری خاک کو پریشان نسیم وصبا نی کیا
خبونمین قبا کی اڑین دہجیان بھیہ جہگڑا مری دست و پا نی کیا
حرم مین کلیسا مین رسوا مجھی بتون نی کیا کب خدا نی کیا
کبہو نقش جب سی نہ نکلا وہ کام جو کام آپکی نقش پا نی کیا
خفا دم مرا دید بازی کی وقت تری دیدہ سرمہ سا نی کیا
ہزارون بلا دنمین آٹھون پہر گرفتار مجھکو بلا نی کیا
مری زندگی ہو کہ جوبن ترا ق وفا وعدہ کس بیوفا نی کیا
بُری وقت پر ٹل گئی سب جو اس مرا ساتھہ کس آشنا نی کیا
تصور بندہا گورمین زلف کا لحد مین گذر اژدہا نی کیا
کہنچا دل حسینون کی جانب مرا اثر کاہ پر کہربا نی کیا

ہی جان عشق لب یار مین — اثر سم کا آب بقا نی کیا
نہین سوجھتا کچھہ مجھی روز غم — یہہ اندھیر زلف دوتا نی کیا
ہوا خلق کو دھسم شور نشور — یہہ خل میری زنجیر پا نی کیا
نہ دیکھا کبھی آنکھہ اُٹھا یار نی — غضب مجھپہ اُنکی حیا نی کیا

کیا فیض نی بندہ پروردہ کام
اہا جس سی ارض و سما نی کیا

۸۵ — موسم پیر مین قد دلربا یاد آگیا — ٹھوکرین کہانی لگی جب ہم عصا یاد آگیا
مدتون بھولا رہا مین اس وجود آباد مین — جب کمر دیکھی عدم کا راستا یاد آگیا
تو تیا بی وجہ زیب دیدۂ قاتل نہین — قتل کا میری اُسی بھیہ توتیا یاد آگیا
چاہتی ہین جب مری پہلو سی لیتی ہین نکال — دل کی لیتی کا تو نکو ہت کہنڈایا یاد آگیا
اُنکی ہونٹون کی تصور مین ہا پیرو ہی مین — ای خضر جب چشمۂ آب بقا یاد آگیا
جارہی ان کعبہ رویون کی گلی مین چند روز — جب کبھی ہمکو مقام با صفا یاد آگیا
دیدۂ خونبار سی بہنی لگی دریای خون — اُنکی ہاتھون کا مجھی رنگ حنا یاد آگیا
عکس رخ کا ہوگیا دھوکا جو چھٹکی چاندنی — دیکھتی ہی ماہ کو تلوا ترا یاد آگیا
موت کی تلخی حلاوت سی مبدل ہوگئی — جان کنی مین لبر شیرین ادا یاد آگیا

بعد مدت آرزو شاہی کی مرقد مین ہوئی
استخوان کچھہ رہ گئی باقی ہمایاد آگیا

بی جہت کوئی کسیکا شطرنجباہی فیضی
راستہ بہولا تو مجھہ کو رہنما یاد آگیا

تہا تماشا دیدنی شمشیر کو تولا کیا
ساتھہ میری جب تلک وہ گنجفہ کہیلا کیا

دشت مین آوارہ مجکو شہر مین رسوا کیا
کیا کہین تمسی سلوک اس عشق نی کیا کیا کیا

پوچھتی کیا ہو دم تکبیر تو نی کیا کیا
صورت آئینہ چہرہ آپکا دیکھا کیا

ان بتون نی جو کبھی خیرات اک بوسا کیا
مین نی یہہ جانا خدا کی راہ کا سودا کیا

بحر و کان پر جب لب و دندان کا ذکر اسکی ہوا
آبرو گوہر نی کہوئی لعل کو جہوٹا کیا

مجھہ سی ٹیڑی ہو کی جب آئی چمن کی سیر کو
سرو کو ان خوش قدون نے خوب ہی سیدہا کیا

جینی دیتی ہی نہین طفلان بازاری مجھی
عشق مین نی کیا کیا اک جان کا سودا کیا

جب تلک اک جان و قالب کا تصور تہا حباب
سم بہی گر تمنی دیا تریاق مین سمجہا کیا

کس کی زلف عنبریت کی سونگہنی کا تہا خیال
عالم رویا مین بہی کالا مجھی سونگہا کیا

حافظون مین کیون نہ و معشوق مخزونی و خشر
یاد سبحان الذی بہی اسنی تالیلی کیا

اکحاب عسو صدقی ہون جو اس محبوب کے
کیا مجھی پیدا خدا نی ماش کا پتلا کیا

جب مسی ملکر وہ آئی سیر کو سنستی ہوی
بابغ ہستی سی گل سوسن نی منہ کالا کیا

ہو نہ دشمن کی بھی دشمن کو الٰہی عشق یہ
گہر شب فرقت مین بیکرار ہاتھ کاٹا کیا

جان شیرین پستون پر کوہکن نے دی نہین
پاسبان نوکر در شیرین کی منہ میٹھا کیا

وصف کس منہ سی کروں انکی دہان تنگ کا
حق نے گویا کر کی پیدا پھر بھی گونگا کیا

حسن والی پستی ہین فیض منجن کیطرح
آتش غم نے جلا کر یہہ مجھی کو لا کیا

آج پر بادہ کشو نیرا اقبال آیا
لو مبارک ہو تمہین غرۂ شوال آیا

اُسکی ابرو کی تصور نے جو کھینچی تلوار
رو برو بسکی مرا داغ جگر ڈھال آیا

مین نے پیمانہ جانا خط جانان ہوگا
سامنے حشر مین جب نامۂ اعمال آیا

لب و دندان کو تری دیکھکی عالم نے کہا
گہر ایسی نظر آئی نہ کہین لال آیا

سرو شمشاد کی پہنچی قد موزون پہ ہی
اوڑھ کر سیر گلستان مین جو وہ شال آیا

محتسب کا نکری خوف کوئی بادہ پرست
رمضان بہو رہا غرۂ شوال آیا

پوچھتی مدرسۂ عشق مین کچھہ حال سلوک
پر نظر وہان نہ ہمین احمد غزال آیا

سکہ ٹہلا ہی گیا بس ضرب منہ کا
دیکھنی کی لئی جسوقت وہ ٹکسال آیا

نقد جان و دل عاشق کو غنیمت سمجھا
ورد صفا کی مین جب سورۂ انفال آیا

پیچ پر پیچ پڑی جب سی تو نگر ہو نہین
مال چرخی کی نظر مجھکو مرا مال آیا

دانۂ خال تلک روی حسینا نہ نہین
کشور حسن مین پھر اب کی برس کال آیا

پھبتی ہمنی بہی کہی کوکب ظلمانی کی
رخ محبوب پہ جب کوئی نظر خال آیا

قال اُسکا جو سنا عالم بدمستی مین
وجد رندون کو ہوا صوفیونکو حال آیا

سب کی سب ہوگئی شکل مہ نو حلقہ بگوش
بزم مین پہنی ہوی یار جو خلخال آیا

مجھکو دہوکا دل گل خوردہ عاشق کا ہوا
نامہ اُس یار کا لیکر جو گلی حنال آیا

جب سی بگڑی ہین ستاری مری شکل طالع
نہ منجم کوئی پاس آیا نہ رمال آیا

دل مضطر تو ہوا دفن تہ خاک ای فیض
یہہ سمجہہ لیجیی پھر خلق مین پہونچال آیا

یقین ہوا مری گہر جب وہ گلعذار آیا
خزان کی فصل گئی موسم بہار آیا

فاسسکوا پہ کیا مین نی بہی حضور عمل
جو ذکر مسئلۂ حبر و اختیار آیا

جو پھبتی گوہر گوش صنم پہ مین کی ہوی
نظر مین حلقۂ گیسو و ہان مار آیا

برنگ جیب کیا تار تار اسکو بہی
کبہی جو ہاتھہ مین دامان کو ہمار آیا

تڑپ تڑپ کی موی تشنگی سی ہم افسوس
کبہو نہ باندہ کی وہ تیغ آبدار آیا

تمام عمر ہم آغوش وصل ہی سی رہا
کبہو نہ پاس مری روز انتظار آیا

وہ سرد مہر ہی گرم اختلاط اور نسی
اسی سبب ہمین لرزہ سی پہر بخار آیا

گئی اکیلی سواد عدم کی سیر کو ہم
نہ زمین نہ کوئی ساتھہ دوستدار آیا

پڑی ہین کام کہٹائی مین عشق زرگری
تن نزار نظر جنتری کا تار آیا

ہزار چند بڑہی رونق بہار چمن
جوبن سنورکی گلستان مین وہ نگار آیا

یہہ ناتوان کیا عشق موکمر نی ہمین
نظر کسیکو نہ پھرا اپنا جسم زار آیا

جو اُنکی گیسوی مشکین کا ذکر پہیل پڑا
جہان کی ٹھوکرون مین نافہ تتار آیا

پہن کی جامہ قرآن وہ آئی پر ہم کو
بتون کی بات کا ہرگز نہ اعتبار آیا

بزنگ سبزہ ہوی پایمال غنچہ وگل
جو صحن باغمین وہ طفل نی سوار آیا

اُبھار جب سی کچھ نکاہی اُنکی قامت پر
یہہ پہبتی ہوتی ہی سرو سہی کو بار آیا

کفن کو کوڑی نہین ہمارے پاس ہی فیاض
وہ بحر قتل پہر اب باندہ کر کٹار آیا

جلوہ گر جب وہ نونہال ہوا
ہر شجر باغ مین نہال ہوا

خاتمہ ہوگیا بخیر اپنا
وصل کی فصل مین وصال ہوا

دیئی رندان تشنہ جواب اُسنی
واجب اپنا لب سوال ہوا

نظر آتا نہین کلان مین سی
تن عاشق کمر کا بال ہوا

کچھہ نہین سوجھتا ہی اب جز دشت
داغ دل دیدۂ غزال ہوا

فیل لانی لگی ہین پہر وہ نئی | فیلسوفون کو انفعال ہوا
جب وہ مجلس مین جلوہ بخش ہوئی | اور ہی صوفیونکا حال ہوا
پہر وہ بدقول راگ لانی لگا | پہر مجہی اور ہی خیال ہوا
اس گلستانمین وہ ہوا سرسبز | مثل سبزہ جو پایمال ہوا
محتسب تین ہو چکی فاقی | اب تو بادہ ہمین حلال ہوا
جب سی اُس موکمرنی پالی بال | مجھکو جینا مرا وبال ہوا
بالی پہنی طلائی اُس مہ نی | حلقہ در گوش ہر ہلال ہوا
جمع ہمارچشم ہین صدہا | کوچۂ یار اسپتال ہوا
شام ہجران مین ای ہلال آرو | ماہ ابروی پیر زال ہوا
گل سی بہی گال نرم ہین جسکی | دشمن اپنا وہ بدسگال ہوا
دیر سی بہی گئی تکالی ہم | قہر بت تہا زوال ہوا
قصر دل یار سی نہین خالی | بر ملا اب خیال ہوا
جب گیا ہی خدا کی گہر وہ بت | اور کچہہ مجہکو احتمال ہوا
آتش عشق جا سی دوزخمین | حال دل کو ئیلی کا حال ہوا
نہین سنتا مرا کہا ہی حال | نرسی گیسو کا اب یہہ حال ہوا

معنی وحدت الوجود یہہ ہی ایک ہی اپنا حال قال ہوا
کہیئی کس سی کرین شکایت بخیت ہمکو جانا ہی دہان محال ہوا

تہا جو دربان قدیم فیض اُنکا
برطرف ہو کی پہر بحال ہوا

ذکر جسنی زلف کی لٹکا کیا ۵۳ عمر بھر زنجیر دین لٹکا کیا
طاق ابرو کا ہوا مشتاق جو سر در و دیوار سی پٹکا کیا
کیون بہرا پٹہا ہی ساقی مجہسی تو می کا خالی مین نی کبہی ٹکا کیا
چڑہ گیا نوک مژہ پر دوڑ کر کام طفل اشک نی نٹکا کیا
ہوگیا اندہیر ساری خلق مین جب ارادہ اُسنی گہونگٹ کا کیا
رفتگا نکا کہوج پایا ہی نہین گرد کی مانند مین بہٹکا کیا
کیا ہوا حاصل تجہی شیخ حرم سالہا کعبی مین سر پٹکا کیا
سو رہی ہم بہی لحد مین منہ لپیٹ قصد جب اُسنی چہپر کہٹ کا کیا
مشکوں نرم پی ہاہی آدن شیخ جی نی پیٹ کو مٹکا کیا
پستونکی ساتھہ کہٹ پٹ ہی ہے ق سر کو ٹکرایا کیا پٹکا کیا
کام کہہ فرہاد کا شیرین پہہ جو کیا کام اُسنی کہٹ کہٹکا کیا

عاشقون کی خاک لپٹی ہی رہی | یار دامن کو عبث جھٹکا کیا

جب ہوا ذکر شمرہ کا ذکر فیض
نیشتر شریان مین کھٹکا کیا

مہ صیام ہی ساقی ادب ضرور ہوا | مرمزاج بہی میخانہ سی نفور ہوا
ملال و رنج و قلق ناحق ایکھنور ہوا | کہا جو مین نی تمہین حور کیا قصور ہوا
لحد مین بہی ہی خیال تجلی رخ یار | چراغ گور ہمارا چراغ طور ہوا
چلوگا محکمہ عشق و حسن مین نہ کبہی | مرا نیاز ترا باعث غرور ہوا
اگرچہ برسون رہا چاند گنج مین لیکن | خیال دل سی نہ ان مہوشون کا دور ہوا
یہہ رعب عشق ہی جب سامنا ہوا اپنا | حواس اڑ نچہو ہوی عقل مین فتور ہوا
قسم ہی عیسی و داؤد کی دو عارض یار | نظر مین اپنی اک انجیل اک زبور ہوا
فلک سی جہانکتی رہتی ہین مہر و مہ نرات | تمہارا تذکرہ حسن دور دور ہوا
ہر اک آہ جگر کی ہی آگ کا شعلہ | شب فراق مین سینہ مرا تنور ہوا
وہ رشک حور بہشتی ہوا جو ساقی بزم | قدح شراب کا جام می طہور ہوا
باعتبار محل دو ہین فی الحقیقت ایک | کہین بطون ہوا وہ کہین ظہور ہوا
شعور کا مری کیا حال پوچہتی ہو جناب | جب آپ رو برو آئی ہو اشعور ہوا

جنہوں کی پاس نہین فرق رنج و راحت مین
مساوی انکی یہان کنبل اور سمو ہوا

تجلی رخ روشن سی انکی یا موسی
ہر اک نہال گلستان کا نخل طور ہوا

نثار راہ تہون پہ شکل عروس ہونی لگی
جو ہند سی کی اُنہین علم پر عبور ہوا

وجود مین نہین ملتا تری کمر کا پتا
وطن سی ہمکو عدم کا سفر ضرور ہوا

وہ بی نقاب جو آئینہ خانہ مین آئی
خجل ہر آینہ وہان انکو گہور گہور ہوا

تون نی جسکو ٹہکنی دیا نہ پاس اپنی
یقین ہوا یہہ ہمین مو ہ خداسی دور ہوا

یہہ معجزہ ہی تری چشم مست کا بی می
نشی مین محتسب شہر چور چور ہوا

دوی جو دور ہوی دل سی ایک لمحی مین
سبھی سمجہتی تہی ہم غیب وہ حضور ہوا

خطا خطا کو سمجہتی نہین کبہی اے فیض
وظیفہ جب سی ہمارا ہوا الغفور ہوا

مین عاشق ہون رخ و گیسو و ابرو ی مقیس کا
سحر سی شام تک نظارہ ہی پیت المقدس کا

بجای مردمک آنہون مہر ہی جلوہ فرما ہین
ہماری آنکہہ کا پردہ ہی پردہ انکی پنیس کا

ہزارون سیکڑون فتنی بھری ہین ٹی ٹوپی مین
کرینگی ایک ہی غمزہ مین پورا کام دہ دس کا

جہات ستہ کی معنی حواس خمسہ کیا ہین
مہندس دیکہہ کر حیران ہی نقشہ اس مسدس کا

سر بازار دل اپنا چٹورا کیون نہو جای
لب شیرین کی بوسہ کا زبان کو پڑ گیا چسکا

کیا گلزار ابراہیم میری سینہ و دل کو
لڑکپن مین جو پڑھتا تھا رسالہ آگی نورس کا

لگی شوق مشلث مین حواس خمسہ کی عزت
نشے مین فوت مجھسی ہوگیا مطلب مخمس کا

چڑھی اس شکل سی عشاق مخمورون پر کی کاندھے
نہین کرتی مگر وہ پٹھنا موقوف پینس کا

یقین چرخ نہم کا عرش والونکو بھی ہوتا ہی
کیا ہی چاندنی پر جسنی تمنی فرش اطلس کا

تری خسار تابانکا تصور ہی سفر مین ہی
گمان ہی شام غربت پر مجھی صبح بنارس کا

شرف فرہاد پر خسرو نی ای شیرین کھا پایا
دیار عشق مین منصب ہی کیسان ناکس و کس کا

طلائی ہوگئی ایک اک کڑی طوق وسلاسل کی
اثر پیدا کیا وحشت نی میری سنگ پارس کا

دل مضطر کو عشق سبزہ خسار ہونی دو
کرینگی فیض اس بوٹی سی ہم سیماب کو سکا

پتا ملا نہین جب تک تمہاری چوکھٹ کا
رہا دوراہی مین دیر و حرم کی مین بھٹکا

ذقن کا ہو جسی عشق اور زلف کی لٹ کا
تمام عمر رہیگا کنو نیمین وہ لٹکا

بجی گی چھو کبھی ساقی نہ ایک کنٹھی
بھڑا دی منہہ سی مری تو شراب کا مٹکا

نہان عیان مین بھی ہم آپ ہی کو دیکھتی ہین
نہین لحاظ رہا گھٹ کا اور پر گھٹ کا

چلا چل آنکھونکو موندا ہوا وجود سی تو
رہ عدم مین کہین کھیل کا نہین کھٹکا

ازل کی سوتی ہوی چونک چونک پڑتی ہین
یہہ معجزہ ہی تمہاری قدم کی آہٹ کا

کمر کا نام سنا پر کہین نہین دیکھے
یہی ہی وجہ نہین باندھتی جوڑہ ٹیکا

چڑہائین وار پر اپنی ہی عاشق قد کو
جو دیکھنا ہو تماشا ضرور اُنہین ٹکا

ہوا یقین برستی ہی موتیون کی پھُوہار
نہا کی زلف مسلسل کو تو نی جب جھٹکا

ہزارون ہوگئی مشتاق جل کی راکھہ کا ڈھیر
گمان کوچہ پر اس کی ہی سب کو مرگھٹکا

نہوتی کشمکش زلف سی پریشانی
جو یاد ایک بہی ہوتا نہین کوئی لٹکا

مرینگی ڈوب کی چپنی بھر آب مین یہان ہم
اگر کروگی ارادہ جناب پنکھٹ کا

تمہاری کان کی بجلی کا یہہ نہین جوڑ
پہونچ گیا رگ و ریشہ مین کیون مری چٹکا

شب فلق مین کہین بیٹھنی دیا مجہی
اٹھا اٹھا کی دل بیقرار نی پٹکا

فقط یہہ آہ و بہگت دم کی ساتھہ تہی ای فیض
پس فنا نہ کوئی میری خاک پر ٹپکا

سمجھی مضمون نہ اللہ جھوکا
جہگڑا جب تک نہ مٹا مین تو کا

خال کہتا ہی رخ نیکو کا
دخل کعبہ مین ہوا ہندو کا

جب گیا باغ مین وہ غنچہ دہن
منہ پہ شبنم نی گلون کے ہو کا

کیا بتائیگا ہمین عشق کی راہ
خضر ہی آپ ہی بہولا چوکا

قہر کی چشم سی دیکھو دیکھو
مجہپہ ہوگا نہ اثر جادو کا

آپ مٹی رہی یہ تک نزدیک
نہ اُٹھا در دمجھی پہلو کا

آج پھر یاد ہمین اُسنی کیا
آنا پیو جہہ نہین اچہو کا

جہریان موسم پیرہین نہین
جامہ تن پہ ہی کام اُتو کا

دیکہی وحشت جو تری وحشی کی
ہوگیا ہوش ہرن آہو کا

کاٹی کہاتا ہی مجہی کالا ناگ
شب غم ذکر نکر گیسو کا

عمر غفلت مین گنوائی مین نی
یہہ مثل سچ ہی کہ سویا چوکا

چشم جادو کی قرین خال نہین
دانہ ماش ہی یہہ جادو کا

گہر مین ہے اسکو سفر ہی درات
دل نہین بیل ہی یہہ کولہو کا

دب گئی عشق کمر مین وحشت
صید چیتی نی کیا آہو کا

خلق کہتی ہی مہ نو جسکو
ہی وہ ملکس انکی خم ابرو کا

جب حنا تمنی لگائی مین نے
گہونٹ کہونٹا ہی کیا لہو کا

سر بلند ونکو نہ کہہ کچہہ سنہ سی
منہ پر آتا ہی فلک کا تہوکا

ہین وہ خلوت مین اکیلی اسی فیض
چاہئی ہی وقت یہی قابو کا

زیب گوش یار بالا ہوگیا ۸۸ حسن چہرہ کا دوبالا ہوگیا

ہمکو ہجر سیمتن مین صبح و شام
زہر سونی کا نوالا ہوگیا

صبحدم آیا جو وہ خورشید رو
مثنہ شب فرقت کا کالا ہوگیا

جب سی ہین مداح قدیار ہون
شاعرون کا بول بالا ہوگیا

چڑہ کی کوٹھی پر سی جو اتری جناب
دم ہمارا زیر و بالا ہوگیا

جب نہ تب ہی میکشون سی لاف کاف
واعظ ناصح زوالا ہوگیا

آبدیدہ جام می ہین ساقیا
کیا کسی می کش کا پیالہ ہوگیا

ذکر جب مژگان کافر کا ہوا
پار اک سینہ کی بہالا ہوگیا

اسی فلک تفاہی رقیب اس یار سی
ہم نوالہ ہم پیالا ہوگیا

جب لپٹ کر سو رہی ہم اور یار
فصل سرما مین دوشالا ہوگیا

ساقی مہوش ہوا ہی جلوہ گر
خط جام بادہ ہالہ ہوگیا

ہین سیہ چشمونکی وحشی جب سی ہم
بستر اپنا مرگ چھالا ہوگیا

فیض وہ مہوش جو آیا سمجھی ہم
مہربان باری تعالی ہوگیا

۸۹

کیا کہین کیا حال ٹکا ہوگیا
سو کہہ کر فرقت مین ٹکا ہوگیا

بی جہت بندہ بتونکا ہوگیا
پھر خدا جانی مجھی کیا ہوگیا

یاد کوٹھی پر کیا محبوب نی
کوکب بخت اپنا اونچا ہوگیا

تیغ رانی کب تک اسی سفاک بس
سر سی آب تیغ اونچا ہوگیا

پھر جنون سی ہاتھ پایی ہی مجھی
ٹکڑی ٹکڑی میرا انگا ہوگیا

دیکھہ کر روی مصفا آپکا
آیینہ رو یون کو سکتا ہوگیا

عشق سیمین برنمین اپنا مزاج
گاہ تولہ گاہ ماشا ہوگیا

دہن مین اک ابرو کمانکی بعد مرگ
ڈہیر اپنا خاک تودا ہوگیا

وصل جانا نمین ہوا اپنا وصال
ایک عالم کو اچنبا ہوگیا

دل نی جو آہ دہم مچائی ہجر مین
حشر کا ہنگامہ برپا ہوگیا

دیکھکر رنگت دہان شوخ کی
منقبض ہر ایک غنچا ہوگیا

جل رہا ہون آتش غم مین جناب
دل تمہارا اب تو ٹہنڈا ہوگیا

راتدن ہی جلوہ گر اک موکمر
پھر مرا آباد کمرا ہوگیا

دام گیسو مین پہنسی ہین ہم مگر
سنبلن بیچا نکا دہوکا ہوگیا

بات کا انکی نہین ہی اعتبار
وعدہ امروز فردا ہوگیا

دیکھی مانی نی تری تصویر جب
اور ہی کچھہ اسکا نقشا ہوگیا

دیکھکر پانی سی پتلا میرا حال
اک زمانہ آب دیدا ہوگیا

پڑھ نہین سکتی کرامًا کاتبین
نامۂ اعمال کھرا ہو گیا

یہہ پہیلی کیا ہی مولا بوجھیئی
بحر قطرہ قطرہ دریا ہو گیا

جب وہ زرین پوش آیا قبر پر
ڈھیر اپنا بھی سنہرا ہو گیا

معصیت سی باز آتی ہی نہین
فیضؔ صاحب آپکو کیا ہو گیا

چراغ دیر مین جو نور قندیل حرم کا تہا
ہو
اُسی آتش کی پرتو کالی کا ہر اک جا جی جہکا تہا

تبون نی قتل کر ڈالا خدایا کی گنہ اُسکو
مسافر پانچ دن ہی یہان جو تو دار عدم کا تہا

کسیکی لو مین اک دل سوختہ یہان شام ہی تبک
چراغ صبح کی مانند مہمان کوئی دم کا تہا

کیا قیمہ سر و تن کو مری بی جرم کیا کہیئی
نیا نقشہ کسی بیدرد ظالم کی ستم کا تہا

زمین کربلا سی کچہہ وہان کا کم نتہا عالم
جہان مدفن تمہاری کشتگان درد و غم کا تہا

برآمد وہ مہ بی مہر کو ٹہی پر ہوا شب کو
ستارہ کیا کسی کم بخت کی قسمت کا چمکا تہا

دیار عشق مین دی **فیضؔ** نے جان اپنی ہو کی سی
ہوا معلوم مرتی دم اثر شربت مین سم کا تہا

ردیف بای عربی

ظلم زلفون کی ہی سرکار مین اب
جیسین ہی جا رہون تا تا مین اب

آئینے صاف پہسل پڑتی ہین ہی صفائی وہ رخ یار مین اب
جہٹ پٹی کا بہی یہہ لو وقت آیا پٹہہ کر چلیئی ہوا دار مین اب
یاد قامت مین قیامت آئی کہیئی کیا عرصہ ہی دیار مین اب
ہین سہی غنچہ دہن ہمسی شنگ گل یہہ کہلنی لگی گلزار مین اب
توڑیی سیب ذقن سی پرہیز یہہ ہوس ہی دل بیمار مین اب
دل بہی دیدہ انہین ہٹ ہرمزہ مین فایدہ کچہہ نہین تکرار مین اب
کہد و یارونسی گہر انکی نہ چلو ہونگی وہ خانہ اغیار مین اب
للہ الحمد کہ پتلی کی جگہ یار ہی دیدہ بیدار مین اب

فیض

کہتی ہین چلتی ہی تلوار ادی
نہ چلو کوچہ خونخوار مین اب

ہمسی کیا ہو مصحف رخسار جانا نکا جواب ۹۲ جز خدا ممکن نہین بندی سی آنکا جواب
پہت ابرو ہی نہین سعدی کی دیوانکا جواب بوستان رخ بہی ہی اسکا گلستانکا جواب
قطعہ جنت سی اس رشک ارم کو کام کیا زلف سنبل کا جواب اور خط ہی ریحانکا جواب
خضر کی رتبہ بہی اسکی خط کا رتبہ کم نہین ہی لب جانبخش جس کا آبحیوانکا جواب
مشک کی بو باس یک مدت تلک آتی رہی ہمنی جس خط مین لکہا زلف پریشانکا جواب

پا بگل طوبی ہی جس کا قد بالا دیکھکر
سرو جنت کب ہوا اُس سرو خرامانکا جواب

عشق پیچہ کیون نہ سنبل کہاہی ماریں شکنج
زلف خم در خم ہی تیری سنبلستانکا جواب

رو برو ہی جس رخ تابان کی ذرہ آفتاب
ہو دی سورج کی کرن کب اُسکی افشانکا جواب

دست قاصد تک نہین پہونچا کہ خاکستر ہوا
تہا لکہا جس خط مین اپنی سوز پنہانکا جواب

لخت دل اور اشک خونین کی حقیقت کیا کہون
یہہ جواب لعل ہی اور وہ ہی مرجانکا جواب

اب تو ہاتہہ آیا ہی میری گوشۂ دامان حور
باب جنت ہی مری چاک گریبانکا جواب

باغ عالم سی نہین رکہتی ہین کام آزاد وضع
قامت موزون ترا ہی سرو بستانکا جواب

سیل اشک اپنی ہوی ہی رشک سد سکندر
ہی دل پر داغ اپنا باغ رضوان کا جواب

کر دیا ہی مادر گیتی نی **فیض** ابو یتیم
کیون نہ چشم در فشان ہو ابر نیسانکا جواب

رہا کرتی ہین مصروف دعا لب
نہین شکوہ سی اپنی آشنا لب

مسیحا سی کہی ہی یار کا لب
کیا کرتی ہین کار انبیا لب

نقاہت کی شکایت کیا کرین ہم
نہین آتی دہن سی بات تا لب

طلب بوسہ کی ہی اب تم ہی کہدو
ہماری حق مین فرماتی ہین کیا لب

مسیحائی مسیحا کر رہی ہین
کہین تو بہی تو اوکا فر ہلا لب

بہر آتی ہی مری چھاتی شب ہجر
بیان کرتی ہین کسکا ماجرا لب

مجھی اُسکو شب فرقت مین دیکھی
نہ دیکھی جسنی ہون اکجان و قالب

لب شیرین دکھا دوگی اگر تم
رہیگا کوہکن بھی چاٹتا لب

مریضِ چشم ہون یک بوسہ دیدو
دکھا دینگی رہ دارالشفا لب

چبا کر پان وہ رنگین طبیعت
مجھی کہتا ہی تو اپنی جلا لب

لہو خورشید کی آنکھون مین اُترے
بھبوکا لعل سی بھی ہین سوا لب

رہا کرلب بلب ساغر سی لیکن
کبھو لب سی ہماری بھی ملا لب

بھری ہین می سی شیشہ یدِ بیضا غر اُس نی
مری آنکھین ہین اشکونسی لبالب

اگر اعجاز ان ہونٹون کی دیکھین
مسیحا کی ہون صرف واہ وا لب

گرہ دلکی کھلی جب تو نی کی بات
مقرر ہین تری مشکل کشا لب

شفق دیکھی نہ مین نی شام دیکھی
مسی ملکر دکھا می لر بالب

اداسی اتو وہ کرتی ہین باتین
ہمارا کام کرتی ہین ادا لب

دہن کی وہن ہین دی ہی جان مین نی
کہان ہین یار کی معجز نما لب

تری عاشق پہ صدقی کوہ کن ہی
تری ہونٹونپہ شیرین کی فدا لب

نہین غم موت کا گر ہم پہ ہی دانت
محبت کی مرض کی ہین دوا لب

کرین کیا سرد مہری کا گلہ ہم
بر دوت سی ہمارا پیٹ کیا لب

مسی سنی لگائی ڈر گیا مین
مری حق مین ہوی کالی بلا لب

گر فشار بلا یون ہم نہوتی
نکلتی یار اگر اپنی بلی لب

نہ دیکھی پھر کوئی باری کی صنعت
دکھا دو تم اگر باریک سا لب

ڈراتی کیا ہو مرنی سی تم اے فیض
جو ہم مر جائین گی وین گی جلا لب

۹۴

کون کہ سکتا ہی قرآن کا جواب
مصحف روی تبان ہی لا جواب

گفتگو ٹھیری سمجھتا مین نہین
دی مجھی اے سرو قد سیدھا جواب

دو نو دیدو نکا نہ پوچھو ماجرا
ہی وہ گنگا کا یہ جمنا کا جواب

کب بجاتی ہین وہ چلمن مین ستار
دی رہی ہین مجکو در پردہ جواب

مجھ سی کیجی ڈھنگ کی باتین جناب
دیجیی اورونکو بڑی ڈھنگا جواب

گر لکھون حال دل صد پارہ مین
دست قاصد مین نہ ٹھیریگا جواب

ہی تو سیدھا وہ مگر وقت سوال
جب دیا مجکو دیا ٹیڑھا جواب

ہی وہن کہنی کو لیکن ہی کہان
یار کس منہ سی ہمین دیگا جواب

بدلی بوسی کی ہمین شیریں ہین
ترش رو ہو کر نہ دی کڑوا جواب

آپ ہی بی مثل ہین کیا خلق مین ق جسکو دیکھو غور سی ہی لاجواب
شک اگر ہی ایک تو وہ کہلاتی دو جہان مین کون ہی کسکا جواب
جو کریگا اُس سی بوسہ کا سوال وہ اُسی دندان شکن دیگا جواب
اُلٹی پلٹی پھر پڑہائی غیر نے پھر وہ دیتی ہین مجھی اُلٹا جواب
کیا غضب ہی گر بجا بھی ہم کہین کہتی ہین وہ دونہ تم بیجا جواب
ہی اسمین خیریت چپ ہو رہو جو نہ سمجھی کہیئی اُسکا کیا جواب
ہون ازل سی ہی لگا مین ناز کا دون تمہین کیا امی ہی لاجواب
مُنہ کی کہائی بوسہ لب مانگ کر دا و کیا معقول ہی اچھا جواب
دیکھتی ہی نا طقہ ہوتا ہی بند دون تون کو ایجاد مین کیا جواب
ایک بہی کرتی اگر آپ اعتراض ہم بہی دیتی آپ کو صدہا جواب

رعب تہا مہر خموشی نے فیض
مُنہ پر اسکی دیتی ہم کیا کیا جواب

کب ہوا کہانی کہین جاتی ہین آپ باد کا رخ ہمکو بتلاتی ہین آپ
پاس میری گر کبہی آتی ہین آپ یک نہ یک چٹکی لگا جاتی ہین آپ
مبتلا ہوتا ہی بد نقشی مین وہ جس سی نقشہ اپنا کہچواتی ہین آپ

ہوگیا ہستی سی پلی پار روہ — جس کی پلی پر جناب آتی ہین آپ
جبین ہی دھوڈالی جینی سی ہاتھ — ہمکو ناحق روز کلپاتی ہین آپ
گالیون کی ہو رہی بوچھار رہے — واہ کیا برسات برساتی ہین آپ
کب کسیکا لیکی دل دیتی ہین پھیر — اپنی گون کی یار کہلاتی ہین آپ
چال بچل کبکون کی ہوجاتی ہی چال — جب کبھی گلشن مین اٹھلاتی ہین آپ
پانی پانی رشک سی ہوتا ہون مین — غیر کی چھٹون مین آجاتی ہین آپ
ہین جوان لیکن ہین کیسی آدمے — نام سی حوّا کی ڈر جاتی ہین آپ
للو پتو کرتی ہی کس کے بلا — جائین گھر اپنی اگر جاتی ہین آپ
تھوڑی سی تھوڑی ہوتی ہین چھوتا ہون جب — کیا لجا لو ہین جو شرماتی ہین آپ
پوپ کرتی ہین مسیحا کا گمان — جب کبھی گر جائین آجاتی ہین آپ
خالکا پتلا یہان تل بھر نہین — چور ہین چورون کو پتیاتی ہین آپ

ولہ

دیکھکر ہمکو نبل انروزن بل کہاتی ہین آپ — گیسوؤن کی وضع اقوصدسی بڑہجاتی ہین آپ
ہی یہی معنی نیاز و ناز کی سمجھین جناب — ہاتھ جب ہم جوڑتی ہین ہاتون پھیلاتی ہین آپ
اسی گمان ابرو کرو گی آجکل بند ہو اہمین — جب تو درگا ہونمین چلی جا کی بند ہوتی ہین آپ

ہار جیت ایسی کسی نی آجتک دیکھی نہین
جب بن آتی ہی مری بازی بگڑ جاتی ہین آپ

مہربانی آپ کی قہر خدا سی کم نہین
سر کو سہلا کر مرا بہیجا ہی کہا جاتی ہین آپ

فن مین کشتی کی بہت استاد چابکدست ہین
جہٹ اگہڑ جاتی ہین جب تہی پہ چڑہ جاتی ہین آپ

بات سیدہی کیجیی ہی لن ترانی کیا ضرور
پہبتیان ہوتی ہین موسی کی جو ہکلاتی ہین آپ

بال باندہا ہی نشانہ پہر نہ چوکی گا کبہی
خاک تو وہ میری مٹی ہی جو بنواتی ہین آپ

چوری پکڑی ہمنی دروازی ہوی غیر کی بند
جب تو ہر پہر کر ہمارے پاس آتی ہین آپ

مجہکو بہی تلوار کا بیڑا عنایت کیجیی
گر گلوری ہاتہہ سی اغیار کی کہاتی ہین آپ

گر نہین منہ کیلنا منظور اس منہ پہٹ کا ہے
کس لئی کس اسطی پہر قفل پڑہواتی ہین آپ

دل پہ کندہ ہوگیا میری جبین سی آپ کی
درہم داغ جگر پر سکہ بٹہلاتی ہین آپ

جب طلب کرتا ہون بوسہ سنکی ہو جاتی ہین چپ
تشنہ رہجاتا ہون مین اور بات پہیجاتی ہین آپ

ہی یہی مضمون کہلکہلکر تم اپنی جان دو
خط جو مجکو شربتی کاغذ پہ لکہواتی ہین آپ

آپ جب بہرتی ہین گت میری ہوتی ہی کت
مول لیتی ہین مجہی جب بہاؤ بتلاتی ہین آپ

آنکی تو دی پر لگانی کو رہا کرتی ہین لیس
فیض صاحب کو چنی لوہی کی چہواتی ہین آپ

ہو جائین من کی ڈہیلی وہ ہین ہر کہای سانپ
پہندہ ہین زلف کی جو کسی رات آسی سانپ

سرکار زلف یار مین یہہ مار کہای سانپ
خواب و خیال مین نہ کسیکی پہر آی سانپ

تقریر زلف مین جو زبان کو ہلای سانپ
اڑ جای کہال پیٹ کی یہہ پار کہای سانپ

جادی چمن مین والہ گیسو جو بھر سیر
موج نسیم صبحگہی بن کی آی سانپ

ہیئت اگر بیان ہو ثعبان زلف کی
بہا کی ابہی پتال تلک دم و بای سانپ

دن بہر خیال زلف معنبر رہا مگر
ڈر ہی کہ رات کو نہ مجہی سونگہہ جای سانپ

زہریلی گیسوون سی جو ہو جا بی سامنا
کالی ہی کوسون بہا کی نہ پہر منہ دکہای سانپ

دلمین خیال زلف کی یون آتی جاتی ہین
بانبی مین جیسی آٹہہ پہر آی جای سانپ

گیسوی یار سی نہ اکڑ فون کری کہین
مارون پٹک کی خاک پہ گر ہاتہہ آی سانپ

ہار کبہو نہ ہو سکی قسمت کی پیچ سی
دیکہی جدہر ہزارون نظر ہمکو آی سانپ

خوب سی ہمای زلف بہری ہی داغ مین
انگہونین کر کی گہر میری دلمین سمای سانپ

مسموم زلف یار ہون تنہائی تا کجا
اگر مری مزار مین بانبی بنای سانپ

گیسوی پیچدار کی دیکہی جو ما ریچ
جان اپنی کیچلی کی طرح چہوڑ جای سانپ

آوی خیال زلف مسلسل اگر کہی
شکل اپنی خواب مین نہ کسیکو دکہای سانپ

گر ہمسری وہ کاکل و ابرو سی پہر کری
بچہو تو جوتی کہای مگر مار کہای سانپ

شانہ کی روبرو جو کری زلف کا گلہ
ہو جائین دانت حلق مین یہہ منہ کی کہای سانپ

جبڑی پکڑ کی چیر ہی ڈالین گی ہم وہین — کوچہ مین زلف کی جو کبھی مل مچای سانپ
دیکھی جو مبتلا مجھی زلفون کی پیچ مین — کیا کیا مڑوڑی آپکو اور پیچ کہای سانپ
ہی بزم شاعرانہ کہ ہی ناگ پنچمی — مضمون کی بدلی شاعرون نی باندہ لای سانپ

موذیکا ذکر جی کو جلانی لگا ہی فیضؔ
کچھہ اور ذکر چھیڑیی چولہی مین جای سانپ

دکھلا رہی ہین جلوی خلا اور ملا مین آپ — ہر چند ہین مقام ورا الورا مین آپ
موقوف غیب پر نہ شہادت پہ منحصر — پہرتی ہین اہل گہلی ظہور و خفا مین آپ
پست و بلند صرف اضافی ہی گفت و گو — ظاہر ہین صاف صورت ارض و سما مین آپ
منظور اپنی آپ ہین یہان غیر ہی کہان — ناظر ہین اپنی آئینہ ما سوا مین آپ
دعوی کا مجھی ندیجیی پہچانتا ہون مین — ہر آشنا مین آپ ہین نا آشنا ہین آپ
ہی فرض قبلہ آپ کو ہر شکل سی ظہور — پیدا الست مین ہین نہان ہین بلا مین آپ
کہہ روپ لیکی شیخ کا کعبہ مین آ رہی — ق — کہ برہمن کی بہیس مین آئی گیا مین آپ
آتا ہی کس کو روپ بدلنا حضور کا — سو سو تماشی کرتی ہین اک اک ادا مین آپ

دیکھا جو ہم نی فیضؔ کی آنکھون سی بیحجاب
ہین ہر مکان مین صورت شاہ و گدا مین آپ

مری نزدیک ہین مشہور ہین آپ
پر جو دیکہا تو بہت دور ہین آپ

آرنی گاہ انا الحق گاہی
موسی وقت ہین منصور ہین آپ

اور کیا کہیئی سجز صلّ علیٰ
سرسی تا ناخن پا نور ہین آپ

آپ کی سانگ کسی آتی ہین
گاہ انسان ہین گہی حور ہین آپ

ہم نی دیکہا تو بہلا کیا ہی قصور
ہر کسی شخص کی منظور ہین آپ

للہ الحمد کہ اس عصر مین فیض
سب طرح صاحب مقدور ہین آپ

اپنی ہو یا کہ ہو پرائی بات
نہین رکہتی جو منہ پر آئی بات

کیا غضب ہی تیونکی محفل مین
نکرین ہم کری خدائی بات

کہتی ہی خلق انہین دہن ہی نہین
یہہ بہی یارون کی ہی نائی بات

آئی جامہ پہن کی قرآن کا
ناصحون کی ہمین نہ بہائی بات

مہر و مہ منفعل ہین رخ سی مری
مغفرین اُن کی یہہ سمائی بات

قتل کا ہی اشارہ مژگان کو
اُنکی چتون سی ہمنی پائی بات

کہہ گیا جس بات کا تہا محفل مین
پہر وہی اُسنی منہ پہ لائی بات

ہو گئی فاش محرمونسی جناب
تمنی ہمسی جو کچہہ چہپائی بات

یار آتا ہی کب ہماری پاس — ہی یہہ اغیار کی بنائی بات

یار شیرین کی مُنہ کی مُنہ مین رہی — کیا وہ گپ چپ کی تہی ٹہہائی بات

بی وفا عمر و حسن ہین دونو — عاشقون نی یہہ آزمائی بات

وہ جو مجہہ سی رکی نہین معلوم — کس چوائی نی کیا لگائی بات

تمسی یوسفؑ کو کچہہ نہین نسبت — دیکہی یہہ وہ سنی سنائی بات

وصل کی شب کبہی ہمنتی آت — بولتی ہی جو چار پائی بات

ہمکلام آئینہ رخون سی ہون — کیون نہ پیدا کری صفائی بات

حلق سی نکلی خلق مین پہیلی — مُنہ پہ کہتی ہی لب پر آئی بات

مین ہون یارب کہین نہ شادی مرگ — جن پہ مرتا ہون اُسکی آئی بات

ایک دن جگہٹی مین پریون کی — وصل کی جو زبان پر آئی بات

اُس پری نی قسم سلیمانؑ کی — بی پرون ہی مری اُڑائی بات

وصل کی شب ٹپک کے بیچ مین فیضؔ
آنسودن نی مری گرائی بات

کہولی رہی وہ زلف معنبر تمام رات — عالم کا تہا دماغ معطر تمام رات

ہی رنج عشق زلف فسونگر تمام رات — آتی ہین خواب مین مری اجگر تمام رات

ہر اک دوشالہ پوش کو سرما مین رشک ہو
ہم آپ سو رہین جو لپٹ کر تمام رات

ہی محو سی عشق زلف دراز و خوابتان
رہتی ہین پاس خضر معسر تمام رات

دن بھر صفائی آئینہ رخسی ہوی نہین
ہم گھر مین اس لئی ہین مکدر تمام رات

جب سی خیال خال سما یا نظر مین ہی
آیا نہ خواب آنکھون مین تل بھر تمام رات

وعدہ کیا تہا آنیکا آیا نہ رشک ماہ
آنکھین لگی رہین تہین سوی در تمام رات

مار سیاہ کاکل پیچان کی شوق مین
بانہی مری نظر مین رہا گھر تمام رات

آیا نہ پاسبان سیہ دل کو ہمپہ رحم
دیوار سی پٹکتی رہی سر تمام رات

مصروف تختہ نرد تہی غیرونکی سات وہ
تا صبح مین بہی گھر مین تہا شش در تمام رات

جب جلوہ گر ہوا کہلی بند دن وہ شمع رو
تہی اہل بزم جامہ سی باہر تمام رات

دل مین کہان خیال خط و خال تہا مری
ہندو تہی جمع کعبہ کی اندر تمام رات

گیا خبر پوچہتی ہو شب غم مین ہمسی آپ
آہ شرر فشان نی کیا شر تمام رات

کچہہ پوچہتی نہ حال شب وصل مہ جبین
تہی پاون انکی اور مرا سر تمام رات

عاشق ہون فیضؔ اک بت نمرود وضع پر
آ آ کی مغز کہاتی ہین مچہر تمام رات

کہین دیکہین جو ارباب صفا دانت
صفائی مین گہر سی ہین سوا دانت

مری دعوی کی ہین تصدیق شاہد — تیری دیکھی ہین مین نی بارہا دانت

وہ فرماتی ہین آئینہ سی ہنس ہنس — کسیکو دی تو ایسی دی خدا دانت

ملی موتی محل رہنی کو اسکی — تری اشون پہ رکہی جو گدا دانت

چبا کر ہونٹ جب کرتی ہو باتین — لب شیرین کا لیتی ہین فرا دانت

دہن کو کیون نہ سمجہون درج گوہر — ق — درشہوار ہی ایک اک ترا دانت

کہسکی خلق عالی گوہر اسکو — اگر دیکہی کہو کوئی گدا دانت

چبا کر پان فرماتی ہین مجہ سی — گہر تہا لعل رمان ہو گیا دانت

مجہی حسرت نی اونکی پیس ڈالا — کیا کرتی ہین کار آسیا دانت

بہت غم مجہکو فرقت نی کہلایا — ق — نہین تہی اس غذا سی آشنا دانت

گئی پیر مین نعمت کی مری سب — نہین منہ مین کوئی باقی رہا دانت

ہنسی پر اپنی مین دیتا ہون پہرن — ہوی عہد ضعیفی مین ہوا دانت

مری مٹی کو سمجہین گر وہ منحن — کرین الماس کی پیدا جلا دانت

شب وصلت ہوی تارون بہری رات — ستاری ہین تری اسی لربا دانت

کہا تنگ روئین ہاڑین مار کر ہم — کہو ہنس کر دکہا اسی لربا دانت

کہو گوہر کہو نیلم کہو لعل — کیا کرتی ہین کیا کیا معجزا دانت

دم خندہ یہی کہتا ہی ہر ایک — کلی ہی موتیا کی آپ کا دانت
ابھی شام و سحر ہو جائین اکہٹی — مسی ملکر کہا دو تم ذرا دانت
سگ جانان کی دعوت کی ہی مینے — نر کہنا استخوان پر ای ہما دانت

نکیجی فیض وصف نعتی لف

قلم کی نوک ہوگی زہر کا دانت

گرد عالم جلوہ گر ہی گرم طینت گہر سمیت — اتش خورشید آتی ہی نظر مجمر سمیت
مشتری ہم کیون نہون سفاک کی خنجر سمیت — قدر و قیمت ہی جہانمین تیغ کی جوہر سمیت
فکر کی قابو مین ہین ذی آبرو جوہر سمیت — غوطہ زن کی ہاتہہ آتی ہی صدف گوہر سمیت
لطف رکہتا ہی شگاف سینہ چشم تر سمیت — دیدنی ہی قصر دل کا بہی در و منظر سمیت
رتبہ معراج دیتا ہی ہر اک کل جزو کو — آشیان تک بلبل اڑ جاتی ہی بال و پر سمیت
دل مصفا ہوی بی اخذ کدورت کس طرح — رو نمای خلق ہی آئینہ خاکستر سمیت
جلوہ پست و بلند سرکشان ہی پایمال — خاک ہو جاتا ہی پای شمع روشن سر سمیت
صحبت ذی آبرو ہی خاکسارون کو مضر — شدت بارش سی گہر گرتی ہین بام و در سمیت
دشت گردی سی کف پا مین کہان ہی آبلہ — اگیا ہی سر سیکا زیر پا افسر سمیت
جب ہی گرد دل مری ہی اک بت رہبان مزاج — طوف پیت اللہ کرتا ہی صنم آذر سمیت

اشلا ط صاحب جوہر پر پرواز ہے — تیغ کی ضربت سی اُڑجاتا ہی سر مغفر سمیت

ذی علایق سیر دریای عدم مین محو ہین — غرق کشتی ہوگئی اس بحر مین لنگر سمیت

نرم طبعان جہان سرسبز رہتی ہین مدام — نخل مومی ہی خزانمین سبز برگ و بر سمیت

اہل رفعت ہمدگر ہین محو گردش مین مدام — چرخ مین ذرات رہتا ہی فلک اخضر سمیت

تیرہ بختون کی حفاظت مین ہین ارباب فروغ — شب کی دامن مین چھپتا ہی مہر تاج زر سمیت

حلقہ کاکل ہی مسکن اب دل پرداغ کا — پہنس گیا ہی دام مین طاوس بال و پر سمیت

سرخروئی روسفید خلق کی موذی سی ہی — ناخن جراح رنگین ہوگیا نشتر سمیت

دل سی آنکھون سی تصور یار ساقی کا کیا — شیشۂ مے ہوگیا خالی مرا ساغر سمیت

خاکسارون سی ضرر ہی اہل معدن کا مدام — آگ مین گہریا کری دخل سیم و زر سمیت

سینۂ سوزان سی گرمی عشق کی زایل ہوی — آگ اس چولہی کی ٹھنڈی ہوگئی خاکستر سمیت

دیکھکر خوش ابرو دلدار تہۂ معراج حسن — یاد محراب دعا آئی مجھی منبر سمیت

دو دآہ و چشم زار و خشک مغزی طفیل — آہ ہاتھ تک ہی مری قبضہ مین بحر و بر سمیت

ایک ہی دم کی ہین مہمان اہل رفعت چون حباب — زندگی کرنی بہت مشکل ہی چشم تر سمیت

سوز غم کا ذکر پیرایہ مین مناسب ہی نہین — داب دومٹی مین اس آتش کو خاکستر سمیت

سرکشون کی دل کو ہی تحریر سرمہ کی پسند — ہوگیا فرعون غرق اس نیل مین لشکر سمیت

در وصف آتش مین کہتا ہی ظاہر ہی فروغ

فانہ زلفون مین جو الجھادی کوئی خورشید رو — روز روشن مین نمایان رات ہو شبہر سمیت
ذکر میری لاش پر ہی راحت و آرام کا — دفن زیر خاک کرتی ہین مجھی بستر سمیت
بی ستون پر مین نی جو نالہ کیا آہن گداز — تیشۂ فرہاد پانی ہوگیا پتھر سمیت
دشمن جان بخیلان ہی محبت مال کی — گڑ گیا مٹی مین قارون گنج سیم و زر سمیت

تذکرہ مرآت دل کی گر صفائی کا کرون
فیض الہی پی بہری آئینہ اسکندر سمیت

دی ہی ہین رنج مجھکو پاسبان کوی دوست — دوڑتی ہین پہاڑ کہانیکو سگان کوی دوست
صبح صادق ہی غبار رہروان کوی دوست — دیدنی ہی زرق برق کاروان کوی دوست
حق ہی جو منصور کہتی ہین میان کوی دوست — کہاتی ہین سولی کی روٹی داربان کوی دوست
سامنا ہی موت کا عشق کمر مین یار کی — دفن کرنا میری لاشی کو میان کوی دوست
ہون تو چہوٹا آدمی لیکن نصیبہ ہی بڑا — پیار کرتی ہین مجھی خرد و کلان کوی دوست
اہل معنی طاق پر رکہین مطول کو اٹھا — مختصر سا ہم بہی کرتی ہین بیان کوی دوست
راستہ مسدود چل سکتا نہین کوئی مگر — رات دن تلوار چلتی ہی میان کوی دوست
خون دل پیتی ہین کہاتی ہین غم و غصہ مدام — خوش معاش آتی نظر ہین میہمان کوی دوست
دو جہانکی ایک بہی دیکہی نہین دیدان رسا — تیسرا آیا نظر مجھکو جہان کوی دوست

بھولی ہنسی کبھی بھی کبھی آتی نہین ہی ہان اجل
ہمنی مرمر کر کیا ہی امتحان کوسی دوست

پہاڑ کہاتی ہین زمانی کو نہین چھوتی اسی
ہین سکون مین قیس کی شاید سگان کوسی دوست

پھرتی رہتی ہین ہماری چشم مین آٹھون پہر
پتلیان آنکھون کی ہین کیا مردمان کوسی دوست

حاصل بعد مجرد کا یہی محصول ہے
لامکان سی ہی پری کو سون مکان کوسی دوست

بادشاہ نخت کشور سی غنی ہی ہر فقیر
سیم و زر کی ہین زمین و آسمان کوسی دوست

کوئی روتا ہی کوئی ہنستا ہی گپ چپ ہی کوئی
فیض ہین مجذوب شاید سالکان کوسی دوست

گل کی قبا مین ہی نہ تری پیرہن کی بات
غنچہ کی ہی دہن مین نہ تیری دہن کی بات

نکلی دہن سی گر خط شیرین دہن کی بات
سرسبز ہو نہ طوطی شکرشکن کی بات

کاٹی زبان کو مار سیہ بن کی شام ہجر
زلفون کی روبرو جو کرون ماؤزن کی بات

تابوت نقرئی مین ہی تکرار کیا ضرور
کرتی ہی مجھکو قتل کسی سیمتن کی بات

اک تیر تہا کہ پار کلیجہ کی ہو گیا
نکلی جو اک سپاہی ناوک فگن کی بات

کہتی ہین منہ پر آپ کی اب صاف صاف ہم
ہی پیچ پیچ زلف شکن در شکن کی بات

مٹی کی مول مشک بکیگا جہان مین
نکلی ہی اس کی گیسوی عنبر شکن کی بات

کیا حال ناتوانی دل عرض مین کرون
لب تک بہی اب تو آ نہین سکتی دہن کی بات

پیری مین ذکر پیرہن ای یار کر نہ تو
موسیٰ سفید کرتی ہین مجھ سی کفن کی بات

بی گفتگو کنو یہین مری لاش ڈال دو
آتی ہی دفن عین چاہ و دفن کی بات

مرتا ہون ذکر حسن بتان سن کی اے جلیل
لگتی ہی زہر مجھکو ہر اک برہمن کی بات

ای فیض جوی شیر سی معلوم ہوگیا
پتھر کی ہی لکیر جو ہی کوہکن کی بات

ابرو دن کو ہی عاشقون سی کاٹ
پھینک ہی دین گی سیکڑون سر کاٹ

مجھکو فقرو نمین کیا اڑاتی ہو
جانتا ہون جناب کا گھر گھاٹ

نہین آتی کسم کی چھپٹون مین
وہ اتارینگی سب کو سوکھی گھاٹ

بت فرعون وضع کا ہون قتیل
سنگ موسی سی میری قبر کو پاٹ

بات نکلی تھی اُنکی ہونٹون کی
یوسف مصری رہگئی لب چاٹ

دیدۂ ترسی مین ترا یا ہون
پاٹ دریا کا ہی قبا کا پاٹ

ہم کہین کیون تمکو سیف زبان
دیتی ہو ہر کسیکی بات کو کاٹ

جس پہ سوتا ہی آج تان کی تو
چار کی کاندہی کل یہی ہی کہاٹ

لیکی اب تک پھرا نہ خط کا جواب
دی کبوتر کو پھر کچھ اُسنی چاٹ

منہ پر اُس بت کی کہتی ہین جنرل
مژہ پلٹن ہی مردمک ہی گھاٹ

عشق گیسو مین جان پر آئے — سخت ان دونون لٹ ہی ہین لاٹ
کر نشکار کہدو ارجن سے — ق — کر ملاپ اُنسی ہو جمن کی گہاٹ
نہین موقوف ہی کنہیا پر — رتی رتی سروپ ہی ویراٹ
جام کم ظرف شیشہ ہی مُنہ پھٹ — پیٹ کی ہلکی ہین شراب کی ماٹ
مرتشی محتسب ہی ای ساقی — جی نہایت ہی سیکدہی اُچاٹ

شکوہ کس کس کا ہم کرین ای فیض
یہان تو بگڑا ہوا ہی ماٹ کا ماٹ

جب سی زبر خال مشکین کو ہی کنکر کی حدیث — ہو گئی فرہاد کو بھی یاد پتھر کی حدیث
کب ہی ای سفاک میری خاک پر تحریر خون — لوح مرقد پر لکھی ہی آب خنجر کی حدیث
موج خون جاری رگ جانسی ہماری ہوگئی — جب زبانپر آئیکی مژگان کی نشتر کی حدیث
دیکھکر پروانہ سوی شمع یون کہنی لگا — شمع کو نوک زبان ہی طرۂ زر کی حدیث
وہیا نمین لب کی تری بہولا ہون جو کچھہ یاد تھا — لیکن از بر ہی مجھی اک جوی کوثر کی حدیث
وقت تقریر روپان لازم ہی کرنی احتیاط — کیا ہوا گر شوق سی یہان تمنی از بر کی حدیث
کاسۂ چینی سی نازک تر ہی ای سنگین دل — اس مریض ناتوان کی کاسۂ سر کی حدیث
سن کی شفا نے سنگ قبر عاشق کہتی ہین — خوب کہتی ہی صفائی سنگ مرمر کی حدیث

ذایقہ چش فیض اون ہونٹونکی ہم بھی ہوگئے
بی مزہ ہی جن لبون کی آگی شکر کی حدیث

جب وصل کی مین عرض کرون کرتی ہو کل آج
کیا فکر کرون دل کو نہین پڑتی ہی کل آج

وہ غیرت یوسف سر بازار چلا ہی
سودے مین زلیخا کی نہ پڑجای خلل آج

کل جنکو نہ تہا بات بہی کرنیکا سلیقہ
وہ مجمہ سی ہر اک بات مین کرتی ہین چہل آج

اللہ ری اعجاز سر گیسوی جانان
ہی کلبۂ تاریک مرا مشک محل آج

رخسار پہ کاجل کا بنایا ہی تل اسنی
آتا ہی نظر مہ کی قرین مجکو زحل آج

سر اپنا جہکائی ہوی بیٹہا ہی وہ سفاک
گردن کسی بیمار کی شاید گئی ڈہل آج

ہر بت مین دکہاتا ہون تجہی شان خدا شیخ
کعبہ سی نکل کر طرف دیر تو چل آج

نیش مژۂ یار کہٹکتا ہی جگر مین
یارب مری پہلو سی یہہ مٹ جای خلل آج

شمشیر علم اُس بت سفاک نی کی ہی
آئی ہی جدا جانیئ کس کس کی اجل آج

ہون کشتۂ ابرو نہ چڑہا پہول سپر کی
رکہہ گور پہ میری کوئی تلوار کا پہل آج

کیا کہیئے ای فیض نہ تہا پہلی سی معلوم
دل لیکی مرا مجہہ سی وہ بیٹہا ہی بدل آج

کی دوا لیکن نہین سدہرا مزاج
پہر مریض عشق کا بگڑا مزاج

سنتی ہین ہمسی حدیث عاشقی — اِن جنون کا راہ پر آیا مزاج

زلف کی سودی نی سودائی کا — تہا مرا پہلی بھلا چنگا مزاج

جبسی ہی یار اُس تلون طبع کا — اور ہی کچھ ہوگیا اپنا مزاج

ہوگئی چار ہم اس فکر مین — ہاتھ آتا ہی نہین اُنکا مزاج

اک سر مو بہی نہین ہی بہا بوجہ — اِن جنونکا ہی بہت ہلکا مزاج

تیر سا لگتا ہی دل پر ہر سخن — اُس کمان ابرو کا ہی ٹیڑھا مزاج

ہو نہ دشمن کو الٰہی درد عشق — جبسی بگڑا ہی نہین سنبھلا مزاج

ہی یہہ اعجاز ثنای زلف یار — شاعرون مین بڑہ گیا اپنا مزاج

شعلہ رویون کی جدائی قہر ہی — پہر مرا اس آگ سی بہڑکا مزاج

رخ ہی جبکا آفتاب اوج حسن — ہی فلک پر ان دنون اسکا مزاج

دیکہتا ہون رات دن سیر بہشت — ہی نظر مین اک بت حور امزاج

شہر کی دولت چڑہی ہی جبسی ہاتہہ — ہی ہمارا سب سی پی پرہلکا مزاج

کب تلک کہیلوگی چوسر بوسہ کی شطرنج — پاو بارا ہوگیا میرا مزاج

مسکہ کی اک دن کہائیگا ناصح مزور — زندہ میکش کا ہی بی ڈنگا مزاج

ذکر زلفونکی جو اُسکہن کا چلا — رات بہر مجہسی مرا اُلجہا مزاج

ساقیا بدلی ہی رت آئی بہار
جلدی کی فکر کر بدلا مزاج

دل لگی کعبہ مین ممکن ہی نہین
ہو رہا ہی پھر اُداس اپنا مزاج

کچھہ نہین پروا اگر سرکار کا
ہی کبھی تو لہ کبھی ماشا مزاج

کیجئی موقوف جنگ زرگری
ہی ہمارا بھی تماشی کا مزاج

فیض خصمت دوکلیسا کی ہمین
یاد آتا ہی کوئی ترسا مزاج

چٹکیون مین ہی کسی یار کی انداز مسیح
ہم اُٹھاتی ہین کہین منت اعجاز مسیح

زندہ ہوتی ہین کہین کشتۂ تیغ لب یار
ہی عبث گور غریبان پہ تگ تاز مسیح

لب جانبخش کا تیری جو کیا مین نی بیان
زہر کہا مر ہی گئی عاشق جانباز مسیح

سو گئی ایسی کہ اُٹھتی نہین چلاّتی سی
تھی کئی شخص جو یہان گوش برآواز مسیح

چاکی کوچہ سی تری آتی ہی جانبخش ہوا
ہو نجائی کہین مسدود در باز مسیح

زندگانی کو سمجھتا ہون اجل سی بدتر
مین کرون کس لئی منت کشی ناز مسیح

دن مین سو بار مری اور جی میری طرح
کچھہ اُسی شخص کو ہی وقفیت راز مسیح

ہوی انجام بخیر اُسکا مجھی جسنی کہا
لب جانبخش سی ہے یار کی آغاز مسیح

شور ہی کوچہ و بازار مین ای فیض ہمدم

چشم ہمارہی دکان دواسا مسیح

دل یعقوب ہی اور جان زلیخا ہی وہ رُخ
حسن مین حسن سبی یوسف کی دلالا ہی وہ رُخ

نور ہی نار ہی کعبہ ہی کلیسا ہی وہ رُخ
چشم ہر کافر و دیندار مین کیا ہی وہ رُخ

زیب دستار ہر اک شیخ و برہمن نی کیا
چمنستان جہان مین کل رعنا ہی وہ رُخ

دیکھتی ہی دل بیمار نی صحت پائی
مطلب عشق مین کچھہ طرفہ مداوا ہی وہ رُخ

بہر تسخیر دل عاشق آوارہ مزاج
شعبدہ نقش فسون سحر تماشا ہی وہ رُخ

کعبہ و گنج سی تشبیہ جودی ہمنی اُسی
بول اُٹھا شاہ و گدا دین ہی دنیا ہی وہ رُخ

مری دعوی کی دلیل احسن تقویم ہی بس
عالم حسن مین بی مثل ہی یکتا ہی وہ رُخ

دیکھی یوسف تو ابہی خط غلامی لکہدی
چشم بد دور یہہ شفاف و مصفا ہی وہ رُخ

عیسی و خضر سی مطلب ہی نہ کچھہ کام ای فیضی
چشمہ آب بقا لب ہین مسیحا ہی وہ رُخ

نہ سنی گا کوئی بلبل کا فغان میری بعد
ہوگا سنسان گلستان جہان میری بعد

کیون نہ اس غم سی لحد ہووی جہنم مجہکو
کو چہ یار ہوا رشک جنان میری بعد

جیسین آتا ہی کہ پہر فاش کرون سر وفا
کون کرتا ہی عیان راز نہان میری بعد

عوض چادر گل کیون نہ چڑہاؤن غنچہ
سنگ ہی مجہی بت سنگ دہان میری بعد

شمع سان مجھکو نہ خاموش کرای صرصر غم
روشنی بزم جہانمین ہی کہان میری بعد

کام لینی ہی رہو تم مژہ و ابرو سی
ہو جو تمکو ہوس تیر و کمان میری بعد

راست یہہ ہی کہ مری قدر او سکیو ہوگی
جسکو ماری گی مژہ تیر و سنان میری بعد

استخوان گل ہی گئی آتش غم سی شاید
خاک تربت سی ہوا آب روان میری بعد

مثل عنقا کی ہون گوشہ نشین میں ای فیض
زندہ رکہتا ہی مجہی نام و نشان میری بعد

ہی قصر آشنا بیگانہ آباد
رہی ساقی ترا میخانہ آباد

بہار آنی تو دی ایجشت دل
کرین گی ہم ہرک ویرانہ آباد

جہان وہ شمع رو ہی جلوہ فرما
رہی وہ بزم ای پروانہ آباد

تری کوچہ کی آبادی ہی جنسی
تکر برباد انہین ای خانہ آباد

ہمیشہ ان پریزادون کی نجد مین
ہماری دلکاہی کاشانہ آباد

ہماری قصر دلمین رہئی یکچند
گہر ایسا خلق مین ہوگا نہ آباد

دعا ہی ساقی کوثر سی ای فیض
رہی جام و سبو خمخانہ آباد

کب صبح بناگوش سا ہو دامن کاغذ
میرو مس نظر آتا ہی مجہکو تن کاغذ

ہی صرصر آفت سی بری باغ دل صاف
کچھہ کام خزان سی نرکہی گلشن کاغذ

کب رتبہ تحقیق ہو تقلید سی حاصل
ہرگز نہ چلی یک قدم توسن کاغذ

آتا ہی نظر شاہد معنی کا تماشا
غرفہ ہی مری حق مین مگر روزن کاغذ

یہان غیر کی تائید سی ہی تصفیہ حاصل
بی مہرہ نہ پیدا ہو صفای تن کاغذ

گر ہیبت عشق بت سفاک لکھون مین
اڑ جای ابھی رنگ رخ روشن کاغذ

آہون سی پریشان ہی مراد فتر ہستی
باد سحری ہو گئی برہم زن کاغذ

ہین دیدہ تر منتظر نامہ جانان
حیرت ہی کہ پانی مین ہوا سکن کاغذ

ہر مو قلمہ مرا صورت مہرہ ہی پس مرگ
بی بعد فنا بھی مجھی شوق فن کاغذ

لکھتا ہی مجھی سیکڑون خط وہ بت ترسا
ہین سنگ کلیسا بھی مگر خرمن کاغذ

ہی رونق ارباب صفا ترک علایق
ہی جسم اگر قطع پہ پیراہن کاغذ

چاک دل خاکی سبب مرگ صفا ہی
ہی روزن دیوار کہن مدفن کاغذ

پرزی کئی پہر کس نی ہین سیپارہ دلکی
آتا ہی نظر سینہ مرا گلخن کاغذ

ہی بعد فنا میری اسی شوق کتابت
اغلب ہی کہ ہو خاک مری معدن کاغذ

لب تک بھی نہ لا دین سخن سخت صفا طبع
ممکن ہی نہین ہی کہ بنی آہن کاغذ

اخلاق سی محرم ہی یہان طبع ملایم
بو باس سی ہے دور گل گلشن کاغذ

وصف خط جانان مین لکھی ہین کئی دفتر
پامال صف مور ہوا حشر مین کاغذ

روئی کا اگر حال قلمبند کرین ہم
محسوس دم چاک نہو شیرون کاغذ

بیماری دل کا اگر احوال رقم ہو
ہو جاہی ابھی زرد رخ روشن کاغذ

منت کش خیاط نہین زخم دل عاشق
قابل ہی کہان نجیہ کی چاک تن کاغذ

ذی عقل اگر تا وکری حسن نہین فیضی
لایق نہین انسان کی پیراہن کاغذ

نہ نقش نہ مفتضض نہ مطلا تعویذ
وہ انوکہی ہین انہونکاہی انوکہا تعویذ

تمنی جس دن سی چھپایا ہی کمر کا تعویذ
ہو گیا ہی نظر خلق سی عنقا تعویذ

لی گیا دل کو اچانک مری پہلو سی اٹھا
ہی تری ہاتھہ کا سفاک اوچکا تعویذ

بوجھ اوہبا ذرا بھی نہین تم مین صاحب
ہلکی لوگون مین پہن کر ہوی ہلکا تعویذ

مین تپ عشق لب و خط مین پہکا جاتا ہون
نہ لکھین میری لئی خضر و مسیحا تعویذ

بی اجل اپنا گلا کاٹ کی مرجائین گی ہم
غیر کو دوگی اگر اپنی گلی کا تعویذ

من کوئی کر مک شب تاب کوئی کہتا ہے
کیا تماشی کا ہی زلفون مین نویلا تعویذ

سری پا پوش بہی ملا کی خوشا مذکری
ہی مری حق مین ترا نقش کف پا تعویذ

صبح سی شام تلک بوسہ گہ خلق ہی فیضی

سنگ اسود ہی مگر میرے بخدا کا تعویذ

جان شیرین کو ہکن نی دی برای بی شیر
نہر خون جاری نہو کیونکر بجای بی شیر

تعزیہ دار ہین ہین مصروف اہل بیستون
مرثیہ فرہاد کا ہی ماجرای جوی شیر

بی سبب کچھہ عالم اسباب مین ہوتا نہین
مرگ عاشق کا بہانہ تہا بنای جوی شیر

آئینہ کی آبرو جاتی رہیگی خلق مین
لب پرای شیرین نلاذ کر صفای جوی شیر

کاسہ اپنا دود سی لبریز کرتا ہی مدام
ہی بجا گر بدر کو کہیی گدای جوی شیر

ساکنان وادی ارمن سی خسرو نی کہا
ہی مضر فرہاد کی حق مین ہوای جوی شیر

فیض صاحب ہم نہین ہین کوہکن پہر کیلئی
ہین زبان تیشہ سان صرف ثنای جوی شیر

دلا گہری مین سیر بحر و بر کر
لبون کو خشک و آنکہو نکو تر کر

مری سینہ مین رکتا ہی دم ای یار
قیامت ہی ترا چلنا ٹہر کر

ہوا ہون نیجان یاد کمر کر
نکر باتین کمر پر ہاتھہ دہر کر

زمین کی مین کہون تو آسمانکی
نہ اتنا بہی مجہی زیر و زبر کر

نہوای یار شیرین اسقدر تڑپش
چلا آتا ہی پانی منہ مین بہر کر

بہت جہکجہولی کہای بحر غم مین
نہ اتنا تر مجہی ای چشم تر کر

رخ روشن ہی تیرا جاگتی جوت
مراد دل یہی ہی یک نظر کر

چلی گر سیر کو یار سہی قد
چمن مین سرو بوٹا ہو ٹہر کر

چڑہی ہم چار کی کاندہی گر فیضؔ
نہ آیا یار کو ٹھے سی اتر کر

سرا پنا پہوڑ نہ سختی سی ہجر کی ڈر کر
بتو نکا عشق اگر ہی تو دلکو پتھر کر

بنی گا سنگ لحد زہر مہرہ دفن کی بعد
مرا ہون یٔ لف کی زہریلی سانپ بنی کر

تری جمال کی عاشق ہین ماہ و انجم بہی
نظر کبہی تو شب ماہ مین فلک پر کر

برابری قد جانان سی کیا قیامت ہی
خیال اپنی طرف کچہہ تو ای صنوبر کر

اٹھہ ای اجل مری پہلو سی مٹہنی دنی مجہی
اٹہونگا کوچہ قاتل سی ایک دن مر کر

ارادہ کر نہ پرانی بہشت کا واعظ
چل اسکی کو چمین سیر بہشت دیگر کر

ٹہسک سی چل کی سوی کو ہمارای طنان
ذلیل کبک دری کو قدم قدم پر کر

ملی سبہی ہین غلط ہی صحیح ملت عشق
کہون خلاف تو تکڑی مری بہتر کر

کرون یہہ غل کہ ابہی سر پہ گہر اٹھا لون فیضؔ
مگر یہہ ڈر ہی نہو جائین گوش دلبر کر

اپنی کو بہر مال نہ تو پایمال کر
ہی رنج جمع گنج مین فکر آل کر

پامال ہو رہی ہین بزرگان کوی عشق
جو را مقدمہ نہ ای ہمہ خردسال کر

تنکی چبا کریگا ہر اک عاشق نزار
دانتون مین اپنی یار نہ ہرگز خلال کر

ایدل ذقن کی چاہ مین خطرہ ہی جانکا
گرتا ہی ہی کنوین مین کوی دیکھہ بھال کر

مانند سایہ پٹھہ کر اُٹھون نہ خاک سی
ای ضعف اسقدر نہ مجھی تو نڈھال کر

ہر ہر قدم پہ ضعف ہی وہ ناتوان ہون مین
ای مرگ ناگہان مجھی لی چل سنبھال کر

دل کو تو غرق چاہ ذقن مین کیا مگر
میری بھی فکر ای عرق انفعال کر

سوز فراق مین تن خاکی سُلس گیا
دل کو جلاون جبین ہی چولہی مین ڈال کر

پہنت الحرام گر تری ابرو کو مین کہون
صحن حرم مین تیغ سی مجھکو حلال کر

تو روز باز پرس مین دیگا جواب کیا
ہرگز کسی گدا کا نہ قطع سوال کر

کس طرح جاون محکمہ حسن و عشق مین
ماضی ہوا ہون یا رسی مین عرض حال کر

محروم دیدیار سی ہون فیضؔ آجتک
آتا ہی جبین پہنیک دون آنکہین نکال کر

سب ناتوان پکار رہی ہین کمر کمر
دکہلاتی کیون نہین ہو کمر کہہ لکر کمر

عنقا کہی کوئی کوئی سمجھی کہ ہی عدم
اکبات ہی کہان ہی وہان اور کدہر کمر

حاکم ہون پہر تو مین عمل دست غیب کا
آجای اُس پری کی مری ہاتہہ اگر کمر

آنکھون مین خلق کی نہین بھرتی ابھی ہمہ
کرتی ہی آگی دیکھیئی کیا کیا اثر کمر

ہر ایک زیر دست زبردست ہمپہ ہی
جب سی نہین ہی یار کی پیش نظر کمر

اُسکا پتا زمین پہ نہ ہی آسمان پر
دونو جہان سی ہی تری شاید اد بہر کمر

ہستی مین ٹھور ہی نہ ٹھکانا عدم مین ہی
لای بہلا کہان سی کوی ڈہونڈ کر کمر

کہتی تہی کل تلک بہی جبی سب میان میان
باندہی ہی اُس نی آج مری قتل پر کمر

کرتا ہون تجہہ سی عرض قسم کہا کی رزق کی
دیکہی نہین کسی نی تری سپیٹ بہر کمر

ہرگز کہی نہ ہیچ مدان کوئی خلق مین
دکھلای یار اگر مجہے بار دگر کمر

اس ناتوان کی حال سی کب ہوگا مطلع
کہتی نہین جب آپ ہی اپنی خبر کمر

کچہہ منفعت ادہر کی نہین سعی ہی حصول
آتی نظر ہمین ہی عدم سی اُدہر کمر

سچ ہی کہ شاعرون کی یہہ ہین موشگافیان
باریک اُس صنم کی نہین استدر کمر

جب مین نی کی تلاش ہوا مجہکو بت یقین
شک ہی خیال وہم ہی ظن سر بسر کمر

ہی جنتری کی تار کا تن پر مجہی گمان
جب سی نظر مین ہی تری ای سیمبر کمر

گہہ صورت کرم ہی سگہے شکل گہوڑی
بتلا رہی ہی خلق مین کیا کیا ہنر کمر

باریک ہی یہہ بات کہ شکت نہین ہی مال
ای فیض چشم زار مین کرتی ہی گہر کمر

دکھلا تو دی خدا کی لتی ای صنم کمر
جاتی ہین لوگ باندہ کی ہوی عدم کمر

فرمائی کہ روز کہا تک مرون جب بیان
کرتی ہی مجہہ سی بحث وجود و عدم کمر

باور نہو تو حضرت موسی بہی دیکہہ لین
باریک بال سی ہی تری ای صنم کمر

ہر عضو یار باعث آرام ہی دلی
آفت شکم ہی ناف غضب ہی ستم کمر

کہتی ہین منہ پر ای بت نازک مزاج ہم
ہی ہمدہن ہی کوئی ترا اور نہ ہم کمر

تا رنگاہ سی کہین باریک تر ہی وہ
امکان کیا جو دیکہہ سکین تیری ہم کمر

تصویر اس کی لکہہ کی دکہا دین تمہین میان
دیدی اگر ہمین بہی کبہی سو تستم کمر

دکہلا رہی ہی حضرت باریکی صنعتین
جب سی نظر پڑی ہی مجہی ای صنم کمر

عاشق تری کمر کی نمازی بہی ہو گئی
اس وجہ سی رکوع مین کرتی ہین خم کمر

ہو نہین جوان کیا سبب انخنا کہون
بار غم کمر سی ہوی راست خم کمر

ہرگز کسی کی آنکہہ مین بہر تا نہین کبہی
دکہلا رہی ہے روز نیا مجہکو غم کمر

امی ل و مو نہین اسکی نہ آہ جانکر حقیر
لاغر بنائیگی تجہی دیدیگی دم کمر

کچہہ انفعال اُسکو نہین اپنی فعل سی
رکہتی نہین ہی کچہہ خجل و کیف و کم کمر

ہو مجہکو فیض عینک دیر و حرم کی فکر
باریک خط کری جو کسو کی رقم کمر

اک نہ اک آتی ہی آفت ہر زبان بالای سر
ہی مگر سنگ حوادث کا مکان بالای سر

تاج اگر رکھی تمہارا ناتوان بالای سر
خلق کو ہوگا گمان آسمان بالای سر

کیا اُٹھاؤن بار غم مین ناتوان بالای سر
ہی پر کاہ سبک کوہ گران بالای سر

لون اُٹھا بار زمین و آسمان بالای سر
لیکن اُٹھ سکتا نہین ناز بتان بالای سر

لگ رہی ہی لو خدا سی زندگی کا ہی خیال
گور مین جاتا ہون مین لیکر مکان بالای سر

حب سی اُس گل کی مژہ کا ہی مری سیر مین خیال
جای موجا مضیلان ہین عیان بالای سر

ہم بھی وصف شعلہ رویان آت کرتی بزم مین
شمع کی مانند اگر ہوتی زبان بالای سر

ناز جھکنی لف والونکا اُٹھی امکان کیا
ہی مجھی ہر موی سر بار گران بالای سر

دیکھہ ہم ثابت قدم رہتی ہین قاتل یا نہین
کھینچ کر رکھہ تیغ بہر امتحان بالای سر

مانگ مین موتی بھری اس شوخ مہر ماہ نی
نصف شب مین جلوہ گری کہکشان بالای سر

سر سی اونچا ہوگیا پانی فراق زلف مین
مارتا ہی موج بحر بیکران بالای سر

رات دن فکر بلند و پست مین گذری ہی عمر
زیر پا اپنی زمین ہی آسمان بالای سر

بلبل و قمری کی آنکھون مین اتر آئی لہو
رکھہ کلاہ سرخ ای سرو روان بالای سر

ہی وہ کافر آرزو ہو جسکو ظل اللہ کی
سایہ افگن ہی تو نکا سائبان بالای سر

خوف ہی موی کمر مین بل نہ آجائی کہین
رکھہ نہ تیغی گل کی ای نازک میان بالای سر

سر مرا بالین سی اُٹھہ سکتا نہین یہہ ضعف ہے
رکھہ دیا ہی غم نی اک سنگ گران بالای سر

بہر رہی ہی سر مین افسر کی ہوا ہنگام نشع
ای ہما لیجا اُٹھا کر استخوان بالای سر

چاندنی راتون مین تکڑی تکڑی دل ہونی لگا
رکھی اس مہرونی دستار کتان بالای سر

ہمسری چھوڑی نہ ہمنی ہجر مین ہی یار کی
ارّہ سر پر ہی یہان شانہ وہان بالای سر

ای گل خوبی دہ بلبل ہون پس مردن مری
خاک اُڑائیگا چمن مین باغبان بالای سر

رزمگاہ عشق صحن باغ آتا ہی نظر
رشک شاخ گل ہوا زخم سنان بالای سر

موی سر سی رنج تلوون کو پہنچی وقت نزع
پای نازک رکھہ نہ ای جان جہان بالای سر

سر مرا کھا جائیگا اکدن خیال سرو قد
پشہتی ہین آگی صد ہا قربان بالای سر

یک سر موتب ہی وصف زلف ہونیکا نہین
ہو بجای مو اگر پیدا زبان بالای سر

نیستی ہستی مین اپنی ایک ہی صورت ہی
اب زمین سر پر ہی تب تہا آسمان بالای سر

کیا کریگا پیرہن ای یار کرکر کفن
ہو چکی ہی اب سفیدی ہی عیان بالای سر

ہر سفر مین تہی تجہی اکسیر اعظم کی ہوس
فیض اُٹھا لی خاک پای رفتگان بالای سر

رخ پر افشان چنی ہی تو نی یار
یا لکہی ہی نئی یہہ شرح منار

مجہکو لکہتی ہین خط بخط غبار
یون وہ دل کا نکالتی ہین بخار

یک برچھی تہی کہ پار کلیجی کی ہو گئے
آتی ہی یاد جب مجھی نوک سنان یار

باتون پر اُسکی مرتی ہین کٹ کٹکی سیکڑون
سیفی کا کام کرتی ہی سیف زبان یار

ہوتا ہون غرق بحر ندامت مین اشک کی
آتا ہی یاد جامہ آب روان یار

نزدیک جب تلک ہی خودی دور ہی خدا
تیرا نشان مٹی تو ملی گا نشان یار

ہوتا نہین ہی وقت تکلم بھی منقسم
لاشک ہی جزو لاینجزی دہان یار

کرتا نہین ہی بات وہ ہمسی کہلی کھلی
ابجد کا قفل ہو گیا خال دہان یار

کیونکر نہ ہوئین شعر مری چوچلی بھری
اسی فیض مین ہون عاشق طبع جوان یار

گمان چرخ چارم ہی مکان پر
دل آیا پھر مہ نامہربان پر

فدا ہون جس مسیحائی زمان پر
دماغ اُسکا ہی چوتھی آسمان پر

چلی جائین مسیحا آسمان پر
جمی ہین یار تیری آستان پر

خدا ہی جانی لیجاتا کہان ہے
چڑھا ہون تو سن عمر روان پر

خم ابرو بگڑ جائیگا اک دن
گمان ہی خانہ گر یکا کمان پر

تصور دیدہ تر مین ہی اُسکا
کھنچی تصویر یار آب روان پر

نہ رنگ زرد میرا دیکھکر ہنس
گری گی بجلی کشت زعفران پر

بہت پچھتاوگی ہی ہی کروگی
کمر باندھو نہ میری امتحان پر

بتوآگی خدا کی بہی تمہارا
نہ لائین گی کبہو شکوہ زبان پر

کری سنبل جو تیری جعد سی بل
اوڑین کوڑی صبا کی باغبان پر

ہمارا ظاہر و باطن ہی یکسان
جو دلمین ہی وہی کچھ ہنی بان پر

جبی چپکا لب پر شور کا ہی
نہ رکہی آب زمزم کو زبان پر

بہلستی ہڈیان ہین سوز غم سی
گمان شمع ہی ہر استخوان پر

لچک جاتی ہی غنچہ سی ہوا کی
نزاکت ختم ہی اونکی میان پر

ہوی ہر شعر مین پیدا حلاوت
دل آیا پھر کسی شیرین دہن پر

بت خورشید رو ہی جلوہ فرما
شرف ہی گہر کو میری آسمان پر

گئی اُس گل کی جب اوصاف مژگان
ہزارون پڑگئی کانٹی زبان پر

نہین دیتی وہ بوسہ کرکی اقرار
سر اپنا لوگ دیتی ہین زبان پر

رہی ہم پیچ مین قسمت کی ابجہی
نظر جب سی پڑی زلف بتان پر

سمجہہ کر اُسنی میرا سنگ تربت
لگائین ٹہوکرین سنگ نشان پر

اگر بام حقیقی کی ہوس ہی
قدم رکہیی مجازی نردبان پر

بڑہاپی مین گئی ہی عقل اے عشق
مزاج آیا ہی پھر اک نوجوان پر

سلیمان کا تصور سب کو ہوگا — جو بیٹھی وہ پری تخت روان پر

جو اک بوسہ کی دینی میں ہوں تنگ — کہوں غنچہ کی پہنچی میں دہان پر

چھڑک دو مانگ پر افشاں اگر تم — پڑیگی اوس برسوں کہکشان پر

دل مضطر کی دولت سا لہا سال — زمین پر ہیں کہیو ہم آسمان پر

بہار افشاں کی دکھلا دی جو وہ — کریں جگنگ نہ تاری آسمان پر

بچھائی آپ نی جس روز چوپڑ — گئی ہم کھیل جان ناتوان پر

وہ قاتل ایلچی بن کر پھر آیا — صدای الامان ہی ہر زبان پر

عدم کی رہ ہی ٹیڑا بادشاہی — چلا جا نقش پای رفتگان پر

قسم ای کعبہ رو قامت کی تری — ق — یہی آتا ہی رہ رہ کر زبان پر

موذن بہی اگر بولی شب وصل — سنا دونگا میں صلواتیں اذان پر

ہوی مٹی خراب ای فیضؔ اسکی — ق — جب آیا کوئی میری امتحان پر

اسی کی منہ پہ گرتی ہمنی دیکھا
اوڑائی خاک جسنی آسمان پر

ہاتھ رکہتی ہو میان تم کس لئی تلوار پر — چل گئی تلوار ذکر ابروی خمدار پر

جان دی ہی منی اک محبوب خوش رفتار پر — جای گل تربت پہ رکہیئی کبک کے دو چار پر

قاف شہرت ہوگیا گھر اُس کمر کی یاد مین
آشیان باندہا ہی عنقا نی مری دیوار پر

ہین مہندس ایک دور چشم ساقی مین ہین
ہی گمان خط جام می خط پرکار پر

غم مین ان زرگر بچون کی ہوگیا ہون ناتوان
جنتری کی تار کا عالم ہی جسم زار پر

قامت خم گشتہ شکل ساغر می ہوگیا
عہد پیری مین ہوا ہون عاشق اک خمار پر

شکوہ پست و بلند دہر مت پوچھ پیر کے
مثل سایہ چڑہ کی اُترا مین تری دیوار پر

روح پہرتی ہی مری طوبی کی سایہ کی تلی
گور مین بہی جان دیتا ہون قد دلدار پر

ہین کسی خورشید طلعت کی نظر باز و نہین ہم
رونق خط شعاعی ہی نگہہ کی تار پر

طالع مولود میرا دلوتھا کہتی ہی خلق
محو ہون چاہ زنخدان بت عیار پر

قتل سی میری نہین کچہہ طبع قاتل پر غبار
زنگ آتا ہی نہین سفاک کی تلوار پر

سر ٹپک مرجای گر ثعبان موسی کیا عجب
زہر کالی سیکڑون کھاتی ہین لف یار پر

کبک بنکر قابض ارواح فیض آئی نہ کیون
وقت جان کندن ہی غش ہون چاند سی رخسار پر

کیون نہ صدقی ہو مہ نو ابروی خمدار پر
چودہوین کی چاند کا عالم ہی دمی یار پر

ناتوانی نی دکہائی عالم بالا کی سیر
مثل سایہ چڑہ گیا مین یار کی دیوار پر

اہل مشہد کو پیام سرخ کا دہوکا ہوا
جم گیا ہی خون میرا یار کی تلوار پر

تا توان عشق کمر مین ہو رہا ہون اُس سری
ہی گمان موی میان کا میری جسم زار پر

امتحان عاشقی تنی کیا ہم مرگئی
ای تو ٹپکی پڑی ایسی تمہاری پیار پر

سو کہہ کر کانٹا ہوا لیکن نہ پہونچا اوج تک
رشک ہی مجھکو تری خار سر دیوار پر

قتل کی ڈھیلی کی جگہ رکھہ زہر مہرہ قبر مین
زہر کھا کر جان دی ہی مین نی زلف یار پر

ہی یہ تیرا عب ای سفاک برسون مین کبھی
مو رچہ بی آنہین سکتا تری تلوار پر

شام زلف حور کو گیسو سی کچھہ نسبت نہین
صبح جنت صدقی تجھہ ہی تری رخسار پر

آگیا ہی وقت مغرب جلد کوٹھی سی اُتر
شبیہہ ماہ نو کا ہوگا ابروی خمدار پر

بند وہ جبتک نہوگا بندہ آنی کا نہین
چشم دربان کا گمان ہی روزن دیوار پر

منفعل ہو کر ہر اک جراح ہوی بیر بحیب
گر نظر پڑجای میری زخم دامن دار پر

قاتل اپنا آپ ہون ای فیض کیا اُسکا قصور
باڑہ دی جب مینی باڑہ اُسنی رکھی تلوار پر

پڑگئی ہی آنکہہ جب سی مست چشم یار پر
صوفیون نی بھی ڈبی دی خانہ خمار پر

اُسکی جانب جسنی دیکھا ہوگیا خونین جگر
خاتمہ ہی کاٹ کا تیغ نگاہ یار پر

جان شیرین کس حلاوتسی چلی ہی وقت ذبح
باڑہ میٹھی دی ہی اُس سفاک نی تلوار پر

زہر مار زلف کی تاثیر چھپو ہونی تو دو
ہم بھی کیسی کیسی پھراتی ہین جہری مار پر

کہتی ہین مجھکو سلیمان جن و انس و وحش و طیر
جب سی مل مایل ہوا ہی اک پری رخسار پر

کٹ گئی پر مرغ نظارہ کی اڑ سکتا نہین
قینچیان جب سی لگی ہین یار کی دیوار پر

دن ڈھلی منہ دیکھتی ہی رہ گئی دربان یار
چڑھ گئی ہم سائی کی مانند بام یار پر

راجہ باسک دم دبای گھس گیا پاتالمین
زلف کی سرکار مین اڑتی ہین کوری مار پر

جس طرف ہم دیکھتی ہین جلوہ گری شکل یار
ہی گمان آئینہ خانہ در و دیوار پر

بجلیان جب سی ہوی ہین یہ گوش بر حسین
بھیجتی نہین ہم انہین اخبار برقی تار پر

اہل ایمان دیکھہ کر اس بت کو کافر ہو گئی
سبحہ صدقی ہو رہی ہین سکڑون زنار پر

ہو گیا لقمہ دہان گور کا اچھا ہوا
تھا قضا کا دانت مدت سی تری چمار پر

دشت و حشت مین پڑی چنگھاڑتی پھرتی ہین ہم
جب سی اپنی آنکھہ ہی آہوی چشم یار پر

جب سی اس سرہیلی گیسو کا ثنا خوان ہوا فیض
یار کیا کیا زہر کھاتی ہین مری اشعار پر

بجلی فراز طور نہین شور زور پر
آہ شرر فشان ہی مری زور شور پر

انکار کا مقام نہین ہاتھہ اور تولا
چوری ثبوت ہو گئی مہندی کی چور پر

ساتھہ آی آپ کی جو قریب نمک حرام
کر ڈالون ذبح مین اسی دریای شور پر

اوڑ کر پہنچتی کوٹھی پر اس مہ لقا کی ہم
پر کیا کرین نصیب نہین اپنے زور پر

ہیہات جن کی قدر نہ پہچانی جان نے ۔۔۔ ٹھوکر ہی وہ نمار گئی آکی گور پر

یک بوسہ خیر وہ بھی ملا روتی جھیکتے ۔۔۔ ماری ہی لات آپنی حاتم کی گور پر

کیا اُن کی خال رخ کا بیان معجزہ کرن ۔۔۔ مرتی ہین سا ہ لوگ بھی اس کالی چور پر

سرکار خال وخط مین ہوا بار یاب جو ۔۔۔ نافذ ہی اُسکا حکم ہر اک مار و مور پر

ہوتی ہین ریش شیخ پہ جہل جہل کی بیان ۔۔۔ ہی جب سی دوڑ وہ تری گیتی کی ڈور پر

بعد فنا بھی درد سر عشق ہی مجھی ۔۔۔ صندل چڑھائین عرس مین وہ میری گور پر

میری طرف سنی لف کی جبین پڑی ہین پیچ ۔۔۔ فرمائین آپ بل کردن مین کسی کی زور پر

ہی کس حساب مین ید بیضای موسوی ۔۔۔ سب معجزی ہین غمزہ تری ایک ایک پور پر

تخل کیطرح کٹ گئی عاشق رکاب کے ۔۔۔ مانجھا دیا ہی آپ نی کیا باگ ڈور پر

کیا کوئی عاشق لب پر شور مر گیا ۔۔۔ بی وجہ شور وغل نہین دریای شور پر

بوسی لئی ہین اُس در دندان لب کی پہر ۔۔۔ کچھ اندنون مین اپنی بھی رتی ہی زور پر

اس حسن عارضی کا نہین اعتبار کچھ ۔۔۔ بھولی ہوی حضور ہین جوبن کی زور پر

اخلاص مین جنہون کی مرا کام ہوگیا ۔۔۔ یکدن بھی فاتحہ کو نہ وہ آئے گور پر

ای فیض مین ہون دہلوی الاصل کہین یا و
بھولی ہوی ہین پوربیے تور مور پر

مانگتی ہین بوسہ جب زلفونسی ہم منہ پھیر کر
کہتی ہین سرکار یہی مرجاسی سر پھوڑ کر

یاد صد ہا پیچ ہین زلف مسلسل کو مگر
ای دل دیوانی تو بھی کچھ تو انکا توڑ کر

اجکل لکھتی نہین ہین کچھ جواب نامہ لیک
دیتی ہین وہ نامہ بر کی ہاتھہ ٹکڑا توڑ کر

اک بلای جان ہی ای خسرو جسکی کہتی ہین عشق
جان شیرین کو کہن فی دی سر اپنا پھوڑ کر

پانون ارمانہ دل کی دور ہی سی پوچھی
آگئی انکی بیٹھین کب تک ہاتھہ دلسی جوڑ کر

ای کمان ابرو ہماری نالہ سی لرزم ہی خوف
عرش تک یہہ تیر جاتا ہی فلک کو توڑ کر

کوچہ قاتل سی مرکر یا اٹھین گی ای اجل
جو بہادر ہین نہین جاتی کہین من چھوڑ کر

صبح سی تا شام ہی ہمکو یہی بس توڑ جوڑ
کس سی جوڑین ای خدا دلکو یہ بسی توڑ کر

گردہ مہ پاری اتر کر ڈہی سی پاس آجائین فیضی
آسمانسی ہم ابہی لاتی ہین تاری توڑ کر

سینہ کوبی مین جو ہین مصروف یارب ہم ہنوز
کشتگان عشق کا باقی ہی کیا ماتم ہنوز

کیسی کیسی ماہ چہرون کو ملا یا خاک مین
دختر گردون کہین سوتا نہین برہم ہنوز

فکر جو پہر کونسی شیرین کو ہی ای کوہ کن
سیل چشم خون چکان ہوتی نہین جو کم ہنوز

ہو کہین چنگا الہی رحم نا سور کہن
ہی مری گردن پہ بار منت مرہم ہنوز

جبین آتا ہی گمان خوش ابرون سی پوچھی
کس کی مجرے کو ہوا ہی یہان مہ نو خم ہنوز

کیون نہ بی روشن ہو بازار تبان خود فروش
ہی ہماری جانکاہ کا بک خدا یا غم ہنوز

کوی دم تو ٹھہر جا میری طرف سی مُنہ موڑکر
ہی مری آنکھو نمین اسی سفاک باقی دم ہنوز

دیکھکر زلف گہر سقتہ کو ماری رشک کی
پیچ کھاتی ہین پڑی پانمین سب ارقم ہنوز

کیا تری ہاتھہ آئیگا پیر فلک جز مشت خاک
نوجوان ہی فیضی کیون دیتا ہی اسکو سنم ہنوز

دل بجا گیسوی رسا کی پاس
کوئی جاتا ہی اژدہا کی پاس

کس لئی جای بادشا کی پاس
کیا نہین ہی تری گدا کی پاس

ہی تہ خاک بہی خیال شہی
ہڈیان ہین مری ہما کی پاس

مرض عشق وہ مرض ہی مسیح
نہین جس کی دوا خدا کی پاس

ہمکو آزار عشق ہی صحت
جای کس کی بلا شفا کی پاس

گر ہوس ہی تجھی کہ ہون پارس
رہ تو پیران پارسا کی پاس

دور اتنا نہ کہینچ آپ کو تو
جائیگا ایک دن خدا کی پاس

رفتگان کا سراغ ملتا ہی
بیٹھہ رہ چندی نقش پا کی پاس

اپنی کشتی کا ناخدا ہی خدا
کون جاتا ہی ناخدا کی پاس

سب کے یکرنگ پر نہین ہی موت
سیکڑون رنگ ہین قضا کی پاس

نہوسی کچھہ صفای دل ای شیخ
ہم بہی برسون ہی صفا کی پاس

ایک بت بہی نہین ہی کعبہ مین
جسی مین ہی جا رہین گیا کی پاس

نقد کو عجز کی نہ چہوڑا ای فیض
یہہ وہ شی ہی نہین خدا کی پاس

ہی ہمین سودای مار زلف یار ابکی برس
ہو رہی ہی چہ طرف سٹی مار اب کی برس

یہہ جنون کا ہو رہا ہی اشتہار ابکی برس
بیڑیان تیار کر رکہین لہار اب کی برس

کہیلین خاطر خواہ اگر بادہ خوار اب کی برس
میکدہ مین ہی بط می کا شکار اب کی برس

قامت موزون جو دکہلاتی نہین ہم غم نہین
دیکہہ لین گی قد سرو جویبار ابکی برس

عاشقون کو قتل کرتی ہین سحر سی شام تک
کہیلتی ہین گہر مین اپنی وہ شکار اب کی برس

درہم و دینار داغ دل کی دولت ساقیا
ہم نہین پیر مغان کی قرضدار اب کی برس

جب چمن مین آگئی وہ سمجہی ہم ای باغبان
بیخزان آئی گلستانمین بہار ابکی برس

ہی جنون سی ہاتہہ پائی شاید آئی پہر بہار
جیب و دامن ہو رہا ہی تار تار ابکی برس

ہین کسی کی زلف و رخ کی یاد مین ہم صبح و شام
دیکہیی کیسی کٹین لیل و نہار ابکی برس

سال بہر کرلین گی سرکار تبان مین نوکری
گر موافق ہمسی ہوگا روزگار اب کی برس

خط ہوا آغاز رخ پر وجہ اسکی ہی یہی
انگنت آنی لگی جو خط یار ابکی برس

تنگ اپنی زندگی سی دیکھیی ہو کون کون
نی سوارا بنا ہوا ہی شہسوار اب کی برس

عشق مین ہی یار کی تاثیر جذب کہربا
ہو رہا تنکا ہمارا جسم زار اب کی برس

ہی تصور ان سیہ چشمونکا وحشت مین بہی ساتھہ
گرد رہتی ہی مری ہرنون کی ڈاڑا بکی برس

ہڈیان کہاتی ہین اس وحشی کی لیکن ڈر یہہ ہی
ہون نہ دیوانی سگان کوی یارا بکی برس

دور چشم مست کی دیکھی کرامت آپنی
دیندار میکدہ ہین دینداراب کی برس

کیا عجب ای آتشین رخسار پر توسی تری
ہر نہال باغ ہو نخل چناراب کی برس

اک گدہی کا بوجہہ سر پر لیکی کعبہ کو چلی
شیخ صاحب ہو رہی ہین زیر بارا بکی برس

فیض ہمکو جو برا برغم نہین ہی قحط کا
یار گندم گون کی ہین قرب جوارا بکی برس

شہر کی دیوانی سب آکر بسی ہین گہر کی پاس
جب سی ہم نوکر ہوی ہین اک پری پیکر کی پاس

بستر اہنی جمایا ان تبون کی در کی پاس
جای چپہ بہر بنائی جب خدا کی گہر کی پاس

اُٹہہ کہڑی ہوتی ہین اشراقیں سب تعظیم کو
پیٹہتی ہین جب سی ہم رشک مہ انور کی پاس

چشم مست یار کی گردش مین رہتی ہین مدام
ساقیا جاتی نہین ہین ہم کبہی ساغر کی پاس

اگ تلون سی رقیبون کی لگ اُٹہتی ہی بہن
پیٹہتی ہین وہ کبہی اگر جو میری سر کی پاس

دیدہ مخمور کی ہین مست نیند آتی نہین
جب تلک رکہہ لین نہ ہم دو جام مے بہر کی پاس

ہر بن موسی وہ آتش مشتعل ہی عشق کی
آنہین سکتی اطبا بہی مری بستر کی پاس

گر شب غم مین نہین غمخوار کوئی کیا ہی غم
پیقراری روز و شب ہی عاشق مضطر کے پاس

سنگ اسود سی جو دی تشبیہ تیری خال کو
بوسی لینی کو سلمان بہی چلی پتہر کی پاس

تشنگی کا شکوہ زایل تشنہ کا مونسی نہو
خنجر قاتل نہ آئی جب تلک خنجر کی پاس

کوکب اقبال ہر ساعت ہی اپنا اوج پر
آتی جاتی جب سی ہین ہم اُس ملند اختر کی پاس

زہر کا لقمہ ہی سونیکا نوالہ ہمکو فیض
جب سی ہتی ہین رقیب اُس یاسمین بر کی پاس

پہر سینہ سوزانین ہوئی مشتعل آتش
شاید کہ دبی تہی تہ دامان دل آتش

کب اپنی رخ زرد پہ ہی لخت دل آتش
گو گرد کی معدن سی ہوی مشتعل آتش

پتاب دلون سی نہ کرو ذکر لب لعل
ہی فائدہ رنج کشان صحبت دلسوز

سرمازدگان کی ہی بہت غم گسل آتش
نقصان ہی اعلی کا ملاقات دنی سی

خرمن کی جلانیکو ہی بس ایک تل آتش
حدت سی مبرا دل ارباب صفا ہی

خرمن مین نہو ماہ کی ہرگز محل آتش
سختی سی ہماری ہین صنم کاہ کی جلوی

بی صدمہ کہان سنگ سی ہو منفصل آتش
ہین عہد مین پیری کی ہوا راکہہ کا تودہ

تہی عشق کی رگ رگ مین مگر مشتعل آتش

کہتی ہین جسی گرمی خورشید قیامت
سینہ سی ہوی تہی مری کچہہ منتقل آتش

سرکش کی اقامت ہی دم چند کی مہمان
شمع سحری کی ہی کہان مستقل آتش

ٹہہرکا نہ مزاج اب تلک افسوس صد افسوس
تہی سوز محبت کی مگر معتدل آتش

ہی قطرہ خون دل سوزانسی میری فیض
اخگر بجگر اخگر و آتش بر آتش

پوچہتی کیا ہو نشان درویش
ہی ہر اک شانہین شان درویش

کہتی ہین مہر شب عمران درویش
شان معبود ہی شان درویش

مظہر النور ہی خوان درویش
ہی مہ نو لب نان درویش

کیا کہون رفعت وشان درویش
عرش ہی فرش مکان درویش

حامل بار امانت وہ ہوا
کس مین ہی تاب و توان درویش

بی خطا تیر ہی اُسکا ایک ایک
چڑہی رہتی ہی کمان درویش

مہر افلاک تجلی ہی وہ
ذرہی ذرہی مین ہی شان درویش

کہتی ہین وحی سماوی جسکو
ہی وہ لاریب بیان درویش

غیر درویش پہ ممکن ہی نہین
ہو عیان راز نہان درویش

حرف ایک ایک ہی بی صوت اسکا
سمجہی کیا کوئی زبان درویش

کہتی ہین صور سرافیل حبسی ہی وہ تاثیر فغان درویش
چشم حق بین سی جود یکہا ہمنی ایک شی ہی تن و جان درویش
خلق کہتی ہی جنہین ابراہیم ہمچنین وہ شوکت و شان درویش

فیض اَلفقرُ ذاتی فخر ہی بس
نکر و شرح و بیان درویش

ہی در دولت پہ انکی ازدحام عام خاص ان دنو لینی لگی شاید سلام عام خاص
کیون نہ پیش چشم ہو ی ازدحام عام خاص مردمک ہی قبلہ و کعبہ امام عام خاص
صورت انکو روز و شب کی خوش نہین آتی کبھو زلف و عارض ہین تہاری صبح و شام عام خاص
جو کوئی جاتا ہی بہر سیر پھر آتا نہین کوچہ ہی اُس حور کا دار السلام عام خاص
اک ہمین ناکام رہجائین غضب ہی ای فلک ہون برآمد صبح سی تا شام کام عام خاص
ڈہل گیا جوبن خزان آئی بہار حسن پر ہوگئی خلوت سرا انکی مقام عام خاص
ساقیا پیاسی رہین ہم کیا یہی انصاف ہی ہون مئی اخلاص سی لبریز جام عام خاص
متفق اس امر پر ہین شانہ ہین پختہ مغز ہین وہ گیسو موجب سودای خام عام خاص
کلغی کی تقلید مین کوئی عالم مین نہین زلف مشکین سی معطر ہی مشام عام خاص
جب ہلال عید ابروی مقوس ہی ترا روی روشن کیون نہ ہو ماہ تمام عام خاص

پہنچتیان صیاد کی ہو دین نہ کیون سرکار پر
خال عارض دانہ اور گیسو ہین دام عام خاص

کس نی یہہ تختی پڑہائی کٹھکٹی کرتی ہو جب
نام لکھتی ہو ہمارا پاسی نام عام خاص

مُنہ سنبہالو اسی تو اچھی نہین یہہ ایل فیل
بندۂ حق ہون نہین ہو نمین غلام عام خاص

اپنی رب سی جوڑ لی ای فیض سب سی توڑ لی
ہیچ ہی بس دوستی بی قیام عام خاص

غنچہ سی کام ہی نہ گل ترسی ہی غرض
مجھکو دہان و عارض و لبسی ہی غرض

ہون زار زار حور وشون کی خیال مین
غم سلسبیل کا ہی نہ کوثر سی ہی غرض

دل آتش فراق سی اکسیر ہو گیا
ہی سیم کی ہوس نہ مجھی زر سی ہی غرض

حاصل دیار عشق کی ہی سلطنت مجھی
اورنگ کی طلب ہی نہ افسر سی ہی غرض

اک سرو قد کی ہجر مین ہون کو بکو خراب
قمری سی کام ہی نہ صنوبر سی ہی غرض

جام جہان نما ہی مری دل کا آئینہ
جم سی نہ جام سی نہ سکندر سی ہی غرض

سیل سرشک روکش بحر محیط ہی
کشتی کی آرزو ہی نہ لنگر سی ہی غرض

ہجران مین زور شور پہ ہی چشم فرشان
نیسان سی مدعا ہی نہ گوہر سی ہی غرض

سب سی قبای برہنگی زیب تن ہوی
سوزن سی ہی غرض نہ رفوگر سی ہی غرض

نامہ ہوای شوق مین ہی مرغ تیز پر
قاصد سی کام ہی نہ کبوتر سی ہی غرض

ہی مجھکو اپنی خسرو شیرین دہن سی کام — شیرین سی التجا ہی نہ شکر سی ہی غرض

جس بت کو فیض حسن خداداد ہی نصیب
زینت سی کام اُسکو نہ زیور سی ہی غرض

کہین کس وجہ سی ہم چاند کا ٹکڑا عارض — ہی ترا چاند سی وہ چند مصفا عارض

طاق کعبہ خم ابرو ہی کلیسا عارض — نظر شیخ و برہمن مین ہی کیا کیا عارض

گو بہت صاف ہی شفاف ہی ای ماہ مگر — تری عارض کی برابر نہین مہ کا عارض

دیکھتی ہی دل ہر شخص پہسل جاتا ہی — تجھکو اللہ نی دیا ہی وہ مصفا عارض

چاندنی ہی تری پرچھائین کی آگی مدہم — پیش عارض ہی تری ماہ کا میلا عارض

منہ ہی کیا آئینہ کا سامنی آئی تیری — آئینہ سی ہی کہین صاف و مصفا عارض

اور کیا کہیی بجز صل علی دیکھہ اُسی — ہی جہین صبح وطن نور کا تڑکا عارض

پیر سی کام ہی مجھکو نہ حرم سی مطلب — ہی مرا کعبہ مقصود کسیکا عارض

زیر بام اُنکی شب و روز رہی اک جمغفیر — ہوگیا واسطی خلقت کی تماشا عارض

کیون نہ تفسیر جلالین کہین خط کو تری — خط سی ہی صورت قرآن مُحشّا عارض

غرضیان لوگ خوشامد سی لکہا کرتی ہین — یا رجب تک ہی ترا خط سی مُعرّا عارض

رہین برسون ہی خفا آئینہ کی صورتسی — دیکھہ لین آئینہ مین آپ گر اپنا عارض

ناخدا مردمک چشم ہی ابر و کشتی — چشم گرداب بلا حسن کا دریا عارض

سورۂ قاف کی رہتی ہی تلاوت اسمیں فیض
نظر آتا ہی ہمین صورت عنقا عارض

باغ سی کم نہین ای رشک گلستان عارض — دہن تنگ ہی غنچہ گل خندان عارض

حسن مین چاند سی کیون ہو دو چندان عارض — صبح صادق ہی حسین مہر درخشان عارض

خط ہی تفسیر ترا صفحہ قرآن عارض — مین مسلمان ہون مرا دین ہی ایمان عارض

سنبل و گل کی مجھی سیر سی کیا مطلب ہی — سنبلستان تری گیسو ہین گلستان عارض

منفعل قامت موزون سی تری طوبی ہی — خط ہی ریحان جنان روضۂ رضوان عارض

سیر کو آئینہ خانہ مین توجہ نکرو — صورت آئینہ ہو جائیگا حیران عارض

کیون نہ ہم قد کو تری آیۂ رحمت سمجھین — خال رخ حافظ قرآن ہی قران عارض

منہ چھپای کئی یارون نی کفن مین اپنی — تمنی جبوقت چھپایا تہ دامان عارض

حسن زلف و رخ اگر آئینہ مین دیکھی وہ — شکل گیسوی پریشان ہو پریشان عارض

عرصۂ دشت مین جنت کی فضا ہو جائی — عکس افگن ہوا گر سوی بیابان عارض

دن کی صورت کوئی دیکھی نہ سوا صورت شب — گر کسی روز نہ زلف ہو نہ چھان عارض

چاندنی رات مین تاری جو چھٹکتی دیکھی — آگیا یاد ترا ہمکو پرافشان عارض

دل ہمارہی خوش دیکھہ کی تیرا چہرہ
چشم ہی نرگس شہلا گل خندان عارض

فیض دل دون مین کسی سوچ ہی رہتا ہے
خال ہندو نظر آتا ہی مسلمان عارض

لکھونگا زلف والون کو اگر خط
بنیگا مشک نافہ سر بسر خط

پڑیگا چاند کی منہ پر اُجالا
جو نکلی گا رخ محبوب پر خط

پتا ملتا نہین ہی اُنکی گہر کا
لیئی پہرتا ہی قاصد در بدر خط

جو انکو مہربان پائین کسیدن
لکھین ای نامہ بر ہم ہاتھہ پر خط

لکھونگا بال سی باریک ہی بات
نہین لکھتا کبہی وہ مو کمر خط

جواب خط اگر اب کی نہ آیا
نہ لکھونگا اُنہین بار دگر خط

شکستہ بہی اگر لکھی وہ گلرو
شرف رکہی گا نستعلیق پر خط

لکھون گر حال اپنی چشم و لب کا
رہیگا نصف خشک اونصف تر خط

جو اُس زرگر پسر کا حال لکھون
عجب کیا جنتری ہو سر بسر خط

کئی ہین سیکڑون ہی اُنسی پڑی
کیا لیکر مرا جب نامہ بر خط

اُسی ہم سمجہین وحی آسمانی
جو لاوی یار کا پیغامبر خط

لکھون گر مدحت خط معنبر
ابہی پیدا کری بوی اگر خط

خدا جانی پڑھا یا کیا کسینے ۔۔۔ نہ لکھا یار نے بار دگر خط
حقیقت کیا کہون یارونکی شپ ق نخل ہون یار کو مین بھیجکر خط
یہی آیا جواب خط جب آیا ۔۔۔ بنائی ہم نی تکل پھاڑکر خط

لکھین وہ ہاتھ سی اپنی اگر فیض
رکھون جبغہ کی جا دستار پر خط

تہی پہلی کہین نغمہ و آہنگ مین مخطوط ۔۔۔ پر اتو ہین کنج قفس مین شکستہ مخطوط
جو تیری لب عارض و کاکل کی ہین صدقے ۔۔۔ وہ لوگ ہین مصر و حلب و زنگین مخطوط
واقف میری نالہ سی ہوی اہل و آہ ۔۔۔ وہ جب سی ہین سیر چمن و کمک مین مخطوط
چلاتی ہین خمہ زن وقتی ہین یہان ہم بھی ہر اک رات ۔۔۔ جسد لسی ہین وہ راگ مین اور رنگ مین مخطوط

ای فیض ہی مژگان مین کہان اشک کا قطرہ
یک بوند سیاہی ہی صف جنگ مین مخطوط

یارب نہ گل ہو اس گل پرنور کا چراغ ۔۔۔ روشن اسی چراغ سی ہی طور کا چراغ
نام اپنی دودمان کا روشن کری نہ کیون ۔۔۔ ہی طفل اشک دیدۂ پرنور کا چراغ
کیا ربط نور کو ہی سویدا سی ای کلیم ۔۔۔ وہ طور کا چراغ ہی یہہ دور کا چراغ
کرتی نہین بتبک انا الحق کا تذکرہ ۔۔۔ شاید بجھا ہی مرقد منصور کا چراغ

تر ہو سر فتیلہ مرہم لہو سی جب
دکھلاؤن اہل بزم کو ناسور کا چراغ

کہتی ہین دیکھ آئینہ مین خال زیر زلف
روشن طلب مین ہی شب دیجور کا چراغ

ڈر ہی کہین نہ شعلہ کی جنبش سی ہو پی جرے
نازک بہت ہی کاسہ فغفور کا چراغ

آہون سی اپنا سینہ ہوا دار ہی کمان
خاموش ہو نہ اس دل رنجور کا چراغ

فیض فروغ داغ محبت سی بعد مرگ
ہی آفتاب حشر مری گور کا چراغ

ہوتا ہی ذکر خوبی حسن و جمال زلف
سر پر کہین پڑی نہ کسی کی وبال زلف

دیکھا ہی مین نی جلوۂ حسن و جمال زلف
یا ذوالجلال جلد دکھا دی جلال زلف

ہر سطر کاٹی کہاتی ہی بسکر سپو لیا
تحریر کر سکی کوی کیا وصف حال زلف

اندھیر دن دیی مری آنکھون مین ہو گیا
ہی ہر سحر تصور شام وصال زلف

مجھہ سی فراق زلف کی تقریر ہی یہی
جب تک نہو وصال نہو گا وصال زلف

حد بد حواس رہتی ہین گیسو کی عشق مین
ہین محو خواب جب سی ہین ہی خیال زلف

ڈر ہی یہی کہ لوگ نہو جائین موسوی
ظاہر ہوا ہی معجزۂ قیل و قال زلف

کیا کیا خیال آتی ہین دل مین ہر ایک شب
جب سی مقیم ہی مری جبین خیال زلف

کھاتی ہین پیچ و تاب لحد مین پڑی ہوی
پیدا پس از وال نہوا ہی کمال زلف

ہر صبح سیر سنبل پیچان نظر مین ہی — ہر شام پیچ و تاب مین ہین ہم شمال زلف
رکہتا ہی شانہ دانت رکہی پر حصول کیا — ہی جسم ناتوان ہمارا خلال زلف
دل چاک چاک کیجئی شانہ کی وضع پر — ہم سی شب وصال ہی ہی سوال زلف
گیسو بکہر رہی ہین رخ یار پر لیک — خورشید حشر ہو نہ کہین پایمال زلف
ہو جاتی اپنی حال پریشان سی بیخبر — دیکہی جو سنبل چمن خلد حال زلف
مدفن تمام مشک کے بوسی ہی بہر گیا — خاک لحد ہی اپنی غبار ملال زلف
ہرگز نہ وجد سی ہوا فاقہ نصیب انہین — گر اہل حال گوش کرین قیل و قال زلف
دیتا ہی اشتعالک اسی شعلۂ عذار — ایک دن جلائیگا مری دلکو جلال زلف
ہر موی زلف ہی شب معراج عاشقان — ہی بی مثال شان عدیم المثال زلف

انکہو نپر اپنی کیون نہ رکہی گیسو و نکو دہ
سرمہ ہی چشم فیض کا حسن و جمال زلف

کاکل کی گرفتار ہین زنجیر کی لایق — ابرو کی گنہ گار ہین شمشیر کی لایق
بالشت برابر ہی زبان شمع کی لیکن — مجمہ سوختہ جان سی نہین تقریر کی لایق
پیر یمن ہوا ناوک مژگان سی ہمین ربط — قوس قدح خم گشتہ ہوی تیر کی لایق
صیاد مری حلق پہ رکہتا ہی چھری کیون — ہون صید زبون مین نہین تکبیر کی لایق

دل دیکھہ کی صد چاک وہ کہتی ہین مجھی سی
شانہ یہہ نہین لف گریبان کی لایق

رسوای محبت جو تری ہین وہ کسی جا
تعظیم کی قابل ہین نہ توقیر کی لایق

دفنای نہ سنبل کی ہمین کہیت مین کوئی
ماری ہوی زلفون کی ہین تشہیر کی لایق

کہتی ہی کوئی چشم سوی بد نظر کر
یہہ مست نہین ہی قدح شیر کی لایق

رہتی ہے کلالون کو عبث فکر صراحی
مٹی ہی نہین فیض کی تخمیر کی لایق

جو بوسہ دو مجھی تم موسم بہار مین ایک
کہونگا لاکھہ مین ہی غنچہ لب ہزار مین ایک

پوچھہ حال دل ریش ای کمان ابرو
نگہہ کا تیر ہی پیوست ہر فگار مین ایک

رکھی ہی غنچہ صفت تنگدل مجھی ہر صبح
یہی تو عیب ہی اُس شوخ گلعذار مین ایک

بہم ہی شادی و غم میکدہ مین عالم کی
نشہ کی تار مین ہی ایک اور خمار مین ایک

نہ شمع کو ہی یہان بارنی چراغ کو دخل
جلی ہی داغ جگر کا فقط مزار مین ایک

ہی اختلاط اُسی غمیرسی نہین ہمسی
یہی تو بات بُری ہی مزاج یار مین ایک

ہمین تو اُسکی نہین قول و فعل پر تکیہ
کری جو بات الگ ایک اور چار مین ایک

چمن مین آپ ہون اور فیض ہو نہو کوئی
ہوس یہی ہی دل زار جان نثار مین ایک

اُڑتا نہین ہی چہرہ عاشق سی یار رنگ
ہوتا ہی تجھکو دیکھہ کی بی اختیار رنگ

گلشن کی کس حساب مین دو تین چار رنگ
پہیکی ہین آگی رخ کی تری سو ہزار رنگ

دنیا کی بی ثباتی مین بی اعتبار رنگ
ہی آل کانبی کی قسم پایدار رنگ

گہ لخت دل ٹپکتی ہین فرقت مین گہ لہو
کیا کیا دکہا رہی ہی تہی چشم زار رنگ

اُڑجای رنگ چہرہ صباغ دہر سی
دیکہی جو وقت قہر ترا ای نگار رنگ

دریا لہو کا چشم سی جاری ہی بعد مرگ
آیا مجہی لحد مین نظر یار غار رنگ

دستار سرخ باندہ لی ای شہسوار حسن
ہوگا اجل کا سر پہ ہماری سوار رنگ

موباف رنگ رنگ کی اُس جعد مین نہین
ہوتی ہین دام زلف بتانمین شکار رنگ

ہوتا ہی جس کو دیکہہ کہ خونیکا رنگ زرد
ای رشک گل ترا ہی وہ کامل عیار رنگ

کر حسن عارضی پہ نہ ای رشک گل غرور
ہی گلشن شباب کا ناپایدار رنگ

کیا اسکا منہ جو آگی تری شوخیان کری
ہر ایک گل نی تجہہ ہی لیا مستعار رنگ

مین ہون شہید تیغ تلون مزاج کا
بدلی کی سیکڑون مری خاک مزار رنگ

آئی بہار رکہہ دی مری خلق پر چہری
میری ہی خون مین مجہی ای گلعذار رنگ

گر ای صبح صبح بانگوش تو دکہای
ہوجای یاسمن کا ابہی شرمسار رنگ

مقتول ہم بہار کی موسم مین ہو چلی
ای گل تری چمن کا رہی برقرار رنگ

گر تاہی قتل ہجر ہم آغوشی صنم
دکھلائیگا لحد مین عذاب فشار رنگ

بو باس مین کچھہ ایک تو ہمسر ہو اگر
لاسی کہان سنی لف کا مشک تتار رنگ

تا سر خرو ہون خلق مین اے چشم خونچکان
دامان و جیب کا مری ایک ایک تار رنگ

گر رنگ چار یار کا ہوتا نہ جلوہ گر
ہوتی نہ خلق چار عناصر مین چار رنگ

گر رنگ و بو سی رشک چمن کا بیان کرون
گر جای بو سی گل کی طرح سی فرار رنگ

قبضہ مین اپنی ہو جو زمام اختیار کی
بدلی کبھو نہ ابلق لیل و نہار رنگ

پیری مین عاشق گل پیرہن ہون فیضؔ
دکھلا رہی ہی مجھکو خزان مین بہار رنگ

جب سی ہی تیرا مری چشمین خیال
تب سی ہی دل کا مری کچھہ اور حال

بین کہان بالی تری کانون مین یار
بدر کی پہلو مین ہین یہ دو ہلال

یار کی کوچی مین میری ہی طرح
کوئی تو تڑپی ہی کوئی ہی نڈھال

آج کی شب کوئی بہی حیلہ کرو
سور ہو آکی مری پہلو مین لال

اور ہی کچھہ میری سی کہتی ہین
کیجیئی بوسہ کا جزان سی سوال

آتش دل کو مری بی روئے یار
شمع کی شعلہ سی ہی جنگ و جدال

شعر کی کوچہ مین کوی فیضؔ آیا

سامنے آوی تری کس کی مجال

تدبیر درد عجب کرین کیا دوا سی ہم
کوسون ہی دور جا ہی ارا شفا سی ہم

پیر یمین رنج ہین شاہد گلگون قبا سی ہم
موی سفید سرخ کرین کیا حنا سی ہم

قد اسکا جب سی رشک دہ شاخ گل ہوا
ہلنی لگی ہین جنبش باد صبا سی ہم

دل مین نہین ہی آرزوی سلطنت کو دخل
رکہتی ہین استخوان کو چہپا کر ہما سی ہم

پیر یمین غم ہی اک بت فرعون وضع کا
کام اژدہا کی لینی لگی ہین عصا سی ہم

وحشت ہوی ہوای رخ رشک باغ سی
صحرا مین آ رہی ہین چمن کی فضا سی ہم

جز در دسر ہوا نہ زر و مال سی حصول
سر پہوڑتی ہین سنگ در غنیا سی ہم

دل کو مکدر آئینہ رویون نی کر دیا
پاتی ہین رنج صحبت اہل صفا سی ہم

پہسی گر استخوان کو پس مرگ غم نہین
عادی ہین گردش فلکی آسیا سی ہم

مصروف وصف حال دل سخت جانہین ہین
کرتی ہین مشق خامۂ آہن ربا سی ہم

عصیان نی عفو گاہ مین لایا ہزار شکر
پونہچی رہ صواب کو راہ خطا سی ہم

مدفن بنائی کسی بانبی کی متصل
ماری گئی ہین یار کی زلف رسا سی ہم

کم تیغ جان ستان سی نہین ہی خرام کا
ہوتی ہین قتل یار کی آواز پا سی ہم

عاشق کو موتکا ہی سبب عیش یار کا
مرجائین اسکی خندۂ دندان نما سی ہم

دم بھر بھی اشک و آہ سی فرصت نہین ہمین
ہین شگ باغ دہر کی آب و ہوا سی ہم

ہوتا نہین ہی بوسہ لب یار کا نصیب
اے فیضی ہاتھہ دھوتی ہین آب بقا سی ہم

ذکر خط سی ہوگیا ناکارہ اپنا تن تمام
کردیا پامال فوج مور نی خرمن تمام

رفتہ رفتہ مل گئی ناسور سینہ بعد مرگ
خود بخود مسدود داس گہر کی ہوئی ذرن تمام

ای گداز دل تری تاثیر کی ہم ہین مقر
استخوان تک گل گئی اپنی دم مردن تمام

اشک کا رکہتا ہی قطرہ حکم کوہ بیستون
غم سی کاہیدہ ہوا یہ اشک ہمارا تن تمام

ہی تن محزون مین باقی دل مضطر کہان
ہوگیا اکسیر اس سیماب کا معدن تمام

داغ پیری نی تجلی زار دل کو کردیا
اس چراغ صبح سی یہہ گہر ہوا روشن تمام

ہمسری وہ مصرع ہو موزون جو فرشتی سی نہو
گر مسیحا سی سخن ہم مصرع سوزن تمام

سوز دل کی کچہہ نہ پوچہہ اے ناوک انداز دا
آب ہوکر بہگیا پیکان کا آہن تمام

وصل کی شب اُنکی مونٹونکی نہ سرخی پوچہئی
آتش بی دود سی جل جائیگا دامن تمام

تا کجا ذکر سواد سرمۂ چشم بتان
جل گیا بارود سی اے فیضی پیراہن تمام

حیدرآباد دکن مین ہین ہم
چین سی اپنی وطن مین ہین ہم

صبح سی پاس ہی محبوب صبیح
باغ نسرین و سمن مین ہین ہم

دید سبزان دکن رہتی ہی
راتدن سیر چمن مین ہین ہم

نہین نکلا کبھو ڈوبا جس کا
غرق اُس چاہ ذقن مین ہین ہم

جب سی وہ راحت جان ناخوش ہی
مبتلا رنج و محن مین ہین ہم

ساتھہ ہی گور مین بھی وحشت عشق
بو کہلای سی کفن مین ہین ہم

منہ کہان ہی جو بتائین ہم تمین
آپ کی وصف دہن مین ہین ہم

کس سی کرتی ہین نکیرین سوال
گور مین ہین نہ کفن مین ہین ہم

کیا کہین شامت قسمت ای فیض
قید زلفون کی شکن مین ہین ہم

سرد مہر لیسی جلاتی ہو تم
آگ پانی مین لگاتی ہو تم

چال کیسی یہہ چلن ہی کیسا
سکہ ہمپر ہی بٹہاتی ہو تم

کیا طلسمات ہو ہستی ہستی
اٹھہ اٹھہ آنسو رولاتی ہو تم

پہرون کوٹہی سی اُترتی ہی نہین
کس کو جہنڈی پہ چڑہاتی ہو تم

چال کیا چلتی ہو اٹکہیلی ہی
خاک مین ہمکو ملاتے ہو تم

ہی وہ کم ظرف رہی سکا خیال
جام کو مئے تو لگاتی ہو تم

وہ کہلاڑی ہو کبوتر کی عوض — ہوش عالم کی اُڑاتی ہو تم
بات ہی یا گلوری مُنہ مین — حرف مطلب کو چباتی ہو تم
تیکھا کھا کھا کی مواجاتا ہون — طیش کسواسطی کھاتی ہو تم
کان پر سی گئی گولی میری — کیسی گل چہری اُڑاتی ہو تم
چاند ماری مین چلو تو پ چلی — اب تو فیندی مین جاتی ہو تم
بھولجاتی ہین مری ہاتھ اور پانون — گل سی جب گال پھولاتی ہو تم
گر نہین شوق زبان بندی کا — کس لئی قفل چڑھاتی ہو تم
کاٹی کہاتی ہی شب وصل مجھی — سانپ گیکیو بناتی ہو تم
سن لو کھٹ راگ ہمارا ہی کہو — جب نہ تب اپنی ہی گاتی ہو تم
خاتمہ فیض کا ہی بوسی پر — ق — کس لئی آنکھہ دکھاتی ہو تم

گڑ دیی سی جو کوئی مرتا ہو
کیون اُسی زہر کھلاتی ہو تم

کیا تماشہ دکھائین غنچون کو باغ جہانمین ہم — جینی سی شگفتہ آسی ہین عشق دہانمین ہم
یاد کمر مین ہین کبھی یاد دہان مین ہم — برزخ ہین دو عدم کی مگر درمیانمین ہم
پھر دلمین عشق کعبہ ابرو ہی جلوہ گر — اک روز قبلہ ہونگی خدا کی مکانمین ہم

نخل چنار آتش ہجران نی کر دیا
جلتی ہین اپنی نالہ آتش فشان ہین ہم

کعبہ ہی اُٹھہ کی بیٹھہ رہی جا کی دیر ہین
بھولی خدا کی یاد کو یا دبتا نہین ہم

آئین برای فاتحہ پیران پارسا
دیتی ہین جان کوئی بت نوجوا نہین ہم

پہنی قبای آب روان جب سی یار نی
جھکجھولی کھاتی رہتی ہین آب و انہین ہم

بوسہ تو دیجیئی لب جانبخش کی زکوۃ
رہتی ہین فکر زندگی جاودا نہین ہم

آتی ہین یاد غنچہ دہن وقت جان کنی
ہین منتظر بہار کی فصل خزا نہین ہم

موہی نہ پیچ ہی نہ رگ جان نہ وہم ہی
آنکی کمر کو سمجھی تھی کیا کیا گمان ہین ہم

احمق ہوی آپ سی کر سی طلب کری
رہتی ہین کوسی دلبر عرش آشیا نہین ہم

ای فیض خط و زلف کی مشتاق صبح ہین
مشہور ہین قلمرو ہندوستا نہین ہم

کیا غم جو آرہی چمن ما سوا ہین ہم
ہین محو سیر باغ و ورا الورا ہین ہم

اپنی کبھی تلاش نہ کی چوک یہہ ہوی
برسون رہی خراب تلاش خدا ہین ہم

آتی ہی شش جہت سی نظر صورت آپکی
جب دیکھتی ہین آئینہ آئینما ہین ہم

کوسون ہین دور کعبہ دل کی طواف سی
ہر چند آرہی ہین فضای صفا ہین ہم

مست می الست ہین روز ازل سی ایک
جب سی بلی کہی ہین پھنسی ہین بلا ہین ہم

آیا کوئی نظر نہ کبھی آپ کی سوا
آئی ہین جب ہی جلوہ گہ ماسوا مین ہم

کیونکر نہ کعبہ پیر طریقت کو جائی
پہونچی ہے دولت انکی مقام صفا مین ہم

پائی نجات آج طفیل حباب عشق
کل تک یہی تھی کہری ہوئی خوف و رجا مین ہم

ای فیض اپنی گہر ہی مین اسکا پتا ملا
جس بت کی جست و جو مین گئی تھی گیا مین ہم

کرین ہم کس کی پوجا اور چڑہائین کسکو چڑہاوے ہم
صنم ہم دیر ہم بتخانہ ہم بت ہم برہمن ہم

در و دیوار ہی نظر و نمین اپنی آئینہ خانہ
کیا کرتی ہین گہر بیٹھی ہی اپنا آپ درشن ہم

محبت ہی تو اپنی سی عداوت ہی اپنی سی
ہین آپ ہی دوست اپنی ہم ہین آپ ہی اپنی دشمن ہم

کب اٹھتی ہین اٹھائی سی کسی شیخ و برہمن کے
ورد لب ہی اپنی مار کر بیٹھی ہین آسن ہم

جسی غیب آپ سمجھی ہین شہادت جسکو جانی ہین
بنا رکھی ہین اپنی دل لگی کی یہہ گہر انگن ہم

ہدایت ہمسی ہی پیدا ضلالت ہمیہ ہی شیدا
کبھی ہین رہنما اپنی کبھی ہین اپنی رہزن ہم

نہ قیل و قال سی مطلب نہ شغل اشغال سی مطلب
مراقب اپنی رہتی ہین جھکا کر اپنی گردن ہم

رہا کرتی ہین پہرون محو نظارہ مین ہم اپنی
سراپا ہو رہی ہین اتو اپنی آپ درپن ہم

ہوا ای فیض معلوم ایک مدت مین ہمین تھی وہ
جپا کرتی تھی جسکی نام کی دن رات سمرن ہم

اغیار کو قدا پنا دکھایا نکرو تم
ناحق مجھی سولی پہ چڑہایا نہ کرو تم

غیرون کو قریب اپنی بٹھایا نکرو تم
گھر مٹھی ہوی فتنی اُٹھایا نکرو تم

ہوگی مجھی ورآپکی تلوار کا ڈورا
لوگو نہین پتنگ آکی اڑایا نکرو تم

سیٹی کی صدا سن کے ٹھہر تا ہی مرا جی
ساتھہ ابسی کبوتر کا اڑایا نکرو تم

ہوجاتی ہین بی شبہ قضا بسکی نمازین
مسجد مین خدا کی لئی آیا نکرو تم

غیرونکو پلایا نکرو ہاتہ سی بادہ
ہر روز مجھی زہر کہلایا نہ کرو تم

رہتا ہی شب خونکا تصور مجھی دن بھر
مسی کی دہری لب پہ جمایا نکرو تم

سر کرتے نہین فیضؔ کو جی دینی سی کچھہ خوف
تلوار سی ابرو کی ڈرایا نہ کرو تم

ہوگئی ہین اندنون کچھہ عقل سی معذور ہم
ہی جو نزدیک اپنی اسکو جانتی ہین دور ہم

ہی کھان رائی کدہر مرتی کھانکا پیکہنا
ہین کبھی ناظر ہم اپنی اور کبھی منظور ہم

جسنی تعلیم انا حق دی تجھی روز الست
ہین اُسی استاد کی شاگرد اسی منصور ہم

جب سی دیکھی ہنی ستارق تری ای نور عین
چشم عالم مین ہین بشکل مردمک مستور ہم

واسی نادانی کہ ہین انجام سی کیا بیخبر
دو ہی دن کی زندگی پر ہوگئی مغرور ہم

صورت انسان سی بہتر کوئی صورت نہین
ہی قصور اپنا جو ہون مشتاق دی حور ہم

سنگ و خشت دیر و کعبہ مین ہین کبتک خراب
کعبۂ دل ہی کو گہر اُسکا ہی کرین معمور ہم

عبدیت کی بہس مین کچھہ ہمسی بڑہ چڑہ کے نہین
وہ گئی دن جب نون کہتی تہی کچھہ مقدور ہم

مسئلہ کیا پوچہتی ہو فیضؔ حیر و قدر کا
مدتون مختار رہی اب ہوگئی مجبور ہم

شفا کی قسم ہی نہین خواہان شفا ہم
بیمار ہین لیکن نہین کرتی ہین دوا ہم

کعبہ مین نمازین کئی کرتی ہین قضا ہم
جب دیکہتی ہین آپ کی انداز ادا ہم

کثرت گہ ایجاد مین بہولی ہی کسو کو
موجود نہین جانتی ہین تیری سوا ہم

ہین مظہر ہادی و مضل جملہ خلایق
کہئی تو کہین کس کو بُرا اور بہلا ہم

ای خضر چٹیلی لب جانبخش کی ہین یاد
رکہین گی زبان پر نہ کبہی آب بقا ہم

آیا جو کوئی سامنی مارا ہی کیا وہ
ابرو کو سمجہتی ہین تری تیغ قضا ہم

کس وضع سی ہو دل لگی اک بت بہی نہین ہے
کعبہ ہی ارادہ ہی چلی جائین گیا ہم

جس دن سی ہدف سینہ ہوا تیر مژہ کا
آفاق مین مشہور ہوی قبلہ نما ہم

پروا نہین گر شمع نہین بزم مین اپنی
داغ دل سوزان کو سمجہتی ہین دیا ہم

مرتی ہین تمہاری لب پرشور کی غم مین
کرتی ہین تو حق نمک آج ادا ہم

قبضہ مین تری تجہ رنگین کی ہین جب سی
پستی ہی رہی آٹھہ پہر رنگ حنا ہم

جب عالم تقدیر سی اطلاق مین آئی
کیا کفر ہی اسمین جو کہین بت کو خدا ہم

اٹکھیلیون کی چال کو موقوف ہی کیجئی
مٹی ہین و لی صورت نقش کف پا ہم

والشمس سی والیل تلک ضبط ہی ہے
من یا درخ و زلف مین صبح و مسا ہم

ای شیخ حرم یاد رہی بت جو نہون گی
کعبہ کی طرف منہ نکرین گی بجز ا ہم

محفل مین ہماری نکرو ذکر کسی روز
حال اسکا مفصل تمہین دیتی ہین سنا ہم

ناصح نہین ابلیس ہی وہ نام پر اس کی
پڑھتی ہین اعوذ اور کہی لاحول و لا ہم

سودای سر زلف مین ہی نقد مری پاس
اسباب پریشانی خاطر ہی فرا ہم

ہی بال سی باریک تن زار سراپا
جس دن سی ہین وابستہ گیسوی دوتا ہم

عشق خم ابرو مین تری ای بت بی مہر
مثل مہ نو ہو گئی انگشت نما ہم

وہ عاشق لیلی ہی تو ہم آپ کی عاشق
انصاف بھی ہی شرط کجا قیس کجا ہم

شاہدی یہان سلسلہ عالیہ ای فیضی
سرکار مین گیسو کی ہین پیچم و خطا ہم

ہو گئی محو میان یا رہم
دیکھتی ہین غیب کی اسرار ہم

کھائین گی جب تیغ ابرو یار ہم
ایک کی دو ہونگی دو کی چار ہم

انکی ستی کی نہین نیہا رہم
ایک دن ہونگی گلی کی ہار ہم

کہتی ہین صحبت سی ننگ و عار ہم
شکل چشم یار ہین پیار ہم

جای پہلو مین کسی گل کی نہین
ہین مگر خار سر دیوار ہم

یاد رکھنا ایک دن کھا جائینگی
مورچہ بنکر تری تلوار ہم

سلسلہ اشکون کا جاری ہوئی دو
پہن لین گی موتیون کی ہار ہم

ماری جائین جب طپنچہ سی رقیب
کیون نہ گل چہری اڑائین یار ہم

زلف والون سی ہی جبین پوچہی
بی خطابی جرم ہین سرکار ہم

آپ ہی فرمائی انصاف سی
کھائین کب تک گیسون کی مار ہم

اونی پونی لو یہہ ہی مفلس کا مال
پہنتی ہین دل سربازار ہم

محو یاد عارض گلرنگ ہین
کرتی ہین مشق خط گلزار ہم

کھائی اس شیرین دہن کی تیغ جب
ہوگئی ہین والی قندہار ہم

جب سی ہتی پر کھلاڑی کی چڑہی
جیت کر دیتی ہین بازی ہار ہم

عشق گیسو نی کیا ہی بدحواس
دیکہی گر رسی کو تو سمجہی مار ہم

آئینگی خلوت مین جب وہ بی نقاب
لوٹ لین کی دولت دیدار ہم

پھر کسیکی بار خاطر ہی نہین
ق پائین محفل مین جو آنکی بار ہم

تم ہی فرماد و جناب انصاف سے
پوچہتی ہین کافر و دیندار ہم

کفر و دین ہی جب ہمین مطلب نہین
کیا کرین یہہ سبحہ و زنّار ہم

رات دن گردش مین کہتا ہی فلک
کچھ ہی ہین انسان یا پرکار ہم

طاق پر رکھی محبت یار نی
بن گئی نقش در و دیوار ہم

می کشی سی توبہ کرنی کی نہین
ساقیا ہین صادق الاقرار ہم

سرخروئی کی تمنا ہی بہت
عرض تجھہ سی کرتی ہین ای یار ہم

حکم اگر ہووی چیا جائین ابھی
بدلی پڑی کی تری تلوار ہم

ای تنزل ہو ترا خانہ خراب
ہو گئی مجبور تہی محتار ہم

خیر ہی تا کی شرارت خیر ہی
پھک گئی ای آہ آتشبار ہم

ساتھہ حیرانی رہی گی گور مین
لی چلی ہین حسرت دیدار ہم

غم نہین گر بند دروازہ ہوا
کب تلک بیٹھین پس دیوار ہم

اُڑ کی پہونچین گی تری کوٹھی پہ رات
ہین غلام جعفر طیار ہم

آئی جب سی اس خراب آباد مین
ہین کبھی مست اور کبھی ہشیار ہم

جب سی اُس گل کی ہوا خواہ نہین ہین
باغیون کی ہین نظر مین خوار ہم

جب گذر جائیگا سر سی آب تیغ
جائینگی اس وار سی اُس پار ہم

فیض جب سی ہی خیال وصل و ہجر

جیتی ہین مرتی ہین سو سو بار ہم

مست مے الست نہین آج کل سی ہم
صدر الصدور بزم مغان ہین ازل سی ہم

قطع امید و آرزوی وصل ہو چکی
نرخ ہو رہی ہین آپ کی لیت و لعل سی ہم

رسوای خلق کس کو کرین گی جناب عشق
کردین کی دلکو دو رجب اکدن نعل سی ہم

گلچہری زیر خاک اڑائین گی تا ابد
ماری گئی ہین یار کسی کی رفل سی ہم

ترسا بچی نہ پوچہین پتا عیش باغ کا
واقف ہین لکہنو نہ فرنگی محل سی ہم

رہتی دی کوی یار مین دم بہر تو ای خون
پھر پھر کی آسی ہین ابہی شست و پنج سی ہم

ماری ہو بی اجل ہمین کاندہا ہی بی بچی
تا جلد سرفراز ہون نعم البدل سی ہم

پہرتا ہی نعلبین جہانگتا ایک ایک قیب آج
ہین کل سی ہم نعل بت سیمین نعل سی ہم

ہو وی نحوست آسکی سعادت سی منقلب
تشبیہ خال رخ کو جو دیوین زحل سی ہم

پتلی طلسم کی ہو نہین اس مین شبہ کچہہ
اگاہ ہین جناب کی ایک ایک کل سی ہم

جہوٹا جہان کا ہی جو ناصح ہی شیخ کا
آتی نہین فریب مین اسکی زمل سی ہم

لب چشپ ہین آپ کی جو گئی بہی بہشت مین
میٹہا کرین گی منہ کو نہ بہولی عسل سی ہم

دیوانی جب سی یار پریزاد کی ہوی
محفوظ ہین سزا و جزای عمل سی ہم

بوی غرور و کبر سی ملو ہی اُن کا مغز
ملتی نہین ہین اس لئی اہل دول سی ہم

دیکھی نہ آنکھہ اٹھا کی دمن کی طرف کبھو
کردین گی ذکر آپکا جسوقت نل سی ہم

ابرو ہین دونو مطلع دیوان حسن و عشق
تشبیہ کیونکہ دین نہین بیت الغزل سی ہم

مرنی سی پہلی ای ملک الموت مر چلی
احمق نہین کرین جو ملاقات اجل سی ہم

انسانیت سی دور ہی تشبیہ دین اگر
بہونری سی تل کو رخ کو تمہاری کنول سی ہم

کیا اصل صورت اور ہیولی بیان کری
آگاہ حال سی ہین نہ واقف محل سی ہم

حصن حصین عشق مین آئی ہین جیسی فیضؔ
فارغ ہین کفر و دین کی جنگ و جدل سی ہم

مرتا ہون درد عشق سی پیدا دوا نہین
دار المرض یہہ دہر ہی دار الشفا نہین

کچھہ غم نہین جہان مین اگر مین رہا نہین
وہ کون ہی جو آکی یہان مر مٹا نہین

اتبک ہماری خاک پہ اترا ہما نہین
شاید کہ استخوان مین ہا کچھہ مزا نہین

دست طلب کریم کی ہرگز دہا نہین
وابستہ آستین سی اپنی قبا نہین

نکہت صفت چمن سی ہم ایسی گئی سبک
پونہچی کسو کی گوش تک آواز پا نہین

دشمن کو بھی نصیب نہو درد عشق دوست
یہہ وہ مرض ہی خلق ہی جسکی دوا نہین

مثل حباب چشم کحل کی یاد مین
ہم روی ہوٹ ہوٹ کسینی سنا نہین

کیا احتیاج کحل ہی چشمون کو بعد مرگ
بس ہی مجھی غبار اگر تو تیا نہین

ہو تو بہی خاک راہ کسی خاک رکا — بہتر جہانین اس سی کوئی کیمیا نہین
عنقا کی طرح گوشہ نشینی کر اختیار — خبر نام یہان نشان کسو کا رہا نہین
ای رہرو مقام فنا فکر کوچ کر — آواز ارحیل ہی بانگ درا نہین
روشن چراغ داغ ہین ای شامت خجل — کیا غم ہمین جو مشعل راہ فنا نہین
عبرت کا ہی مقام جو تہی شاہ جم جناب — قاقم کی جا نصیب انہین بوریا نہین
کیا سخت سرزمین ہی عدم کی نواح کی — یاران رفتہ کا اثر نقش پا نہین
ایسا ہون ناتوان کہ نقاش دہر ہی — خاکا مری شبیہ کا اب تک اٹھا نہین

آہن دلان دہر بہی کرتی طواف فیضی
پتھر کوئی مزار مین آہن ربا نہین

جن ہین انسان ہین پردی ہین حجاب ہین — آپ ہر ہر شان مین مستور ہین
ہی ترقی و تنزل کا یہہ کہیل — کل تہی مختار آج ہم مجبور ہین
حال سنیئی اُن کی قرب و بعد کا — جان سی نزدیک تن سی دور ہین
مدرسی مین خلق کی شکل ضمیر — ہم کبہی ہار و کبہی مستور ہین
دل کی آئینہ مین شکل شخص و عکس — آپ ناظر آپ ہی منظور ہین
ہر بن موسی تجلی ہی عیان — ہم نہین انسان کوہ طور ہین

کیا کہین حال اپنا یا معبود ہم
عبدیت کی بہیں مین معذور ہین

شرع ساقی مین ہوی ہی می حلال
قاضی و مفتی نشی مین چور ہین

وہی ہی سو لی قامت دلدار فی
فیض اپنی وقت کی منصور ہین

کعبہ مین کیا ہی اور شوالی مین کیا نہین
پر چشم حق شناس تجھی واعظا نہین

ہین مبتلا دوئی مین یہہ سب زاہدان شہر
ان احولون کو ایک کبھی سوجھتا نہین

کیا کفر ہی مقیم جو ہم دیر مین ہوی
وہ کونسا مقام ہی جس مین خدا نہین

کیونکر نہ سمجھون بادہ پرستی کو دین حق
مین رند عشق باز ہون کچھہ پارسا نہین

دعوی ہی لقای یار کا دعوی ہی بی دلیل
صورت سی اپنی آپ ابہی آشنا نہین

تقلید سی جو مین سوی اطلاق آگیا
دیکھا جدہر وہی ہی کوئی دوسرا نہین

کی سیر مین نی گلشن ایجاد کی مگر
ہرگز نظر مین رنگ دوئیکا جما نہین

مانند سایہ آٹھہ پہر ساتھہ ساتھہ ہون
قدمون سی مین حضور کی یکدم جدا نہین

ہر ہر جہت مین پھرتی ہین بدلا کی ہیں کو
ہین آپ ہی آپ غیر نہین ہی سوا نہین

بتلاؤنگا خدا کا پتا کیا کسیکو مین
معلوم آجتک مجھی میرا پتا نہین

وحدت کی سیر رہتی ہی کثرت مین بھی ہمین
اپنی نظر مین تیری سوا دوسرا نہین

کرتی ہین بی دہان زبان گفتگو فیض
ایسا کلام ہمنی کسیکا سنا نہین

ایسی جلنی کی ہمکو پیاہ نہین
شام اگر ہی تو پھر پگاہ نہین

رخ کو تشبیہ مہی دون کیونکر
زلف ہی یہہ شب سیاہ نہین

کیون دل اپنا ہرا ہی ڈوان ڈھل
گرز نخدان کی اُسکو چاہ نہین

جب یہہ ٹھہری رخ اُسکا ہی مصحف
لون جو بوسہ تو کچھہ گناہ نہین

عہد مین اپنی یار ظالم کی
کونسا لب ہی جسپہ آہ نہین

ہون شہنشاہ ملک وحشت مین
غم نہین سر پہ گر کلاہ نہین

دور قاتل مین سب ہین فریادی
لیکن اک بندہ داد خواہ نہین

آہ سوزان اثر کری کیا خاک
کوہ غم ہی یہہ برگ کاہ نہین

کیونکہ ثابت ہو میرا خون تیرے
کوئی شاہد نہین گواہ نہین

پھر جو للچای تیغ ابرو کی
اپنی مرنی مین اشتباہ نہین

ہر گدا کا ہی قصد کیون اسی فیض
رہ عدم کی جو شاہ راہ نہین

غیر حق پر مری نگاہ نہین
بت بہی پوجون تو کچھہ گناہ نہین

قوس کیون بولتی ہین ابرو کو
تیر اگر یار کی نگاہ نہین

وہان مجھی یارنی شہید کیا
جس جگہ ایک بھی گواہ نہین

شیخ کوی بتان مین سجدہ نکر
بتکدہ ہی یہہ خانقاہ نہین

بحر الفت کی رہ کنار ہی پر
یہہ وہ دریا ہی جسکو تھاہ نہین

آنکھہ میری ابھی لگی ہی یہان
ای دل زار بس کراہ نہین

زلف کو شام کہہ نہ صبح سی تو
رخ روشن ترا جو ماہ نہین

لوگ سیدھی مجھی سناتی ہین
پاس جب سی وہ بیگواہ نہین

نقش پای بتان پہ سر کہیی
ایسی عالم مین سجدہ گاہ نہین

ہی تلوّن مزاج مین اُن کی
گاہ ملتی ہین مجھہ سی گاہ نہین

اک نہ اک دن اُتارین گی یار
غم نہین تن پہ گر قباہ نہین

مغفرت کی امید ہین ای فیض
ہمسی چھوٹا کوئی گناہ نہین

دھوکی ہین آب کی ہی فنا کیون سراب مین
ہی اعتبار شرط حیات وحباب مین

اُن ابرؤن کا عکس گری گر شراب مین
آنکھین کئی ہلال نظر آفتاب مین

غفلت مین ہی بندہا کمر یار کا خیال
عنقای مغرب ل نظر آتا ہی خواب مین

مجھکو ہوای بادہ کشی نی کیا شہید
تاثیر تیغ تیز ہی موج شراب مین

لب پر سی اپنی زلف کو سرکا دیا کہین
آنی لگی شراب کی بو مشک ناب مین

رتبہ ہلال عید کا بڑہ جای لا کہہ چند
وہ شہسوار پانون رکہی گر رکاب مین

سو جہی حرم کی دیر سی اگتا گئی جو ہم
لطف خدا نہان ہی بتون کی عتاب مین

اُس بادہ نوش نی مری خط کو جلا دیا
کچہہ فرق وہان نہین ہی کتاب و کباب مین

عمر ابد نصیب ہوی کشتہ جو ہوا
تاثیر آب خضر ہی خنجر کی آب مین

ذکر خدا مین آگئی زلف بتان کی یاد
راہ خطا نہان ہی طریق ثواب مین

مجھکو شب فراق مین ہی رنج بی شمار
داخل ہی روز ہجر بہی روز حساب مین

پیر مین دن کو رات سمجھتا ہون صبح شام
کٹتی ہی زندگی مری فکر خضاب مین

مجھکو فراق یار دو آبہ سی کم نہین
گنگ و جمن کی سیر ہی چشم پر آب مین

اُس نے ہرہ وش کی بزم مین ناشاد مین ہوا
تاثیر غم ہی نالہ چنگ و رباب مین

گر مین حکایت رخ گلگون بیان کرون
سعدی بہ بخشین مجھہ سی گلستان کی باب مین

ای خاکسار کوی فنا کچہہ عجب نہین
عرصہ بہت قلیل ہی یہان ماہ تراب مین

کہدی یہہ کوی عاشق بیت الحرام مین
ق معشوق و می حلال ہی عہد شباب مین

لیتا ہون بوسہ لب جانبخش ہو سو ہو
کٹتا رہون لحاظ عذاب و ثواب مین

مر بھی گیا مگر نہ گئی یاد زلف یار
اسی فیضؔ پر خاک بھی ہو پیچ و تاب مین

عکس اُسکی چشم کا نہین جام شراب مین — نرگس کی پھول ہین قدح آفتاب مین
ای رشک مہ نہ مُنہ کو چھپا تو نقاب مین — اندھیر ہو رہا ہے شب ماہتاب مین
پیتا ہون فراق رخ برقتاب مین — پیدا چمک ہوی ہی مری اضطراب مین
فارغ ہون اکل و شرب سی عہد شباب مین — آٹھون پہر ہون فکر شراب و کباب مین
عشق کمر مین رہتا ہون شب بھر عذاب مین — چیتی مجھی ڈراتی ہین آ آکی خواب مین
بعد فنا ہوا ہی کتان کا کفن نصیب — پای ہی موت مین نی شب ماہتاب مین
مشغول وصف رشک گلستان ہین صبح شام — عالم ہی بوستان کا ہماری کتاب مین
زخمون مین چور عاشق و معشوق ہو گئی — تلوار آپ کس لئی رکھتی ہین ڈاب مین
ساقی اگر شکار کری کچھ عجب نہین — بوی شراب آتی ہرن کی کباب مین
بنکر حسین آئین نکیرین قبر مین — دی مین نی جان یار کی عہد شباب مین
کر فکر ساز عیش ہوی موی تن سفید — ہی لطف می کشی کا شب ماہتاب مین
کچھ بھار یوج عشق نی باقی نہین رکھا — ہلکا ہوا ہون مجھ ہر شیخ و شاب مین
کیا اُن کو جور حلقۂ گیسو رقم کرون — قاصد کو پھانسی دیتی ہین خط کی جواب مین

امید وصل یار کی مجھکو نہین اُمید
گہر یاس کا ہی اس دل خانہ خراب مین

اس دل جلی کی یاد کرو وقت مے کشی
جب تک نہو کباب مزا کیا شراب مین

نزدیکی بتان مین ہوا ہون خدا سی دور
حاصل مجھی خداب ہوا ہی ثواب مین

پیش نگاہ ہی عرق آلودہ زلف یار
پانی کی سانپ پھرتی ہین چشم پر آب مین

بانی کا جزو دان پہ گمان ہوگا خلق کو
لکھتا ہون وصف انمی گیسو کتاب مین

در پردہ لوگ مرتی ہین منہ ڈھانپ ڈھانپ کر
ہی موت عاشقون کی تمہاری حجاب مین

ہنگام قیل وقال جھپکتی ہی میری آنکھہ
بجلی کی تاب ہی تری باتونکی تاب مین

ابطال جزو لاتجزی محال ہو
وہ غنچہ لب کری جو تامل جواب مین

سچ ہی کہ نردبان حقیقت مجاز ہی
پایا خدا کو ہمنی بتون کی ثواب مین

اس سی طلوع روز ہی اس سی طلوع نشاط
کیا فرق ہی شراب مین اور آفتاب مین

شیرین لبون کی وصف کی تاثیر دیکھئی
ہین چیونٹیان ہزارون ہی اپنی کتاب مین

ہم انکی انجورہ سی پانی پین جو فیض
مرجائین یار ڈوب کی چینی بھر آب مین

گنگ وجمن کی سیر ہی چشم پر آب مین
عوطی لگا رہا ہون میان رود آب مین

ہا تو لنسی ہون فراق کی دن بھر عذاب مین
پھرتی ہین رات کو ملک الموت خواب مین

مین وہ گنہگار ہون عہد شباب مین
دن حشر کا تمام ہی میری حساب مین

مانو کہا رخ اپنا چھپا و نقاب مین
بیٹھی گی خلق چار پہر آفتاب مین

گر چھپ نہ جای وہ رخ روشن نقاب مین
بیٹھلائین آفتاب کو ہم آفتاب مین

کہتی ہین عکس رخ وہ گر اکر شراب مین
اک آفتاب اور بہی ہی آفتاب مین

کیا کوی اعتراض کری منہ پر آپ کی
سہو و خطا نہین ہی خدا کی کتاب مین

پہیرین نہ آپ مصحف رخ کو ادہر ادہر
مین فال دیکہتا ہون خدا کی کتاب مین

کہتی ہین لوگ خال رخ صاف دیکہکر
نقطی لگی ہین مشک کی خدا کی کتاب مین

افشان کی وصف کا یہہ اثر ہی کہ یک قلم
تاری نہی جو نقطی لگی تہی کتاب مین

چہوٹا تو منہ ہی بات بڑی کس طرحسی ہو
اسواسطی تامل انہین ہی جواب مین

محفل مین اپنی ساقی عیسی خصال ہی
پیتی ہین بادہ ہم قدح آفتاب مین

افشان چہڑک کی حارس وشن پکہتی ہین
تاری چہٹک رہی ہین شب ماہتاب مین

ایسا خطا سرشت ہون مین ہی تمام عمر
رکہا کبہو قدم نہ طریق صواب مین

لگتی ہی اگ جب وہ غضب ہمپہ ہوتی ہین
سمجہو تو ایک تاب ہی انکی عتاب مین

پینا چہپا کی بادہ اخلاص ہی حلال
ای شیخ دیکہہ غور سی ام الکتاب مین

گنتی ہو تم جو پانچ سوار و نہین آپ کو

ای فیض کس شمار مین اور کس حساب مین

میری انگی پتنگ لڑتی ہین — دم رقیبون کی صاف کٹتی ہین
ہین وہ اپنی بناؤ مین مصروف — کام میری بنی بگڑتی ہین
نہین دیوانہ اُس سہی قد کا — کیون گلی میری طوق پڑتی ہین
زلف پیچان سی اُنکی خوف نہین — سانپ زہریلی ہم پکڑتی ہین
ندیان پہر لہو کی بہتی ہین — ٹانکی زخمون کی پہر اُدھڑتی ہین
سر چڑہاتی ہین آپ شانی کو — پیچ کیا کیا دلون مین پڑتی ہین
دل سی کیجی نہ ذکر مو کمران — بال اس آئینہ مین پڑتی ہین
دست رنگین کی دو اگر بوسی — چور مہندیکا ہم پکڑتی ہین
دیکھکر زلف کی اسیرون کو — ق سنبل باغ جب اکڑتی ہین
غیب سی اُس قصور پر ہر صبح — کوڑی موج صبا کی پڑتی ہین
ہم نہ بولین گی گیر و مومن سی — ق دونو دیوانی ہین جھگڑتی ہین
دیر و کعبہ مین ہر صباح و مسا — غیر ہی کون کس سی لڑتی ہین
کوئی تدبیر بن نہین آتی — ق جب بگڑتی ہین وہ بگڑتی ہین
یہہ مثل وہ ہی اک نشد دو شد — تیغ پر تیغ اور اجڑتی ہین

اُنکی ہر جزو کو ہی مجھہ سی لاگ ق صلح کی ساتھہ ہی بگڑتی ہین

رات آتی ہی وصل کی جب فیض
لب مری اُنکی لب سی لڑتی ہین

گو فرشتہ سی ہم بگڑتی ہین ۔ پر کہان تمسی پوری پڑتی ہین
لوگ لاکھون ہی فقیری گھڑتی ہین ۔ آپ میری زبان پکڑتی ہین
جب سی چوری گیا ہی اُنکا ہار ۔ ہم گلی ایک اک کی پڑتی ہین
ای دل زار غل نہ کر اتنا ۔ مغز کی میری کیڑی جھڑتی ہین
اُنکی قامت کا تذکرہ نہ کرو ۔ ہم پہ لاکھون ہی بانسی پڑتی ہین
غوطہ پانی مین کیون لگاتی ہو ۔ سیکڑون ہی کی دم اکھڑتی ہین
تلوی سہلائین غیر صاحب کی ۔ ہم پڑی ایڑیان رگڑتی ہین
سرد مہری نہین وہ کرتی ترک ۔ ہم اسی وجہہ سی اکڑتی ہین
یہہ جنون کی ہوا بندہی ہی کہ پہر ۔ اندنون ہم ہوا سی لڑتی ہین
جب یہہ ٹھیری وہ شخص ہی ہم سی ۔ انکی قدمون سی کب بچھڑتی ہین
باہر آیا کرو نہ باندہ کی تیغ ۔ سیکڑون گھر بسی اُجڑتی ہین

اُنکو شطرنج کا ہی شوق ای فیض

مری منصوبہ سب بگڑتی ہین

ہم زنخدان کی چاہ کرتی ہین
پانی کچی گہڑون سی بہرتی ہین

جوچرالیوین کا جل انکھون کا
ہم کب انکی نظر مین بہرتی ہین

واعظو کیا حصول بک بک سی
ہم سی بگڑی کہین سدہرتی ہین

ہوی جس موت مین خوشی انکی
ایسی مرنی پہ ہم تو مرتی ہین

یہانتک آسیب عشق کا ہی اثر
لوگ سایہ سی میری ڈرتی ہین

ساتھہ اغیار کی ہی سرکوشی
ق بات کرتی ہین اور مکرتی ہین

دل کو میری اڑا لیا کس نی
وہ تو کانونپہ ہاتھہ دہرتی ہین

کوچی کٹنی ہین ضعف کی ہاتھون
ہم جو اُس کوچہ سی گذرتی ہین

کیا کرین شکوہ جفای بتان
وہ تو چہیڑا ہمین پہ دہرتی ہین

واعظ شہر کس حلاوت سی
ق ذکر جنات و حور کرتی ہین

کوی کیسی ہی چاٹ دی ای فیضی
ہم کہان حلق مین اُترتی ہین

جب سی وہ یار اپنی پاس نہین
دل ٹہکانی نہین حواس نہین

مر چلی لب چپا چپا کر ہم
ایک بوسہ کی اُنسی آس نہین

آتش ہجر کا سمندر ہون — نار دوزخ سی کچھہ ہراس نہین
جب نہ تب مبتلای رنج رہا — مجھکو عشق ان تو نکاراس نہین
ہی جو ہمرنگ اسکی رخسی تو کیا — گل مین وہ بو نہین تو باس نہین
ہین تلاش معاش سی بی فکر — ہجر مین ہمکو بھوک پیاس نہین
بی لباسی ہی حسن مادرزاد — کیا قباحت ہی جو لباس نہین
کیا کرون قصد سیر باغ جہان — کوی جانان سی جی اداس نہین

یار سیمین عذار پاس تو ہی
فیض کیا غم ہی جو پاس نہین

شان و شوکت کی احتیاج نہین — کیا ہمین غم جو تخت و تاج نہین
کردیا ہی فراق نی بی حس — ہمکو ہجران مین کام کاج نہین
درد سہری سنگہا و زلف مجہی — نخلخی کی کچھہ احتیاج نہین
ہجر کا درد جان کھاتا ہی — مرض موت کا علاج نہین
جب سہی ہی پای تخت دشت جنون — سر مرا زیر بار تاج نہین
زلف والون کو جو سر اہو نہین — کچھہ پریشان مرا مزاج نہین

فیض قرب جوار یار تو ہی

فکر کیا پاس گر اناج نہین

ہون جان کنی کی وقت بھی لفونکی تار مین
سونی سپولئی نہین دینگی فرار مین

ہون مضطرب تصور مژگان یار مین
کانٹونپہ لوٹتا ہون رہ انتظار مین

حد ناتوان ہون فرقت دندان یار مین
عالم خلال کا ہی مری جسم زار مین

دیپی ہی میری قتل کی وہ شوخ لالہ رو
لالی پڑی ہین جان کی فصل بہار مین

آتا ہی یاد دشت مین جب وہ غزالہ خو
پھرتا ہون دوڑتا ہوا ہرنون کی ڈار مین

تم اپنی گیسو ونکو نہ کہولو ہوا کی وقت
مٹی خراب مشک کی ہوگی تتار مین

غش آگیا ہی پنجہ رنگین شوخ سی
مین سو رہا ہون سایہ نخل چنار مین

کیون آپ دانت رکھتی ہین کنگھی کی دانت پہ
کیا ہی سوای زہر کی دندان مار مین

گھر کو تب فراق نی جنگل بنا دیا
کرتا ہی سائین سائین مراجی نجار مین

کاوش تہی لاش سی بہی کسی گلعذار کو
مین بعد مرگ دفن ہوا خار زار مین

جب ہم مری تو وہ بھی کسی پر ہوی سوار
گھر مکڑیون کا ہی کفن تار تار مین

شکر خدا معاش کی بالکل نہین ہی فکر
گھر ہاتھہ آگیا ہی جو نکی جوار مین

کیا خاک خون بہا کی عوض مین طلب کرون
کوڑی بہی نام کو نہین انکی کٹار مین

موتی چگین گی ہنس مری خاک گور سی
دیتا ہون جان حسرت دندان یار مین

فیض اُس سیاہ چشم کی دیکھی تو ہو گئی
دھوکا ہی ایک روز ہرن کی شکار مین

عمر اپنی کٹ گئی در وحدت کی آڑ مین
رکھا کبھی نہ ہم نے قدم بھیڑ بھاڑ مین

بانی سپولیون کی ہماری نظر مین ہی
بال اوس نے سر کی کھونس دی جب ڈاڑھ مین

بنیان رب کو ڈھا کی جو افسوس کرتی ہو
کیا آیا ہاتھ آپ کی میری بگاڑ مین

ہی شوق دید باز یکا در پردہ پھر انھین
روزن نئی دو چار پڑی ہین کواڑ مین

پہلو سی میری جای دل بی ادب کہین
برہم مزاج یار ہوا چھیڑ چھاڑ مین

انکھون مین بیٹھہ کر مری نظارہ کیجیے
جلوہ شرار طور کا ہی ہر پہاڑ مین

بی وجہ منہ پر انکی نہین پھر چھٹی نقاب
کرتی ہین وہ شکار پھر اسی تٹی کی آڑ مین

جل بھن رہا ہون آتش فرقت سی غم نہین
چولہی مین جای یہہ دل سوزان کی بھاڑ مین

اٹھی جو ہم بگڑ کی بت بد مزاج سی
چھپ کر رقیب بیٹھہ رہی پٹ کی آڑ مین

دیوٹہی پہ رہنی دیجیے دیوانون کو نہاب
زنجیر ہی تو چاہیے آخر کواڑ مین

دیوانہ کب تک آپکا تنکی چپاکری
بیٹھا کرین حضور نہ چلمن کی آڑ مین

بوسہ تو مانگتی ہین بت بد مزاج سی
مُنہ کی نہ کھائین فیض کہین چھیڑ چھاڑ مین

کچھہ نفع دین کا نہین دنیا کی مال مین
یہہ مال کام پر نہین آتا مآل مین

پابند جب سی دل ہی مرا زلف و خال مین
پہنت ہی مجھکو سلسلۂ دانیال مین

آتی ہی بو لہو کی تمہاری گال مین
دل ہی کسیکا یا کوئی پٹرا ہی کال مین

ابرو ہلال مہر جبین نجم خال رخ
حق نی تمہین کمال دیا ہر کمال مین

تری کمر کی عشق نی مارا ہی ای میان
دفنا مجھی لپیٹ کی چتیی کی کھال مین

ہر چند خواب مین بھی یہی فکر ہی مگر
مضمون خال کی نہین آتی خیال مین

کیونکر نہ خاکسار در یار ہو رہون
حاصل صفای تن ہی مجھی ریگمال مین

حمام سی تو آپ نکل آئی کر کی غسل
مین غرق ہو گیا عرق انفعال مین

دفنا دو مجھکو سرو کی پودی جہان ہین نصب
ہون مین شہید عشق قد نونہال مین

تشبیہ اسکی مین لب و دندانسی کیونکہ دون
موتی مین ہی یہہ آب نہ وہ رنگ لال مین

عشق مژہ مین دشت نوردی نہو سکی
تو ٹی ہین کانٹی سیکڑون پای خیال مین

لاشہ مرا اٹھائین بزرگان کوی عشق
مارا گیا ہون عشق بت خرد سال مین

مردی بحد سی اٹھتی ہین سنکر صدا پی ہا
اعجاز عیسوی ہی مگر تیری چال مین

ہی نزع مین بھی یاد کسی رشک برکی
پیدا کیا کمال یہہ ہمنی زوال مین

مقتول چشم مست ہون ہنگام دفن کی
میری کفن کو رنگ مغیلان کی چھال مین

ہو صاف میری لاش سی کبتک کدورتین — مدفون ہو رہا ہون غبار ملال مین
کوچہ ترا ہی وادی ایمن مری لئی — جلوی ہین برق طور کی برق جمال مین
کس چیز سی مشابہت اسکی کمر کو دون — باریک بات ہی نہین آتی خیال مین
عزت کی ہی ہوس تو زبان اپنی بند کر — ذلت سوا حصول نہین کچھ سوال مین
کیا منہ ہی بدر کا جو تری منہ پر آسکی — ناخن کا تیری حسن نہین ہی ہلال مین
اک کم سخن کا کشتہ ہون ای منکر و نکیر — کیون بخشتی ہو مجھہ سی سوال و جواب مین
لاکھون جوان داؤ مین دنیا کی آگئی — صدہا بھری فریب ہین اس پیر زال مین
آتا ہی روبرو تو چمکتا ہی آئینہ — ایسی خدا نی دی ہی چمک تیری گال مین
کی تو نی جب سی بات ترا کلمہ گو ہوا — ہی سحر سامری کا تری قیل و قال مین
دونو جہان کی کام سی فرصت نہین مجھی — فکر مآل مین ہون کبھی فکر حال مین

روتی ہو یا دزلف مین لیکن یہہ ڈر ہی فیض
کیڑا نہ کاٹ جای کوئی بر شگال مین

مری آنکھون مین رہنی کو عبث کرتی وہ چیلی ہین — زمانی مین کہین ایسی نہین گہر ہندی سیلی ہین
ڈراتی ہو کسی ای جان من گیسوی پیچانسی — بہت سی کالی ایسی ہمنی ایک چوٹی مین کیلی ہین
رجال الغیب کو باریکی صنعت ہمنی دکہلاتی — کمر کا وصف لکہنی جب قلم باریک چیلی ہین

ہزارون کٹ گئی لاکھون ہوئی ٹکڑا نکی ہاتھ پر
پتنگ اُس بت نی اس انداز سی پیچ مین ڈھیلی دی ہین

لب اسی زاہد عسل کی چاٹ پر آتی ہین جنت مین
کسی کی ہم لب شیرین کی ایواغط چٹیلی ہین

رقیبون کی نہ گھبرا یا کرو چپ چپ کے اہی شہر
دہری جاتی گلی کوچون مین شکو صدقے سیلی ہین

خدا کی ہی قسم اے بت سنا ہون دیر و کعبہ مین
تری تیغ نگہہ کی مومن و کافر چٹیلی ہین

یہان آگی مری افلاک کی رفعت کا پیچا ہی
بلند ایسی طریق عشق مین لاکھون ہی ٹیلی ہین

کہینگی ہم بھی پہنتی گیسوون پر مار آبی کی
نہا دہو کر وہ پٹھی ہین ابھی بال انکی گیلی ہین

گئی ہین بھول سیٹی نغمہ سنجان چمن ای مخلص
ہوا کر ساتھ رنگینو کا جسدم وہ زرفیلی ہین

غم شیرین مین جو جو کوہکن نی رنج جھیلی ہین
بہت سی پاٹ ایسی عاشقی مین بھی بیلی ہین

موی پر بھی نظر مین صورت اخلاص باقی ہی
لحد مین قل کی ڈھیلونکی عوض اکھونکی ڈھیلی ہین

ہزارون ہمنشین مرتی ہی جنکی بی نقابی پر
کفن مین منہ لپیٹی اب وہ مرقد مین اکیلی ہین

رقیبونکی ابھاری گھر سی باہر کیون نکلتی ہو
نہیں ہی صنعت کاون بہت کرڈی کسیلی ہین

کلام تلخ بھی انکا حلاوت سی نہین خالی
غلط ہی یہہ کہاوت نیم کی کڑوی کریلی ہین

کہوی سی وہان کہا چھپتا ہی کیونکر دل میرا
تری کوچہ سی ٹیڑی ٹیڑی ہی سب ہمشتاقون کی گلی ہین

کرین اُس خوش کمر کی خال عارض کی صفت کیونکر
جگر پر مرغ دل کی عیب کی لگتی خلیلی ہین

کبھی طفلی جوانی آپکی ہی انکو اسپر بھی
کبھی ہمکو جہلاتی ہین کبھی دیتی جھیلی ہین

گذر معصوم کا قدمون تلک یا پیر کیسا ہو
چلی آتی ہین دن بھر مسیحی رات تو نکو ملی ہین

جناب یوسف مصری سی ہین تشبیہ کیونکر ہم
حسینان جہان اگی تری کوچی کریلی ہین

بھری ہین ہین جو جو تیر ہین چلکر نکال آہن
دلاسنتی ہین خلوت مین برآمدہ اکیلی ہین

کرین سب دیروانی فیضؔ کی کھونسی نظارہ
حقیقت مین گرو ہین جن کو وہ سمجھی ہین چیلی ہین

رخ روشن نہان ہی آنچل مین
بجلیان کوندتی ہین بادل مین

پیستی ہین مجھی جلاتی ہین
ہین وہ مصروف مسی کاجل مین

شہر مین کیا ہی اسی جناب جنون
چلئی منگل منائین جنگل مین

نفس سرکش ہی زیر وحشت سی
شیر مارا ہی مین نی جنگل مین

نالی کرتی ہین عاشق وحشی
شیر گہاڑتی ہین جنگل مین

جب نہ تب تان لیکی جنگلی کی
وہ گلا کاٹتی ہین جنگل مین

صاف چہل جاتی ہین چہلاوی کو
ہی طلسمات انکی چہل بل مین

مونگ دلتا ہی میری چھاتی پر
کیا بری خو ہی انکی اردل مین

کہکشان کا گمان ہوتا ہے
زرق برق انکی ہی بیہکل مین

وہ برآمد ہین روشنی کی سا تھہ
خون میرا جلی گا مشعل مین ٭

برگ گل ہین وہ ناخن رنگین
اُنگلیان ہین گلاب کی قلمین

حسن کیا چیز عشق کیا شی ہی
نہین آتا کچھہ اپنی اٹکل مین

دہونہ گنگا مین عارض گلگون
آگ لگجا ئیگی ابہی جل مین

ہم بہی در پردہ مرہی جائینگی
گر یو ہین وہ رہین گی اُچہل مین

شعلی اُٹہتی ہین دل سی پی پی
ساقیا کا گ دی نہ بوتل مین

کیون نصیب دشمن کی لون بوسی
ہی کہان یہہ مزا امر بیل مین

بہون کی ہلتی ہی ہو گیا بہونچال
دیکہیی کیا ہوا یسی ہل چل مین

پینگی پیچوان کب تک آپ
چلیئی مینڈہی لڑائین جنبل مین

دل عاشق ہی گر نجا ئی کہین
باندہ رکہین جناب آنچل مین

دوارکا کی بگڑ گئی ہی ہوا
جائین متہرا سی کشن گوکل مین

چار ابرو کی لی صفائی جہٹ
جسنی دیکہین حضور کی قلمین

جان دیتا ہون یار تر سا کر
ہین مسیحا شریک کونسل مین

فیض پیار چشم ساقی ہون ق توڑتا دم ہون آج مین کل مین

گاڑدین میکدہ کی دلدل مین

ہلال عید ہی ساقی نمود بادل مین
مہ صیام گیا لا شراب بوتل مین

گئی نہ موسم پیرمین بھی حرارت عشق
دبی رہی کئی برسون یہہ آگ بھوبل مین

جلائیی اسی خلوت مین شمع کی بدلی
دھوان نہین ہی مری داغ دلکی مشعل مین

دیار عشق مین ہوتا نہ پا و بارا وہ
جو ہوتی عقل سا کچھہ بھی ایندن مل مین

جو دیکھا چشم حقیقت سی بیشم ہین دونو
نہین ہی فرق دوشالی مین اور کمل مین

جناب موسی عمرانکو ہم بتا دینگے
شرار طور کی جلوی ہر ایک کنول مین

کرو کی تا بکجا درد سر کا حیلہ حضور
کبھی تو آئیگا عاشقون کی صف دل مین

جو دیکھہ پای مہ عید ڈورہو اسپر
ہلال ہی وہ پری اُس پر یکی شکل مین

مری نظر مین کنہیا کو دیکھہ اور آدہا
کبھو نہ جاونگا متھرا مین اور گوکل مین

جو برق طور ہی دیکھی بھبک کی رہجاوی
وہ رق برق ہی انکی سنہری آنچل مین

لکھین گی ہر ورق گل پہ وصف غنچہ دہن
جو ہاتھہ آئین ہماری گلاب کی قلمین

تمہاری وحشیون کو عمر خضر ہو نصیب
زیادہ شہر سی آبادیان ہین جنگل مین

سحا سبہ سی زمانی کی مطلع ہون مگر
حساب عشق کچھہ آتا نہین ہی اٹکل مین

یہی ہی عرض پس مرگ یار ساقی سی
بنی مزار مری میکدہ کی دلدل مین

جو آج پیر خرابات سوی دشت چلی
ارادہ کل سی ہی منگل منائین جنگل مین

نہین سنای کلام اُسنی بی نقط ہم کو
لکہین ہین شعر گئی صنعت معطل مین

تبون کی عشق مین کعبہ کو چہوڑ چہاکی فیض
تانک وی ہوی بیٹہی ہین اگی دیول مین

انکی قامت کا تذکرا تو نہین
پہر قیامت کہین بپا تو نہین

پوچہہ لو اُنسی زلف پیچان کو
مشک اگر ہم کہین خطا تو نہین

خوف آندہی سی مین کرون نکہی
داغ دل ہی یہہ کچہہ دیا تو نہین

جا بہڑا بی ستون سی جو شیرین
آسی فرہاد کی قضا تو نہین

مرتبہ کا اگر لحاظ نہو
ہی وہی ایک دسرا تو نہین

یاد مین ہون جو اُنکی چوٹیکی
پڑی پیچہی کوئی بلا تو نہین

جگہٹا ہی تیونکا آٹہہ پہر
کہر خدا کا ہی دل گیا تو نہین

توپ نجتی ہی گہر گیا اپنی
مجہہ سی کی یارنی وفا تو نہین

بی گناہونکا قتل کرتا ہی
کوچہ یار کربلا تو نہین

کیون مکدر ہو قبلہ وکعبہ
ق کچہہ کسی نی کہا سنا تو نہین

دیر سی اُٹہیی چلی کعبہ مین
بت خفا ہین خدا خفا تو نہین

کیون نہ کلوا سی کروں بیعت ❀
رند ہون فیضؔ پارسا تو نہین

بام پر چڑھ کی وہ اترا تو نہین
پھر زمانہ تہ و بالا تو نہین

کشتیان نوح بناتی ہین عبث
موج زن اشک مین یا تو نہین

مجھ سی کہتی ہین لپٹ کر شب وصل
جیمین کچھہ اور تمنا تو نہین

قتل وہ کس لئی کرتی ہین مجھی
لب مین اعجاز مسیحا تو نہین

جمع ہی خلق خدا منع کرو
مین تڑپتا ہون تماشا تو نہین

قتل عشاق مین دن رات ہی محو
وہ بلا کوہی مسیحا تو نہین

دل جو اس طفل کو پھر دیتی ہین
سخت نادان ہین دانا تو نہین

افعی زلف کو چھیڑین کیونکر
یاد ہمکو کوی لٹکا تو نہین

مُنہ چھپائی ہوی جاتی ہو کدھر
خونکا آپ سی دعوا تو نہین

پی بر پی تیر لگاتی کیون ہو
ڈھیر عاشق کا ہی تو دلو نہین

کون ڈرتا ہی بھلا ابر دسی
تیغ ہی پر اُسی قبضا تو نہین

کشت دل سبز ہو قاتل کیونکر
ابر شمشیر برستا تو نہین

بار غم سونپ کی فرماتی ہین
سر پہ کچھہ آپ کی بھجا تو نہین

روبرو آئینہ روبیٹھی ہین
ہوگیا ہی مجھی سکتا تو نہین

کیا ہوا مین نی جو محرم کو چھوا
اسمین کچھہ سونی کی چڑیا تو نہین

ترک دنیا ہی کہن ہم جو کرین
کوچہ اُسکا نئی دنیا تو نہین

دو اُٹھا جلد مژہ کی چلمن
ہمسی کچھہ آپ کو پردا تو نہین

دن دئیی چاہ ذقن مین جو گرین
فیض پینا ہون کچھہ اندھا تو نہین

دنیا مین اُن بتون سی جو آنکھین چورا نہین
عقبی مین کیا خدا کو بھلا مُنہ دکھاؤنمین

مُنہ سی تری ثقاب جو ایمہ اُٹھاؤنمین
خورشید کو بھی دھوپ مین دن پھر بٹھاؤنمین

گر ہو جوار بہاٹی کی منظور اُنکو سیر
اسی بحر اشک جوش پہ مینڈہی لڑاؤنمین

رہجای شب کی شب جو خیال اُسکا پیش چشم
آنکھونمین پتلیونکا تماشا دکھاؤنمین

وہ غنچہ لب جو توپ چلی آی باغ مین
گلچہری خوب صحن چمن مین اُڑاؤنمین

کہنی پرایری غیری کی ہرگز چلو نہ تم
طوبی کی جب تلک نہ بناؤن کہڑاؤنمین

راج آپکا ہی یا کسی ہر لونگ کا ہی راج
چوٹی کا نام غیر لی اوکوڑی کہاؤنمین

کہنیچی ہی سون ہے یار نی پرسون سی آجتک
فرقت کی شب کا حال اُسی کیا سناؤنمین

کل بہی منا منا کی تہکا پر منا نہین
پڑتا ہون آج یار کی پہر ہات پاؤنمین

لینی لگی ہین غیر سی وہ تہ نشا نکا کام
ای فیض کہئی کوفت کہا تک اٹھائین

ایک ایک گھاٹ پر کئی برسون رہا ہون مین
محرم سی کچھہ کچھہ آپکی محرم ہوا ہون مین

سائی کسی سی تجھکو بدائی کسی سی ہی
کیا بی وقوف ہون جو ترا آشنا ہون مین

کیا ڈر سپولیا ہی اگر تار تار زلف
کیسا ہی ناگ ہوی اسی کیلتا ہون مین

گھبرا یون جہلاتی ہو مجھی اک بوسی کی لئی
عاشق بنا نہین ہون ہنڈولا بنا ہون مین

دیکھی نہین ہین جنبی ابہی تک گہون کے بال
قرب ہوا اس کی کہین آرہا ہون مین

تلوار تول تول کی رہجاتی ہو سچک
تم بزدلی جناب ہو یا تھرجیا ہون مین

مانجہی یہ کیون پتنگ چڑہاتی ہو جب تب
ہوتا ہی دوڑ ہر کوئی اور کٹ رہا ہون مین

ای دوست مجھہ سی ہو سکی گی کبہی یہہ بات
وہ چاہین دشمنون کو مری انکو چاہون مین

وہ شہسوار ایک بہی لکہتا نہین ہی خط
کاغذ کی گہوڑی سیکڑون دوڑا رہا ہون مین

بھاوین مری نہین ہی دہما چوکری تری
ای وحشت اپنی جامہ سی باہر ہوا ہون مین

صورت کو جسکی دیکہہ کی پڑتی ہین سب دو
صلواۃ اسکی منہ سی کہڑا سن رہا ہون مین

تنکی ہی جن کی عمر سر عشق مین ہوئی
انسان فیض کا ہیکو ہون کہرا ہون مین

پیمار نہ آنکھین ہین نہ لاچار ہین پلکین
آنکھین تری خونریز ہین خونخوار ہین پلکین

ہی مردمک چشم تری نقطۂ مرکز
گردش مین اگر صورت پرکار ہین پلکین

نیسان چیا تا ہی مجھی دیکھتی ہی آنکھ
ای یار رگ ابر گہربار ہین پلکین

اس پارسی کیا مرہم کافور سی ہوگا
جراح دل وجان سی اس پار ہین پلکین

منہ پر تری عاشق صف محشر مین کہینگی
ابر دسنج یا دہ ہی گنہگار ہین پلکین

تلوار نہ لو مول اگر باڑ کوئی دی
تیغہ کی طرح آپ کی خمدار ہین پلکین

آئینہ مین کرتی نہین کیون سیر یا مین
ریحان سی کئی درجہ طرحدار ہین پلکین

انگہونکو تری دیکھہ کی بیمار ہوا مین
ای یار مری موت کی آثار ہین پلکین

پیمار نگہہ کا ہون نہین ہی مجھی کہٹکا
آنکھین گل نرگس ہین تری خار ہین پلکین

کہتی ہین تری دیدۂ مخمور دم خواب
اللہ کی قدرت ہی ملنسار ہین پلکین

خط سبزہ ہی رخ گل ہی دہن غنچہ ہی قد سرو
تو باغ ہی خار سر دیوار ہین پلکین

کرتی ہین انہین دیکھہ کی ڈنڈوت ہمین
ای فیض مری یار کی اوتار ہین پلکین

معجزہ سحر کرامات تماشا پلکین
اس زمانہ مین لقب کہتی ہین کیا کیا پلکین

سر مو فہم مین آتا نہین مطلب کیا ہی
چیستان یار کی آنکھین ہین معما پلکین

رخ ترا نور کا بکا ہی خدا شاہد ہے
مثل موسیٰ کی ہوئین محو تجلی پلکین

ہو رہا ہی شب فرقت مین تلی اوپر دم
جب سی دیکھی ہین تمہاری نہ وبالا پلکین

ایک دوا نسی ہو قتیل انسی ہون لاکھون رعایت
قاتل خلق ہین آنکھون سی زیادہ پلکین

شوق سی تیر نشانہ پہ لگائین لیکن
ڈر یہی ہی نکرین خون کسیکا پلکین

سوزش آنکھونمین تری ہی سبب بادکشی
سحر و شام کیا کرتی ہین پنکھا پلکین

مینے اس خوف سی آنکھین نہ لڑائین اُس سی
برچھیون کا مجھی دیتی رہین دہوکا پلکین

نگہ تیز تری کرتی ہی مجروح مگر
چلنی کر ڈالتی ہین یار کلیجا پلکین

تیر کہنا ہی کوی کوی سنان لیس کوی
جنگ کا رکہتی ہین سامان مہیا پلکین

گرد پیش انکی ہی آنکھون کی پہرا کرتا ہین
ہوتی مخلوق مری گرہمہ اعضا پلکین

ہی تری مردمک چشم کنہیا اے بت
کر رہی ہین حسن و گھنگ کی پوجا پلکین

اور کچھہ آرزو ای مرد مواب انکو نہین
قتل عشاق کی رکہتی ہین تمنا پلکین

کس طرح صحت و آرام سی گذری اپنی
دیکھنی والون کی ہین درپی ایذا پلکین

آنکھہ اغیار سی ای یار لڑا تو نہ کہیے
فاش کردینگی تری چشم کا پردا پلکین

جب سی ہمار لکہا ہی شعر افی آن کو
چشم کی غم مین ہوئین سوکہہ کی تکیا پلکین

نہ کرو آری بلی جلد دکھا دو صورت

فیض کی دلمین کیا کرتی ہین پر نہین

آتا ہی لب پہ شکوہ جو ربتان کہان — کرنی کہ بات ہی مری مُنہ مین زبان کہان
ہی میری خوشیار مین اُسکی عنان کہان — تنہا ہی مجھہ سی تو سن عمر روان کہان
نذر سگان کو چہ محبوب ہوگئی — ملتی ہین اب ہما کو مری استخوان کہان
انکی روانگی نی کیا ہی مرا یہ حال — تہی ورنہ اس طرح مری آنسو روان کہان
اس حیلہ سی پکارتی ہین قبلہ آپ کو — دیتی ہین پانچ وقت مؤذن اذان کہان
دیوانہ اُس سری ہون اسی وجہ ای پری — کنتون نی تیری کھائین مری ہڈیان کہان
دیتی ہین کب جواب وہ میری سوال کا — ہین بی دہن ازل سی اُنہین ہی زبان کہان
پیٹھی ہی رہیی چہانو نی اب کیا ضرور ہی — ناز آپکا اُٹھائیگا یہہ ناتوان کہان
مین مرمٹا تلاش مین لیکن ملا نہ کھوج — یارب چلی گئی مری عمر روان کہان
کوئی حرم مین کوئی کلیسا مین دیر مین — پہرتی ہین لوگ ٹوہ مین تیری کہان کہان
سیدہی ہی بات سہ کلستان دہر کی — جس تخل کو بہار نہین ہی خزان کہان
کیا حال پوچہتی ہو نشیب و فراز کا — ہم ہین جہان زمین ہی کہان آسمان کہان
سرکس طرح سی مین قدم یار پر رکہون — دیتی ہین پاس رہنی مجہی پاسبان کہان
دو چار روز اور ہی تگ و دو ہی یہین — ہستی سی تا عدم ہی سراور میان کہان

ہم گھومین لاکھہ مثل فلک گرد سکی لیک
ہوتا ہی مہربان مہ نامہربان کھان

شاعر جنہین سمجھتی ہو تم اپنی رغم مین
انکو زبان کھان مری آگی دہان کھان

ای فیض بوسۂ لب جانبخش لی ہی لو
ملتی ہی مفت زندگی جاودان کھان

طرفین کو طلاقت شرح و بیان نہین
انکو دہان نہین مری منہ مین زبان نہین

ہون ناگوار طبع بد و نیک بعد مرگ
چھوتی سگ و ہما ہی کبھی استخوان نہین

بعد فنا بھی گم ہون کمر کی خیال مین
میری مزار کا کہین پیدا نشان نہین

جاتا ہی کیون دلا ذقن یار کی طرف
اندہا ہوا ہی کیا نظر آتا کنوان نہین

سمجھی گا کون کشتۂ مہ طلعتان ہمین
بہر کفن نصیب خدایا کتان نہین

کیون آپ سر بجیب تفکر ہین خیر ہی
ذکر دہان تنگ ہی کچھہ چیستان نہین

آٹھون پہر ہی فکر میان و دہان یار
مجھہ سا حضور مین تو کوئی غیب دان نہین

دعوت سگ و ہما کی کری کیا یہہ ناتوان
ہی صرف پوست گوشت نہین استخوان نہین

سوتی ہین کیا ہی چین سی آسودگان خاک
دنیا مین گور سی کوئی بہتر مکان نہین

وحشت نی میری بانون نکالی ہین پیٹ سی
ہمسایہ مین کسی کی یہان بیٹریان نہین

میری لحد کی گرد نہ گھومین سگ و ہما
جز مشت خاک زیر زمین ہڈیان نہین

کیون تیغ تیز کرتی ہو یار کی باڑ پر
سنگ لحد مرا ہی یہہ سنگ فسان نہین

ہندو بچون کی وصف سی کیا کام ہی مجھی
ہی یہہ دکن قلمرو ہندوستان نہین

قالب مین روح بھی نہین رہتی ہی روز ہجر
وہ جب سی میری پاس نہین تن مین جان نہین

کرتا ہون آہ و قد خمیدہ سی غم کو صید
گو پاس میری تیر نہین ہی کمان نہین

رہتا ہون وصف بار وی جانا نہین بیقرار
مچھلی کی وضع گو مری منہ مین زبان نہین

جیتا ہون سوز غم سی کسیکو نہین خبر
یہہ آگ وہ ہی نام کو جس مین دھوان نہین

حال سبکروان عدم کیا رقم کرون
کاغذ قلم ہی لیک سیاہی وان نہین

تاثیر ساحری ہی تری شاعری مین فیضی
افسوس ہی کہ ناسخ جادو بیان نہین

کصروف وصف خوبی چشم بتان ہو مین
ساحر نہین ہون شاعر جادو بیان ہو مین

کسطرح قطع مرحلہ عشق مجھہ سی ہو
نقش قدم ہون گرد رہ کاروان ہو مین

حال شب وصال کہون کیا مثال شمع
ہون سود بھر بزم پر اپنا زیان ہو نہین

آیا نہ سوز عشق کا انکنے زبان پہ حرف
کہنی کو مثل شمع سراپا زبان ہو نہین

بار غم و بال خط یار کیا کہون
مور ضعیف سی بھی کہین ناتوان ہو نہین

بال آگیا ہی کاسہ سر مین پس فنا
زیر زمین بھی نالہ ما نوک سنان ہو نہین

ہون خاکسار ماہ رخ عرش آستان — کہنی کو ہون زمین پہ مگر آسمان ہونمین

کیا کام ما خدا سی خدا سی ہی کام فیضؔ
بحر فنا مین کشتی عمر روان ہون مین

ہو رہی ہین مشتعل جسم کہن کی ہڈیان — جل رہی ہین مشعلون کی طرح تنکی ہڈیان

اے صبا خاک گلستان کرنہ تو برباد مفت — دفن گلشن مین ہین مرغان چمن کی ہڈیان

آسیای چرخ پیسی لاکھ پستی ہی نہین — سخت تر ہین سنگ سی بھی کوہکن کی ہڈیان

حال وحشت کا لکھون کیونکر نہ جا کر دشت مین — جای خامہ ہین قلمدان مین ہرن کی ہڈیان

کامل و ناقص مین کیا ہی فرق مرجانیکی بعد — ہین مساوی بعد مردن مرد و زن کی ہڈیان

کوہکن کا دانت ہی مدت سی ای شیریں خصال — نیشکر ہین خسرو شیریں دہن کی ہڈیان

کیا کرون لیکر عصا کو ناتوان ضعف ہون — پاس کہتا ہون غزالان ختن کی ہڈیان

استقامت گرم ہی تو ای بت آتش مزاج — جل کی خاکستر ہوئین ہر برہمن کی ہڈیان

سرخ سبحہ لیکی مشہد پر نجا ای بحر حسن — شاخ مرجان ہین تری گلگون کفن کی ہڈیان

گو رہین ہی ہی خیال بادشاہی ہمکو فیضؔ
ہو گئین طعمہ ہما کا اپنی تن کی ہڈیان

در ہو صحرا مین اگر مشک ختن دریا مین — مچھلیان دشت مین پہ ہون ہرن دریا مین

بن مین ممکن ہی نہ ای مشفق من دریا مین
مچھلیان دشت مین پیدا ہون ہرن دریا مین

نہ بیابان مین یہ عادت نہ چلن دریا مین
مچھلیان دشت مین پیدا ہون ہرن دریا مین

زلف وخط ہوئین اگر عکس فگن دریا مین
خلق ہون سنبل وریحان کی چمن دریا مین

غنچہ گل نظر آی ہمین ہر ایک حباب
منہ اگر دہوی کوئی غنچہ دہن دریا مین

فرقت بازوی محبوب مین روتی ہین بہت
مثل مچھلی کی ہمارای وطن دریا مین

دہن وچشم ولب وقد کا اگر ذکر کرون
ہون ابہی چار طرف چار چمن دریا مین

پر توافگن ہوا گر آپ کا روی روشن
کعبہ وکہلائی دی ای قبلہ من دریا مین

تہوک دی پان چبا کر وہ اگر غنچہ دہن
ہوی ہر ایک گہر لعل عدن دریا مین

ہجر گیسوی ملیحان مین اگر اشک بہین
غرق ہوجائین ابہی ہند و دکن دریا مین

وہ سیہ چشم اگر زلف کو اپنی دہوئی
ہوی پیدا نجد امشک ختن دریا مین

دیکہتا کیا سوی گرداب ہی ای بحر کرم
پر توافگن ہی ترا چاہ ذقن دریا مین

آشنا سیکڑون دم توڑ ہی ڈالین اپنا
تیر فی جای جو وہ عہد شکن دریا مین

باقی از اکی بہون شاہان دریا مین

ہی دم گریہ صبیحون کا تصور ای فضیں
لہلہاتا ہی گلستان سمن دریا مین

بحر من اشکہای ہی ای حی اکبر

اس بت کی نہین خوف سی قرآن بغلمین
پہرتا ہون دبای ہوی ایمان بغلمین

کس طرح نہون میر ملامت کا نشانہ
بیٹھا ہی کوہی تو وہ طوفان بغلمین

کیا عیب جو بٹھلائین مجھی اہل ہنر پاس
بٹھلاتا ہی انسان کو انسان بغلمین

تو وہ ہی پریزاد دکھاویون اگر ہم
بلقیس کو رکھین نہ سلیمان بغلمین

کیا ہوی غم زلف مین حال اپنا سخن تک
پھر شام سی کچھہ دل ہی پریشان بغلمین

آرام سی رہتی ہی نہین جان کسی شب
جس روز سی ہی یہہ دل نادان بغلمین

دکھلادی رخ صاف پہرای آئینہ رو آج
ہی کل سی مکدر دل حیران بغلمین

ہرگز نہ اٹھی فتنہ تو دیر کہن سی
بیٹھی جو کہو وہ بت فتان بغلمین

آیا جو ہم آغوشی جانان کا تصور
مارا مژہ شوخ نی پیکان بغلمین

کیونکر نہ لکھون مین صفت عارض کاکل
رکھتا ہون شب و روز قلمدان بغلمین

مین بیٹھہ گیا پاس تو وہ بول اٹھی فیضؔ
آپ بیٹھی ہین جان نہ پہچان بغل مین

دل ہی کعبہ مرا پر آگ نہین
ان بتون کی کہین سی لاگ نہین

تو سن عمر کس طرح سی تھی
یہہ وہ گھوڑا ہی جسکی باگ نہین

اشک سی کب ہو سرد آتش عشق
بجھی پانی سی یہہ وہ آگ نہین

پوچھتی کیا ہو گیسوؤنکا حال
کہین زہریلی ایسی ناگ نہین

فیض ڈرتا ہی اس سی کیون اشنا
آدمی ہی وہ شوخ باگ نہین

گیسوی پیچدار کی دیکھی قرین جبین
دیکھی نہوی جس نی کبھی عنبرین جبین

دکھلا خدا کی واسطی اسی نازنین جبین
دیتی ہین جان کہتی ہوی ہم جبین جبین

بجلی لحد مین کوندگئی مین چمک گیا
آتی ہی یاد یار کی زیر زمین جبین

آہون پہر رہیگا اندہیرا جہان مین
ہرگز چھپا نہ اسی بت خلوت نشین جبین

کہتی ہین اپنی عکس سی وہ آئینہ مین دیکھیہ
ایسی کسی نی خواب مین دیکھی نہین جبین

ناقص ہو جو کوئی مہ کامل کہی اسی
ہی مہر سی بہی حسن مین بڑہ کر کہین جبین

روشن رہیگا نور کی بکون سی کنج لحد
ای رشک مہ دکھادی دم واپسین جبین

ہین سیکرون ہی غنچہ دہن اس چمن مین لیک
تمسا نہین ہی ایک بہی گل یاسمین جبین

گیسوی مشکبو ہین دہوان دہار دو گواہ
کیونکر کہین نہ یار تجھی آتشین جبین

ہو جای بی نقاب جو وہ غیرت بہشت
اش اش کریگی دیکہہ کی ہر حور عین جبین

کیونکر دماغ عرش پر اس ماہ کا نہو
افشان ستاری ہین تو سہر بریں جبین

ہو جائیگی تمام خدائی جبین پرست
دکھلا نہ ہر کسی کی تئین ای حسین جبین

انکو فلک جناب کہی کیون نہ خلق فیض

ابرو ہلال عید ہی ماہ مبین جبین

ویران ہین آسمان و زمین جب ہمین نہین
وہ بہی کوی مکان ہی جس مین مکین نہین

تمسا جہانمین سیج ہی کوئی نازنین نہین
لیکن نیاز مند بہی مجہسا کہین نہین

اللہ ری موشگافی صناع لم یزل
موی کمر سا یہان کوئی باریک بین نہین

پہر کیون ہر ایک داغ جگر ہو گیا سپر
چین جبین یار اگر تیغ کین نہین

مجروح کر دیا مجہی انکار وصل نی
تیغ دو دم سی کم نہین تیری نہین نہین

دیکہا جو حسن یار زلیخا نی یہی کہا
یوسف بہی ہین حسین پر اتنی حسین نہین

دست طمع دراز کرین کس کی آگی ہم
پاس اپنی وہ قبا ہی جسی آستین نہین

ہم ہین فقیر لیک شہ ملک فقر مین
جز پوست تن پرہنی کوی پوستین نہین

کرتا ہون دید روزن مرقدسی دور کی
کیا غم ہی فیضؔ پاس اگر در مین نہین

کہنی مین ای ملیح تری ہمکو شک نہین
حد بی مزہ وہ حسن ہی جس مین نمک نہین

وہ باتہہ کام کا نہین کچہہ اسمین شک نہین
پہونچا جو ہات یار کی دامان تک نہین

تاثیر ہجر آئینہ رو کیا پیا کرین
لگتی شب فلق مین پلک سی پلک نہین

مشتاق اُسکی دید کی آنکہین مری ہوئین
دیکہی کسی نی خواب مین جس کی جہلک نہین

ہرچند خوش خرام ہی کبک دری ولے
تیری خرام ناز کی اُس مین لٹک نہین

پہنی ہی جب سی یار نی پوشاک صندلی
سر مین ہماری درد نہین ہی جھک نہین

دن رات اپنی ساتھہ گھماتا ہی کس لئی
ان مہوشون کی چاہ مجھی اسی فلک نہین

دون گو شمالی اُسکو جو اترآی ای نسیم
غنچہ کی منہ مین اسکی دہن کی مہک نہین

یاران رفتہ ایسی دبی پاون چل بسی
کانون تک آئی پاؤنکی اُنکی دھمک نہین

کہتا ہی کس لٹک سی وہ محبوب خوشخرام
کس کام کی وہ چال ہی جسمین لٹک نہین

جو یار مسی رکھتی تہی اخلاص لیست مین
آئی برای فاتحہ وہ گور تک نہین

ہم ہی فقط ذلیل نہین ای جناب دل
سرکار حسن وعشق مین کسکی ہتک نہین

ای ضعف ہجر مین بہی پٹکتا تجھی مگر
کوچی مین یار کی کوئی کرتا کھٹک نہین

رو رو کی مین نی عرض بہی کی کس لیسی پہ
ہس ہس کی تمنی زخم پہ چھڑکا نمک نہین

ان مہوشون کی خوف سی پٹہی ہین بیخبر سب
ہم انکہہ اٹھا کی دیکہتی سوی فلک نہین

نسبت پریسی حور سی کس کس سی مین تجھی
آئی نظر ہمین کبہی پرچھائین تک نہین

آتی نہ غش مین برق تجلی کو دیکہکر
موسی نی یار شوخ کی دیکہی پہڑک نہین

برسون رہی زلف مسلسل سی کشمکش
آئی انہون کی بیچ مین ہم یک پیک نہین

سب ہین اسیر دام توہم مین ای میان
اثبات مین کمر کی تری کسکو شک نہین

حال میان یار سی آگہ نہو نگی آپ
ہو گی جناب غیب کی جنبک کمک نہین
آئی ہر ایک شیعہ دسمنی برای سیر
یہہ باغ داغ عشق ہی باغ فدک نہین

ای فیض صف چشم سیہ کیا رقم کرون
ایسی یہہ دو ہرن ہین کہ انمین چمک نہین

کہین تمسی کیا ہم زمانی کی باتین
کری ہی ٹہکانی لگانی کی باتین
جو کرتی ہین یہان گہر بنانیکی باتین
وہ کرتی ہین مٹی مین جانی کی باتین
مجہی اب کی لوگونپر آتا ہی رونا
جو سنتا ہون اگلی زمانی کی باتین
جو کہنی کی باتین ہین کہتی نہین ہم
سناتی ہین تمکو سنانی کی باتین
عجب گوہی تہی مرنی والی جو مجہکو
سناتی تہی جی ہی سی جانیکی باتین
سنین پند گویونکی کیا واہیاتین
نہین یاد انکو ٹہکانی کی باتین
کبہو ذکر کوثر کبہی ذکر جنت
کیا کرتی ہین پینی کہانیکی باتین
رہی مدتون پر سمجہ مین نہ آئین
عجب کچہہ ہین ماں کی رضانیکی باتین
کہا شک بہلا منہ دکہا یا کروگی
مناسب نہین سر پہرانیکی باتین

نہین مغز پاشی سی یہان فیض حاصل
کرو کچہہ خدا سی ملانی کی باتین

میں نی ابتک آنکھہ سی دیکھا نہین — خاک کی پتلی مین کیا ہی کیا نہین
دنیا مقید آب و گل مین جب تلک — مین نی مطلق آپکو سمجھا نہین
مدتون جسکی رہی ہا ہر تلاش — تو نی کیون گہر مین اُسی ہونڈا نہین
واہی واہی کہ اپنی دل کا حال — فہم مین کچھہ آجتک آیا نہین
ہی تو الانسان سرّی صاف صاف — ہمنی اُس سر کو مگر پایا نہین
اسی مفسر فکر کیون کرتا ہی تو — یہہ حدیث عشق ہی آیا نہین
اپنی مطلب کو پہونچ سکتا ہون کب — آپ تک دقتی کہ مین پہونچا نہین
کر حصول بیخودی کی فکر تو — ہی خودی جبتک خدا ملتا نہین

قیض ایسا ہو کہ مختاری کرین — ہمسی مجبوری مین کچھہ ہوتا نہین

مردود خلایق ہین کہ مقبول خدا ہین — ابتک نہین معلوم ہمین کون ہین کیا ہین
آتی ہین شب و روز سماعت مین ہمای — ہرچند کلام آپ کی بی صوت و صدا ہین
ہم تم ہین اسی پردہ مین جسو قت یہہ اُٹہہ جای — کچھہ اور ہی عالم ہی کہان ما و شما ہین
اک پنی دو دو گوش نہین معنی انسان — انسان جسی کہتی ہین وہ لوگ جدا ہین
آغاز سی آگاہ نہ انجام سی واقف — افسوس کہ ہم لوگ یہی کیا بی سر و پا ہین

ارباب ظواہر سی نہ کچھہ پوچھہ حقیقت	ق	یہہ لوگ ہین خوش لفظ سی معنی سی خفا ہین
کہتی ہین جسی علم وہ ہی ایک ہی نکتہ		اس رمز سی آگاہ اگر ہین فقرا ہین

کہتی ہین جنھین فیضؔ انھین جانتی ہین ہم
درویش کی صورت ہین مجب فقرا ہین

غم زلف رسا ہی اور مین ہون	ہر اک دن رنجگا ہی اور مین ہون
تصور آپکا ہی اور مین ہون	خدا کا سا مزا ہی اور مین ہون
موی پر بہی نہ چہوڑا عشق گیسو	لحد مین اژدہا ہی اور مین ہون
کیا بیمار حسن عارضی نی	یہی اک عارضہ ہی اور مین ہون
نہین کوی مقیم کوی جانان	مگر اک نقش پا ہی اور مین ہون
کیا دعوی خدائیکا بتون نی	گواہ اسکا خدا ہی اور مین ہون
طواف کعبۂ رخ ہی شب و روز	مقام باصفا ہی اور مین ہون
کمر کی جستجو نی کر دیا گم +	عدم کا راستا ہی اور مین ہون
کرون کیونکر نہ مین صورت پرستی	مقابل آئینہ ہی اور مین ہون
ہوا خلوت سرای یار مین بار	مکان و لکشا ہی اور مین ہون
نہین تہمتی خدایا کشتی عمر	تلاش ناخدا ہی اور مین ہون

مدوای درحدت مطلق خدارا | ہجوم ماسوا ہی اور مین ہون

گئی دن رندی وشوخی کی اے فیضؔ
فقط اک انزوا ہی اور مین ہون

ہی جوانیت ہزار اک دیجان مین | کہہ کیا ہی کچھہ فرشتہ کان مین
کب ہی چشم یار سی چشم غزال | فرق ہی انسان مین حیوان مین
شمع بزم خلق ہون مین بہی مگر | نفع عالم ہی مری نقصان مین
وسعت دل موجب غفلت ہوی | نیند مجہکو آگئی میدان مین
شہد اگر بولون تو لب ہوتی ہین بند | تم بہی کچھہ کہدو لبون کی شان مین
کام پورا سوز غم نی کر دیا | مر گیا مین فصل تابستان مین
کیا کرون غیب و شہادت کا بیان | آرہا ہجری سی مین دالان مین

قصۂ مکر و غفلت وضع کہن
فیضؔ کیا سوتا ہی مچہر دان مین

لیکی جان و دل مکرتی ہین مکرنی دو انہین | مجہپہ وہ جو جو ستم کرتی ہین کرنی دو انہین
دونون زلفین دو ہرن ہین مرغزار حسن کے | گشت خط سبز اگر چرتی ہین چرنی دو انہین
اپنی ہتہیلی پہ مجہکو مہندی کا فرمائین نہ کام | بی اجل عاشق اگر مرتی ہین مرنی دو انہین

باغ ہو یا راغ ہو بستی ہو یا ویرانہ ہو
لاش میری وہ جہاں ہو ہرتی ہین دہرنی دو انہین

جان ہی آنکھونمین اوپر چڑھ رہا ہی دم مرا
گردہ کوٹھی سی اُترتی ہین اُترنی دو انہین

عشق کا مکتب ہی یہان کوئی نہوتا معترض
مجھپہ جو جو حرف وہ ہرتی ہین دہرنی دو انہین

بی مزہ ہو نی ندو انکو کرو موقوف شور
گردہ زخمونمین نمک بہرتی ہین بہرنی دو انہین

چل رہی ہی انکی لوگونمین زبان قینچی کی طرح
مرغ جان کی پر کترتی ہین کترنی دو انہین

ہو سو ہو دکھلا تو دو انکو مرقع سی نکال
میری تفتہ سی جو دہ ڈرتی ہین ڈرنی دو انہین

دیکھنی دو سنبلستان پریشان کی بہار
موی گیسو گر بکہرتی ہین بکہرنی دو انہین

خاکسار ونکی سر و نیر پاؤن دیکر رہ چلو
آپ کی پاپوش سی مرتی ہین مرنی دو انہین

مر گئی پر بہی ہی کہٹکا دلمین گلرویون کی فیض
گور پر کانٹی اگر دہرتی ہین دہرنی دو انہین

عشق مژگان مین خوار ہوتی ہین
حق مین ہم اپنی کانٹی بوتی ہین

ہاتھ دہو کر پڑی ہی پیچہی لف
ہم بہی جینی سی ہاتھ دہوتی ہین

کیا ہی آرام کی جگہ ہی گور
پانون پہیلای یار سوتی ہین

ہاجرا آنسوونکا ہمسی نہ پوچہہ
نام یہہ ناخلف ڈبوتی ہین

دمنین سو سو اُٹھاتی ہین طوفان
دیدی دریا کی ہوتی سوتی ہین

روتی ہین پھوٹ پھوٹ کر عاشق
آبرو اپنی مفت کھوتی ہین

فیض کس کو سنائین دکھہ سکھہ ہم
وہ تو اپنا ہی رونا روتی ہین

چشم تر کی آبرو کھوتا ہون مین
خلق ہنستی ہی جہان روتا ہون مین

ان لبونکی چاہ مین جاری ہین اشک
حوض پر کوثر کی مُنہ دھوتا ہون مین

عہد پیرمین بھی غفلت ساتھہ ہی
دن نکل آیا ابھی سوتا ہون مین

ہی چراغ صبح نور زندگی
اب کوئی دم مین ہوا ہوتا ہون مین

قدر جانان گھر مین فیض آتا ہی یاد
تخم طوبی صحن مین بوتا ہون مین

دل کی بدلی ہوی اطوار نظر آتی ہین
جان دینی ہی کی آثار نظر آتی ہین

ناز و انداز و ادا عشوہ کرشمہ غمزہ
مجھکو قاتل یہی دو چار نظر آتی ہین

کہنیچکر شکل عروس انکو دکھا دون لیکن
شکل سی میری وہ بیزار نظر آتی ہین

کیون نہو رام ہر اک برہمن ای شیخ حرم
بخدا مجھکو وہ اوتار نظر آتی ہین

زلف و رخسار بتان کی ہی کرامت ظاہر
معتقد کافر و دیندار نظر آتی ہین

کس طرح جاون لکھون کیا انہین اپنا احوال
دست و پا جیل مین بیکار نظر آتی ہین

جہانگیتی پھرتی ہین یوسف ہی کنوین مین ہین — غرق چاہ ذقن یار نظر آتی ہین
خمار بی گل تو ہراک موی مژہ ہی اُنکا — دو نو عارض گل بیخار نظر آتی ہین
رخ پر نور پر اُس مہ نی چنی ہی افشان — دن دیہی ثابت و سیار نظر آتی ہین
زلف مشکین کی تصور مین ہوی ہوش ہرن — خواب مین آہوی تاتار نظر آتی ہین

فیض صاحب کی جو چتون ہی ٹہکانی نہین
چشم بیمار کی بیمار نظر آتی ہین

جو وصف کمر مین کمر باندہتی ہین — وہ مضمون باریک باندہتی ہین
ہم اُس خط کو عنبر اگر باندہتی ہین — تو زلفونکو ہی مشک باندہتی ہین
ہم اس رخ کو مصحف اگر باندہتی ہین — تو افشانکو زیر و زبر باندہتی ہین
جو اس رخ کو تشبیہ دیتی ہین گلسی — وہ ہونٹون کو گلبرگ تر باندہتی ہین
رگ جانکی منظور ہی فصد جنکو — مژہ کو تری نیشتر باندہتی ہین
جو قربان شمشیر ابرو ہین وہ یہان — مری داغ دلکو سپر باندہتی ہین
مرا نامہ قاتل کو دیتی ہین جاکر — کفن سرسی جب نامہ بر باندہتی ہین
ارادہ ہی کثرت مین وحدت کو کہین — ہم آئینہ خانہ مین گہر باندہتی ہین
وہ شیرین سخن ہون کہ شاعر جہانکے — قلم کو مری نیشکر باندہتی ہین

ہوی ساتھہ والی عدم کو روانہ
ہمای فیضی رخت سفر باندہتی ہین

یاد آتی ہی وطن مین وہ کمران روزدن
مجھکو درپیش عدم کاہی سفران روزدن

مصحف رخ جو نہین پیش نظران روزدن
دل سیپارہ ہوا ریز و زبران روزدن

عشق ابرو مین کیا پاس محبت کا خیال
رکھہ دیا سر کو تہہ تیغ دوسران روزدن

بوسۂ لب جو لیا مین نی دہین زہر چڑہا
موج صہبا مین ہی افعی کا اثران روزدن

زیر گیسو نہ چہپا یار رخ روشن کو
نظر آیا مجہی عقرب مین قمران روزدن

تا کجا تذکرۂ مو کمران چپ بہی ہو
مثل عنقا ہوی گم اہل نظران روزدن

لب جانبخش مین ہی اسکی بہرا آب حیات
موت کا ہمکو نہین خوف وخطر انروزدن

اشک جاری ہین کسی حور منش کی غم مین
حوض کوثر ہی مرا دیدۂ تران روزدن

باغ فردوس کو کیونکر نہ مقصر سمجہین ہم
کوی محبوب مین اپنا ہی مقام انروزدن

ذکر ہوتا ہی کہین شاہد سیمین تن کا
زرد آتی ہی نظر صورت [illegible] انروزدن

جو کوئی بدرسی تشبیہ رخ یار کو دی
وہ اسی جرم سی ہوتا ہی [illegible] دن

سرخرو اشک کی دولت سی نہین ہین ہمجہ
ہوگیا نوع دگر حال جگر انروزدن

آئینہ دیکہہ نہ ای آئینہ رو ڈرہی مجہی
کہین تجہکو نہ لگی تیری نظر انروزدن

صرف وصف لب شیرین ہی رہا کرتا ہی
دہن اپنا ہی مگر تنگ شکران روزون

مرگئی حسرت پابوسی دلدار مین ہم
خاکساری مین ہوی عمر بسران روزون

مین وہ ہون حاتم اقلیم فصاحت اے فیض
ایک عالم ہی مرادست نگران روزون

جز جراحت کچھہ نہین ہی عالم اسباب مین
چاک رہتا ہی کتا نکا دل شب مہتاب مین

ہو ضرر خود بین کو فوراً عالم اسباب مین
تیرہ جلد آئینہ فولاد ہوی آب مین

گردش تقدیر سی کیونکر کنارہ ہم کرین
سیکڑون ہی کشتیان ڈوبی ہین اس گرداب مین

ثروت دنیا پرای منعم عبث ہی تجھکو غم
نفع کیا گر بادشاہی ہاتھہ آئی خواب مین

گرمی دوزخ سی نقصان خاکسارونکو نہین
کب اثر کرتی ہی آتش چادر مہتاب مین

باعث امن دل نازک قد خم گشتہ ہی
شیشہ رہتا ہی حفاظت سی ہر اک محراب مین

آبروو الی مطیع مرد کجرو ہین مدام
صید اکثر مچھلیان ہوئین خم قلاب مین

آہ سی سرکشتگان بحر غم کو کیا زیان
کب مخل ہو بادکا رآسیای آب مین

گفتگوی نرم سی واقف نہین سرگشتگان
جای مرہم کی نہین چاک لب و لاب مین

کام کی ہی بات جب ہوی دل مضطر گداز
ہی اثر کچھہ اور ہی خاکستر سیماب مین

افعی کا کل ہوا عمی نمود خط سی فیض

تھا زمرد کا اثر اس سبزۂ سیراب مین

ڈھا نہ دل کا قصر بن سکتا پھر ایسا کہر نہین
یہہ عمارت وہ ہی جسمین خاک اوپر نہر نہین

ہی مجرب یاد ہمکو بہی علاج درد سر
کیا کرین تدبیر پاس اپنی کوئی پتھر نہین

عالم وحشت مین لطف موسم طفلی ملا
دامن صحرا تو ہی گر دامن مادر نہین

ہی لب جانبخش جانان چشمۂ آب حیات
زندگی ہے ہاتھہ دہونا کچھہ مجھی دوبہر نہین

دن مری نظر دنمین ہو جاتی ہی کیون شام غریب
پاس اپنی صبح سی محبوب شیرین بر نہین

ہین کل داغ جدائی سرسی پا تک نقش پر
غم نہین پہولون کی مرقد پر اگر چادر نہین

یار سیم اندام زرین پوش ہمسایہ مین ہی
فکر کیا جو پاس اپنی گنج سیم و زر نہین

سرکشی جو اس قدر کرتی ہی پروانی کے ساتھہ
شمع محفل کی لگی شاید کہین ٹھوکر نہین

خود بخود کیون ہو رہی ہین آج ہوش اپنی ہرن
دل اگر مائل تمہاری لف مشکین پر نہین

قتل اگر منظور ہی حیلہ حوالہ کیا ضرور
کام لو مژگان سی پاس اپنی اگر خنجر نہین

خلق کہتی ہی سوا دالوجہ فی الدارین اسی
فیضؔ جو وابستۂ گیسوی پیغمبر نہین

آتا ہی کب وہ شوخ کسیکی اُریب مین
ہین سیکڑون ہی مجھسی پری جسکی جیب مین

وقت خرام آتی ہی آواز درد ناک
گھنگرو نہین ہین دل ہی تری پائنیب مین

دیوانہ کردیا ہی رخ رشک باغ نی
آسیب کا اثر ہی زنخدان کی سیب مین

ہی بعد مرگ پستی طالع بہی فیض ساتھہ
یارون نی مجھکو دفن کیا ہی نشیب مین

خاکساری سی بہلا کیونکر نہو غربت ہمین
ایک دن ملنا ہی مٹی مین بہر صورت ہمین

گیسوؤنکی ساتھہ جب سی ہوگئی الفت ہمین
سر کھجانی کی کہین ملتی نہین فرصت ہمین

اور کچھہ اصلا نہین ہی غم دم رحلت ہمین
ہی یہی رونا کہ مرنی کی نہی عادت ہمین

زلف پیچانکا تصور زہر اپنی حق مین ہی
سانپ بنکر کاٹی کھاتی ہی شب فرقت ہمین

ہوگیا پہر دل کو عشق شاہد آہو خصال
اپنی پرچھائین سی پہر ہونی لگی وحشت ہمین

دور ہوتا ہی نہین چاہ ذقن کا دلسی عشق
دیکھیئی کب تک جھکاتی ہی کنوین جاہت ہمین

رات دن رخسار و گیسو گر رہی پیش نظر
صبح محشر تک دکھائی نہ پھر شامت ہمین

عشق روی یار مین آئینہ خانہ گھر ہوا
روز و شب گھیری ہوی رہنی لگی حیرت ہمین

دور بہی ہو خانہ دل سی کہین اسی عشق زلف
کالی کوسون بہاگتی ہی دیکھکر وحشت ہمین

سرو کو لیتی ہین کوئلی مین کبہی شمشاد کو
یاد آتا ہی کوئی یار سہی قامت ہمین

وقت می نوشی تصور رہین ہی ساقی ذقن
بادہ گلگون ہوا ہی سیب کا شربت ہمین

ہی سفر مین بہی خیال گیسوی پیچان یکا
اژدہا آتا نظر ہی جادہ غربت ہمین

سرسی ہوتا ہی نہین ہی دور سودا عشق کا
سلسلہ مین لف کی کرنی پڑی بیعت ہمین

کام می پینی سی رکہتی ہم بہی ای ساقی مگر
غم کی کہانی سی کہین ملتی نہین فرصت ہمین

فیض اُس مشک گلستانکو گلستانکا ہی شوق
بلبل شیراز کی کرنی پڑی منت ہمین

می کو جبین بچا رتی ہین
ہم گہر مین شراب آتارتی ہین

تن دہی نہین ہین یار کم سن
نادان ہین جان مارتی ہین

باہر جامہ سی ہوتی ہین لوگ
پوشاک جب آپ اُتارتی ہین

سنکہ ابرو سی کوئی کیا ہو
مُنہ پر تلوار مارتی ہین

صدہا جاتی ہین تن سی جانین
پہر آپ کہان سدہارتی ہین

کوڑی پڑتی ہین عاشقون پر
گیسو جب وہ سنوارتی ہین

پگڑی باندہی ہی پہر انہون نی
کس کی پگڑی اُتارتی ہین

اس بحر کی ناخدا ہین بی رحم
کس کو اُس پار اُتارتی ہین

کس طرح بچائی جان کوئی
گولی خال اُنکی مارتی ہین

تعذیب کہان کدہر کی تعلیم
ق
گیشپ دن رات مارتی ہین

سچ تو یون ہی جناب واعظ
جہوٹی شیخی بگہارتی ہین

جاتی ہین کسیکی گہر و بی پاون
پازیب جو آپ اُتارتی ہین

فیضؔ وہ بدہون نیک و بدسب
توبہ توبہ پکارتے ہین +

نہ کرون آنسو ونسی تر دامن
گرد کھاد و بہار در و امن

اسی جنون موسم بھار آیا
چاک او ہر جیب ہی او ہر دامن

دور ہی چشم مست ساقی کا
زاہد خشک بہی ہی تر دامن

قتل مین قاتل احتیاط ہی شرط
تا لہو مین نہ جای بہر دامن

پاون باہر کہون گہر سنی ہے
ہاتھہ آئی ترا اگر دامن

فیضؔ قاتل سی جہین ہی الجھن
لڑئی دامن سی باندہ کر دامن

شوق روی و عشق زلف پر شکن اچہا نہین
رات دن کا جان کو رنج و محن اچہا نہین

وہ ہی قد کس لئی جاتا ہی بھر سیر باغ
تاڑ کا سا قد ہی کچہہ سرو و چمن اچہا نہین

کیا غضب ہی حسرت دیدار کا کشتہ ہون مین
آپ فرماتی ہین مینو کا کفن اچہا نہین

شیر بنکر کاٹی کھاتا ہی مجہی ہر ایک شعر
فرقت دلدار مین پیت الحزن اچہا نہین

کس قدر وقت تکلم غنچہ لب ہوتا ہی شگ
سچ تو یون ہی شگ اتنا ہی دہن اچہا نہین

کیون دل مضطر کنون اجنبی کہتا پھرتا ہی کو ن — ہم تجھی کہتی نہ تہی عشق ذقن اچھا نہین
اُسنی شکر کھائی اسی فرہاد تیری سامنی — یہہ کہا جسنی کہ وہ شیرین دہن اچھا نہین
سلک دندان کی صفاسی جب کری کوئی سوال — دو جواب صاف پر دندان شکن اچھا نہین
بوکہلاسی سی پڑی پہرتی ہوین ہو تا ہون تنگ — اسقدر لپٹا ہوا ہی پیرہن اچھا نہین
فکر مرہم ہی عبث اک روز مرہم جائین گی — حشر تک ہوتا کبھی زخم کہن اچھا نہین
مجہسی ہر ہر بات مین ہوتی ہو ٹہڑی جب نہ بت — قبلہ وکعبہ ثقہ ہو بانکپن اچھا نہین
حال ابلیس لعین ظاہرا ناخیر سی ہی — ناصح مشفق کلام ما و من اچھا نہین
جب مشبہ بہ وہ ٹھیرا اور مشبہ لف یار — ہی خطا بولون جو مین مشک ختن اچھا نہین
تلخ اُس سی زندگی ہوتی ہی اس سی تلخ تر مُنہ — اندر این ہی بہلا سیب ذقن اچھا نہین
بات جو کرتی ہو پتھر مارتی ہو اسی تو — ہی خدا شاہد یہہ انداز سخن اچھا نہین
وہ پری غیرت ہی اب کرنی لگاہی وقت زاف — اسی دل خود رفتہ یہہ دیوانہ پن اچھا نہین
اک نہ اک دن زہر ہی کہانا پڑیگا آپ کو — یاد رکہو عشق سبزان دکن اچھا نہین
عشق شیرین کا حقیقت مین چہری ہی شہد کے — کام جو کرتا ہی تو اسی کوہکن اچھا نہین
چال کیا چلتی ہو اک بہونچال کرتی ہو پیا — سکہ بٹھلاتی ہو کسپہ یہہ چلن اچھا نہین

اک نہ اک ترکیب سی اسی فیض رکہینگی وہ حرف

حال دل کا اُنسی کہنا من وعن اچھا نہین

ہم جو ساتھہ اُنکی رہا کرتی ہین — یار آوازی کسا کرتی ہین
خط جو ہم اُنکو لکھا کرتی ہین — بی نقط لاکہون سنا کرتی ہین
رخ پر افشان وہ چنا کرتی ہین — دن کو ہم تارے گنا کرتی ہین
جب پتنگ اُنکی اڑا کرتی ہین — ہم ہوا ہی ہی لڑا کرتی ہین
زلف کو مشک کہا کرتی ہین — عمداً یار خطا کرتی ہین
جب وہ آبیٹھتی ہین مجلس مین — سیکڑون فتنے اٹھا کرتی ہین
لب جانبخش کی بیمار جو ہین — کب مسیحا کی دوا کرتی ہین
ساغری ہین نہین ہین انسان — مُنہ سی ہم اُنکی لگا کرتی ہین
کھینچی بھدی تصویر اُنکی — مجھہ سی ناحق وہ کھنچا کرتی ہین
آنکھہ سی آنکھہ ملاتی ہین وہ کب — آئینہ سی جو حیا کرتی ہین
دیکھتا ہی نہین کوئی اُن کو — ق — سب کو وہ دیکھہ لیا کرتی ہین
آپ ادہر دیکھو دکھاتا ہون اُنہین — مری آنکھون مین رہا کرتی ہین
نہین سنتی ہین کلام آذر — ق — لاتین غزا کو جڑا کرتی ہین

جو بلاعین عرب ہین اسی **نفیض**

کلمہ ہم اُن کا پڑہا کرتی ہین

بہو کا سی جو آ بیٹھی ہین کشتی و خا نہین
لگاتی ہین رخ روشن سی اکثر آگ پانہین

رہا کرتی ہین پھرون عاشقونکی بدگمانہین
کیا کیا کیا نہو گا پیرو مرشد نی جوانہین

پسینہ پونچہہ بہی ڈالو رخ و گیسو ی مشکین ہی
ہزارون ہو رہی ہین غرق گورکی پانہین

خطا ہمسی ہوی لکہہ بہیجنی تہی عرضی مطلب
زبان کاٹی گئی قاصد کی پیغام زبانہین

تری نگیا کی جب سنتی ہین قصی ہوش اڑتی ہین
ہماری آنکہہ لگجاتی ہی چڑیا کی کھانہین

فراق یار مین آہ و فغان سی کام رہتا ہی
رہا کرتا ہون پہرون محو دیوان فغانہین

نہین میٹہی چہری سی کم سخن ہر ایک ای قائل
کلی لاکہون ہی کہتی ہین تری شیریں بیانہین

روان کسکو سناتی ہو سمجہتا کون ہی معنی
بہا جاتا ہون مین اپنی طبیعت کی روانہین

بہار روی پر افشان مہ ہمیہر دکہلادی
کرین گی پہر نہ ذرہ ہم تامل جانفشانہین

نظر آتی نہین جاڑمین بہی شالی قبا والی
یہہ کیسا قحط سال آیا آہی اس گرانی مین

لکہا کرتا ہون دن بہر وصف ان رین لیلا سبو کی
ڈبو دیتا ہون مین دیوان کو سوکی پانہین

ضعیفی نی کیا ڈرپوک بکواسی تو ورنہ
خدا کا خوف کس کافر کو تہا عہد جوانہین

تہاری زیر پائیکی بنی نقشی بگڑتی ہین
چلی کی ایک دن جوتی ہم ہزار دو مانہین

تجلی دیکہہ کر کہتا ہون دیپک کوئی گاتا ہی

ترانی کی ایچ امی فیض سوجھی لن ترانہین

تمہارنی م مین نیچ اونچ جو جو آتی جاتی ہین
زمین و آسمان کی پیٹھی قلابی ملاتی ہین

اندہیری منہ مری خورشید و گہر لیتی جاتی ہین
کجر کیا جلد یہہ کمبخت گہڑیالی بجاتی ہین

وہ سب کو دیکھتی ہین کب کسیکو منہ بتاتی ہین
قسم اُس غیب دانکی ہی الو پ الحن لگاتی ہین

خطا شانیکی سر ثابت تو کر دو زلف مشکین کی
ابہی ہم اُسکی مشکین باندہکر کوڑی لگاتی ہین

کسیکا نام تک لیتی نہین ہین دیر و کعبہ مین
تمہارنی لف درخ کی نام پر ہم مانگ کھاتی ہین

ذرا سرسی گذر جانی تو دی اک ہاتہہ بہر پانی
تری تلوار کی پانمین ہم غوطی لگاتی ہین

بہت بی خوف ہین اللہ اکبر سب حرم والی
خدا کی گہر مین بہی یہہ لوگ صلوتین سناتی ہین

نظاری دور ہی سی خوب ہین ان ماہرویونکی
یہہ تاری ہین فلک کی کب کسیکی ہاتہہ آتی ہین

دل کلخ زدہ عاشق کا جو لیلو اونی پونی تم
تو ہم بہی درہم داغ دل سوزان بہناتی ہین

ہوی وہ بن سنور کر جلوہ گر بازار مین جیسی
جناب یوسف مصری دکان اپنی بڑہاتی ہین

طلائی حسن والی بہی زیارت کی لئی آئی
ہوی پر یار میری قبر پر سونا چڑہاتی ہین

کیا ہی ہمنی رام اُس تنکو اپنی دلکی مندر مین
برہمن دیر مین بیٹہی ہوی گہنٹا ہلاتی ہین

ذرا پڑہنی تو دو قرآن تم انتم سکارہی تک
وہ تفسیر نشاپور مین کیا کیا فیل لاتی ہین

ذرا ہونی تو دو اُنکی خط و لب سی کہین رستہ

مسیح و خضر کرای فیض ہم رستہ بتاتی ہین

کہتی ہین خال رخ سی مُنہ دیکہہ آرسی مین
تیرا سا رنگ روغن تل بھر نہین کسی مین

آتی ہی یاد ہمکو کعبہ مین چشم مسیگون
پینی لگی ہین می ہم بہر بہر کی زمزمی مین

مژگان خونچکان پر کہتی ہین ہاتہہ دہر کر
پھیرون گی پہ کسی کی کچہہ دم نہین چھپی مین

یوسف ہی اک نہین کچہہ کہتی ہین سب حسین ہی
ہین سب مین عیش آپ ہی اس تیرہوین صدی مین

دامان کوہ کی بہی لتی لئی ہین کیا کیا
ہی دست وحشت اپنا استاد ہت بلی مین

برگشتہ طالعی پر یار ب مجنون کہ رؤون
نیکی مین جنکی ہون ہین وہ ہین سیری بدی مین

بی وجہ زرگر ہمین کرتی نہین ہو باتین
کہینچو گی اک نہ اک دن تم ہمکو جنبری مین

دیکہی اگر مہ نو حلقہ بگوش ہوی
وہ حسن ہی تمہاری پاپوش کی انی ہین

عکس اپنا دیکہتی ہی کہتی لگی جہجک کے
یہہ کون ہین کہان سی آسی ہین آرسی مین

جی گد گدا رہا ہی کیجی ردیف ہمکو
گہوڑی سی اڑا رہی ہو کیا بہیمرا تہلی مین

رفتار کو وہ بہولی ہم آپ ہی کو بہولی
یہہ بہول چوک کب ہی ہر فن کی چوکڑی مین

مصحف رخون کی باتین جی جانتا ہی سینی
ہین محو اس لئی ہم دیوان مصحفی مین

موبان نقرئی مین دیکہی جو اپنی چوٹی
گہیرا کی بولی مارو کالا ہی کھیلی مین

کیا کام ہی صبا کا ستہرائی پھیرنیکو
رہتی ہین تنکی چبتی صدہا تیری گلی مین

غزل

کٹاری تک نہین رکھتی کہان تلوار رکھتی ہین
وہ اپنی عاشقون کو جہانولی سی مار رکھتی ہین

نہ مونس پاس رکھتی ہین نہ ہم غمخوار رکھتی ہین
کھلی رہتی ہین آنکھین حسرت دیدار رکھتی ہین

ضرور آنکھون مین پیاری چاہیئی تحریر سرمہ کی
گلی مین نیل کا گنڈہ سہی پہمار رکھتی ہین

بہری محلس مین آڑی ہاتھون ای مشاطہ لیتا ہون
اگر کچھہ پیچ مجھہ سی ابروی خمدار رکھتی ہین

بہت ہم ناتوان ہین کس روش سی پہاند کر جاوین
وہ چوگرد اپنی مشتاقون کی اک دیوار رکھتی ہین

خیال خال وابرو دل سی کیونکر دور رکھین ہم
سپاہی جو ہین پاس اپنی تہ تلوار رکھتی ہین

سمجھتی ہی نہین عاشق کو مہر کی برابر ہی
بتان سنگدل خود کا پندار رکھتی ہین

جلا دین روی کی گالی کی مانند آسمانونکو
نہان سینہ مین وہ ہم آہ آتشبار رکھتی ہین

رخ وگیسو نی کیا پٹی پڑہائی ہی خدا جانی
جو باہم بغض للہ کا فرو دیندار رکھتی ہین

موی لیکن ہوا زایل نہ سودا خط وگیسو کا
لحد مین ساتہہ اپنی ہم ہی مورد رکھتی ہین

اگر یوسف کہا تمکو کسیکا اسمین کیا نقصان
عداوت ہمسی ناحق مردم بازار رکھتی ہین

کبہی دم بہر تواسی آئینہ رو صورت بنا انکو
مرض سکتی کا تیری طالب دیدار رکھتی ہین

عمل کرتی نہین ہو تم کہو آتوا الزکوۃ پر
بہت ہم آرزوی دولت دیدار رکھتی ہین

نگاہی پر نہین اوسان اچہی جیو نون کی ہی
سنی جب سی خبر وہ سان پر تلوار رکھتی ہین

یہی گو ہی یہی میدان ہماری روبرو آوین — ارادہ اور کچھہ دل مین اگر اغیار رکھتی ہین

جنہین ای فیض صاحب صلح کل ہی کفر ایمانی
کہو وہ سبحہ رکھتی ہین کہو زنار رکھتی ہین

جب سی جناب عشق خضر راہ سفر مین ہین — دنیا کی ہین نہ دین کی ہین ہم اودھر مین ہین

رہتی بلند و پست سب اپنی نظر مین ہین — مصروف جیسی بام کی وہ چڑہ اتر مین ہین

ہم سیر بحر مین نہ کبھی سیر بر مین ہین — خشک و تر زمانہ سب اپنی نظر مین ہین

الیاس و خضر جن کی لئی بحر و بر مین ہین — دنرات جلوہ گر وہ مری چشم تر مین ہین

جو آگیا لپیٹ مین اُن کی وہ رہا — کیا کیا بلا کی پیچ تمہاری کمر مین ہین

اوصاف ناف کیا کرین اُس بحر حسن کی — صدہا سفینہ غرق ہوی اس بھنور مین ہین

جب سی وہ ساتھہ ساتھہ ہین ہر ہر مقام مین — ہمکو وطن کی چین میسر سفر مین ہین

ای گردش نصیب وطن مین بھی روز و شب — ہم مثل ریگ شیشۂ ساعت سفر مین ہین

کیون جاؤن جاؤن کرتی ہو بارا نہین بجی — باقی ابھی دو چار منٹ دوپہر مین ہین

پہرا نکو شوق آنکھہ لڑانی کا ہوگیا — رخنی نئی نئی کئی دیوار و در مین ہین

حیرت پرست جب سی رخ یار نی کیا — آنکھون پہر ہم آئینہ کی شکل گہر مین ہین

پالا پڑا ہی جب سی کسی سرد مہری — تاثیرین زمہریر کی آہ سحر مین ہین

ہون محو جب سی حسن طلائی کی وصف مین
اشعار میری ڈوبی ہوی آب زر مین ہین

کچھہ پوچھیی نہ خاکنشینون کا حال آپ
افتادہ مثل نقش قدم رہگذر مین ہین

دیکھین تو لعل سنگ ہوا کسیر خاک ہو
کیا کیا کرامتین فقرا کی نظر مین ہین

کیا زرگری مین کرتی ہو باتین غریب سی
سو راخ خشتری کی ہماری جگر مین ہین

بلبل نغزل سرائی مری آگی کیا کری
انسان کی کمال کھان جانور مین ہین

ہین واعظان شہر تذبذب مین مبتلا
گاہی رجا مین ہین کبھی خوف و خطر مین ہین

وحش و طیور مین ہین نہ غلمان و حور مین
جو جو کمال حق نے دیی ہر بشر مین ہین

نامی پہ نامی یار کی آتی لگی ہین فیض
گہر مین نہین ہم اپنی مگر ڈاک گہر مین ہین

میری مٹی صرف ہوگیی در و دیوار مین
راج در آی ہین ان روزون مزاج یار مین

ہوگیا ہی کچھہ خلل پیدا دماغ یار مین
در پہ جا بیٹھا تو چنوایا مجھی دیوار مین

نہ نکلی پیدا خدا یا رب مکان یار مین
سیکڑون مضطر گڑی ہین پایہ دیوار مین

جھوٹی جھگڑی پڑ رہی ہین کافر و دیندار مین
توڑیی ساجی کی ہانڈی ایکدن بازار مین

کس لیی جاتا ہی اے سفاک تو گلزار مین
پھول پھل دونو ہی ہین تیری سپر تلوار مین

ہوگیا ہی سو کہہ کر کانٹا تن لاغر مرا
پڑ گیا جس دن سی چبھا لا یار کی تلوار مین

بوسۂ ابرو کی پیمانہ مین سر دیتی ہین یار
تیز ہی تلوار کا بازار شہر یار مین

گر کف پا مین نہوتی میری چھالونکی سبیل
تشنگی سی کانٹی پڑ جاتی زبان خار مین

بھر کی ٹھنڈی آہ بالین سی اُٹھا کہکر مسیح
ہی دم آخر نہین دم دو دکھہ بیمار مین

جب وہ سورج کنڈ پر مُنہ دہو کی آئی سیر کو
ہوگئی سورج مکہی کی پہول سب گلزار مین

امتحانًا ابرون سی گر اشارہ بہی کرو
ای میان تیرین ابہی تلوار کی ہم دہار مین

جا نکلتا ہی کبہی گر وا لۂ قامت جناب
کرتی ہین تعظیم لمبی سرو ہر گلزار مین

ترش دمجہہ سی جو ای شیرین دہن ہو جاؤ تم
کیون نہ بٹ جای مٹہائی خانۂ اغیار مین

غیر ہاتہون ہاتہہ لوٹین حسن کی دولت حضور
کچہہ مراحصہ نہین ہی دولت دیدار مین

ہین تو کم سن پر کسی کی ہاتہہ لگتی ہین کہان
آپ کو لیجا کی وہ بیچ آئین گی بازار مین

یہہ صفائی دل کی آئینہ مین پیدا ہوگئی
آپ کو ہم دیکہہ لیتی ہین در و دیوار مین

سرخرو ہوتا ہون سب کرتی لگین گی ہان پان
دیکہیئی بندہ کو بیڑا وہ جو ہی تلوار مین

پاس اشراف اسکی پہر کوئی پیشکنی کا نہین
گر یہی تون تان رہی چندی زبان یار مین

جب کلان پین سی کمر دیکہی نظر آئی نہ فیض
ہان مگر اک موی دہمی ہی میان یار مین

پہرتا ہی بنکی اوچی وہ داو گہات مین
یک روز موت ہی مری قاتل کی ہات مین

ہین داو گھات سیکڑون ایک ایک باتمین — تمسا نہین ہی پانچ کوی شش جہاتمین
ہوتا ہون گلخفا اُنسی خفا ہون کہ خوش ہین — کرتی ہین چیند مجھہ سی وہ اب بات باتمین
بی عیب ذات اُس گل شیرین دہن کی ہی — لاکھون ہی شاخ شانی ہین شاخ نبات مین
لکھتا ہون گوری گوری حسینون کی وصف مین — ہو جائیگی سفید سیاہی دوات مین
للہ کر تو فکر شراب و کباب کی — ای شیخ کچھہ مزہ نہین صوم و صلوات مین
وہ پردہ جہانگ تانک سی گو شوق نہین ہین — پھر آج چھید کس نی کئی ہین قنات مین
متحیر ہین اپنی دھونڈا سی ای برہمن نجا — جز رام نام کچھہ نہین راماینات مین

مرتا ہون فیض ہجر مین جیتا ہون وصل مین — ہی اختیار مجھہ کو حیات و ممات مین

عاشق چہرہ جانان ہون مین — للہ الحمد مسلمان ہونمین
محو یاد رخ جانان ہونمین — بخدا حافظ قرآن ہونمین
کالی کوسون پہ گئی صبح وطن — ظلمت شام غریبان ہونمین
گرد رہتی ہین پریزاد مری — وقت کا اپنی سلیمان ہونمین
بد و خلقت سی ہی وحشت ہمرہ — شکل گل چاک گریبان ہونمین
کام جمعیت خاطر سی نہین — الصبا زلف پریشان ہونمین

کب تلک تو نہ مسخر ہوگا — ای پریزاد پریخوان ہونمین
کبھی روتا ہون کبھی ہنستا ہون — چشم گریان لب خندان ہونمین
کون پامال مجھی کرتا ہی — سبزۂ عارض جانان ہونمین
کمر و نگا بجد اسجدہ تمہین — ای تو مرد مسلمان ہونمین
دہن یار کی جب سی دہن ہی — غنچہ سان سر بگریبان ہونمین
شخص اور عکس کو پہچانون کیا — صورت آئینہ حیران ہونمین
جب سی ہون موکمر و نگا والہ — نظر خلق سی پنہان ہونمین
طوطی ہند کا ہی ناطقہ بند — اس چمن مین وہ خوش الحان ہونمین

جسکو ہو آنکھہ وہ دیکھی ای فیض
مردم عین ہون انسان ہونمین

مرید مُنع ہون مجھی کیف و کم سی کام نہین — مرا کلام ہی یہہ فلسفی کلام نہین
کلام ہی تو وجود و عدم کی باب مین ہی — الٰہیات مین اصلا مجھی کلام نہین
ہمین اشارۂ چشم بتانسی مطلب ہی — ابو علی کی اشارات سی ہی کام نہین
دسون مقولہ سی باہر ہی یہہ مقولۂ حسن — مقام عشق سی بالا کوئی مقام نہین
دہن کا راز نہ پوچھونگا فخر رازی سی — وہ مقتدی نہین میرا کوئی امام نہین

مطالعہ مین ہی تجرید کی جو عاشق وضع — زبان پہ کلی و جزئی کا اُسکی نام نہین
وہان شک پہ کہتی ہین بہتیان حکما — یہہ نقطہ قابل تقسیم و انقسام نہین
وہ کیا بیان کرین کی نتایج تصدیق — جنہین تصور سادج مین دخل تام نہین
ہم اپنی قول پہ برہان سلمی لاتے — مگر وہ شوخ مہندس فراز بام نہین
ہی جزو لایتجزی تمہاری آگی دہن — ہمین تو اسکی تجزی مین کچھہ کلام نہین
اشاری آنکہون سی کرتی ہین ثابت وسیا — بلند بام سی اُنکی فلک کا بام نہین
گواہ ہین مری دعوی کی جملہ آفاقی — بیاض صبح ہی اُنکی چہرہ مین شام نہین
بیان کس سی کرین خط جام کی تشریح — ہماری میکدہ مین مولوی جام نہین
وہ ہنس کی کہتی ہین کبک دریسی چلتی ہوی — یہہ خاصہ نہین قطعی عرض وہ عام نہین
ہر ایک نوع سی ہی فوق جنس کا رتبہ — وہ خاص ہی نہین جو خاص تحت عام نہین
فروغ داغ جگر شمس بازغہ مین کہان — خلاف اسمین نہین ہی کچھہ اتہام نہین
رکھی مسلم ارسطو دلایل سلم — ہمین خیال رخ وزلف بام شام نہین
ہی انقلاب سی کون و فساد کی پیدا — قیام دہر کو اک حال پر دوام نہین
کرین نہ بحث عقول و نفوس اشراقین — ہمین جواہر و اعراض سی تو کام نہین
مباحثہ سی ہی کیا فعل و انفعال کی کام — مقام وصل ہی یہہ بحث کا مقام نہین

مسائل حکمیہ کا ہورہا ہی قدح ہنوز سدرہ پڑہی یا رنی تمام نہین
کلام آپ کا معقول ہی مگر اہی فیض ق سمجہہ لی ہر کوسی شاعریہہ وہ کلام نہین

مشاعرہ کی موافق ہی ہنغزل ارشاد
حضور آپ کو کیا خاطر عوام نہین

درمغان ہی تکلف کا یہہ مقام نہین پیین کی اوک سی می غم نہین جو جام نہین
کلام لا من ہی الا من کچہہ کلام نہین خدا سی کام ہی ہمکو تون سی کام نہین
کلام کس سی کری بندہ ہو قصور معاف سوا جناب کی یہان کوئی ہمکلام نہین
دکہاو مصحف رخ تیغ کہینچتی کیون ہو مہ رجب ہی یہہ ابرو مہ صیام نہین
جناب قبلہ و کعبہ یہہ مرثیہ سنیئی دو چار دن سی انہون نی لیا سلام نہین
شبیہ قامت موزون سی ہی سہی لیکن تری لٹک نہین شمشاد مین خرام نہین
خلال دو اسی چکہہ دیا تہا کل جس نی شریک گنجفہ مین آج یہہ غلام نہین
سوار کی رہ رہی اختیار مین کیونکر سمند عمر روان کی لئی لگام نہین
عبث جناب ثواب و خطا کی فکر مین ہین یہہ شعر ہین مری منطق نہین کلام نہین
کریگا قتل جہان کب تک ای نگاہ بسکر دیا ہی ہند ہی یہہ کچہہ سواد شام نہین
طلب کرون دم عیسای بی نیاز مین کس سی قتیل ہون مجہی قاتل کا یاد نام نہین

شراب پینی سی کیون منع کرتی ہو مجھکو ق جناب رند ہون مین اتقا سی کام نہین
دہ مغان سی جو پہت الحرام کو جاؤن خطیب شہر نہین مین کوئی امام نہین

کلام انکی کمر مین ہی لا کلام اے فیض
وہان تنگ مین انکی مجھی کلام نہین

کوہکن کی وضع پر آوارہ کہسارو نمین ہین ہم لب پر شور شیرین کی نمکخوارو نمین ہین
مشکین باندہو کوڑی مارو مجھکو جو چاہو کرو قیدی زلف مسلسل مین گرفتارو نمین ہین
بی مہبت سے شیخ و برہمن کیون کہنچی رہتی لگی عاشق اپنی ہم ہین کافر دین و دیندارو نمین ہین
رستی والون سی اگر آنکہین لڑاتی وہ نہین سیکڑون رختی پڑی کیون انکی دیدارو نمین ہین
منقطع کیونکر نہ ہو جاسی امید عاشقان آپ مستثنی زمانی کی طرحدارو نمین ہین
گر کہین پہنچی کنہیا کی خفا ہر گز نہو پر تمہی سب جانتی ہی آپ تو یارو نمین ہین
ای تجو ہر گز خدا لگتی نہین کہتا کوئی مفلسون مین ہم ہین مشہور آپ زردارو نمین ہین
کیا سراہین تیغ ابرو کو نہین اوسان کچہہ جوہر اُسکی خنجرون مین ہین نہ تلوارو نمین ہین
کون کہتا ہی خبر انکو نہین ای نامہ بر پرچی لکہی اپنی رسوائی کی اخبارو نمین ہین
کیون نہ گل کہا کہا کی سینہ کو بائین رشک باغ ای نسیم اک غنچہ لب کی ہم ہوادارو نمین ہین
کیا پیان تمسی کرین معنی جزو اختیار ہم نہ مجبورو نمین ہین قبلہ نہ مختارو نمین ہین

ہیئتی بہی کہتی ہین دیکہہ انکی افشان کی ہین
ثابتونمین ہین یہہ جلوی اور نہ سیارونمین ہین

جب سی وحشت ان سیہ چشمون کی دامنگیر ہی
چوکڑی بہولی ہوی ہرنونکی ہم وارونمین ہین

ہی خدا سی بی نیاز اسی برہمن اسکا گواہ
ہم ازل سی ان بتونکی نازبردارونمین ہین

ابرون کی گرد افشان یار مہوش فی چنی
دو ہلال عید باہم جلوہ گرتارونمین ہین

گہرمین ذکر انکا ہوا توکفر کیا اسمین ہوا
تذکری خال وخط وگیسو کی سرکارونمین ہین

اُس شہ لولاک کی ہم نعت کس منہ سی کرین
حضرت روح القدس جس شہ کی کاہرونمین ہین

آپ ہی آتی نظر ہین دیکہتی ہین جس طرف
نصب آئینی ہماری گہر کی دیوارونمین ہین

ای سکندر بال آئینونمین آتی ہین کہان
موی مژگان عکس اگنن انکی رخسارونمین ہین

باغبان بی رحم ہی کرتا ہی کون اپنا علاج
ای مسیحا ہم بہی نرگس کی ارپیمارونمین ہین

کشف کیونکر ہو بجای حال فرش وعرش کا
فیض ابراہیم کی ہم کفش بردارونمین ہین

زلف ورخ سی عشق اسی جانی نہین
شوق حیرانی پریشانی نہین

تھا وہی ہر بہیس مین ہر رونمین
صورت اسکی تمنی پہچانی نہین

چہو بجہی چاہ ذقن سی کس طرح
اس کتوئین مین بوند بہر پانی نہین

کیا نہین افسانۂ زلف دراز
ای خضر عمر اپنی طولانی نہین

زرق برق افشانکی ذرہ مین جو ہی
کوکب ایسا کوئی نورانی نہین

روز اول سی یہی ہم کہتی ہین
تو ہی لاثانی ترا ثانی نہین

پوچھتی ترکیب عشق و حسن کی
مدرسہ مین شیخ جرجانی نہین

ناتوان عشق پیشہ کس طرح
منہ پر آیا اب تلک پانی نہین

اپنی رب کی قدر کیا جانیگا وہ
قدر جس نی نفس کی جانی نہین

کب تلک اُسی مہ خیال خال رخ
کیا کوئی ستارہ ظلمانی نہین

اک پری کی ذکر مین ہین محو ہم
فکر تسبیح سلیمانی نہین

کیا سنائین تمکو حال سرگشت
ہمکو علم خط پیشانی نہین

کہہ نہین سکتا ہون اے آئینہ رو
کونسا دن ہی جو حیرانی نہین

آپ ہی فرمائی پھر کون ہی
کفر و دین کا عشق اگر بانی نہین

جب سی ہون نوکر بت کافر ادا
کچھہ مجھی پاس مسلمانی نہین

کھائی منہ کی مغبچون کی دیر مین
بات ناصح نی مری مانی نہین

تم جو دل لیتی ہو پھر دیتی نہین
عین دانائی ہی نادانی نہین

جس قدر پوشیدہ ہی سر کمر
کوئی ایسا راز پنہانی نہین

جب سی مجھہ کو نیاز اُس بت سی ہوا
ایک بھی نذر خدا مانی نہین

شیخ صاحب جب گیا دلسی نفاق ق کین مین پھر وہ جبیرانی نہین
صاف رکھنا دلکو آئینہ کی شکل کیا یہہ آئین مسلمانی نہین
صلح کل کو جب سبھی ہم کہتی ہین بیت کوئی اپنا دشمن جانی نہین
جا شاہی ہر کلان و خورد کی ہی ق تم جو کہتی ہو ہم ایرانی نہین
بحث ہر مجلس مین کرنی سبکی ہی تھی کہنی کیا ہی گر پنہانی نہین

وصل روحانی تو ہی فیضؔ انکی تھی
غم نہین گر وصل جسمانی نہین

عشق ابرو سی کرکی بیٹھی ہین سر تہ تیغ دہر کی بیٹھی ہین
بی نقاب آئی نہ محفل مین لوگ ادہر اور اُدہر کی بیٹھی ہین
شام کو جاتی ہین کہین نہ کہین صبح سی وہ نکہر کی بیٹھی ہین
نہین پکڑا گیا ہی وزدحنا ہاتھہ ہم دلپہ دہر کی بیٹھی ہین
پانون پہیلا کی لیٹو شوق سی ہم فرق سی ہاتھہ بہر کی بیٹھی ہین
غیب کی سیر دیکھتی ہین ہم پاس اک موکمر کی بیٹھی ہین
گہر مین قاتل کی جا نہین سکتی ق خط لئی پاس در کی بیٹھی ہین
رعب اُسکا یہہ ہی کہ نامہ رسان پس دیوار ڈر کی بیٹھی ہین

سکڑون نامی یارنی بھیجی ق سبکو ہم جمع کرکی بیٹھی ہین
نہین اپنی مکان مین لیکن صحن مین ڈاک گھرکی بیٹھی ہین

بولتی چالتی نہین ہین وہ فیض
گھنگنیان مُنہ مین بھرکی بیٹھی ہین

جب ہم اُنکی اداسی لڑتی ہین جانتی ہین قضا سی لڑتی ہین
جب ہی گیسو کی پیچمین ہین ہم رات بھرکا لگا سی لڑتی ہین
نہین جاتی ہین کفر و دینکی تیرین ہم صواب و خطا سی لڑتی ہین
کشمکش ہی لحد مین زلف کی ساتھ غار مین اژدہا سی لڑتی ہین
گیسو رخسار و پر نہ آنی دو ہندو اہل صفا سی لڑتی ہین
وحشی زلف ہین وہ زور آور آہوان خطا سی لڑتی ہین
عشق مین ہم یہہ بدحواس ہوی بیٹھی بیٹھی ہوا سی لڑتی ہین
غل ہی زندان مین زلف کی وحشی اپنی زنجیر پا سی لڑتی ہین
مرض عشق عین صحت ہی ہم دوآی شفا سی لڑتی ہین
ہم ہین بیگانی پوچھتا ہی کون وہ ہر اک آشنا سی لڑتی ہین
پاؤن جیسی جنون نی پھیلائی ہاتھہ اپنی قبا سی لڑتی ہین

موت آتی نہین شب فرقت — کشتیان ہم قضا سی لڑتی ہین
ہین جو قایل وجود مطلق کی — ق — کب وہ ما و شما سی لڑتی ہین
صلح کل ہی ہر ایک جزو کی تھے — ہم کہان ما سوا سی لڑتی ہین

بندہ ای **فیض** کس حساب مین ہی
یہہ وہ بت ہین خدا سی لڑتی ہین

جو کچھہ ہون کدر ہون یا صفا ہون — آئینہ حق نما بنا ہون
اپنی ہی جو گرد گھومتا ہون — انسان تو نہین ہون آسیا ہون
کیا تمسی کرون بیان کیا ہون — مرآت صفات و ذات کا ہون
ہر شام و صباح گھل رہا ہون — عاشق تو نہین مگر دوا ہون
ہوتی ہی بسر جو چھپن عمر — سنبل ہون کہ گیسوی دتا ہون
کرتا حرکت نہین مکان سی — ہون قطب مگر چھپا ہوا ہون
زمزم نہ پیا کبھی بجز مے — وہ بادہ کشون مین پارسا ہون
موقوف نہین ہی آپ پر ہی — ہر تا ہی عدو جسی مین چاہون
ہر ایک سپر لیا ہی دشمن — کیا زلف کو انکی مین سراہون
معلوم نہین ہی مجھکو اب تک — مین کون ہون الغیر نرو کیا ہون

ق

ہو خلق کو شور حشر کا وہم — اے دردِ جگر اگر کرا ہون
مطلب ہی نہین خزانسی مجھکو — مین نقش و نگار بو ریا ہون
گیسو کا ہوا ہی جب سی سودا — کالی کو سون پہ جا رہا ہون
دیتا ہی مرا کریم مجھکو — جو چیز مین اُس سی مانگتا ہون

اس آئینہ خانہ مین جہان کی
مین اِکو فیض دیکھتا ہون

انگی رخسار پہ کاجل کی جو ہین تل دونون — نظر آتی ہین مجھی خلق کی قاتل دونون
قتل کی میری گواہی تری آنکھین کیا دین — مست و مخمور ہین یہہ شاہد عادل دونون
یار سفاک نی جس روز پڑہی بسم اللہ — للہ الحمد دل و جان ہوی بسمل دونون
ایک کی منہ پہ نہین ناک نظر کرتو ہی — مہر و مہ کیا ہون تری رخ کی مقابل دونون
رکہہ حفاظت سی انہین سینہ مین اے جان عزیز — نذر محبوب کرونگا جگر و دل دونون
حق پہ تہی دامن و فرہاد مگر حسن یہہ ہی — ہوگئی محکمہ عشق مین باطل دونون
مہر و مہ کو نہین گر کوچۂ جانان کی تلاش — روز و شب کرتی ہین کیون قطع منازل دونون
خون ناحق نہین اچہا ہی سنا دی اونکو — تری ابرو ہین مری قتل پہ مائل دونون
سرو بر و جنکی ہی ناقص و کامل پیاری — تری رخسار ہین وہ حسن مین کامل دونون

نیک و بد کی نہین کچھہ عشق کو ای پارسا تمیز
تجھہ پہ جی دیتی ہین اشراف و ارزل دونون

کب سیہ دیو شب ہجر کا ہی خوف مجھی
خال و گیسو ہین تری ہند مین حامل دونون

غیر کی واسطی جان بخش تری لب ہین مگر
دینگی اک روز مجھی زہر ہلاہل دونون

گہر ترا خلد ہی جانی مجھی دینگی نہین
سگ و دربان تری ای حور شمایل دونون

جب سی ہون عاشق رخسار سہی قامت مین
مری دشمن ہین قمار ی و غا دل دونون

طوق منت کا ابہی سلسلہ باقی ہی وہان
چاہیی میری لئی طوق و سلاسل دونون

ہم تو انگلی نہ چھوین تیری یہی ہی انصاف
غیر کی ہاتھہ ہون گردن مین حمائل دونون

دیر و کعبہ مین ہین برسون ہی سی لیکن اب تک
آپ سی برہمن و شیخ ہین غافل دونون

پشت خار آپ نی کیون مول لیا پھر میری
دل جگر ناخن حسرت سی گئی چھل دونون

دق اب انکو نکرای لیلی شیرین حرکات
قیس و فرہاد ہین بیمار دق و سل دونون

پاؤن پڑتا ہون کہین چھوڑ بہی دو منہ پہ نقاب
شمع و پروانہ گئی جل سر محفل دونون

جب سی وہان نامہ برون کی لگی پرزی ہوئی
ہمسی موقوف ہوی رسل و رسایل دونون

خیر سی وہ نہ ملین مجھہ سی ہی کہین اخلاص
فیض آسان نہین یہہ کام ہین مشکل دونون

ایک ہی چیز ہین مشغول یہی شاغل دونون
دیکھہ لین آئینہ کو رکھہ کی مقابل دونون

ذکر مشغول بخود شیخ و برہمن سی نکر
سنگ اور خشت مین رہتی ہین یہہ شاغل دونون

حشر تک حل نہون ارباب ظواہر سی کبھی
جبر اور قدر کی ہین مسئلہ مشکل دونون

گھر نہین ایسی خدائی مین انہین مین اڑہ
مری آنکھین ہین تری رہنی کی قابل دونون

جب سی ہین دیدہ مین اس سیر گہ کثرت کی
آپ کو بھول گئی غافل و عاقل دونون

کس طرح خاتمہ مومن و کافر ہو بخیر
راہ حق چھوڑ چلی ہین رہ باطل دونون

دولت دید نہو پاس تو کیا اس سی حصول
دین و دنیا بھی ہون بالفرض تو حاصل دونون

کام فرمانہ کبھی بی ادبی کو ای فیض
مظہر ذات ہین یہہ ناقص و کامل دونون

شخص اور عکس مین یہہ ظاہر و باطن دونون
کیون جھگڑتی ہین بھلا کافر و مومن دونون

دیکھہ لی دیدہ حق بین سی اگر شک ہی تجھی
عین ہین غیر نہین واجب و ممکن دونون

لڑ گئی آنکھہ کسی اہل نظر سی جس دن
آپ ہم ایک ہی ہین پھر تو اسی دن دونون

مجھہ سی سمجھین نہ مفسر نہ محدث ہرگز
بخدا سمجھین اگر مطلب احسن دونون

کس کو چھوٹا کہون ای فیض کہون کس کو بڑا
کفر و دین ہین مری دانست مین ہمسر دونون

نفع آہ و اشک سی کیا ہو مری آزار کو
ہی مضر آب و ہوا اس شہر کی بیمار کو

چشم قاتل نی کیا مسموم جان زار کو
مار ڈالا مردم بیمار نی بیمار کو

ہی مساوی اپنی یہان پست و بلند روزگا
کردیا ہموار ہمنی راہ ناہموار کو

موجب آزار ہی آہن دلون کی پیروی
تشنہ لب پیکان رکہتا ہی لب سوفار کو

حلقۂ کاکل سی باہر پاؤن رکہہ سکتا نہین
دل نی خلوتخانہ سمجہا ہی دہان مار کو

کر علاج روزن دل تا نہ افشا ہو سی راز
ہی مناسب بند کرنا خنہ دیوار کو

کچہہ نہ پوچہو مجہہ سی حال موی مژگان سفید
اپنی آنکہو نپر رکہا مین نی کفن کی تار کو

پیچ قسمت کا ہوا زایل نہ بعد مرگ بہی
باندہتی ہین ہمنشین سر سی مری دستار کو

نیل کی دیا گی سی باندہی شیرہ کی مینی پر
دیکہکر شانہ مین اُلجہا تار زلف یار کو

چال دیوان کی یہہ چال ہی انسانکی
کبک کی رفتار کب پہونچی تری رفتار کو

کوچۂ خونخوار مین جاتی ہوی لگتا ہی ڈر
شیر کا سمجہا ہون دیدہ روزن دیوار کو

بد لی گندہ کی مری تربت پہ مہتابی بنی
مرچلا ہون دیکہکر محبوب مہ رخسار کو

کبک تلک بیتی رہو گی ان رقیبونسی خلال
کردیا کاہش نی تنکا میری جسم زار کو

یاد اک زرگر پر آیا دم گریہ مجہی
تار مین سونیکا سمجہا آنسوؤن کی تار کو

تو نی جب تلوار کہینچی ہو گئی تسخیر خلق
اس لئی ہم کہتی ہین سیفی تری تلوار کو

جس سی تو نی بات کی پڑہنی لگا کلمہ ترا
معجزہ کہتی ہی خلق اللہ تری گفتار کو

کب دہن کی دھن مین گھڑیون گم رہا کرتا ہون مین
دیکھتا رہتا ہون پہرون غیب کی اسرار کو

رونق ابرو ہوی زایل نمود خط سی فیض
رفتہ رفتہ کہا گیا ہی مورچہ تلوار کا

کیون نہ وہ غنچہ دہن بلبل ہماری جان لے
گل کی پہلو مین جگہ دی ہی خدا نی خار کو

دو کہتی ہین ناکس و کس خال دیدار کو
کر دیا کافر اسی ہندو نی ہر دیندار کو

زہر مہری ہو رہی ہین قتل کی تیاری مین
یاد کرتا ہون لحد مین چشم و زلف یار کو

ساکنان مصر یوسف کی خریداری کرین
یار کی پاپوش بہی جاتی نہین بازار کو

آتش رخسار پر آغاز سبزہ ہو چکا
آج کل بجلی جلا دیتی ہی ریحان زار کو

سورہ جن اسی پہی پڑہ پڑہ کی مین کرتا ہون دم
چہوڑتا دن بہر نہین سایہ تری دیوار کو

خط مین حال خود فراموشی کا مضمون ہی رقم
بہول جاتی کیون نہ قاصد کوچہ دلدار کو

ہی لب نیرنگ ذکر حق کا دل مین ہی فکر بتان
رکہتی ہین پوشیدہ ہم تسبیح مین زنار کو

مشک سارا اسمین اور زہر ہلاہل اسمین ہی
زلف کی حلقہ سی کیا نسبت دہان مار کو

ہاتھ اٹھا کر روبرو بت کی دعا کرتی ہین لوگ
سبحہی ہین طاق عبادت ابروی خمدار کو

بوسگاہ عاشقان ہی سب کعبہ کی قسم
سنگ اسود کہتی سنگ آستان یار کو

شیوہ استادگی ہمنی سکہایا ہی اسدی
خاکساری یاد تہی کب سایہ دیوار کو

زلف کا سودا ہی کیا تعویذ کو دہو کر پیون
باندہ دوسری مری تم نقش پای یار کو

دور چشم مست ساقی کم نہین اعجاز سی
محتسب بہی دہونڈتی ہین خانۂ خمار کو

رہتی ہی پیش نظر برہان تصدیق عدم
جب سی کہتا ہون تصور مین دہان یار کو

وجہ کاوش کے یہی ہی میری ساتہ اسی ہمدمو
دشمنون نی خار سمجہا مری جسم زار کو

گرد میری ڈہیر کی تیار اک جالی ہی ہو
گور مین جاتا ہون لیکر حسرت دیدار کو

نسخہ اکسیر اعظم فیضؔ ہر ہر شعر ہی
آب زر سی لوگ لکہتی ہین مری اشعار کو

شکل گو ترک فلک پہینکی ہی یہان وہان مجہکو
قد خم گشتہ ہوا شیب مین چوگان مجہکو

فکر کیا لائین نہ خاطر مین جو حیران مجہکو
ہین جو انسان سمجہتی ہین وہ انسان مجہکو

آب ہو جای نہ کیون دیکہہ کی نیسان مجہکو
دی ہی اللہ نی چشم گہر افشان مجہکو

کیا کہون اس دہن تنگ کی اوصاف بیان
بات کرنی نہین دیتی ہین سخندان مجہکو

زہر کا دانت ہی کنگہی کا ہر اک دندانہ
سانپ آتا ہی نظر گیسوی پیچان مجہکو

کچہہ نہ کچہہ تمکو پڑہایا ہی سبق لوگون نی
اندنون خط جو لکہا کرتی ہو گنجان مجہکو

دی ہی جان مین نی خط و لب کی تصویر مجہین
خضر و قائین لب چشمۂ حیوان مجہکو

آنکہہ لڑتی ہی مرا طایر دل صید ہوا
چنگل باز ہوا پنجۂ مژگان مجہکو

سبزۂ گور پہ ہوتا ہی گمان طوبی کا ✣ یاد آتا ہی لحد مین قد جانان مجھکو

ہر مہینے مین ہون آفاق مین انگشت نما ہی بشکل مہ نو فکر لب نان مجھکو

دلکو وحشت نی لیا اوسنی جو پہنی پوشاکر حلقۂ طوق ہوا حلقہ دامان مجھکو

راکب دوش صبا خاک ہوی ہی پس مرگ زلیست مین تہی ہوس تخت سلیمان مجھکو

افعی زلف تصور مین جب آجاتا ہی کاٹی کھاتا ہی مرا کلبۂ احزان مجھکو

کوئی خطا طا نہ سرسبز ہو میری آگی خط عارض سی ہی مشق خط ریحان مجھکو

دلکی داغون پہ گمان چشم نکیرین کا ہی کم نہین گور کی شب سی شب ہجران مجھکو

کفر و دین کی ہے دو آبی مین رواں کشتی عمر ناخدا جانتی ہین گبر و مسلمان مجھکو

مین بہی مرجاون ابھی یوسف مصری کی طرح وہ سونگہا دیوین اگر سیب زنخدان مجھکو

حامل وحی ہی ای فیض رسول جانان
خط محبوب ہوا ہی خط قرآن مجھکو

بہول جائیگا جو وہ رشک گلستان مجھکو بوستان یاد رہی گی نہ گلستان مجھکو

چاہتا جب سی ہی اُسکا سگ دربان مجھکو دیکھہ کر بہاگتی ہین شیر نیستان مجھکو

اک سر مو نہین فکر سر و سامان مجھکو کردیا زلف پریشان نی پریشان مجھکو

عارضی مین تب فرقت کی پہکا جاتا ہون جب سی آیا ہی نظر عارض جانان مجھکو

مصحف رخ کی تلاوت مین شب و روز ہو مجھ
للہ الحمد بہت ضبط ہی قرآن مجھکو

اثر عشق کمر دل مین ہوا ہی پیدا
چشم عالم سی کیا ضعف نہان مجھکو

حکم اغیار کو دامن کی اٹھانیکا ندو
مار ڈالیگا گلا گھونٹ گریبان مجھکو

نظر آتی ہین توحش مین برابر دن رات
برج میزان ہوا خانۂ زندان مجھکو

خال ہندو کی پرستش مین رہا کرتا ہون
پاس آنی نہین دیتی ہین مسلمان مجھکو

جگمگاتا ہی ہر اک داغ جگر زیر کفن
مہر محشر ہی چراغ تہ دامان مجھکو

مردنی چھاگئی صورت پہ بری صورت سے
ہی شب گور سی بدتر شب ہجران مجھکو

گوی بازی نظر آتا ہی سر شوریدہ
خم شمشیر ہی تیرا خم چوگان مجھکو

شکر ای قاتل بیرحم جو تو آپہونچا
مشکل نزع بہت ہوگئی آسان مجھکو

گرد و پیش اپنی پریزاد ہین کیسی کیسی
ہوگیا داغ جگر مہر سلیمان مجھکو

زلف آشفتہ رخ یار پہ لہراتی ہی
خواب دن کو نظر آتی ہین پریشان مجھکو

دل مین مدت سی تمنای قدم بوسی ہی
قتل ٹھوکر سی کرای سرو خرامان مجھکو

عہد پیرہمین سیہ کار کیا زلفون نی
ہوگئی صبح وطن شام غریبان مجھکو

کیون نہ کترا کی چلا جاون تری کوچہ سی
روزن در ہی ترا دیدۂ دربان مجھکو

کوی کہتا ہی دہن ہی کوی کہتا ہی نہین
منہ سی کچھہ آپ بھی فرمائین نہین یا ن مجھکو

شکوہ زلف کرون یا گلہ رخ ای فیضی
اسنی حیران کیا اُسنی پریشان مجھکو

بد و طفلی سی ہی عشق رخ و گیسو مجھکو
کوئی کہتا ہی مسلمان کوئی ہندو مجھکو

تل جو کاجل کی دیئی تمنی رخ گلگون پر
نظر آئی لگی فردوس مین ہندو مجھکو

گور مین جاتی ہی مین نی ہی کمر سیدہی کی
یاد آیا پس مردن قد دلجو مجھکو

کئی صورت سی مضامین غزل لکھتا ہین
وہ دکھاتی نہین آئینہ زانو مجھکو

قہقہی کرتی ہوی کبک چلین نقش کی ساتھ
قتل کرتا ہی کوئی شاہد مہرو مجھکو

منحنی بی جہتہ ای یار نہین قد میرا
ہی بوڑہاپی مین بہی عشق خم ابرو مجھکو

سامری آنکہہ چراتا ہی مجہی دیکہتی ہی
تری آنکہون نی سکہایا ہی وہ جادو مجھکو

صدمی فرقت کی اُٹھانی ہین مری قسمت مین
نہ مرون زہر ہلاہل بہی جو دی تو مجھکو

مقتدی ہوی مژہ مردمک چشم امام
بس ہی طاعت کی لئی قبلہ ابرو مجھکو

مستوی کو چہ محبوب نظر آتا ہی
ہو گیا دیدۂ پرآب ترازو مجھکو

پہلوان کوئی ملای نہ مری ہاتہہ سی ہاتھہ
در جانا نکا نظر آی جو بازو مجھکو

شہر کنعان ہوا کوچہ یوسف طلعت
گرگ بن بن کی ڈراتی ہین سگ کو مجھکو

کسطرح آنکہہ سی مین آنکہہ ملاؤن اُسکی
نہ تو کر تو ت ہی آتا ہی نہ جادو مجھکو

لو مبارک ہو تمہارا ہی برا آیا چیتا — چوکڑی بھول گئی دیکھہ کی آہو مجھکو
زندگی تلخ مری ای بت شیرین ہوگی — وی نہ دشنام کہی ہو کی ترش رو مجھکو
آتشین رخچہ عیان خال سیہ ہین جیسی — جلتی دوزخمین نظر آتی ہین ہندو مجھکو

ڈر اگر ہی تو یہی ڈر ہی شب ہجر مین فیض
اژدہا بنکی نگلجای نہ گیسو مجھکو

سر موافعی کا کل سی نہین ڈر مجھکو — یاد ہین سیکڑون ہی سانپ کی منتر مجھکو
دہنی دہنی نظر آنی لگی اجگر مجھکو — کاٹی کھاتا ہی شب ہجر مرا گھر مجھکو
دامن دشت مین کیون گھیر کی لاتا ہی خوبان — جامہ زیبون نی کیا جامہ سی باہر مجھکو
تری آنکھون کی تصور مین گیا چوکڑی بھول — مرگ چھالا شب فرقت مین ہی لبسر مجھکو
شوق پھر گنجفہ بازیکا ہوا سنتا ہون — نذر پھر یار کو کرنا ہی پڑا سر مجھکو
کرون اوصاف رقم رنگ طلائی کاری — بدلی کاغذ کی ملی گر ورق زر مجھکو
عشق گیسوی مسلسل مین کہان ہی آرام — کالی ڈستی ہی رہا کرتی ہین شب بھر مجھکو
کیون نہ تعظیم کرین میری جناب حافظ — یار کا مصحف رخسار ہی ازبر مجھکو
کھیل موقوف گہر دندیکا نہین کرتی قو — کر دیا عشق نی مٹی کی برابر مجھکو
کیا مسیحا سی کرون حال نقاہت کا بیان — بات کرنی ہی شب ہجر مین دوبھر مجھکو

غم مین اگ نخل جواہر کی ہوا ہون یہہ زرد
گمان سونی کی سمجھنی لگی زرگر مجھکو

تختۂ نرد آمینہ دکھلاتی ہین غیر کی ساتھہ
کردیا اونکی شش و پنج نی شش در مجھکو

ہجیان جیب کی مانند اڑاؤن اوسکی
نظر آجای اگر دامن محشر مجھکو

طوق گردن ہی نہین حلقۂ زلف پیچان
عشق گیسو ہی ہوا پاونکا لنگر مجھکو

خاک ڈالون نہ کبھی مین حجرالاسود پر
نظر آئی جو در یار کا پتھر مجھکو

جب سی مداح ہونمین نال کتابی روکا
نکتہ چین کہنی لگی یار رہی اکثر مجھکو

وہ تو ہفتہ مین بہی اکبار نہین آتی ہین
راتدن گہیرے ہی رہتا ہی سنیچر مجھکو

میٹھی میٹھی جو کلام اُس بت شیریں نے کہی
کڑوی نظرون سی لگی بہانپنی آذر مجھکو

نامہ اس چاند کی نگڑی کو لکہون مین ہی فیضی
چاند نا ہاتھہ جو لگجای کبوتر مجھکو

نخ پر کنا اڑا رہی ہو
نخرہی تلی دکھا رہی ہو

کیا کیا نقری بنا رہی ہو
سونی مردی جگا رہی ہو

افشان رُخ چہپا رہی ہو
تاری دن کو دکھا رہی ہو

گیسو عارض دکہا رہی ہو
کافر مومن بنا رہی ہو

گلنی دیتی ہو دال کس کی
مٹی اپنی لگا رہی ہو

کعبہ مین گہ کلیسا مین ق لگا ہر جا لگا رہی ہو
نچلی بیٹھو کہین تو پیاری اودہم کیسی مچا رہی ہو
عاشق ہوتی ہین پاوبارا چوپڑ کیسی بچھا رہی ہو
حلقی آنکھون مین پڑ رہی ہین اب کیا بالی بتا رہی ہو
اس قرب پہ آہ کیا کہین ہم ق جلوی سب کو دکھا رہی ہو
ابتک ہمنی کبھی نہ دیکھا ہرچند آنکھون مین آرہی ہو
غنچہ کا عطر ملتی ہو کب بیٹھی مستی اٹھا رہی ہو
دھڑیون لوٹین گہا پہر مزی ہم پہر تم مستی لگا رہی ہو
ہون جب سی مشتری لبون کا ق قیمت اپنی بڑہا رہی ہو
بنیا کھاتا ہی گڑ چھپا کی تم بیٹھی جان کھا رہی ہو
کرتی ہو خون پھر کسی کا لا کھا لب پر جما رہی ہو
کاتی باندہی نہین ہو بی جمہ پھر کہہ ہمسی چھپا رہی ہو
سرکوشی زلف سی کھان ہی اولٹی پٹی پڑہا رہی ہو
چھیٹی دیتی ہو بیٹھی بیٹھی کیسی طوفان اٹھا رہی ہو
انسان ہون اشک تو نہین ہون نظرون سی کیون گرا رہی ہو

دیوانی ہو رہی ہو کس کی ق پھرون جو غل مچا رہی ہو

تمکو اے فیض ہو گیا کیا
سر پر گھر کو اُٹھا رہی ہو

مہندی تو کھان لگا رہی ہو کچھ اور ہی رنگ لا رہی ہو
کیا رخ سے نقاب اٹھا رہی ہو گھر آئینہ کو بٹھا رہی ہو
کرتی ہو اریب ہی کی باتین کترا کی جو ہمسی جا رہی ہو
لٹ جائینگی ہم دپڑی دھری کر ہونٹو نپہ دھری جما رہی ہو
لجھی سی جناب پاگئی ہم باتون مین ہمین اُڑا رہی ہو
کیون آگ بنی ہو شرہی کیسا کیون جان مری جلا رہی ہو
اے ناصحو دال فی کہین ہو کیون مغز مرا پکا رہی ہو
کیسا یہہ چلن ہی چال کیسی گھر کہوج مرا مٹا رہی ہو
چھیڑا نہ پھوا ابھی کسی فی پھر کس لئی کسمسا رہی ہو
مشہور مثل ہی کوڑہ مین کھاج جلتی ہی کو جلا رہی ہو
پھر بیچ مین لاتی ہو کسیکو حقی کی دمو مین آ رہی ہو

اے فیض مزی مین اُن بونکی

گپ چپ کی ٹہائی کہا رہی ہو

گرم رو کا پست ہمت سی برآمد کار ہو
دہوپ مین آرام زیر سایۂ دیوار ہو

منفعت ہو کب ملایم طبع سی خونخوار کو
مندلِ مرہم سی کب چاک لب سوفار ہو

ہی پریشان خاطرون کو رتبۂ عالی نصیب
غنچہ جب گل ہو تو زیب گوشۂ دستار ہو

اہل عصمت خاکسار دنسی کبہی لیتی ہین کام
عینک خانہ نشینان روزن دیوار ہو

ثمرۂ عشرت سی ہین محروم خونخواران بہر
سبز کب باد بہاری سی درخت دار ہو

ہی وبال جان کمال دشت پیمای جنون
نافہ آخر آہوون کو موجب آزار ہو

ہی خلش سی نیش غم کی بی خطر کا فرمزاج
نوک سی نشتر کی مستغنی رگ زنار ہو

اہل دنیا منصب عالی سی کب کرتی ہین کام
مرغ باز و بند کو پرواز سی کیا کار ہو

کچہہ غرض شب زندہ دارونکو نہیں قاتل کی ساتھہ
مرغ شب چونگل شاہین سی کیونکر یار ہو

خاکسارون سی نہین کچہہ سربلند ونکو غرض
کحل کی طالب نہ چشم کوکب ستیار ہو

عاشقی کا مرحلہ طی کب مقدر سی ہو فیضؔ
قطع منزل پای چوبی سی بہت دشوار ہو

دیکہہ لین گر بی نقاب اوس کی رخ پرنور کو
سبحہین موسیٰ کر مک شب تاب برق طور کو

خط کی ہر ہر سطر مین ہی لطف موج سلسبیل
نامہ کرتا ہون رقم مین اک بہشتی حور کو

مشرق صبح قیامت ہی مرا چاک جگر
صبح محشر جانتا ہون مرہم کافور کو

روزن دل سی عدم والی نظر آنی لگی
دور پین سی دیکھتا ہون رشگان دور کو

کعبۂ دل ہوگیا ہی ان دنون مین سومنات
ہمنی دی ڈالا خدا کا گھر بت مغرور کو

سیر ہفت اقلیم مجھکو عالم مستی مین ہی
جانتا ہون جام جم جام می انگور کو

صندلی ملبوس کی دہان فکر دامنگیر ہی
در بہر یہان ہور ہا ہی عاشق مہجور کو

یاد مین چاہ ذقن کی چکر آیا بزم مین
کاسۂ گرداب جانا ساغر بلور کو

خاک بہی مین ہوگیا لیکن ہی وحشت میری ساتھ
چشم آہو پین نی جانا ہی چراغ گور کو

یار ارباب صفا محتاج آرایش نہین
کام کیا کنگھی سی موی مینی مغفور کو

جان دی مین نی کسی عیسی نفس کی عشق مین
زہر قاتل ہوگیا آب بقا رنجور کو

مصحف رخ کی تلاوت وقت زاری ہی مجھے
کر دیا ماہ رجب ہمنی مہ عاشور کو

بر مین یک فرعون وش کی آسمانی ہی لباس
غرق رود نیل کرتا ہون دل مغفور کو

موجب تکلیف اسباب تکلف ہوگیا
ہم وبال جان ہی سمجھی سند سمور کو

عشق یوسف مین زلیخا کی ہوئین لعلین سفید
روز روشن کر دیا غم نی شب دیجور کو

عامل بارامانت مبتلای رنج ہی
کام سی فرصت نہین دم بہر بہی اس مزدور کو

سخن بزم عیش و عشرت عرصۂ محشر ہوا
نغمۂ طنبور سمجھی ہم صدای صور کو

راستی ہی موت کا سامان اگر حق پوچھیے
یار لوگون نی کیا باطل حق منصور کو

دل مین اس غرفہ سی آتا ہی نظر فیضی زلف
فیض مین سمجھا ہون بانی وزن نا سور کو

دکھلائین وہ جو خال رخ برق تاب کو
ہندو نہ پوجین ہندمین پھر آفتاب کو

کاجل کا تل غدار مصفا پہ تم نہ دو
لگ جائیگا کلنگ ابھی ماہتاب کو

ساقی کی چہرۂ نمکین کا پڑا ہی عکس
پیتا ہون مین حلال سمجھکر شراب کو

مطرب نی لی جو تان مرا دم نکل گیا
سمجھا ہون سحر نغمۂ چنگ و رباب کو

زلفون کا سایہ کرنی مری خاک پر ندو
مٹی مین کیون ملاتی ہو تم مشک ناب کو

ہی عمر خضر عمر شہیدان دشت کی
آب بقا سمجھتی ہین خنجر کی آب کو

سنبل چمن مین کھاتی ہی سنبل یہی ہی خوف
دکھلا دو تم نہ گیسوی پر پیچ و تاب کو

بی اوٹ آفتاب کی ممکن نہین ہی دید
ای شک مہر چھوڑ دی منہ پر نقاب کو

احرام باندہ باندہ کی جاتا ہون دیر مین
کعبہ بنا دیا ہون کنشت خراب کو

یہان ہو چکا سوال نکیرین کا جواب
اب تک لکھا نہ یار نی خط کی جواب کو

دید جمال یار کا یہہ انتظار ہی
آنکھ خیال مین نہین دیتا ہون خواب کو

اسمین بھرا ہی آب اور اسمین بھری ہی آگ
نسبت نہین ہی دود جگر سی سحاب کو

ہوتا نہ مہیچہ عشق مین یون خواب و خور حرام | رہتا اگر خیال ہمارا جناب کو

باران رحمت اشک کو کیونکر کہون نہ فیض
کہتی ہین لوگ برق مری اضطراب کو

پیاسی آتی ہین لہو کی نظر ای یار ابرو | قتل کرتی ہین مجہی تیری کماندار ابرو
بخدا ہمنی بنایا ہی سپاہی انکو | تیر انداز مژہ ہین نہ کماندار ابرو
اجتک ایک بہی عاشق کی نہ کاٹی گردن | نظر آتا ہی مجہی کاٹ کی تلوار ابرو
ہی تمنا یہی اس یار ہلال ابرو سی | ہر مہینی مین دکھای مجہی اک بار ابرو
لب جانبخش کو اللہ سلامت رکہی | غم نہین قتل کری گر ہمین سو بار ابرو
کوی ہمارا گلا کاٹ کی مرتا نہ کبہی | چشم قاتل کا نہوتا جو مددگار ابرو
کس قدر ظلم ہی سرکار بتان مین بخدا | قتل سو بار جو ہو دیکہی وہ اکبار ابرو
عارضی جسم پر اپنی وہ اکڑتا ہی بہت | مہ نو کو بہی دکہادو کبہی خمدار ابرو
منحنی پیر کی مانند جہکی جاتی ہین | نہ جوانون کو دکہایا کرو خمدار ابرو
خط پیشانی قاتل کا یہی ہی مضمون | سر عشاق سی رکہتی ہین سروکار ابرو
کیا صفائی ہی کہ رکہتا نہین تسمہ بہی لگا | اسکی دو تکڑی ہون جس پر کری یکدار ابرو
جب کہا قتل سی باز آ تو کہا کیا غم ہی | مین تو ہوتا نہین ہوتا ہی گنہگار ابرو

کہدی قاصد یہہ زبانی سربازار اُس سے
سر یہی حاضر ہی جو ہین سر کی خریدار ابرو

جان بچنی کی طرح اب نظر آتی ہی نہین
بی طرح کاٹ پہ ہین اُنکی طرحدار ابرو

کیا کہون تفرقہ اندازی ابروی بتان
ایک کو دو کری اور دو کو کری چار ابرو

چشم قاتل یہی کرتی ہی اشارہ ہر پل
مرغ جان کی لئی ہی ناخن شہپار ابرو

دیر و کعبہ مین کبھی خم پی تسلیم نہون
دیکھہ لین یار اگر کافر و دیندار ابرو

قاب قوسین کا مضمون مری فہم مین آی
گر کسی شب نظر آجائین وہ خمدار ابرو

دیکھہ کر آئینہ مین عکس سہی کہتی ہین فیض
یہہ بھی اک شعبدہ ہی دو کی ہوی چار ابرو

کیا شش و پنج مین ہو سیر و تماشا دیکھو
آؤ دو چار گھڑی اُنکا میلا دیکھو

چہیٹی لڑنیکو لب بحر تو جاتی ہو مگر
آشنا پہر کوی دیکھا ہی نہ چہٹیا دیکھو

کب تلک جوڑ رقیبونکی چلین گی اکدن
ہم بھی گہڑتی ہین نیا اور ہی نقشہ دیکھو

کشمکش مین ہون کبھی اور کبھی پیچمین ہون
زلف کی عشق مین بھی بھیڑ ہی مین کیا کیا دیکھو

راہ اس کوچہ کی ہی بھول بھلیان اے خضر
ساتھہ میری نہ چلو آپ کا رستا دیکھو

نیم کی تنکی بھلا کہتی ہو کیون کانون مین
تن مرا سوکھہ کی ہو جائیگا تنکا دیکھو

رخ پر نور ہی کو اٹھہ پھر تکتا ہی
آئینہ کو کہین ہو جا ہی نہ سکتا دیکھو

دور ہو حضرت دل بزم سیہ چشمون سی ق ہو نہ جاسی کہین پھر چل چپٹا دیکھو
کچھہ نہ کچھہ راہ نکل آئیگی سر پٹھونے کی سر تو اس یار کی دیوار سی ٹکرا دیکھو
زندگی فرقت جانان مین وبال جان ہی زلف کی پھندسی مین تم بھی تو کبھی آدیکھو
وہی ہی ترغیب پھر اُس شوخ کو اُکسانے کی باندھنوا اور ہی کچھہ یارون نی باندھا دیکھو
رازمی ہر کس و ناکس سی بیان کرتا ہی ساقی بزم ہی کیا پیٹ کا ہلکا دیکھو
سیر ہوتا ہون کہین حسن رتان سی بخدا ہی مجھی نعمت دیدار کا ہوکا دیکھو
دہری رہجائیگی سب آپ کی ہلمنائی مجھسی ہرہات مین اچھا نہین ٹھٹھا دیکھو
ہی کسی غنچہ دہن کو ہوس گلبازی پھولتا ہی کوئی پھر تازہ شگوفا دیکھو
شمع کی روشنی محفل مین بہت مدہم ہی استخوان حاشق جانسوز کی جلوا دیکھو
جادو چار محبت کی عیادت کی لئی رہ نجاسی کہین سرکار پہ چھپا دیکھو
آگی سید ہی مرنی گھر نکٹہ پلٹ جاتی ہین کیا نصیبا مرا انروزون ہی اُلٹا دیکھو

فیض موقوف کرو آٹھہ پہر کا رونا
کر گیا ہی ورم ایک ایک پپوٹا دیکھو

دماغ کیا کری آگی تری چمن کی بو قبا ہی گل مین ہی تیری ہی پیرہن کی بو
نسیم لاسی جو اُس غنچہ لب کی تن کی بو برنگ رنگ رخ گل اُڑسی چمن کی بو

نہ نخلبنی کی ہوس ہی نہ مشک کی پروا
دماغ مین ہی مری زلف پرشکن کی بو

کلام کرتی ہو جب منہ سی پھول جھڑتی ہین
کہین ہی عطر سی خوش آپکے دہن کی بو

یہ معجزی ترے دندان و لب کی باغمین ہین
نہ برگ گل کی یہ بو ہی نہ یاسمن کی بو

ہوا ہون عشق مین اک رشک گل کی دیوانہ
فضای باغ سی آتی ہی مجھکو بن کی بو

رکھی نہ پاؤن کبھی عندلیب گلشن مین
نجای باغمین گر تری انجمن کی بو

چلی ہین آپ کدہر ملکی عطر فتنہ کا
حواس باختہ ہو جائیگی چمن کی بو

بجای چٹکی جو وہ غنچہ لب تفنن سی
تو کونی کونی چھپی فیض ہر چمن کی بو

دیکھون جب چاند سی رخسارونکو
صدقی افشان پہ کرون تارونکو

باڑہ کیون دیتی ہو تلوارونکو
ذبح کردو لوگنہ گارونکو

کالی زہریلی ہین دونون گیسو
ہمسی کلوایمی ان مارونکو

آگی کوٹھی پہ شب مہ آسی
ثابتی کردیگی سیارونکو

ساتھہ شانی کی رہین آرسی ملی
پھیر دو سر پہ مری آرونکو

انتظاری مین کسی ماہ کی ہم
رات بھر گنتی رہی تارونکو

خلد مین دخل شیاطین کا نہین
گھر مین آنی دو نہ اغیارونکو

تو نی کیا یاد کیا اوساقی — ہچکیان لگ گئین میخوارونکو

نشا مین بھی ہی خیال تعظیم — سجدی ہم کرتی ہین کلوارونکو

دیکھہ لین گر نمک روی بتان — مرچین لگجائینگی دیندارونکو

یاد آتی ہی چھٹی کی مجھی رات — آپ جب دیکھتی ہین تارونکو

جب نہ تب ہوتی ہین میری حائل — ڈھائیی باغ کی دیوارون کو

طائر دل کو دلاسا بس ہی — رکھو نوکر نہ چڑی مارونکو

تم وہ اوتار ہو گنگا کی قسم — گھاٹ پر لاؤ گی اوتارونکو

مال مارا فقرانی تو نہین — مجھہ سی کیون بغض ہی رکھتارونکو

مرگئی چشم کی بیمار افسوس — نفع تنہا شہر کی عطارونکو

انگی مچلائی کا ہی خط مین گلہ — ڈاک لگ جائیگی ہرکارونکو

سبزہ نکلا ہی لب شیرین پر — لیچلی خضر شکر پارونکو

ہم تبونکی نہ پہنسی پہندیمین — دھاگی دبتی رہی زناروںکو

خبط ہی محتسبون کو ای فیض
ڈھونڈتی پھرتی ہین میخوارونکو

دیکھہ لی گر یار کی روی و قد آزاد کو — گل کو بلبل چھوڑدی اور فاختہ شمشاد کو

ای تو چھوڑو خدا کی واسطی بیداد کو
شیخ و راہب دیر و کعبی مین چلی فریاد کو

مار ڈالا بی جہت جو بلبل ناشاد کو
ہوگیا کیسا یہہ مالیخولیا صیاد کو

جو ندی تعظیم لمبی قامت آزاد کو
گاڑ دینگی کھود کر مٹی مین ہم شمشاد کو

آسمان سنتا ہی اونچا اپنی ناداں خامشی
ضبط کر اک چیخ آہ و نالہ و فریاد کو

پھر ہوای سیر گلشن اس سہی قد کو ہوی
باغمین رہنا بہت مشکل ہوا شمشاد کو

وہ بلا گرمی ہی میری خون مین ہنگام ذبح
پانی پانی کر دیا ہی خنجر جلاد کو

بیستون غم پر ای شیرین اگر دیکھی مجھی
دودہ یاد آی چھٹی کا یک پیک فرہاد کو

ہم تو قسام ازل کی رتبہ دانی پر ہین غش
کوہ غم ہمکو بلا ہی بیستون فرہاد کو

ان بتان سنگ دل کا ہوگیا دل آب آب
کر دیا ہی موم نالون نی مری فولاد کو

گر رکھی پر قفیح یا توڑی وسوکھا پر کبھی
ہم نہ توڑینگی کسیدن خاطر صیاد کو

میری نالون نی کیا پیدا ہی دیپک کا اثر
آگ لگ جائیگی اک دن خانہ صیاد کو

سو کہہ کر کانٹا ہوا ہی شک سی ای قمریو
دیکھہ کر سرو گلستان قامت آزاد کو

تیری آنکھون سی جو چشمی کری نرگس کبھی
باغمین رہنی ندون اُس کو رمادرزاد کو

روند ڈالی مین نی کوہ و دشت کی کا ئنات تمام
روح قیس و کوہکن آی مبارکباد کو

قامت موزون کا سایہ دیکھکر کہتا ہی وہ
ٹھیک یہہ مصرع پہونچا مصرع شمشاد کو

ذکر اُس شیرین دہن کا گر سر بازار ہو
کوہی کوڑی کو نہ پوچھی کوزۂ فرہاد کو

کربلا کا واقعہ درپیش ہوگا ایک روز
وہ حسین جانی لگا ہی پھر حسین آباد کو

تیری دیوانی ہین دیوانی مقرر ائی ہی
بیڑیان پہنی ہوی ڈھونڈا کئی حداد کو

ای پریزاد وجو تون تان ہم سی پھر کرنی لگے
ایسا ویسا تمنی کیا سمجھا ہی آدم زاد کو

ہر نشیمن پر گمان بانبی کا مجھکو ہوگیا
اژدہا سمجھا فراق یارین شمشاد کو

کان ہمسایہ کی بہری کردی ہین چیخ چیخ
جیمین ہی سی ڈالیی اک شب لب فریاد کو

سیکڑون نشتر لگی شریان پر نکلا نہ خون
غرق دریای ندامت مین کیا فصاد کو

یہہ دل دیوانہ کس سی بیڑیان بنوائیگا
ذکر سی فرصت مری دم بھر نہین حداد کو

او سہی قد منحصر کچھہ تیری قامت پر نہین
جو الف بھی ہی الف اللہ کا آزاد کو

بی دہن ای فیضؔ باتین مجھہ سی جب کرنی لگا
وحی جانا مین نی اُس محبوب کی ارشاد کو

سمجھتی مد بسم اللہ ہین ہم مدّ ابرو کو
کہین پھر مصحف ناطق نہ کیونکر کعبہ رو کو

خدائی کہتی ہی ای قبلہ کعبہ مصحف رو کو
خطا کیا کر کہون بیت المقدس پیت ابرو کو

لگاتی ہین گلی سی اپنی ہم شوق شہادت مین
ہلال عید قربان جانتی ہین اُنکی ابرو کو

مین وہ آزاد ہون جاتا ہون جب گلزار عالم مین
سمجھتا ہون الف اللہ کا سرو لب جو کو

جناب آداب لیجی با ادب کب تک رہی بندہ
دبا کر غیر بیٹھین بزم مین پہلو سی پہلو کو

نکیرین اُسکو دیکھین نقش دیوار لحد ہوئین
چڑہا دو تم جو تربت مری تعویذ بازو کو

نہوگا بان بیکا گر کوی سونگھی اُسی کالا
جو کوی سونگھیگا آپ کی اک تار گیسو کو

کری گر ہمسری اُنکی قد موزون سی اے قمری
کھڑی قد گاڑ دین مٹی مین ہم سرو لب جو کو

نڈالو ناک مین تنکا مرا دم ناک مین آیا
کیا تنکا غم و حسرت نی سیری ست و بارو کو

گیا گذرا دل سوزان مگر اک آبلہ سا ہی
دکھا دینگی اُنہین ہم چیر کر اک روز پہلو کو

اڑنچھو قتل مین ہی نا مناسب ای جب قاتل
تری تلوار کا پانی بجہائیگا مری چھو کو

رہین گی کہیت اکدن کہیت مین تلوار کی ہم بھی
دیا کرتی ہین باڑہ انجیار سفاک خوش ابرو کو

تجلی طور کی پہر دیکھہ لین گی موسی عمران
برآمد بام پر ہونی تو دو محبوب مہ رو کو

کری تو جس سی باتین پہر وہ تیرا ہی پڑہی کلمہ
تری باتون سی لگا معجزی کو ہی جادو کو

اگر ہین چشم دریا بار کردون رخصت گریہ
تو غرق اشک کردون باتمین گرھی تا پو کو

ہلال عید کی ہوتی ہین منہ پر پہبتان کیا کیا
برسوین دن جو دکھلائین ہمین سرکار ابرو کو

نہ اٹھونگا سر بالین کری گر شور محشر بھی
مری سر کی تلی رکھدین اگر وہ اپنی زانو کر

لب شیرین کی عاشق اُسکو کہی پس کہتی ہین
دیا دل جس مسلمان نی تمہاری خال ہندو کو

فراق یار مین رونا نہین آتا سب ہی یہہ
نہوی فاش دلکا راز پچاتا ہون آنسو کر

کیا کرتا ہون پھرون صورت معنی کا نظارہ
سمجھتا ہون دم فکر آئینہ ای فیض زانو کو

مرض ہو گیا عشق کا آپ کو
اثر کیا کری گی دوا آپ کو

کرو طوف اگر کعبۂ دل کا شیخ
دکھادون مقام صفا آپ کو

دوآبی مین ہون خیر و شر کی حضور
بھلا جانون یا مین برا آپ کو

کرین پیشۂ خاکساری کی فکر
اگر چاہئی کیمیا آپ کو

گرفتار زلف معنبر ہو فیض
نہ سونگھی کہین اژدہا آپ کو

کہون قبلہ و کعبہ کیا آپ کو
سلامت ہی رکھی خدا آپ کو

کسی نو طیہ سے مجھی پیئی
جو منظور ہو طوطیا آپ کو

ہر اک مشکل خلق آسان ہوی
کہون کیون نہ مشکل کشا آپ کو

پہنئی حری خون مین رنگ کر
بہت زیب دی گی قبا آپ کو

ہوا اُس پہ نازل ہو قہر خدا
کیا جسنی مجھپر خفا آپ کو

پہلای ہوی گل سی پتھی ہوگل
لگی اس چمن کی ہوا آپ کو

ہوی خوب تقسیم روز ازل
ملا عشق مجھکو حیا آپ کو

نقاب اپنی رخ سی الٹ دو اگر — رہی دنگ دیکھہ آئینہ آپ کو
رہا کرتی ہو آئینہ خانہ مین — نہین کچھہ بھی شرم و حیا آپ کو
بھلا اسمین کیا کفر کیا شرک ہی — اگر مین نی سجدہ کیا آپ کو

مری بندگی کا اثر ہی یہہ فیضؔ
سمجھنی لگی بت خدا آپ کو

کام کیا پاس ہو یا ہو کئی منزل کعبہ — دل ہی اک کعبہ ہی ای قبلہ بر تب الکعبہ
اپنی جامہ سی وہ باہر نکل آتا بخدا — دیکھتا گر تجھی ای حور شمایل کعبہ
تجھکو اللہ نی دی آنکھہ اسی آنکھہ نہین — کیا ہی منہ ہو جو تری رخ کی مقابل کعبہ
کیون نہ لبیک الک احمد وظیفہ ہو مرا — نظر آتی ہی مجھی یار کی محفل کعبہ

شعر اویتی ہین تشبیہ رخ جانان سی
فیضؔ اسی وجہ پرستش کی ہی قابل کعبہ

کہتی ہین لب کو وہ بات ہی یہہ — واہ واہ کیا مزیکی بات ہی یہہ
نہ حقارت سی دیکھہ انسان کو — جلوہ گاہ صفات و ذات ہی یہہ
مرض عشق کا علاج نہین — روگ وہ ہی کہ جی کی ساتھہ ہی یہہ
یون تو کرنی کی ہین بہت یا مین — ایک سرمایہ نجات ہی یہہ

دل کسیکا دکھی نکردہ بات — کام کی بات ہی تو بات ہی یہہ
زندگی کا کچھہ اعتبار نہین — بی قیام اور بی ثبات ہی یہہ

کس توقع پہ دل کسیکو دین
فیضؔ اپنی تو کائنات ہی یہہ

اگئی تیغ اگر قاتل خونخوار کی ہاتھہ — پیر کٹجائینگی دو چار کی دو چار کی ہاتھہ
کسطرح مجھہ سی رکین قاتل خونخوار کی ہاتھہ — دوسری ہاتھہ ہین اور سیکڑون تلوار کی ہاتھہ
چشم و ابرو و ادا غمزہ جنہین کہتی ہین — چار لڑتی ہین مری دلکی انہین چار کی ہاتھہ
چمن عشق مین ہمرتبہ یوسف ہوتا — نہ لگا سیب ذقن عاشق بیمار کی ہاتھہ
باغ ایجاد مین جہک جای قد موسی کو — شاخ گل دیکہی جو اس غیرت گلزار کی ہاتھہ
خون عشاق کا ناحق ہی گمان عاشق کو — لال قدرت سی ہین محبوب طرحدار کی ہاتھہ
اب تو وہ پانون بہی چہوتی نہین دیتی اپنی — وعدہ کرتی تہی مری ہاتھہ پہ جو یار کی ہاتھہ
صحبت یار سی پرہیز نہین کرتا ہی — ناک مین دم ہی مرا اس دل بیمار کی ہاتھہ
کام اخلاص کی بن بنکی بگڑ جاتی ہین — سخت ناچار ہون مین اس دل ناچار کی ہاتھہ
تو کسی وقت اگر مصر کی بازار مین جای — سوی یوسف نہ بڑہین ایک خریدار کی ہاتھہ
کیون ہلالی نہ بنا یار خوش ابرو کو — جی مین ہی کاٹیئی تلوار سی معمار کی ہاتھہ

کف افسوس لگا ملنی کو ہشیاری مین
خواب مین یاد جو آی مجھی دلدار کی ہاتھہ

دل لگی جب سی ہوی شاہد بازاریسی
سخت رسوا ہوی ہم مردم بازار کی ہاتھہ

پانون پڑتا ہون مداوا کی نہ کیجو تکلیف
چور زخمون مین ہین یکدست گنہگار کی ہاتھہ

سر خرو کوی شہیدون مین نہین مجھسا
منہ پہ میری جو لگین ابروی خمدار کی ہاتھہ

کیون نہ اس رشک سی مین خاک پہ لوٹون یارب
دامن یار نک آنی لگی اغیار کی ہاتھہ

جلاتی ہی مجھی کرتی ہی کیا آنکھہ
غضب ہی قہر ہی بجلی ہی یا آنکھہ

تلی اوپر مرا دم ہو رہا ہی
ذرا نیچی سی تو اوپر اٹھا آنکھہ

پہپولی پڑ رہی ہین میری لبین
نہ اتنا گرم تو ہو کر دکھا آنکھہ

نظر آتا ہی اسکو غیب کا حال
خدا نی ان تو نکو دی ہی کیا آنکھہ

کنوان ہی وہ ذقن سمجھی ہی جسکو
تجھی کیا کچھہ نہین ہی سوجھتا آنکھہ

خدا پھر جائیگا مجھہ سی اوسیوقت
پھرائی تو نی گر ای بیوفا آنکھہ

اگرچہ تشنۂ خون وہ بھی ہی لیک
نظر ابرو سی آتی ہی سوا آنکھہ

وہ آئینہ مین کہتی عکس سی ہین
کھان سی کوئی ایسی لائیگا آنکھہ

تری آنکھون نی پرچک دی اسی وجہہ
لڑاتا مجھہ سی ہی ہر بلبلا آنکھہ

نظر آئی ہماری موت ہمکو — دکھائی تمنی جب ہو کر خفا آنکھہ
بھری ہی ہجر کی آتش مہنامنہ — تہ ڈری پر میری کہہ ای ہما آنکھہ
بھلا کس رنگ دون نرگس سی نسبت — جدا وہ آنکھہ ہی تیری جدا آنکھہ
اگر لوگون مین آتی ہی تجھی شرم — کبھی در پر وہ ہی مجھہ سی لڑا آنکھہ
دکھاونگی تماشا ہم بھی اک دن — کرینگی ہمیہ گریون ہی جفا آنکھہ
مری نظرون مین وہ پانی کی ہی لوٹ — جسی کہتا ہی تو آئی شنا آنکھہ
نہ لی وہ سانس پانی بھی نہ مانگی — نکالی جیسہ تو ہو کر خفا آنکھہ
مری ہر زخم فی پانی چڑایا — خدا کی واسطی تو مت چرا آنکھہ

نہ بھائی پھل کروہ کہین فیضؔ
رہی ہی بی طرح اب ڈبڈبا آنکھہ

زلف ہی یہہ یا کہ کالکا ہی یہہ — نہین معلوم کیا بلا ہی یہہ
دل مین رہنی لگا خیال تہان — پھلی کعبہ تھا اب گیا ہی یہہ
کیا کہون حال زلف دوتی زلف — ہی وہ ناگن سپولیا ہی یہہ
قصہ دل کو نہ ڈہاؤ بات سنو — ای بتو خانہ خدا ہی یہہ
کہتی ہین جسکو ای مسیحا عشق — درد مہلک ہی لا دوا ہی یہہ

تر دل کیون نہ ہمکو ای ہم ہو — کہین آئینہ سی صفا ہی یہہ
ہی جو مشہور قصہ طوفان — مری آنکہون کا ماجرا ہی یہہ
لو نہ دل غیر کا مرا لو دل — ہی وہ ناکارہ کام کا ہی یہہ
کب کیا مین نے ترک عشق بتان — صرف تہمت ہی افترا ہی یہہ
دل جو حیران ہی شکل آئینہ — کسی صور
قسمتون کو ہم اپنی رو تی ہین — لوگ ہنستی
پانو (پڑتا ہون نام شانہ لیو — ا
ہی کہان وہ رخ اور کہان بہشت
غنچہ لب سی ٹپک گئی دم صبح
کیون نہ دیوانہ دل ہمارا ہو
کیون نہ گیسو قریب رخ کی رہی

دل جو دیتی ہو

فیض صاحب

کری بجلی کو شرمندہ کنارہی جسکی دامانکی
فصاحت سی بیان کرتا ہون معنی وصل جانانکی — مطلع

جنون مین بھی عایت ہی ہماری جسم عریانکی
قبا خار مغیلان سیتی ہین صحرا کی دامانکی

ہمیشہ استخوان عاشقان چن چنکی کھاتی ہین
مگر نیت نہین بہرتی سگان کوی جانانکی

ہماری قبر یارون نی بنائی کاکلی کوسون پر
تعدی تا نظاہر ہو کسی پر زلف پیچانکی

نظر آتا ہی مجھکو خرمن مہ سانپ کی کنڈلی
شب غم مین بری لگتی ہی صورت ماہ تابانکی

ن مصحف رخسار پر خط ہو چکا انکی
یہی ہی وجہ جو پڑہتی ہین وہ تفسیر قرآنکی

نگہ ہی انکی ہو گئی ظاہر
دم تحریر ہو جاتا ہی خامہ شاخ مرجانکی

ہی یکہتی گی
جہکاتی ہی کنوین کتنی ہمین ہیبت زنخدانکی

یانان
تمہارا رخ بہی مصحف ہی قسم کھاتا ہون قرآنکی

تمہارا حلقہ در ہی مگر خاتم سلیمان کی

تن زندہ کی صورت ہو رہی ہی جسم بیجانکی

ق
رخ و گیسو نی کہوئی عقل ہندو اور مسلمانکی

نی
خبر دونون حقیقت سی نہین ہین کفر و ایمانکی

ہاہی
کنوئین مین ڈال دی تصویر لیکر ماہ کنعانکی

دہوکا
خدا صورت نہ کہلای کبہی جانانکی درمانکی

ہنا نہین رکہتی
سراپا اشرف المخلوقات ہی جانان خلقت انسانکی

کرامًا کاتبین غیرت کی ماری لکھہ نہین سکتی
سحر ہی شام تک کچھہ حد نہین میری عصیانکی

شب فرقتمین کوسون بہاگتی ہین مجھسی ہمسائے
مرا نالہ مگر خنجر ہی شیر نیستان کی

قدم آنگن مین کہتی ہی نہین پھولی سماتا ہون
ہلال عید ہی مجھکو ہلالی تیری دالانکی

جناب موسی عمران ہی تا آنکہین نہون نیچی
جھلک اکدن دکھادو تم ہمین بھی وہی جنبانکی

کنارسی ہمکو موتی جھیل کی مغرون کرتی ہی
موی پر بھی ہی اپنی ساتھہ حسرت آنکی ندانکی

ہوا بھی بسکہ گاہ زلف مشکین فیض رخ انکا
جو ہندو ہین کرینگی وہ بھی اب تعظیم قرآن کی

جلانا مارنا عاشق کا اپنی اون کو یکسان ہی
نگہ مین زہر قاتل ہی لبون مین آبحیوان ہی

یہی نزاکت عارض ہی کلام زلف جانان ہی
کہ مین ہون ہم ہندو کا تو ایمان مسلمان ہی

موی پر بھی تکلف کا ہی خواہان گشتہ گیسو
بحد پر شانہ دی رہی شام غریبان ہی

شب غم مین نکلجاتی ہی تن سی جان گھبراکر
مرا نالہ ہی یا پھر کھاڑ تا شیر نیستان ہی

کہین گر حور ہم تجھکو نہین ہے کچھہ قصور اپنا
گلی تیری بہشت خلد ہی دربان رضوان ہی

جدا ہی کبک کی رفتار الگ قمری کی ہی اسکی
بھلا کس طور دون نسبت یہ انسان وہی حیوان ہی

ہزارون العطش کہہ کہکی جی دیتی ہین ہوگی ہی
جسی اندھا کنوان کہتی ہین وہ چاہ زنخدان ہی

مری آنکھون مین جب سی گھر کیا ہی یار موہوش فی
کرن خورشید محشر کی بنا ہر موی مژگان ہی

فقط ہی دیکھنی ہی کا نہیں قابل ہی چکھنی کی
پہل اندر این کا سچ مچ آپکا سیب نخدان ہی

تمہاری منہ پہ کیا کیا پہنیاں ہوتی ہین عالم مین
کوئی کہتا ہی پوتہی ہی کوئی کہتا ہی قرآن ہی

خدای غیب دان پر آشکارا حال ہی سبکا
کری وصف دہن کیا کوئی وہ یک نقد پہان ہی

شب مہتاب مین چٹکی نہین ہین فقہ تاری
مہ پیمہرنی چہڑکی رخ روشن پہ افشان ہی

تجاہل سی جو پوچہا نام گیسو کا تو فرمایا
ستم ہی قہر ہی کالی بلا ہی آفت جان ہی

دوشالہ اوڑہ لو کمری مین کیا آرام کرتی ہو
مسہر مین لپٹ کر سو رہین ہم تم زمستان ہی

قدمبوس ای پری ہین جن کو انسان عہد پیر مین
قدم گشتہ اپنا حلقہ مہر سلیمان ہی

خدا کی واسطی منہ پر نقاب اپنی نہ رکہو تم
نہ برقع رخ روشن چراغ زیر دامان ہی

شب فرقت مین سایہ کا گمان ہر تا ہی سایہ پر
چراغ خانہ اپنا دیدۂ غول بیابان ہی

کسی صورت نہین ممکن رسائی انکی قد مونتک
بزنگ ماہ کرسون دور رو خورشید تابان ہی

یہ باتین ہوتی ہین اعجاز لب جانبخش جانان کی
یہی ہی وجہ جو پانی سی پتلا آبحیوان ہی

شب غم مین یہہ رویا خون یا لعل رنگین مین
مرا انگہونکا ڈہیلا ہو گیا لعل بدخشان ہی

پہنچ ہاتھہ وحشت نی ہمارا للہ المنہ
پس مردن لحد مین یہی ہماری نعش عریان ہی

مسن ہو کر ہوا ہی فیض عاشق یار کم سن کا
دل دانا ہمارا ہو گیا پیری مین نادان ہی

کیا ہی ایک اگر وعدہ تو برسون جسنی ٹالا ہی
پڑا پھرا ن و نسین اُس کٹر سی ہمکو پالا ہی

خیال خط و گیسو نی کسیکی مار ڈالا ہی
ہماری گور کا سبزہ بعینہ کوڑیالا ہی

کبھی جاتی نہین یہہ رمز شان حق تعالی ہی
ہوی ہین اسکی عاشق ہم جسی دیکھا نہ بھالا ہی

نہین اسمین کوئی انداز قد یار کا لیکن
چمن مین سروفی اک اُونٹ کا سا قد نکالا ہی

رخ محبوب سا روی مہ کامل تو ہی چوڑا
ولیکن فرق ہی اتنا وہ گورا ہی یہہ کالا ہی

کروں تعریف کس کس جزر کی ای مایہ خوبی
تری ہر عضو کو اللہ نی سانچی مین ڈھالا ہی

کہینگی ہم ہی پہنتی آسمان کی تیری کو ٹہی پر
مہ کامل ہی تو اور حلقۂ احباب ہالا ہی

نہین ہوتا ہی جب وہ تین فاقونسی مرتا ہون
نوالا زہر کا فرقت مین سہنکا ذالا ہی

تمہاری ہم ہین عاشق کفر دین سی دور رہتی ہین
نہین معلوم مسجد کس کی ہی کسکا شوالا ہی

تصور دونون گیسو کا موی پر ہی ہا باقی
سحر مین ہمنی جوڑا سانپ کا ای فیضی پالا ہی

نظر مین ہانپی بی پایہ جہان کا کارخانا ہی
عمارت کیا بنائین ایکدن مٹی مین جانا ہی

مرا اور طائر تصویر کا یک ہی فسانا ہی
نہ فکر آب و دانہ ہی نہ فکر آشیانا ہی

ہر ایک شیخ و برہمن ٹوہ مین ہین جسکی آوہ
نہ ٹھور اُسکا کلیسا مین نہ کعبہ مین ٹہکانا ہی

نہین ہوتا ہی چہٹکارا مرا زلف مسلسل سی
خدا ہی جانی کبتک قید۔

رگڑتا ہون جبین اپنی تیرون کی آستانہ پر
مجھی منظور قسمت کی نوشتہ کو مٹانا ہی

کھان باریک ہی اسکی کمر قدرت بھی بانکی
کرین وصف میان کیا ہم بہت نازک زمانہ ہی

نکراگی مری اوصاف واعظ صبح جنت کے
فضای خلد سی اُس حور کا انکن سہانا ہی

کبھو فکر دہن مین ہین کبھو فکر کمر مین ہین
یہی کمر مین ہمکو شغل پھیرون غائبانا ہی

حق وناحق ستاتی کیا ہو چپ چپ کر رہین دہ
دکھاوہ قامت اپنا تم جو سولی پر چڑھانا ہی

ارادہ پہنچت کرتا نہین کو رغنر بیانکا
مسیحا کو مری منظور مردونکا جلانا ہی

کرون کیا فکر زاری سی بھی مطلب بن نہین آتا
بھانا آنسوونکا یار کی آگی بجھانا ہی

نہ کرتی ہین اُسی خصت نہ دیتی ہین جواب خط
انہین منظور قاصد کی مگر پرزی اڑانا ہی

ہم اپنی زندگی کو موت سی بدتر سمجھتی ہین
فراق یار مین تریاق کھانا زہر کھانا ہی

جدہر مین دیکھتا ہون صورت آتی ہی نظر میری
جہات ستہ میری واسطی آئینہ خانا ہی

تہی دستی کا وقت مرگ ہرگز کر نہ اندیشہ
بہت سا جمع زیر خاک قارون کا خزانہ ہی

الٹ دی ہی نقاب اسنی فیضؔ اسنی دری دن سے
مہ وخورشید کو عالم کی نظر ونسی گرانا ہی

باغ پھولا ہی گلستان کی ہوا بدلی ہی
تو بہی پوشاک بدل گل نی قبا بدلی ہی

ورسم وفا بدلی ہی
اُسپہ کیا دوس زمانیکی ہوا بدلی ہی

ہی مری تن پہ وہی خلعت خلقی اب تک
نہ قبا بدلی ہی ہین نی نہ عبا بدلی ہی

ڈر یہی ہی کہ جناب آپنے بدلین مجھہ سی
خوش رہی گھر مین اگر خلق خدا بدلی ہی

ہی نگہبان خدا سیب ذقن کا اُن کی
بی طرح نیت یاران ریا بدلی ہی

ہنستی ہنستی ہی وہ لاتا ہی مجھی وہ محبوب
وضع بدلی نہین پر طرز جفا بدلی ہی

کوئی صورت نظر آئی نہین بچنی کی مجھی
وہ بھی بدلی ہین نظر اُنکی جدا بدلی ہی

چھوڑ دی مُنہ پہ نقاب اُسنے خوبی چندی
رونق چہرۂ ارباب صفا بدلی ہی

دیر کیون کرتی ہو پہانسی مجھی دیدو جلدی
جان حاضر ہی اگر زلف دوتا بدلی ہی

مر چلا ہون مرض عشق کی ہاتھون ای فیضؔ
فائدہ کیا جو مسیحا نی دوا بدلی ہی

مار ڈالا مجھی فرقت نی قضا سی پہلی
ہو گیا کام ادا اُن کی ادا سی پہلی

زہر تجویز کیا غم نی دوا سی پہلی
مر چلی چشم کی بیمار شفا سی پہلی

رکھدیا کاٹ کی سر کر قدم قاتل پہ
کی نماز اپنی ادا مہنی قضا سی پہلی

عمر سی خضر کی بڑھ کر ہی مری عمر کہین
لب تری خلق ہوی آب بقا سی پہلی

سبقت احسان کو ہی اُنکی مری عصیان پر
عفو کرتی ہین خطا کو وہ خطا سی پہلی

اُس حیا دوست کا مسجد مین تصور جو بندہا
مین نی منہ ڈہانپ لیا دست دعا سی پہلی

وصف خط لب جان بخش کرین بعد شروع
منہ تو دہوا ئین خضر آب بقا سی پھلی

ہمنی سکھلای ہین انداز وفا و اخلاص
آگہی کب تہی انہین رسم و فا سی پھلی

کعبہ پر چہائین ہی ای قبلہ تہاری رخ کی
خلق ابرو ہوی محراب دعا سی پھلی

طرز بلبل نی اڑائی ہی مری نالی کی
چاک چپکن ہی مری گل کی قبا سی پھلی

کیون نہ تقدیم مری کفر کو اسلام پہ ہو
بت کلیسا مین نظر آی خدا سی پھلی

استخوان فیض کی پہکوا دو کسی کو چہین
کی ہی دعوت سگ جانان کی ہما سی پھلی

ہر برہمن بہی دید کا مشتاق ہی ہوی
اس بت کو پاس خاطر عشاق ہی سو ہی

مستور سو حجاب مین اسکا ہی رخ مگر
حسن و جمال شہرہ آفاق ہی سو ہی

ہر چند ناخوش اسکو رکہا ہمنی عمر بھر
تسپر بہی خوش و یار خوش اخلاق ہی سو ہی

گو شاعران دہر غلو صدق پر کرین
ہمکو پسند صنعت اغراق ہی سو ہی

کعبی مین ہم گئی نہ جہکا سر پی سجود
ابرو کا پیش چشم یہان طاق ہی سو ہی

لیلی کی عشق سی نہوی فرہہی حصول
مجنون کا جسم زار و ہی قاق ہی سو ہی

سو سو طرح کی رنج ہمین ہجر مین ہین لیک
مشتاق وصل یہہ دل مشتاق ہی سو ہی

آنی سی خط کی حسن کا جاتا رہا غرور
پر یار جور و ظلم کا مشتاق ہی ہوی

پیش نگاہ مجمع تقیید ہی تو کیا
دل کو خیال عالم اطلاق ہی سہی

مارا ہوا ہون انھی گیسو ہی یار کا
زیر زمین بھی خواہش تریاق ہی سہی

ہم دیر مین رہین کہ حرم مین کرین مقام
دونون مکان کا ایک ہی زاق ہی سہی

بزم جہان مین زلف سی اندھیر ہو گیا
پر شمع نور یار تری ساق ہی سہی

ماضی ہون فیضؔ اس بت بدقول کی قسم
عالم تمام مصدر اشفاق ہی سہی

لڑ رہی ہی انکھہ میری اک بہشتی حور سی
دیکھتا رہتا ہون جنت کا تماشا دور سی

مشتعل آتش ہوی دامان کوہ طور سی
بجلیان تمنی گرائین عارض پر نور سی

ہو گئی ہی اور ہی صورت فراق یار مین
بھاگتی ہی موت مجھکو دیکھتی ہی دور سی

دو قدم چلتی ہی اُس کی مردنی نہ دیکھی گئی
کم نہین خلخال کی آواز بانگ صور سی

آتش غم نی بہلس ڈالا تن مجروح کو
ہو گئی کافور سردی مرہم کافور سی

چار دن جینا اگر ہی فکر مرہم کر دلا
دم نکلجائیگا اک دن روزن ناسور سی

ساز عشرت ہجر مین سامان ایذا ہی مجھی
درد سر پیدا ہوا ہی نغمہ طنبور سی

تاک کی سائیمین ہمسائی نی دفنایا ہمین
زندگی مین تھی محبت ساقی مخمور سی

گر نہین نزدیک میری دور ہین کچھہ غم نہین
دیکھتا ہون اُس جہان کو روزن ناسور سی

زندمی کش مقتدی ہین ساقی مخمور امام
فرض ہی مجھپر وضو کرنا مئی انگور سی

کیا بُری دن ہجر کی ہین بہاگتی ہین سب رفیق
چاہتی ہی جان بہی رخصت تن مہجور سی

جنت الاموات شان موت ہی کیا ہوگئی
بی اجل ہم مرچلی خوف بت مغرور سی

ساتھہ ہی اُسکی نکلجائیگی جان ناتوان
کہینچ لین ہتی اگر ہم روزن ناسور سی

حکم چلمن کی اٹہانیکا ندو بیٹہی رہو
نور چہن چہن کر برستا ہی رخ پرنور سی

مرغ شپر آفتاب حشر ہی پیش نظر
کم نہین روز سیہ اپنا شب دیجور سی

سامنی اُس شعلہ رو کی فیض صاحب وقتا
آگ کپڑون کو لگ اُٹہی گی تن محرور سی

یوسف کا اپنی شہر مین کیا ذکر چہیڑی
آتی ہین پہاڑ کہانی کو جنگل سی بہیڑی

آنگت ہوی ہی پہر در دولت پہ بہیڑ بہاڑ
ڈیوہڑہی مین بت کی بیٹہیی دروازہ بہیڑی

کرتا ہی آپ کی قد موزون سی ہمسری
چلیئی چمن مین سرو کو جڑ سی اکہیڑی

مُنہ پر جناب بہوگ سنا دینگی آپ کی
بہو کی جو ہین جمال کی اُنکو نہ چہیڑی

زندونسی ڈر ہی صوفی پشمینہ پوش کو
معلوم ہوچکا کہ وہ ہین گرگ بہیڑی

سینہ اُبھار پر ہی کہین توٹ جائینگی
محرم کی بند دیکہیئی ٹانکی اُدہیڑی

ای فیض ہار جیت مین فرمائیی نہ کچہہ

کرتی ہین کہیل ہنڈ ہمارا یکہیڑیں

جب سی پیش نظر اُس یار کی پیشانی ہی
صورت آئینہ حاصل مجھی حیرانی ہی

اشک غم دیدۂ فرقت کی یہہ طغیانی ہی
کشتی عمر مری کشتی نوح فانی ہی

خلعت بادشہی خلعت عریانی ہی
سروسامان مرا بی سروسامانی ہی

سحر و شام وظیفہ ہی رخ و گیسو کا
یہہ بہی یکرنگ کی تسبیح سلیمانی ہی

پڑ گئی جسپہ نظر چور ہوا زخمون مین
سرمۂ چشم بتان تیغ صفاہانی ہی

جب سی ہم مکتب خیاط پسہ ہون عاشق
خامہ مخیاط ہی جز دان تمامی دانی ہی

ہی پس مرگ بہی یک غیرت یلقیس کی یاد
سنگ تربت بہی مرا سنگ سلیمانی ہی

گرد اپنی ہی رہی گہومتی ہم مشکل محیط
خط پرکار ہمارا خط پیشانی ہی

خاکساری کسی کہتی ہین کوئی کیا جانی
ہمنی مٹی تری کوچہ کی بہت چھانی ہی

شب غم عشق کمر فنی یہہ رُلا یا مجھکو
ناکمر کوچۂ قاتل مین کہڑا پانی ہی

کیون نہ وحشت کو لی جاؤن لحد مین ہمراہ
مجھکو منظور پس مرگ بہی عریانی ہی

نغمہ سنجی تری اعجاز ہی اسی طرفہ دہن
مرغ تصویر ہر ایک مرغ گلستانی ہی

ساتھہ اورون کی تبرا ہی تو لا مجھہ سی
جسپہ ہم غش ہین کوئی شاہد ایرانی ہی

قتل کرتا ہی کوئی غنچہ دہن گل رخسار
عرصۂ قتل فضا ہی چمنستانی ہی

بخدا مصحف رخ سی یہہ سمجہہ مین آیا
مدّ ابروی بتان آیت قرآنی ہی

جسنی حمام مین دیکہا تجہی مارا ہی گیا
تیغ عریان سی نہین کم تری عریانی ہی

کچہہ تعجب ہی نہین ہی جو خدا عاشق ہو
تو وہ بت ہی کہ خدائی تری دیوانی ہی

مُنہ لگاتی ہی نہین ہای حسینان جوان
زندگی موسم پیری مین پشیمانی ہی

زلف والون کی محلہ مین ہوی ہم مدفون
مرگئی پر بہی نصیبون مین پریشانی ہی

اُسکی حلت مین نہین شبہہ کچہہ ای ہادہ کشو
کہتی ہین جس کو می ناب وہ اک پانی ہی

ٹل گئی کل تو بلا سر سی بلا کہنی کے
دیکہیئی آج بلا کون سی پیش آنی ہی

مین وہ استاد ہون کیجو ائی معنی کی شبیہہ
فن تصویر مین شاگرد مرا مانی ہی

بھاگ کر صید مضامین کہان جاتی ہین
قلم ای فیض مرا شیر نیستانی ہی

ترخمی ہر ایک گل جو چمن کی فضا مین ہی
تاثیر تیغ موجۂ باد صبا مین ہی

بعد فنا ہوای شہی سر مین بہر گئی
تربت بہی اپنی سایۂ بال ہما مین ہی

کیا دیکہتا ہی نقش و نگار حریر کو
مضمون کچہہ اور سطر خط کاغذ یا مین ہی

سونا ہی ایک دن تجہی آغوش گور مین
ای مشت خاک کیا ہوس کیمیا مین ہی

بوسہ لب مخطط جانان کا لونہ فیض

مخلوط زہر چشمۂ آب بقا مین ہے

فراق یار مین زاری جو آگی تہی سواب بہی ہی
مجہی جینی سی بیزاری جو آگی تہی سواب بہی ہی

موی پر بہی نچہوٹی قید سی زلف مسلسل کی
نصیبونکی گرفتاری جو آگی تہی سواب بہی ہی

نقاہت کی بدولت اپنی گہر پٹہا ہون مین لیکن
تلاش حسن بازاری جو آگی تہی سواب بہی ہی

پڑا رہتا ہون بستر پر برنگ نقش قالین مین
تری فرقت مین بیکاری جو آگی تہی سواب بہی ہی

چہپا کر منہ کو بالونمین شب وصلت وکہتی ہین
ترے قسمت کی اندہیاری جو آگی تہی سواب بہی ہی

ہوا ہون پیرغانی روسپیدی کا نہین کچہہ غم
مجہی فکر سیہ کاری جو آگی تہی سواب بہی ہی

شب غم کی وہ تنہائی نہ خواب آیا نہ موت آئی
وہ بدخوابی وہ بیداری جو آگی تہی سواب بہی ہی

گیا موسم جوانیکا ہوی بوڑہی بہی ہم لیکن
وہ رندی اور وہ میخواری جو آگی تہی سواب بہی ہی

چہٹی سب اپنی بیگانی ہتون کی پاس آنی ہی
وہی دولت وہی خواری جو آگی تہی سواب بہی ہی

غم آئینہ رویون مین چمک پیدا لگی ہونی
دل حیران کو بیماری جو آگی تہی سواب بہی ہی

زمانہ ہوگیا آخر ولیکن نام ہی روشن
کرامت فیض کی جاری جو آگی تہی سواب بہی ہی

مری وحشت مین جذب کہربا ہی
تن کاہیدہ تنکا ہو رہا ہی

نظر مین اک بت کافر ادا ہی
نماز اپنی لگی ہونی قضا ہی

خیال زلف پیر میں بند ہا ہی
عصا ہاتھون مین اپنی اژدہا ہی

کہان آنکھو مین انکی تو تیا ہی
ہماری قتل کا یہہ تو طیا ہی

جہان ذکر اسکی قامت کا چلا ہی
قیامت کا سا ایک ہڑبڑ مچا ہی

بڑا برہن شب و روز جدائی
فراق یار خط استوا ہی

بتون کی نا سپردیتا ہو مین جان
خدا جانی مجھی کیا ہو گیا ہی

جو دیکھین خاک کو ہو جا ی سونا
ہماری خاکساری کیمیا ہے

تپ غم کی کرون تدبیر کیا مین
مرا تعویذ تیرا نقش پا ہی

نہین جز خاکساری کچھہ ہمین کام
خط تقدیر خط بو ریا ہی

ہر ایک محرم کا محرم ہو گیا شاہ
تیری انگیا کی چڑیا ہی ہما ہی

نہ کیجی تذکرہ اُن کی مژہ کا
مجھی کانٹو نپہ کوئی کھینچتا ہی

بگاڑین ان تبو نسی کسطرح ہم
تلی پتھر کی ہاتھہ اب آگیا ہی

کرو گی شانہ کبتک گیسو مین
ہماری سر پر ا چل رہا ہی

موی پر ہی ہمین گردش نی پیا
لحد کا سنگ سنگ آسیا ہی

دل بیتاب کا ہی ناک مین دم
تمہاری کان کی مچھلی بلا ہی

مواہی العطش کہہ کہہ کی عالم
ترا چاہ ذقن اندہا کنوان ہی

تبون نی گھر کیا دل مین خدایا
جو کعبہ تہا وہ از روزون گیا ہی

وہ آسی لٹ پٹی دستار رہا ہی
یہہ اور ہی باندہنو باندہا گیا ہی

اُسی مو تیا ہی پہانسی حلقۂ زلف
جو بوسہ گیسوؤنسی مانگتا ہی

نہ لو اُس لب کا بوسہ غیظ کی وقت
اثر آب بقا مین زہر کا ہی

ہر ایک نقش قدم ہی نقش خوب کا
نیا نقشہ تمہاری چال کا ہی

کرین وہ روزن در جلد مسدود
ہماری کام مین رخنہ پڑا ہی

مری آنکہو مین آبیٹہو کوئی پل
تماشا پتلیون کا ہو رہا ہی

نہ آئی دو کبہی نیچ اونچ کو پاس
تلی اوپر مرا دم ہو رہا ہی

رہا کرتی ہین ہم فکر کمر مین
ملا ہمکو خزانہ غیب کا ہی

صفائی کس طرح ہمسی کری وہ
جو آئینہ کی صورت سی خفا ہی

چلا جا ان تونکی ساتھہ اے فیض
خدا کی گھر کا سیدہا راستا ہی

گرد اُس عارض روشن کی جو افشان ہوجاوی
چاندسی حسن رخ یار دوچندان ہوجاوی

خط کی آنی سی مکدر نہوای غیرت باغ
کام کی بات ہی گر شرح گلستان ہوجاوی

غش فرشتی ہین تری حسن پر اے رشک جنین
چاہ بابل نہ کہین چاہ زنخدان ہوجاوی

زلف والونکی پہونچ جائین اگر کوسے پر
شب معراج ہماری شب ہجران ہوجاوی

لحد مین آسی جو اُس غیرت یوسف کا خیال
دہن کور دہان چہ کنعان ہوجاوی

بات اُنکی لب رنگین کی چلی ہی لیکن
لال پتہر نہ کہین لعل بدخشان ہوجاوی

وہ زخود رفتہ ہوان چہوجا جی دامن کو مری
صاف دیوانہ سگ کوچہ جانان ہوجاوی

دہن یار کا افسانہ کبھی ہم جو سنین
حجرۂ تنگ شب ہجر مین دالان ہوجاوی

چشم ساقی کا تصور جو پس مرگ بندہی
لحد ستان مری نظر و نمین خمستان ہوجاوی

خط کسی غیرت بلقیس کو مین لکھتا ہون
نامہ بر کیون نہ مرا مرغ سلیمان ہوجاوی

وصف شور لب پر شور ہی رکھتا ہی نمک
کیا عجب ہی جو قلمدان نمکدان ہوجاوی

آہ سرد آسی جو لب تک دل سوزانسی مری
فصل گرمی کی ابہی فصل زمستان ہوجاوی

نظر آجاوی جو اُسکا لب جانبخش اے خضر
چشم انسان ابہی چشمہ حیوان ہوجاوی

مین وہ دیوانہ ہون گر جاؤن کسی مجمع پر
تو ہر یک مردہ کفن پہنیک کی عریان ہوجاوی

گو نہین مطلق و ناطق سی خبر مین لیکن
پاس بیٹہی مری حیوان تو انسان ہوجاوی

خاک پر یار نجا چاک گریبانون کی
مجھکو ڈر ہی نہ کوی دست بدامان ہوجاوی

ہی یہہ تاثیر خط یار پس مرگ اے فیضؔ
گل جو بوئین مری تربت پہ تو ریحان ہوجاوی

بت غنچہ لب پھر ہنسا چاہتا ہی
خدا جانی کیا گل کھلا چاہتا ہی

کسی بت سے دل کچھ کھا چاہتا ہی
خدا جانی کیا کیا سنا چاہتا ہی

ارادہ ہی خوش قامتونکا مری گھر
قیامت کا رستہ پڑا چاہتا ہی

چمکتا ہی داغ کہن پھر سر نو
مرا نام روشن ہوا چاہتا ہی

نہین فرق کچھ دیر مین اور حرم مین
جو بت چاہتی ہین خدا چاہتا ہی

نہ اٹھو مری پاس بیٹھی رہو تم
جو بیٹھا ہی فتنہ اٹھا چاہتا ہی

وہ دیتا ہی صندل کا قشقہ جبین پر
مرا آج پھر سر دکھا چاہتا ہی

گلستان ہی وہ اغوش جسکی مراد ل
وہ مجھسی گلستان پڑا چاہتا ہی

لگا دل مین رہنی بتون کا تصور
یہہ کعبہ کلیسا ہوا چاہتا ہی

ٹپکتا ہی آنسو اُبلتا ہی سینہ
ہر اک قطرہ دریا بنا چاہتا ہی

خدا جانی کیا پیچ پڑتا ہی دل مین
پتنگ آج اُنکا اڑا چاہتا ہی

تقاضا دیت کا نکر فیض اُس سی
خدا سی کوی خونبہا چاہتا ہی

مرغ روح عاشقان کو خواہش پرواز ہی
پنجۂ مژگان قاتل چنگل شہباز ہی

آبشار صحن گلشن کو زکام آغاز ہی
آب ناکارہ ہی یہانکا اور ہوا ناساز ہی

گلشن عالم کلیسا ہی مری فہمید مین
بانگ مرغان چمن ناقوس کی آواز ہی

ذہی تلون اوج مقصد تک پہونچ سکتا نہین
اس گلستان کا ہر اک طاؤس کم پرواز ہی

گر بزرگی کی ہوس ہی کر نہ منت خلق کی
موجب عزت جہان مین ترک حرص و آز ہی

خاکساری پیشہ کر تا خلق آنکھون مین رکھی
طور کی سرمہ کا عالم مین بہت اعزاز ہی

ہی تصور مین مری فتار جانان بعد مرگ
پایمال کبک خاک عاشق جانباز ہی

خط رخسار ملیحان دیدنی ہی دیکھیے
سبزہ روی گلشن فردوس پر آغاز ہی

مجھکو وحشت نی کیا ہی بی شعور و نکاہ
جانب دیوانہ ہر یک طفل سنگ انداز ہی

جلوہ فرما یار خوش رفتار مرقد پر ہوا
فیض مٹی اپنی پامال خرام ناز ہی

مری تن پہ وحشت مین کیا خاک ہی
غبار رہ یار پوشاک ہی

جو اُس رخ کی ہو رو برو الفلک
کھان منہ پہ خورشید کی ناک ہی

بتون سی مراول ہی جب پہنچ گیا
قباحت ہی کیا گر قبا چاک ہی

خط شوق بال کبوتر ہوا
ہمین غم ہی کیا بند اگر ڈاک ہی

ہوی سوزش ہجر ہی مے مجھی
ہر اک آبلہ دانۂ تاک ہی

لحد مین بھی ہی سرد مہرونکی یاد
زمین اپنی مدفن کی نمناک ہی

تمنای پیری نی زخمی کیا
مرا انکھنا تیغ سفاک ہی

جو لکھتا ہی وصف دہن یار کا
قلم ہی ہمارا کہ مسواک ہی

کسی خال پر غش ہین پیر مین فیضؔ
بڑھاپی مین کیا شوق تریاک ہی

شکل ارباب صفا اپنا وطن آہن مین ہی
غرق چون آئینہ فولاد تن آہن مین ہی

حلقۂ زنجیر سی کہتی ہین قیدی لف کی
شوخ چشمی غزالان ختن آہن مین ہی

زخم پیکان مژہ مل نوک سنان سی ہوگیا
اندمال زخم ناسور کہن آہن مین ہی

جس جگہ ناوک لگا اک داغ پیدا ہوگیا
واہ کس کس رنگ سی پہولا چمن آہن مین ہی

عہد مین اس تیغ افگن کی لبسان مصقلہ
غرق سر سی پاؤن تک اپنا ہی تن آہن مین ہی

مین نی پوچہا حال خط تیغ غصہ سی کہا
ہین کہان تلوار مین تا پین شکن آہن مین ہی

گاہ پیکان قضا بنتا ہی گہ تیر اجل
کس قدر موجود خونریزی کا فن آہن مین ہی

زخم تیغ یار کہاتی ہی جو مین اُف کہہ اُٹھا
عقرب ہجراہ شاید نیش زن آہن مین ہی

مت تو دیکہو آئینہ کا یہہ صفائی لاسکی
فیضؔ اسکندر مگر پرتو فگن آہن مین ہی

برنگ برق کوئی ہوگیا ہی صحن گلشن سی
بجای بو نکلتا ہی دہوان کچہہ گل کی خرمن سی

ضرر کیا طبع روشن کو فریب خصم دشمن سی
چراغ ماہ کو پہونچی کہان آسیب دامن سی

دل یا بس چمک پیدا کری صہبای روشن سی
فتیلہ نور ہو جاتا ہی آخر فیض روغن سی

لبوں پر وہ مسی ملکر بجای صحن گلشن سی
زبان کمبخت سوسن کی ہی کالی ڈہی سوسن سی

بسان شمع ہر دم جلوہ بخش بزم قاتل ہون
تری رشتۂ جان کو ہی میری قطع گردن سی

تعلق باعث پستی اہل اوج ہی نادان
عیان ہی حال معراج مسیحا چشم سوزن سی

تصور مین کس کی چشم کی رویا شب ہجران
کہ بوی خون چلی آتی ہی ابتک میری شیون سی

دل صافی نہادان مایۂ نور اسے ہی
تصور ہو رہا ہی آئینہ اس روی روشن سی

شب اسکی کانکا ذرجیب تہ برقع چمکتا تھا
ستاری منہ چہپاتی تہی چراغ زیر دامن سی

الہی جذبۂ الفت ہی کس کی دام کا اتنا
اڑی جاتی ہین مرغان چمن شاخ نشیمن سی

نشان مغفرت خاک شہیدان فنا ہی فیضی
بجای سبزہ بال حور اوگی ہی میری مدفن سی

ہو رہی ہین بتون کی دیوانی
کیا ہمین ہو گیا خدا جانی

رخ پہ اس ماہ نی چنی افشان
دن کو تاری لگی نظر آنی

ہمنی کیا کیا نہ تیری لئی
خلق کیون بت ہوی خدا مانی

وجہ تخلیق زلف و مژگان کی
ق مین نی پوچہا لگی وہ فرمانی

کونپنی کو ہوس ہی ثمرگان خلق
زلف پیدا ہوی ہی سر کھانی

پھر چڑھی مار کر دیا ای فیض
کسی سرم کی مجھکو چڑیا نی

ہجر کی شب آگ برساتی ہی مجھپر چاندنی
دھوپ ہو جاتی ہی میری گھر مین آکر چاندنی

بی نقاب اوطور کی شعلہ نہ آ محفل مین تو
سوزنی ہو جائیگی حسرت سی جل کر چاندنی

سرسی پاتک نور کا نرگا ہی ای محبوب تو
ہو سکی کب تیری ناخن کی برابر چاندنی

دھوپ دن کو سر پٹکتی ہی در و دیوار سی
ٹوہ مین تیری پڑی پھرتی ہی شب بھر چاندنی

کیا صباحت سی تری نسبت ہی اُسکی حسن کو
تو ہی بگا نور کا کوڑہن سراسر چاندنی

یہہ اثر اوچاند کی نگری تری جلوہ کا ہی
گہر سی تیری جا نہین سکتی ہی باہر چاندنی

جب سی ہی برقع کی جالی مُنہ پر اُسکے پڑی
ہر در و دیوار پر گرتی ہی چھنکر چاندنی

کوی مہ رویان مین شاید خاک اُڑاتا ہی کوئی
شام سی تا صبح رہتی ہی مکدر چاندنی

زلف کھڑی چہرہ بکھرا ہوی سوتی ہین فیض
آج کی شب جھلملی ہوگی مقرر چاندنی

آہ سنی اہل ہوی دل پر نور کی
گل ہوا سی ہوگئی بتی چراغ طور کی

جای عبرت ہی پی یک کاسہ چینی یہان
ہڈیان تھمیر ہوتی ہین سر فغفور کی

بی نقابی کا ہوا ہی اُس رخ روشن کو شوق
خرمن ایجاد پر گرتی ہی بجلی طور کی

دیکھتی کیا ہو سوی چاک گریبان کفن
دیکھکر زخم جگر ہٹتی ہی چھاتی گور کی

وقت مردن استخوان کو سوز غم نی آگ دی
بعد مدت شمع یہان روشن ہوی کافور کی

عشق کا لقمہ نہایت گرم ہی بچتا نہین
ای ہما ہڈی نہ کھا مسری تن محرور کی

کشمکش لازم نہین جراح جینی دنی مجھی
ہی طناب زندگی ہتی مری ناسور کی

ناتوان اس مو کمرنی کر دیا ہی اس قدر
کام لیتی ہین عصا کا ہم مرہ سی مور کی

عکس افگن جیسی کاکل ہی بسیط خاک پر
ہی بساط خانہ یہان کملی شب دیجور کی

بوانا الحق کی چراغ فیض سی آئی مجھی
اس فتیلہ مین نہان تہی رگ منصور کی

پس فنا بہی ہمین عشق زلف پیچان ہی
وہان گور بعینہ وہان ثعبان ہی

موی کی بعد بہی دیوانہ پن ہی ساتھ اپنی
جو گفتگو ہی نکیرین سی پریشان ہی

خیال بادہ کشی ہی لحد مین بہی ہمکو
مزار اپنی تہ سایہ مغیلان ہی

مسخر اپنی پر یزاد ہین ضعیفی مین
قد خمیدہ مگر خاتم سلیمان ہی

فراق یار کو مین جانتا ہون موت اے فیض
سپید دیو مری حق مین روز ہجران ہی

ہوگیا جلبی ہمین سودائی زلف و شانہ ہی
شب کو سیرین درد ہی اور روز کو دردِ شانہ ہی

جب سی نورِ چشم کو اُس زلف سی یارانہ ہی
مردمک مشاطۂ کاکل ہی مژگان شانہ ہی

غفلت معشوق ذکر عاشق دیوانہ ہی
خواب شیرین کا سبب فرہاد کا افسانہ ہی

تیرہ دل کو دل جلی سی کس قدر یارانہ ہی
زلف دود شمع کا شانہ پر پروانہ ہی

ہوش کی باتین نکر مجنون سی گر یارانہ ہی
ذکر فرزانہ غبار خاطر دیوانہ ہی

مزرع دنیا مین بی افتادگی کب ہو عروج
خاکساری باعث نشو و نمای دانہ ہی

کوہکن کی ہوش اڑی سنکر ہماری وارداۃ
نشۂ دیوانگان کیفیت فرزانہ ہی

حسرت دیوانگی رکھتی ہین میخواران بزم
حلقۂ چشم پریزادان خط پیمانہ ہی

جان کی جاتی ہی بی رونق تن خاکی ہوا
شمع کشتہ موجب تاریکی کاشانہ ہی

اہل غم کو کس قدر ہی ننگ سامان معاش
اشک کی قطری کی مٹھی مین بہی آب و دانہ ہی

جز مضرت کچھہ نہین حاصل چمن پرور کو
پایمال خلق آخر سبزۂ بیگانہ ہی

دیدنی ہی سیر سرو و گل کی اس گلزار مین
قمری و بلبل کا وہ شیشہ ہی یہہ پیمانہ ہی

ذکر اہل فقر سی ہوتا ہی اک نوعی سرور
دلق درویشی مین بوی خلعت شاہانہ ہی

دیکھکر نقشہ مرا ہوتی ہی وحشت خلق کو
گردۂ تصویر مین خاک رہ ویرانہ ہی

جب سی طفل اشک کا مکتب ہی اپنی چشم تر
مردمک کا ہر سخن ارشاد استادانہ ہی

رتبہ معراج پاتا ہی غبار ناتوان
خاکساری پیشہ کرا پنا اگر فرزانہ ہی

عارض گلگوں پر اُس کی خط ابھی نکلا نہین
دور باغ بی خزان سی سبزہ بیگانہ ہی

خال عاشق سی نشان رنگ مسکن ہی عیان
چہرہ مجنون پہ ظاہر وحشت ویرانہ ہی

گر تجھی کچھہ عقل ہی رکھہ اہل وحشت سی حذر
کام اہل ہوش کا غمخواری دیوانہ ہی

مسکن یاران آہن دل ہوا ہی دل مرا
سنگ مقناطیس سی شاید بنا یہہ خانہ ہی

بہرہ ور ہین مجھہ سی غواصان دریای سخن
ساحل بحر فصاحت پر مرا کاشانہ ہی

سرکشی سی ہین ہمیشہ دور اہل آبرو
قوت نامیہ سی محفوظ ہر دردانہ ہی

ذکر سی میری ہوا اک حشر برپا خلق مین
بعد مردن بھی قیامت زا مرا افسانہ ہی

رونق روشن پیان ہی تفتہ جان بعد وفات
غازہ روی شمع کا خاکستر پروانہ ہی

سطر زلف یار کا مضمون سمجھہ مین آگیا
ہم گر قارون کو بھی تحصیل علم شانہ ہی

عمر صرف اپنی سلیمان کی دہائیمین ہوی
نیش عقرب یار کی کنگھی کا ہر دندانہ ہی

قامت ساقی سی آثار قیامت ہی عیان
آفتاب حشر اپنی بزم کا پیمانہ ہی

دیدہ بی ہوش مین اہل کدورت کی ہی جاے
گل حشم بادہ کش خاک رہ میخانہ ہی

نام روشن ہو گیا ہی گوشہ گیر مین جون فیض
دیدہ عنقا مگر اپنا چراغ خانہ ہی

مبتلا لرزی کی ہمارے مین ہر فوارہ ہی
کس قدر آب و ہوا اس باغ کی ناکارہ ہی

بی شعور دن کو ہی راحت پقرار مین حصول
باعث آرام طفلان جنبش گہوارہ ہی

ہی مرا سرکش کی پامالی ہی نقصان مجھکو
خار مین تاثیر نیش عقرب جرارہ ہی

کر صفت پیدا اگر منظور ہی سیر جہان
ہی بصارت جب تلک کیفیت نظارہ ہی

دل کو جمعیت ہی حبسی مین اسیر لف ہون
بادشاہ ملک وحشت ہون مزاج آوارہ ہی

حال اہل عرش کا ہی ہمپہ ہر شب منکشف
لیلۃ المعراج زلف دلبر مہ پارہ ہی

فایدہ کیا گر میسر ہی ہوا آب حیات
موت کی آگی نہین چلتا کسی کا چارہ ہی

مٹ نہین سکتی مٹای سی خدایا سرنوشت
لوح پیشانی ہماری لوح سنگ خارہ ہی

کر نخواہش ارتقا کی تا نہو گردش نصیب
آسمان باوصف رفعت چرخ مین ہموارہ ہی

ہی مدام ارباب رفعت کا تجلی زار دل
رات دن روشن چراغ کوکب سیارہ ہی

طالع شہرت ہوی مجھکو جو خط اسکو لکہا
فیض کوی بارہ مین عنقا مرا ہرکارہ ہی

جب تلک جیتی ہین می سی کام ہی
سرنوشت اپنی بخط جام ہی

گلشن ایجاد ہی ماتم سرا
بانگ بلبل مجھکو آذن عام ہی

دیکہتی ہی بت کو یاد آیا خدا
کفر اپنا باعث اسلام ہی

ذوق لعل یار مین بیہوش ہون
انجیوان بادۂ گلفام ہی

رو سفیدی ہی سیہ کاری مین صرف
صبح رحلت میری حق مین شام ہی

می کی پینی سی ہوا رطب اللسان
بادہ مجھکو روغن بادام ہی

اشتیاق وصل فی مارا مجھی
ہجر جانان موت کا پیغام ہی

مرگیا مین چشم ساقی دیکھہ کر
ساغر سم مجھکو می کا جام ہی

کم نہین روی بتان خورشید سی
چرخ چارم اُس پر یکا بام ہی

ہی کمر کہنی کو پر ہی بی نشان
گم ہی وہ مشہور جس کا نام ہی

ہی کمال زندگی آخر زوال
یان ہر اک آغاز کا انجام ہی

پنجۂ مژگان پختہ کاری کی ہوس
خواب مین ہم کو خیال خام ہی

مرغ معنی صید ہوتی ہین مدام
طبع عالی پر گمان دام ہی

طوف کوی کعبہ و بتخانہ مین ہی مجھ
خرقہ اپنا جامۂ احرام ہی

غفلت اپنی مایۂ راحت ہی فیضؔ
سو ہی رہنی مین بہت آرام ہی

دیر و کعبہ مین رہون کیا خاک مین آرام سی
کام ڈالا ہی خدا نی اک بت خود کام سی

کام پورا ہو گیا چشم بت خود کام سی
غسل دین میت کو میری روغن بادام سی

یاد ابرو مین خیال آتا ہی چشم مست کا
جا کی مسجد مین وضو کرتا ہون می کی جام سی

پنجگانہ صحن میخانہ مین پڑہتا ہون نماز
کیون نہ سجادہ کرون رنگین می گلفام سی

می کشی مین کعبہ روی بتان آتا ہی یاد
کم نہین ہی نیت تجنانہ ہی احرام سی

دور چشم یار مین ہم کشتۂ ابرو ہوی
کم نہین ہی موج می بہی تیغ خون آشام سی

چاندنی کو سونپتی کیا ہو خدا کو سونپ دو
ہو گیا مجروح مین تیغ بت خود کام سی

دیکہیئی ارشاد چشم مست کیا کرتی ہی کل
آج مین نی کی ہی بیعت مولوی جام سی

میری بیداری خیال وی و زلف یار ہی
صبح تک خواب پریشان دیکہتا ہون شام سی

کعبہ رویون کی تصور نی کیا مجہکو شہید
کم نہین لبیک کی آواز اذن عام سی

گر کوی کنجشک آ بیٹہی ہما ہو جاے بیان
فخر ہی اوج سعادت کو ہماری بام سی

قاف شہرت مین کیا اللہ نی عنقا ہمین
کون ہی وہ جو نہین واقف ہماری نام سی

سیکڑون ہی طائر مضمون پیدا ہوتی ہین یہان
رشتۂ مسطر ہی اپنا رشتہای دام سی

ہی چراغ خانہ اپنا آفتاب و ماہ و نجم
صبح کچہہ نسبت نہین رکہتی ہماری شام سی

ایک کی اکیس کر دکہلاون گا سبکو ہلال
آج وہ ناخن ترشواتی ہین پہر حجام سی

اضطرار دل نی مجہکو کر دیا پست و بلند
صحن مین آتا ہون سو سو بار اتر کر بام سی

ذکر چشم مست کا کرتی ہین اہل خانقاہ
بو ی می آتی ہی مجہکو جبہ اسلام سی

اُس لب میگون کی جنبش نی کہی زیر اُس — تشنا مجھکو ہوگیا ہی وصل کی پیغام ہی
بادشاہی کی تصور مین نظر آتی ہین جن — ہی ہما کا سایہ بہی آسیب کے انسام ہی
کیون نہ ہمسایہ مین جاکر زلف والونکی رہون — ہی شہادت کی توقع مجھکو اہل شام ہی

داستان زلف و مژگان مین جب غفلت ہی فیضؔ
رات کانٹون پر مجھی نیند آگئی آرام ہی

یہان کعبہ مقصود رخ غنچہ دہن ہی — لبیک مجھی نالہ مرغان چمن ہی
ہی گہر ہی مجھی گور تصور مین تو نکی — زنار کا ہر تار مگر تار کفن ہی
ہی لحد مین ہی یاد سر کاکل مشکین — مٹی مری پامال غزالان ختن ہی
جز رنج نہین باغ رخ یار سے حاصل — آسیب مری حق مین ہوا سیب ذقن ہی
زلفونکی تصور مین رخ یار کو دیکھا — غربت کی مجھی شام ہوی صبح وطن ہی
کیا اُس لب رنگین کا رقم وصف کرون مین — گو لعل ہی ہی سرخ مگر سنگ مین ہی
کہتا ہون اگر حق تو جہنا تی ہی مجھی خلق — دنیا ہی مری اسطی اک دار محن ہی

اُنکا رخ روشن جو نہان ہی تہ گیسو
اے فیضؔ شب وصل مین کیا چاند گہن ہی

جی گور مین ہی کاکل گل پیرہن مین ہی — بری گلاب و مشک ہماری کفن مین ہی

ہرگز نہین مباحثہ کچھہ منطقی کی ساتھہ
مجھکو اگر کلام ہی اُنکی دہن مین ہی

کیا ہو علاج عقرب گیسو کی زہر کا
پیوست نیش غم مری ہر جز و تن مین ہی

یاد کمر مین گم ہون مگر گوشہ گیر ہون
عنقا کا آشیان مری پست الحزن مین ہی

ہی صبح و شام اک مہ پیہر کی تلاش
مانند آسمان سفر اپنا وطن مین ہی

مین اُنسی ہمکلام ہوا کٹ گئی رقیب
تاثیر تیغ تیز ہی ہر سخن مین ہی

وہ رشک مہر زخم جگر دیکھتا ہی آج
تحویل آفتاب کی داغ کہن مین ہی

مانند کبک یار ہین مصروف قاہ قاہ
مہ طلعتون کا ذکر مری انجمن مین ہی

دیر و حرم مین ہی اُسی اک نور کا ظہور
ناحق ہی رنج شیخ مین اور برہمن مین ہی

بدو ازل سی ہو نہین ہوا خواہ گلرخان
مدت سی بود و باش مری اس چمن مین ہی

اے فیض مرگ و زیست کا کچھہ پوچھئے نہ حال
وہ فکر پیرہن مین یہہ فکر کفن مین ہی

عاشق کہین دنیا مین کوئی شاد نہین ہی
گہر عہد مین تیری کوئی آباد نہین ہی

مقتل مین کہڑا ہون ستم ایجاد نہین ہی
موجود ہون سر دینی کو جلاد نہین ہی

دفنائین جہان چاہین مری لاش کو احباب
قاتل کا ٹھکانہ ہی مجہی یاد نہین ہی

تصویر کا عالم ہی تو ای یار سہی قد
خاکا تری قد کا ہی یہہ شمشاد نہین ہی

ہم چارمین دیوانی جو کہلائین تمہاری
کیا کوی زمانہ مین پریزاد نہین ہی

شیرین دہنو نکا جو کرون وصف رقم مین
خامہ ہی مرا تیشۂ فرہاد نہین ہی

چشم و قد موزونپہ تمہاری جو مرین ہم
کیا باغمین نرگس نہین شمشاد نہین ہی

ای دل ہوس تخت سلیمان ہی بیجا
انسان ہی مرا یار پریزاد نہین ہی

خلقت ہی دو عالم کی بہم خانۂ دلمین
ایسا کوی گہر خلق مین آباد نہین ہی

کافر کوی سمجھی کہ مسلمان کوی جانی
حرف مصحف رخ کچھہ بہی مجھی یاد نہین ہی

حلقہ کہ نہ گیسو کی سمجھہ دام کا لقمہ
ای طائر دل یار ہی صیاد نہین ہی

کرتا ہون شبیہ انکی رقم صفحۂ دل پر
آگی مری کچھہ غرت بہزاد نہین ہی

سیری لئی جراح کو بلواتی ہین کیون آپ
کیا موی مژہ نشتر فصاد نہین ہی

آیا نہ پی فاتحہ محبوب سہی قد
تربت پہ مری سایۂ شمشاد نہین ہی

چاہا جسی اس عشق نی شاگرد بنایا
آفاق مین ایسا کوی استاد نہین ہی

دربان ملک الموت ہوا ہی مری خاطر
کوچہ ہی ترا گلشن شداد نہین ہی

کیا چشم کرم اُن سی رکہون عمر ہی گذری
عرضی پہ مری آج تلک صاد نہین ہی

وحشت کی دن آسی ہین خدا خیر کری فیضی
ہمسایہ مین اپنی کوی صیاد نہین ہی

کچھہ ضعیفی مین جراحت
ناگن آتی ہی نظر موز
بزم ساقی مین نظر آیا
قصد ڈسنی کا نکرا سی اژ
سرسی اونچا ہو گیا روتی
نفی اثبات دہن تحریر ہو
وقت وصل یار ہوتا ہی نقہ
مایہ غفلت ہوا ذکر لب پر شو
ہون قتیل عصمت محبوب علیہ
دی متاع جان بہی مین نی رہشو
یہہ عجب اعجاز ہی پیغمبران حسر
لیتی ہی بوسہ لبونکا آگئی ہو نٹونپہ جا
خاکسارونکو غرض کیا چاندنی کی دشمنی

فیض وہ مطرب پسہ
یک نہ یک دن وقت کھا

دہن مارے مجھے

سرمۂ اشعار مرا مارے مجھی

رہی موت کی آثار مجھی

ہوا عشق کا آزار سے مجھے

در کار ہی زنار مجھی

تہ ہوا طوق گرانبار مجھی

پوشش کی لئی دامن کہسار مجھی

بت ہوی گردش پرکار مجھی

ہل بہت زیست ہی دشوار مجھی

تی ہی تری بندش دستار مجھی

طفلی سی ہی عشق ذقن یار مجھی

دیکھہ کر روٹے گیا سایۂ دیوار مجھی

جانتا ہی کوی کافر کوی دیندار مجھی

دہن اور کمر پر غش ہون

ہی ہین نظر غیب کی اسرار مجھی

دلتنگ پڑی رہتی:

ملبوس سی بیزار رہ

مارا ہی صباحت فی ر

تلوسی مری کھیلاتی ہیز

رخسار تہ زلف کی جلوہ

وصف دہن یار کی ہی سہ

توقیر قد یار مین اشجار ہی

کیونکر نہ پھرون دشت مین ہوا

کرتا ہون ابہی سرو کو سید ہا تر

موی کمر

مضمون:

بی ٹھکانی ہون کہان گہر ہی مجہ

اسکی ہمایہ سی بہی ڈر ہی مجہی

خط کو اسکی جانتا ہون وحی مین

وقت فرج آیا بہشتی رو نظر

مرمر ہی مجھی

در ہی مجھی

سو بر ہی مجھی

ہی چکر ہی مجھی

ا برا بر ہی مجھی

ی تپہر ہی مجھی

ہی فکر افسر ہی مجھی

وزون فلک پر ہی مجھی

انی پر مرا گہر ہی مجھی

فاتل تنگ شکر ہی مجھی

ب زمزم آب خضر ہی مجھی

بشم آہو حلقۂ در ہی مجھی

عشق محبوب سمن بر ہی مجھی

کوہکن کی ساتھہ تکرّ ہی مجھی

ہی ہون باغ باغ

عاشقی ہی کہ
ہو گیا ہی چراغ
اگر گئی میری مغز
مر گئی ہو تی پیا
ہی اُس آئینہ رو کا
ہی تصور نشئلی آ
ہو نٹہ اپنی ملیہ
جس فی
گھو متہ
کہتہ
کر
با
کر

ب بچھائی ہی

پہ سو بار منہ کی کھائی ہی

ہین کانٹو نپہ نیند آئی ہی

ہین بٹتی کہین مٹھائی ہی

ی نہ خندق ہی ورنہ کھائی ہی

نھالی کد ہر رضائی ہی

پیر و نمین بر پائی ہی

کسی پڑھائی ہی

ن صفائی ہی

مار کھائی ہی

سلائی ہی

ت آئی ہی

بہت پرانی یہہ ہی فیض چاپائی ہی

ہماری خاک ہی یک روان بیابان کی
دم خرام کرو احتیاط دامان کی

صدائی شیر ہوی مجھکو ہانک دربانکی
چلی ہی کوی صنم مین ہوا نیستان کی

پڑی ہی چھاؤن گلستانپہ زلف پیچانکی
چڑہی ہی بیل منڈہی آج عشق پیچانکی

ہوا ہی گرد رخ رشک باغ خط پیدا
کتاب خوب محشی بنی گلستان کی

کیا ہی عشق نی اک حوروش کی حد پیدا
نہ آئی راس ہوا مجھکو باغ رضوان کی

خبر نہین ہون نہ مانہ کی اونچ نیچ سی لیک
کنوین جہکائیگی چاہت مجھی رنخدانکی

پتنگ اڑتا رہی لوچھٹ پٹی کا وقت آیا
اور آئین ہمنی یہان وہیجیان گریبانکی

نہ دو مسیح علیہ السلام کو تکلیف
مریض عشق ہون کیا احتیاج درمان کی

نقاط دور ہون قلم ہنس کی بنی منقار
صفت جو مجھہ سی رقم ہوی اُنکی وندانکی

اور آئین مصر مین خاکا جناب یوسف ہی
شبیہ دیکھین اگر میری ماہ کنعان کی

وہ مجھکو روتی ہین مین جنکی ساتھہ ہنستا تھا
موی کی بعد ہی ہوتی ہی قدر انسان کی

دکھا خدا کی لئی تو رخ مخطط کو
ضرور لکھنی ہی تفسیر مجھکو قرآن کی

ہر ایک فقرہ مرا ہوی مصرعہ موزون
لکھون جو نثر مین تعریف انکی دندانکی

تپ فراق مین رہتی ہی نوخطون کی تلاش
مفید ہی مجھی تبرید تخم ریحان کی

ہوا سی مین تڑپ کر کہوا ہون مین فیض
مری مزار نبی چہاؤن مین غیلان کی

خط ہم اُس مہرو کو لکھوانی لگی
دور کی مضمون پاس آنی لگی

کھچ رہی وہ پیہت برسون تلک
ہم شبیہ اُنکی جو کہچوانی لگی

یوسف مصر کی قیمت گہٹ گئے
جب سی وہ بازار مین جانی لگی

دو ہی دن مین اُنکی قلعی کہل گئی
آئینہ رو ہمکو چمکانی لگی

بہیجتی ہین لکہہ کی پرچہ گاہ گاہ
اسطرح وہ ہمکو پرچانی لگی

زیست کا عرصہ نہایت تنگ تہا
گور مین ہم پاؤن پہیلانی لگی

کچہہ نہ کچہہ تشی دی کسی کمبخت نی
اس لئی وہ ہمسی کنیانی لگی

ہی لحد مین ہی خیال سلطنت
استخوان میری ہما کہانی لگی

رخصت ای صبح وطن وحشت ہری
شام ہی پہر تلوی کہجلانی لگی

اگ تلوون سی تپیون کی لگی
ہم جو تلوی اُنکی سہلانی لگی

ان دنون حالت ہماری غیر ہی
پاس وہ غیرون کو بٹہلانی لگی

ضعف مین کسدرجہ ہمکو بہوک ہی
ہر قدم پر ٹہوکرین کہانی لگی

ہر گئی تیر بلا کی ہم ہدف
پہر کمان ابرو کی پیک آنی لگی

مین نی اپنی کو ملایا خاک مین — وہ جو دیوار اپنی بنوانی لگی

تا کجا ای فیض حسرم و معصیت
کاتب اعمال شرمانی لگی

عارض رخشان دلبر دیکھی — جلوۂ خورشید محشر دیکھی
خط قسمت ابروون پر دیکھی — کشتیان دو ایک لنگر دیکھی
دل کسیکو دی کی میرا حال دل — اپنی دلپر ہاتھہ رکھکر دیکھی
ذرہ افشان ہی جسکا آفتاب — کیونکر اُسکو آنکھہ بھر کر دیکھی
قصر دل سا قصر دنیا مین نہین — چارون اس گھر مین پھر کر دیکھی
مُنہ ہی اُسکا آفتاب اوج حسن — چاہتا ہی جی کہ دن بھر دیکھی
ماہ مقنع ہی بہت سرگرم لاف — رخسی پھر مقنع اُلٹ کر دیکھی
اس کہلاڑیکو لکھا ہی مین نی خط — کب پلٹتا ہی کبوتر دیکھی
کیا تڑپ ہی ماہی بی آب کی — اضطراب جان مضطر دیکھی
ہی خدا موجود ہر موجود مین — غور سی اسی بندہ پرور دیکھی
ہی یہہ پہچانت زرو انسان کی — کسکر اُسکو اسکو بسکو دیکھی
قصد کعبہ کا عبث ہی ای جناب — وہ نہو گھر مین تو باہر دیکھی

سورۂ والتین کا مضمون یہ ہے — صورت زلف معنبر دیکھی
اس چمن کا سرو نا مطبوع ہے — قامت موزون دلبر دیکھی
دیکی دو بوسی لبونکی کہتی ہین — لذت قند مکرّر دیکھی
گور کی صورت دکھائی موت نے — آرزو تہی یار کا گہر دیکھی
جلوہ گاہ یار ہین دونون مکان — دیر و کعبہ کو برابر دیکھی
مجھکو بازو پر نہ ٹہلائین اگر — جان دونگا انکی در پر دیکھی
خط لب شیرین پہ نکلا عاقبت — ملگئی طوطی کو شکر دیکھی
ہی یہی رونا جو ہجر یار مین — خشک ہونگی دیدۂ تر دیکھی

رشک ارباب حسد فی دل کی فیضی
کر دی تکڑی بھتّر دیکھی

لو لگ رہی ہی دل مین جناب امیر کی — ساقی شراب دی مجہی خم غدیر کی
ہوتی ہین نخل طور کی قامت پہ پہتیان — رگ رگ مین شہر ہی خیر نہین اُس شریر کی
کہینچی جو مینے آہ وہ گرما کی بول اُٹہی — ٹہنڈی ہوا چلی گرۂ زمہریر کی
کیا سادہ ہونگی آہو بہگت سی غرض مجہی — سیدہی سمجہہ مین آگئی اُلٹی کبیر کی
درویش کوی عشق کو چہیڑا نہ کیجیی — نام خدا جوان ہو دعا لو فقیر کی

ہی بحر معرفت مین وان ایک چال اور
محتاج ناخدا نہین کشتی فقیر کی

ہین ہم فقیر وضع ولیکن ہین وہ غنی
کوڑی کو مول لین نہ امارت امیر کی

ہلکا غنی کا رتبہ ہی درویش پاک سی
بھاری ہی مثال سی کہین گدڑی فقیر کی

کیجی بغور قبلۂ عالم مطالعہ ق معنی ہین کائنات کے صورت فقیر کی

یا ایہا المرید ادب سی نگاہ کر
صورت ہر ایک شی سی نمایان ہی پیر کی

حال ان بتونکی دلکا خدا پر ہی منکشف
اصلا بھی خبر نہین ما فی الضمیر کی

چپکن گلونکی باغمین بقدر ہو گئی
اُس غنچہ لب نے پہنی ہی اچکن حریر کی

دو دون نہائی دھوتون پہلو عیش باغمین
میان دوست خوش رہو یہہ دعا ہی فقیر کی

خلوت نشین گوشۂ وحدت ہین فیض ہم
کثرت سی کام کیا ہمین جمع غفیر کی

انوکہی وضع ہی اُس مہربانکی
چلن نکسال باہر چال بانکی

کمر موہی نہ عنقا ہی میان کی
یہہ سب جھوٹی ہین باتین میانکی

پہٹا جاتا ہی عشق ماہ رو مین
مرا تن ہی کہ چپکن ہی کتانکی

خدا لگتی نہین کہتا ہی کوئی
شکایت کیا کرون جور بتان کی

مقام اُنکا ہی جن کی کمر کا
دہن اُنکا ہی معنی ہی میان کی

ابھی ہوجاؤنگا جامہ سی باہر
نہ پہنو تم قبا آب روان کی

سند لیسا پوچھتی ہو کیا کمر کا
یہہ قدرت ہی خدای غیب دانکی

بناتا ہی تنگ بات کا ڈھب
کہی دیتی ہی اُسکی وضع بانکی

نہین چھٹتا خیال زلف مجھہ سی
لگی ہی یہہ بلا پیچھی کھان کی

کیا ہی اُدھہو اعشق کمر نی
یہہ حالت ہی تمہاری نیم جانکی

رہا گر ہم سبق چندی وہ خیاط
بلندانی بنی گی جزو دانکی

ہوائی اوڑ گئی غنچون کی منہ پر
نکل آئی جو بات اُنکی دہانکی

سنو گی انگہڑت ہم سی بہی قبلہ
کسیدن زر گرمین گرزبانکی

کہٹا ئمین پڑی ہین سب مرکی کام
تر شروئی سی اس شیرین دہانکی

تری میری بنای فیض کیسی
زمین کی ہین کہون تو آسمان کی

بہت حیران عقل نکتہ دان ہی
دہان یار ہی یا چیستان ہی

کرون کیا اُنکی رخسار نکی تعریف
گلستان ایک ہی اک بوستان ہی

ہزارون تشنہ لب پاتی ہین دہوکا
ترا چاہ ذقن اندہا کنوان ہی

کمر دیکہی ہی کس بندہ نی اُنکی
مگر آگہ خدای غیب دان ہی

کدہر بھاگون جو بھاگون ای غم یار — تلی اوپر زمین و آسمان ہی
یہہ ہی اعجاز خال عارض یار — ہر اک ہندو بچہ قرآن خوان ہی
ہوا حمام مین عریان کوی یار — عیان عالم مین اسرار نہان ہی
رقم ہنس ہنس کی کرتی ہین غلطان ہم — قلم ہاتہ نہین شاخ زعفران ہی
نہین غنچہ کو نسبت تیری مُنہ سی — دہن رکہتا ہی پر گویا کہان ہی

غزل پڑہ کر مری کہتا ہی ای فیض
یہہ کس کا خط ہی اور کس کی زبان ہی

کعبہ سی کبہی قصد کلیسا نکرین گی — ای بت بخدا ہم تجہی سجدا نکرین گی
ہم درد محبت کا مداوا نکرین گے — نسخہ کوی تجویز مسیحا نکرین گی
ہم آگی ہی کہدیتی ہین جاتی ہی چلی جای — ای عمر گریزان ترا پیچہا نکرینگی
مضمون محبت کا ہی منظور انہین افشا — جب خط وہ لکہین گی تو لفافا نکرینگی
بی قتنہ اُٹہای نہین پڑتی ہی کبہی کل — ہم آج سی پاس آپکی پہٹکا نکرینگی
منظور اگر قتل ہی کیجی نہ تامل — ہم تمسی میت کا بہی تقاضا نکرین گی
فقری ہی گہڑا کرتی ہین بیٹہی ہوی گہر مین — پرچا بہی کوی ہمکو وہ لکہا نکرین گی
سودائی کہا کرتی ہی بازار کی خلقت — زلفون سی تری ہم کبہی سودا نکرین گی

رشتہ ہی مین پٹہین گی جای ہوی بستر
جب تک وہ ہمارا کوی رستا نکرینگی

در پردہ ہم اس رشک سی کرجائینگی پردہ
گر بزم مین وہ غیر سی پروا نکرینگی

یک سوی کی رشتہ سی بری سوزن غم ہی
ہم چاک کبھی اپنا انگرکھا نکرینگی

وعدہ نہین جہل کرتی ہین دل دونا نہین فیض
وہ ایک ہی وعدہ کبھی ایفا نکرینگی

کون ہون کیا ہون مجھی آپ نی سمجھا کیا ہی
کہیئی اس خاک کی پتلی مین بہلا کیا ہی

تم ہو مختار جو کچھہ چاہتی ہو کرتی ہو
مین ہون مجبور مری ہاتھہ سی ہوتا کیا ہی

ہو کہین شخص کہین عکس کہین آئینہ
سب کچھہ آتا ہی تمہین بند یکو آتا کیا ہی

مین نی کی اپنی تلاش آپ کو پایا تمہین
ہی یہہ کچھہ اور ہی شی خاک کا پتلا کیا ہی

تمنی سب جای ظہور اپنا کیا خوب کیا
سیر کثرت مین ہی وحدت مین تماشا کیا ہی

کچھہ سمجھتی نہین یاران مجاز ی اصلا
ق ہی بجا آپ جو فرماتی ہین بجا کیا ہی

ہی حقیقت مین انا الحق بھی ہو الحق ایک ہی
لیکن ای حضرت منصور یہہ دعوی کیا ہی

کل پہ موقوف نرکھہ آج ہی کرلی سب کچھہ
زیست کہتی ہین جسی اسکا بھروسا کیا ہی

ہون تو مخلوق مگر آئینۂ خالق ہون
مجھکو ای فیض ابھی اپنی دیکھا کیا ہی

سمجھی کیا کام کو چہ ہی فنا کی
محلہ ہین ہون ارباب بقا کی

کیا کیا تو نی اس عالم مین آگی
سمجھہ جا اب بہی او بندی خدا کی

دیا ہی ہوش گوش اللہ نی لیک
نہین ہم آشنا اتنک صدا کی

نہین آتی ہین بندہ کی سمجھہ مین
عجب کچھہ کارخانی ہین خدا کی

اسی ون سی گرفتار بلا ہین
مقدر جس روز سی ہم ہین بلی کی

نہین معلوم مستثنی ہی یہان کون
ق کہ ہین ہم متصل غیر آشنا کی

کرین کیا ہم تمیز حال متبوع
بہت روز دنسی تابع ہین قضا کی

بتا دین مرشد و نکا نام کیا ہم
ق مریدونمین ہین ارباب صفا کی

فنا فی اللہ کا رستہ ہی کچھہ اور
نظر مین کب جمی ہر یک گدا کی

ہمین اس رہ پہ لایا جنبی ای فیض
تصدق جایئی اس رہنما کی

ہی وہ تو پاس کہتی ہی تو جس کو دور ہی
ای عقل بیخبر تجھی کچھہ بہی شعور ہی

جب ٹھیری یہہ کہ سہو و خطا ہی سرشت مین
ہمسی اگر قصور ہی ہو کیا قصور ہی

نظرونمین جب ہی وہ رخ روشن ہی جلوہ گر
دل کو مری سرور ہی آنکہو نکو نور ہی

یہہ طمطراق زندگی مستعار پر
ای مشت خاک تجھکو ہی کتنا غرور ہی

کس طرح امتیاز بد و نیک کیجیے
جس جای دیکھیے تو اُسیکا ظہور ہے

تحقیق علم حق مین کچھہ اسکو نہین ہی شک
عین الیقین کی علم پہ جسکو عبور ہی

کیا غیب کیا حضور ادب فرض ہی تجھی
ق
ہر یک فقیر صدر نشین حضور ہی

کی اغنیا کی ہمنی تو برسون ہی بندگی
ای فیض خدمت فقرا بہی ضرور ہی

بحر مواج ہر حباب مین ہی
عین بی پردگی نقاب مین ہی

ہین محیط و محاط دونون ایک
آب گوہر مین گوہر آب مین ہی

اپنی غفلت ہی عین بیداری
آپ ہی کا خیال خواب مین ہی

سب سی لتا ہی بی محابا پن
باوجودیکہ وہ حجاب مین ہی

نشۂ ہمہ دی ہی بی کم و کیف
کیف کم نشۂ شراب مین ہی

رنگ و بحر و حباب و موج و صفا
ہین یہہ سب ایک تو سراب مین ہی

آپ کو ڈہونڈہ پا یگا اُسکو
ایک ہی شی سراب و آب مین ہی

ہی وہی ایک لاکہہ ہون کہ ہزار
ماسوا کون کس حساب مین ہی

ہو سماوی کتاب یا ارضی
مطلب فیض ہر کتاب مین ہی

بتون کی دل مین کی ہی راہ مین نی
کیا کیا کام خوب اللہ مین نی

پڑہا کلمہ بتون نی جو پڑہا یا
نبولا مُنہ سی الا اللہ مین نی

دراز نی لف کی پوچھو نہ مجھ سی
یہہ قصہ ہی کیا کوتاہ مین نی

ذقن کی چاہ مین ڈوبی ہزارون
مگر لی اس کنوین کی تھاہ مین نی

دیا کلمہ کا بوسہ اُس نی جون ہین
کھاوون ہین جزاک اللہ مین نی

ملی ہی فیضؔ جب سی دولت فقر
نہ کی اللہ کی پرواہ مین نی

صورت اُنکی سورۂ قرآن ہی
ہی وہ میرا دین یہہ ایمان ہی

وصف عارض کون کرسکتا ہی اب
دنگ مین ہون آئینہ حیران ہی

کیون نہ رکہی خلق آنکہون مین سجہے
جان من تو اور ہی انسان ہی

تم بنو مسجود ہم ساجد بنین
ای بتو یہہ بھی خدا کی شان ہی

بدر کو نسبت ہی کیا رخ سی تری
ناک ہی مُنہ پر نہ اُسکی کان ہی

کرتی ہو اک آن مین لاکہون ہی خون
ناز کیسا ہی یہہ کیسی آن ہی

وصل کی شب ہی مچائین غل نہ آپ
چارپائی کی لئی یہی کان ہی

خلق کہتی ہی تمہین یوسفؑ جمال
حیدرآباد دکن کنعان ہی

دل پی رفعت آستان یار کے
عرش اعظم گرسی والا ن ہی

لوٹی گردون کی چھکی چھٹ گئی
واہ وا کیا گٹکری کیا تان ہی

وہ خدا کو بھی نہیں دیتا دیت
قاتل اپنا فیض ابھی نادان ہی

دل مین اشکون نی آگ ڈالی ہی
مینھہ برستا ہی خشک سالی ہی

عید کا چاند عاشقون کی لئی
انکی والان کی ہلالی ہی

پھر ملاتا ہی خاک مین ہمکو
رینو پھر اُسنی گھر کی ڈالی ہی

وصف لکھتی ہین مہوشونکا ہم
اوج پر اپنی طبع عالی ہی

ہر قدم پر بپا ہی فتنۂ حشر
انکی رفتار کچھہ نرالی ہی

سر کو دُھنتا ہی سنکی میر غزل
ہر شجر اس چمن مین حالی ہی

تن خاکی فنا ہوا تو ہوا
باقی اپنا تن مثالی ہی

آج تجھکو میرا ی منعم ق بالش پر ہی اونہا لی ہی
سوئیگا کس طرح مزار مین کل
چاندنی ہی نہ فرش قالی ہی

کیا کہون کیا ہین انکی رخسار ی
اک جمالی ہی اک جلالی ہی

فیض کچھہ فکر معصیت کی نکر

اُسکی درگاہ لاؤ بالی ہی

جب سی نزدیک آنکی ہم رہنی لگی
دور ہمسی رنج و غم رہنی لگی

ہم بہت رسوا ہوی جن کی لئی
وہ ہماری پاس کم رہنی لگی

ہی خدا کا شکر اک مدت کی بعد
مل کی اب وہ ہم بہم رہنی لگی

ذکر سی اہل دول کی ہم ہین خوش
دل پر اب نقش درم رہنی لگی

متقی بہی عاشق بت ہوگئی
دیر مین اہل حرم رہنی لگی

گہر خدا کا جسکو ہم سمجہی ہی فیضؔ
اب تو اس گہر مین صنم رہنی لگی

کفر اور دین سی خبر اصلا نہ تہی مجہی
بتلائی زلف و رخ نی رہ عاشقی مجہی

ہالہ نظر مین شعلۂ جوالہ بن گیا
فرقت کی رات دہوپ ہوی چاندنی مجہی

آیا ہی دیکہنی مین دم واپسین مرا
اب تو دکہا خدا کی لئی دیکہنی مجہی

پٹہی ہین وہ جو غیر کی سنتی بری بہلی
لگتی ہی اب تو انکی بہلی بہی بری مجہی

ساقی ہون مست کعبۂ رخسار و روش
بوتل کی بدلی چاہئی یک نرمی مجہی

مطلب لاٹ سی نہ غرض کہینچی سی کہینچ
منظور صاحب آپکی ہی اردلی مجہی

آہٹون پہر لڑاتی ہی آنکہین جناب سی
آتی ہی دہوپ یا دیدہ نظر آتی ہی مجہی

پہرتی ہین وہ جو سونیکی پہنی ہوئی کڑی
کرنی لگی ہین رات سی باتین کڑی سی مجھی

خاطر سی تیری مین نی پیا بادہ ساقیا
پینی کی اوک سی کبھی عادت نہی مجھی

سہلاون تلوی ایسی کہ لگجای اُنکی آنکھہ
سونیکا حکم دین جو کبھی پائینتی مجھی

یک دم نہرا امید کی مشہور ہی مثل
تم گہر سی کیون نکالتی ہو جیتی جی مجھی

تلوار پہینک دانتون مین تنکا اٹھا لیا
دیکھا کسی رقیب نی جب اوبچی مجھی

کرتی ہو خون رات کو مین بہی سمجھہ گیا
دکھلاتی ہو جو پان چبا کر دہڑی مجھی

انصاف سی جو دیکھئی رونی کا ہی مقام
آتی ہی قسمتون کی لکہی پر ہنسی مجھے

لاکھون ہی اُسنی شکوسنائین ہین بی فیض
جسنی الف سی بی نہ کہا تھا کبھی مجھی

زخمی ہون فیض سختی اُٹھاتی ہین منہ نقاب
ڈر ہی نہ مار جای کہین چاندنی مجھی

دل کو پہر اضطراب ہوتا ہی
دہر مین انقلاب ہوتا ہی

جب وہ مست شراب ہوتا ہی
اک زمانہ خراب ہوتا ہی

ایک تیری نہونی سی مجھہ پہ
سو طرح کا عذاب ہوتا ہی

تم جو رخ سی نقاب اُلٹا دو
گم ابہی آفتاب ہوتا ہی

وہان اجہتی ہی لعنت شانہ مین
یہان ہمین پیچ و تاب ہوتا ہی

اُنسی کرتا تو مون سوال وصال
دیکھیی کیا جواب ہوتا ہی

ایسی باتین جلی بُھنی نکرو
دل کسیکا کباب ہوتا ہی

مری رونی کا یہہ اثر ہی کہ آج
پانی پانی سحاب ہوتا ہی

فیض رومال رکھو آنکھون پر
ذکر چشم پرآب ہوتا ہی

روز الست کس کی مجھی بد دعا لگی
جون ہین بلی کھا مری بچھی بلا لگے

لو سوز غم کی آج ہی اس دل مین لگی
یہہ گھر وہ ہی کہ آگ جسی بار ہا لگی

ہو جائیگا کبھی نہ کبھی کام ادا مرا
رہتی ہی داو گھات مین اُنکی ادا لگی

یاران ہمسفر کو یقین موت کا ہوا
اس قافلہ مین آنکھہ جو میری ذرا لگی

چلمن کی اوٹ پٹھہ کی چرخ کرتی ہو مگر
شکی چنوگی میری اگر بد دعا لگی

شرمندہ ہو رہا ہون سگ کوی یار سی
چاٹ استخوان کی میری جو تجھکو ہما لگی

موج سرشک نی تو لیا ہاتھہ اپنا کھینچ
کیسی بجھی گی دل کی مری اے خدا لگی

سچ یہہ مثل ہی کرتی ہی صحبت ہی کچھہ اثر
ساتھہ اس مریض عشق کی گھلنی دوا لگی

کرتی نہین وہ ریجہ قدم گہر تلک مری
ان روزون اُنکی پانو مین شاید حنا لگی

جب سی تصور رخ محبوب ہی مجھی
صورت کبھی نہ آئینہ کی خوشنما لگی

آتا ہی کون کون خدا جانی بیچ مین
پھر کرتی کشمکش تری لف دو تا لگی

چڑہنا پڑیگا ہمکو ہی جہنڈی پہ ایک روز
رہتی ہی دل مین یاد قد و لربا لگی

قاتل کا دل کبہی پسیجا ہزار حیف
میری تڑپ کو دیکہہ تڑپنی قضا لگی

کیا غم ہی چل بسی اگر آکی یہا نسی ہم
پھرتی ہی بیچی بیچی سبہو نکی قضا لگی

ابر بہار پر ہی گمان ابر مردہ کا
بی یا رجی کو میری گھٹا نی گہٹا لگی

پانی کی بوند ہجر مین بوندی کٹا ری ہی
تلوار بن کی کاٹنی موج ہوا لگی

کرتی ہو جب سنی کر کسی خوش ادا کا فیض
ہر ہر نماز ہو نی ہماری قضا لگے

ہم کب آتی ہین بلاتی ہو کسی
کون منتا ہی مناتی ہو کسی

کل سی چلمن مین برآمد ہو کر
آج پھر تنکی چباتی ہو کسی

جب نہ تب آتی ہو کوٹہی پہ نکل
کہدو جہنڈی پہ چڑہاتی ہو کسی

پیٹ کی ہلکی ہین مینا و سبو
منہ سی تم اپنی لگاتی ہو کسی

کل سی اورونکو بٹہاتی ہو چوپاس
آج دنیا سی اٹہاتی ہو کسی

رات سی میری کمر بیٹہہ گئی
دن کو کمری مین بلاتی ہو کسی

بحث اسمای شارہ چہوڑو
پاس شارہ سی بلاتی ہو کسی

گاہ عیسی ہو گہی عزرائیل
مارتی کسکو جلاتی ہو کسی

حال دل ہین نی سنا یا تو کبھی
مرثیہ آپ سناتی ہو کسی

اب زبان تالوسی لگتی ہی نہین
غل مچاتی ہو بلاتی ہو کسی

دید کا فیض ندیدہ تو ہین
ہو خفا آنکہین دکھاتی ہو کسی

وہ پری مجہکو جو خلوت مین بلائی ہوتی
کل کی بگڑی ہوئی بات آج بن آئی ہوتی

صورت اُس مہ کی نہین گر نہ دکھائی ہوتی
رات بہر ایک پلک نیند نہ آئی ہوتی

ڈور ہو جاتی ہزارون ہی کہلاڑی تمپر
ڈور تکل کی اگر تمنی بڑہائی ہوتی

کہدو قاتل سی اڑنچھو یہہ رہیگی کب تک
آب سی تیغ کی چھو میری بجہائی ہوتی

جمگی پٹہا نہ دریار پہ جون نقش قدم
کچہہ نہ کچہہ راہ مری بہی نکل آئی ہوتی

شیخ کبھی نہ شوالی مین برہمن جاتی
اپنی پرچہائین اگر اُسنی دکھائی ہوتی

رتی چمکی نہ مری آہ شرر افشان کی
فرش سی عرش تلک آگ لگائی ہوتی

کوئی لبیک حرم پر نہ کبھی رکہتا کان
اپنی آواز اگر تمنی سنائی ہوتی

کیون نہ دکہلایا دہن آپنی اور نکیطرح
کچہہ نہ کچہہ ہمنی بہی یک بات بنائی ہوتی

عاشق زلف موی جون کی روش رنگیتی ہین
کاش کاکل تلک انکی بہی رسائی ہوتی

شکوہ ساقی کا نکیرین سی کرتا نہ کبھی
کوی بوتل مری تربت پہ چڑہائی ہوتی

چق کی باہر کوی دم وہ جو برآمد رہتی
دل مضطر فی مری چیخ نہ مچائی ہوتی

انکہہ نیچی مری ہمچشمون سی ہوتی نہ کبھے
خیر سی انکہہ جو اُسنی نہ لڑائی ہوتی

چار دن اور بہی جی جاتی بہر صورت ہم
صورت اپنی جو کبھی تمنی دکھائی ہوتی

آپ کی قدمون کا ہوتا جو سہارا نہ اُسی
یون خاہمسی کبھی رنگ نہ لائی ہوتی

نقش حب کا ترے ہوتا نہ اگر میرے پاس
چشم جادو فی ابہی موٹ چلائی ہوتی

بہول ہی جاتی سبہی کبک ٹہسک کر چلنا
تو فی رفتار کی گر بات چلائی ہوتی

یارب صنعت تعطیل سمجہتی اوسکو
بی نقط تو فی اگر مجہکو سنائی ہوتی

اعتبار اس بت ترسا کا نکرتا مین کبھی
اس فی انجیل بہی گر سر پہ اٹھائی ہوتی

کہنچتا پہر نہ کبھی شکل عروس اقلیدس
اُس مہندس فی جو شکل اپنی دکہائی ہوتی

ہار پہولونکا جو غیرون سی نہ گندہواتی آپ
جان تن مین مری پہولی نہ سمائی ہوتی

منہ چڑہا رہتا نہ آئینہ اگر آٹھہ پہر
مری اور اُنکی کسیدن تو صفائی ہوتی

یون خراب اُسکی نہ مٹی کبھی ہونی پاتے
نعش عاشق کی اگر تو فی اُٹھائی ہوتی

پہپتی پنجہالی کی ہوتی ہی کبھی جہل جہل کے
شیخ فی ریش مخضب نہ بڑہائی ہوتی

منہ کو اغیار کی مین لال ابہی کرتا فیض

اُسنی محفل مین گلوری جو چبائی ہوتی

حال ظاہر کیا کرین ما و شما کی سامنی
بت کی بندہ ہین کہین گی ہم خدا کی سامنی

مار ڈالا ہی مجہی عشق لب جانبخش نی
لا شفا دو مرادا ر الشفا کی سامنی

دل کو پہر میلان گیسوی مسلسل ہو گیا
لی چلی ہی موت مجہکو اژدہا کی سامنی

مر گئی پر بہی ہوس ہی بادشاہی کی مجہی
استخوان رکہا کیا میرا ہما کی سامنی

لال تیری بہی کم سمجہین اُسی ای فیض ہم
لعل اگر آجای لعل دلربا کی سامنی

آئینی تو دیکہ سنبلی دو کی
رخ تمہارا ہی تجلی طور کی

بس ہی بالا کان کا نت کی ضرور
ہو گئی ہی ناک نیچی حور کی

ہون ندامت سی عرق مین غرق مین
یار نی پہنی قبا سمور کی

پہک رہا ہی جسم زار ہو نا توان
بہاپ لگتی ہی دل محزون کی

ہو گیا گہر دو نیپہ ذرہ آفتاب
بات نکلی ہی رخ پر نور کی

ای مسیحا جلد کو ٹہی سی اُتر
چہت کو انگہین لگ گئین زنجور کی

خاک مین بہی مست چشم یار ہون
ہی کفن مین بو ئی انگور کی

قلقل مینا انا الحق ہی مجہے
ناک کا ریشہ ہی رگ منصور کی

کچھہ شب غم شمع کی پروا نہین — جان جلتی ہی کسی مہجور کی
زلف کو سرکائی رخ پر سی آپ — دن کو دیکھی ہین نی شب دیجور کی
نشا مین ہی عیب چینی کا خیال — جام می ہی کہو پری فغفور کی

گفتگو مین قتل ہی کرتا ہی فیضؔ
نیغ ہی بات اس بت مغرور کی

کیون نہ بدنام جان من ہوگی — بی جہت ہم کو تم جو کوسوگے
خوش رہوگی اگر خفا ہوگی — منہ کھان ہی جو ہمسی بولوگی
نام تو انکا لی نہین سکتی — ہی کھان منہ جو بوسی تم لوگی
اور ہی گل کھیلی گا غنچہ لبو — یون ہی ہر بات مین جو چکلوگی
آج جہا جون برس رہی ہو جو تم — دیدۂ تر کل نہ برسوگے
سچ تو کہدو مری لہو کی قسم — جان لوگی تو کیا مجہی دوگی
طفل ناداں سی دل لگاتی ہو — جان پر ایک روز کھیلوگی

جان جاتی رہیگی چھوڑ بہی دو
فیضؔ اس عاشقی کا کیا لوگی

مجہکو یاد ابروی خمدار کی ہی — موت تقدیر مین تلوار کی ہی

جان آنکھونمین دل زار کی ہی — آرزو دولت دیدار کی ہی
سیر اک سبزۂ رخسار کی ہی — مشق ہمکو خط گلزار کی ہی
بن گیا کبک ہر اک نقش قدم — یہہ کرامت تری رفتار کی ہی
گہر سہا نظر آتا ہی مجھے — برکت یہہ قدم یار کی ہی
ہاتھہ کہینچین گی مداوا سی مسیح — نبض ساقط تری بیمار کی ہی
ہمکو امید نہین بینی کی — لو خدا سی تری بیمار کی ہی
لن ترانی نکرین گی موسیٰ — وہ تجلی تری رخسار کی ہی
در کی رخنی نہین کرتی وہ بند — آنکھہ یہہ روزن دیوار کی ہی
ہر قدم پر کئی سر کٹتی ہین — چال رفتار مین تلوار کی ہی
دل بیمار کا ہی ناک مین دم — چاہ سیب ذقن یار کی ہی
باندہتی باندہو کیا کیا ہم ہین — زور بندش تری دستار کی ہی
کس حلاوت سی گلی کٹتی ہین — آب پیٹہی تری تلوار کی ہی
سامنا موت سی ہی آج اپنا — آنکھہ بدلی ہوی اس یار کی ہی
قند کا بہول گیا مجھکو مزا — یاد لذت تری گفتار کی ہی
ہی مری اشک کا قطرہ انمول — آب اسمین در شہوار کی ہی

مرمین لگ جائین گی اغیارنکو — بات ایسی ہی نکھوار کی ہی
یاد آتی ہی نشیلی وہ آنکھہ — کرنی منت مجھی کلوار کی ہی
ای تو مجھپہ نہین فرض زکوۃ — پاس دولت مری دیدار کی ہی

فیض راز کمر افشا نکرو
بات یہہ غیب کی اسرار کی ہی

دم مین آجاؤ نہ تلوارونکی — خون لو سرپہ نہ غمخوارون کی
ای پری جوگئی دیوانی ہوی — جن ہین سای تری دیوارونکی
اونچی بنکی جو آی وہ مست — نشا کافور ہون میخوارونکی
نرم ہوتی نہین داود سی ہی — دل وہ ہین سخت دل آزارونکی
بسکای پنجۂ وحشت لیکر — پکڑی دامن ہوی کہسارونکی
دیر سی بت جو گیا کبھی تک — دین بگڑی کئی دینداروںکی
اٹھیی مسجد سی بہار آئی ہی — گھر مین جا بیٹھیی کلوارونکی
بیٹھی بیٹھی ہوی انا للہ — لاشی اٹھوائیی بیمارونکی
رخنہ انداز نظر آتی ہین — رخنی سرکار کی دیوارونکی
جی تو چاہی ہی مرین پاؤن مین — تیری گھاٹ پہ تلوارونکی

ہی ارادہ جو ہوا کھانیکا ۔ آئی گھر مین ہوا دارونکی
پیٹھہ جاتی ہے گی کمر یارونکی ۔ جاو کمری مین نہ انیارونکی

فیض ہین کشتۂ ابرو قاتل

گاڑدی کہیت مین تلوارون کی

ہین سیہ مست جو سرمہ کی لگانی والی ۔ ہین وہی لوگ مرا حلق دبانی والی
اشتہار آج تبون نی یہہ دیا ہی سنجدا ۔ دیر مین آکی بسین کعبہ کی جانی والی
کیون نہ سمجھین وہ تری مصحف رخکو تورات ۔ امت زلف ہین موسیٰ کی زمانی والی
ٹانکی ڈھیلی ابہی سوجای سی اونکی ہو جائین ۔ دیکھین گر زخم مری ٹانکی لگانی والی
وہ جو بیٹھی ہوی ہین غنچہ دہن غنچہ مین ۔ ہین ہراک گلکو وہ کہلی مین اڑانی والی
ڈاب مین زیب کمر جن کی ہی ابری تیغہ ۔ ہین مری دل کی لگی کو وہ بجہانی والی
غمزہ و عشوہ و انداز و ادا آٹھہ پہر ۔ ہین یہہ دو چار مری جان جلانی والی
ہاتھا پائی پہ مری ساتہہ ہی آجاتی ہین ۔ ہین جو خدام تری پانون دبانی والی
مُنہ کہان غیر کو خم کا جو کسا لا کہینچی ۔ ہین ہمین جانپہ جو کہونکی اُٹھانی والی
پانی پی پی کی کسی کو سستی ہو خیر تو ہی ۔ مرچلی تہی جو غم و غصہ کی کہانی والی
جلتوای مری اور یار مین ڈالی ناحق ۔ جائین دوزخ مین جو ہین آگ لگانی والی

کہدو رندونسی کہ مسجد کی طرف مُنہ نکرین
واعظ شہر ہین صلواتین سنانی والی

پیچ کی باتین نکر عقل کی ناخون تو لی
ہم نہین گیسو نپر مونڈ مونڈہانی والی

کیون نہ اور جائی مری ہاتہونکی طوطی
خال رخ اُنکی ہین چہری کی لگانی والی

قبض

چشم دریا بار کا افضال ہی
ابر کا چہا لامرار و مال ہی

کیا فقط گیسو ترا جنجال ہی
جنبش ابرو بہی اک بہونچال ہی

ہون اسیر زلف بعد مرگ بہی
قبر کی جالی ہمیشہ جال ہی

اک بت کشمیر زا کا ہون قتیل
نعش پر بدلی کفن کی شال ہی

لڑ گئی کس موکمر سی آنکہہ پھر
اپنی آنکہونمین کہٹکتا بال ہی

یار گندم گون نظر آتی نہین
کیا حسینونکا دکن مین کال ہی

ہوگیا گہوٹا کہرا معلوم سب
گور کہتی ہین جسی ٹکسال ہی

کیا کہین دم مارنی کی جا نہین
اُن لبونسی لب بلب مُہنان ہی

غیر سی لیتی ہین وہ خط کی صلاح
اندنون اپنا شکستہ حال ہی

ہون شہید تیغ ابرو ہمدمو
مجہکو وہان فاتحہ جن جاڈہا ہی

جوگیا عاشق قلندر ہوگیا
کوچہ اُس محبوب کا کرنال ہی

ہین یہہ انگاری ستاری ہین کہان | آسمان پر ہو رہا دہمال ہی

خلق کہتی ہی جنازہ جسکو فیض
وہ ہماری واسطی سکہہ پال ہی

دل کو شب وصال کا بیجا خیال ہی | ہین سال خورد یار مرا خرد سال ہی
زیر زمین بہی ہی کمر یار کا خیال | یارب مرا کفن ہی کہ چیتی کی کہال ہی
ہو کیون نہ میکشون کا دماغ آسمان پر | می آفتاب ہی خط ساغر ہلال ہی
خط وقت نزع یار کا آیا ہزار حیف | پہنک اجل سی ہمکو جواب و سوال ہی
کوٹہی کو اُسکی کیون نہ کہین آسمان ہم | رخسار یار بدر ہی ابرو ہلال ہی
عرصہ نہین کچہہ اُسکی طلوع و غروب مین | کیا آفتاب عمر سریع الزوال ہی
نسبت ہلال کو نہین ابروی یار سی | یہہ ابروی جوان ہی وہ ابروی زال ہی

مصروف راگ رنگ مین ہو بہور ہو چکی
انجام کا بہی فیض نہین کچہہ خیال ہی

گہبرا کی اُٹہہ کہڑی ہوئی مردی قبور کی | نالون نی مری کام کئی نفخ صور کی
روزن نہ بند کیجی دل بیقرار کی | اس دور مین سی ہوتی ہین نظارتی دور کی
مشہد مین چہوڑیی نہ تپنچی قبور کی | اٹہین گی چیختی ہوی مردی قبور کی

مٹجائین کیون نہ غسلی یوم النشور کی
نالی بلند ہون جو دل ناصبور کی

ظاہر ہین انکی پنجۂ رنگین کی معجزی
مرجان کی دانی بن گئی دانی بلور کی

ہی بحر اشک تابفلک موج زن مرا
جہالی سحاب کی ہوی بحری عبور کی

جو کفر و دین کی تختۂ ہستی پہین نقوش
ہین کٹ کٹنی کئی ہوی ساری حضور کی

یک مہروش کی سمت لگائی ہی ٹکٹکی
باندہی ہی ہین نی شست نشانہ پہ دور کی

جس دن تپ فراق چڑہی آکی صبح و شام
دیجاتی ہین بہپا رفتی بدلی بخور کی

اک روز منہ کی کہائیگا کہتا ہون منہ پہ صاف
آئینہ دیکہتا ہی تمہین گہور گہور کی

کشتہ ہون مین صباحت رخسار صاف کا
مرقد کی گرد جہاڑہین صدہا بلور کی

کیا ای صبا ہین بلبل نرگس کے پہول آج
روتی ہی آبشار چمن منہ دبور کی

پہبتی کہی ہی مینے بہی چشمان مست پر
ساغر بہری ہوی ہین شراب طہور کی

کعبی سی کم نہین بخدا خانۂ بتان
دنیات جمگہٹی ہین انات وذکور کی

جو جو کئی گناہ ہوی عفو سب کی سب
حورین ملی ہین بدلی مین ہمکو قصور کی

گہر سی زیادہ گور مین ہی چین بعد مرگ
پہیلای پانون سوتی ہین مروی قبور کی

جہوٹا لپاٹیا کہین واعظ کو کیون لوگ
جس سی کئی کلام کئی اُس نی زور کی

باندہی ہی کام ہتی ہمین کچہہ غلام سی
واعظ سنائین قصی نہ غلمان و حور کی

کچھہ خوف سر دہری جانان نہین ہمین
ہین بخت تیرہ اپنی لبادی سمور کی

ساقی بزم جب سی مرا رشک حور ہی
کنٹر بھری ہوی ہین شراب طہور کی

کسطرح نیند آئیگی مٹی کی فرش پر
ای فیض گور مین نہین گنجی سمور کی

سوتی ہین وہ کوٹھی پہ لپٹ کر کئی دنسی
ہین اوج پر اپنی بہی مقدر کئی دنسی

رکھا نہ قدم دیر کی اندر کئی دنسی
اسوا سطی آزردہ ہین آذر کئی دنسی

پتھر پڑین اس آرزوی دید بتان پر
دہیلی مری آنکھون کی ہین پتھر کئی دنسی

معلوم نہین کیا ہی قیبونکا ارادہ
آوازی کسا کرتی ہین ہمسر کئی دنسی

آہ کی اڑاتی تہی کبوتر جو مری ساتھہ
لیجاتی ہین وہ دل کو اڑا کر کئی دنسی

کس شکل سی اس مردمک چشم کو دیکہون
ہی گہر مین نکلنا نہین باہر کئی دنسی

فکر انکی کہین گور گڑہی کی کرین جلد آپ
کوچہ مین پڑی ہین تن بی سر کئی دنسی

ہی جہین بہت آئینہ سی پوچہئی کس وجہ
مین دنگ ہون اور وہ ہی ہین ششدر کئی دنسی

چہوڑ و رخ روشن پہ نقاب اتو کہین آپ
ہی جامہ سی ہر آئینہ باہر کئی دنسی

کچھہ فکر معیشت کی نہین مجہکو خدایا
رکھا ہی تہون نی مجہی نوکر کئی دنسی

دم ناک مین آیا نہین کچھہ آج ہی اپنا
جینا شب فرقت مین ہی دوبہر کئی دنسی

کیون تمنی قدم فیض رکھا کوئی تیا نہین
ٹھوکر پہ لگا کرتی ہی ٹھوکر کبھی لنسی

کلمہ اپنا تو پڑہاؤ مجھی
اب تو راہ خدا بتاؤ مجھی

عید ہی اپنی گھر بلاؤ مجھی
بات مانو گلی لگاؤ مجھی

نیم بسمل ہون کبتلک تڑپہون
گھر تو جاتی ہو مارجاؤ مجھی

قیمت بوسہ تم ہی ٹھیراؤ
نرخ معلوم ہی نہ بھاؤ مجھی

باقی تسمہ رہی نہ گردنکا
ہاتھ اک اور بہی لگاؤ مجھی

باتین تم اپنی ڈھب کی مجھسی سنو
میری مطلب کی تم سناؤ مجھی

دل لیا چاہتی ہو دم دیکر
یا دہین ایسی داؤ کھاؤ مجھی

کیا لگا لگاؤن کوٹھی پر
نظر آتا نہین لگاؤ مجھے

سیدہی ہو جاؤ ٹھسری ہو نہ کبھی
راستی پر کبھی تو لاؤ مجھی

پیٹہ جاؤ ٹھہو نکہر کی نہ تم
دیکھنی دیجیئی بناؤ مجھی

تلوی سہلائی تو کہتی ہین
نکلو سر کو نہ گدگداؤ مجھی

جو تیون مین کہین نہ دال پٹی
لام کاف اب تو مت سناؤ مجھے

حرم و دیر کی دوڑ ہیکو ق
دیکہتا ہون نہ تم دکھاؤ مجھی

نہ بتو سکا دکھائی جلوہ — نہ خدا سی کیہو ملا ؤ مجھے

آپ تک جس سی مین پہنچ جاؤن
فیض وہ راستہ بتاؤ مجھی

یہہ ٹہنڈی مری دست و پا ہو گئی — حواس مسیحا ہوا ہو گئی
کیا تمنی کھاری چھہ لسی حلال — حقوق نمک سب ادا ہو گئی
تنی زیر پائی سبھی آپ نی — جو دشمن تہی سب زیر پا ہو گئی
نمازین پڑہین ہمنی میخانہ مین — مگر چند روزی قضا ہو گئی
بری وقت مین کون دیتا ہی ساتھ — جو تہی دوست نا آشنا ہو گئی
لکہی ہین جو خط اُس ستمگر کو — کبوتر ہماری ہما ہو گئی
چھپاؤ ذرا منہ کو آنچل مین تم — مہ و مہر دونو سہا ہو گئی
کنہیا کہڑا ہی مری روبرو — یہہ ویدی جو تہی دوا کا ہو گئی
کہان ہی قضا اور کدہر ہی اجل — ادا تمنی کی ہم ادا ہو گئی
لگی لینی سجدی خدائی سی وہ — یہہ پتھر کی بت بہی خدا ہو گئی
یہی ہی سبب پیستی ہو جو نم — ہم انسان تہین ہین خنا ہو گئی
تو اک گل کو روتی ہی کیا غلیب — چمن کیسی کیسی ہوا ہو گئی

یہہ جلتی ہی جی کی تملق ہین سب ق رہو گہر مین خوش گر خفا ہو گئی

موی پر پیچہا کسی نی ہی فیض
کہان ہین وہ ہی کون کیا ہو گئی

چہرہ یار پہ خط حسن زبس دیتا ہی
جلد آتش کو ترقی پر خس دیتا ہی

سخت دل بی مدد غیر کرین کیونکہ سخن
ناقہ چلتا ہی تو آواز جرس دیتا ہی

خاکساری پہ طمعدار مری جاتی ہین
جان اکسیر پہ ہر اہل ہوس دیتا ہی

تیرہ بختی سبب قوت ہر موذی ہی
رات کی وقت مرض رنج سرسن دیتا ہی

بی نشد و لب شیرین سی نہ حاصل ہو مزہ
نیشکر دانت کی تکلیف سی رس دیتا ہی

نرم و ضعون سی ملی کیونکہ شگاف سینہ
جا ہی مرہم کو کہان چاک قفس دیتا ہی

عقل گم کردہ گرفتار بلا کیون ہین
ہر قدح نوش کو تعذیر عسس دیتا ہی

پست ہمت ہین یہان قاتل ارباب ہوس
عنکبو تون کو مزہ خون مگس دیتا ہی

حسن دیتا ہی جو ہو کام کوئی موقع کا
زیب دروازہ مسجد کو کلس دیتا ہی

رخنہ کس برق تجلی فی چنی ہی افشان
دل میرا مہر سلیمان کو جو تعیب قفس دیتا ہی

شکوہ اشک کردن یا گلہ لخت جگر
ایک سی ایک مجھی رنج سرس دیتا ہی

تھا دل عشق کی کر نذر ترا ای صاحب عقل
مایۂ زیست کوئی غیر کی بس دیتا ہی

ہون مین اس بزم خرابات مین وہ خوار و زبون
ہر قدح نوش مجھی بادۂ خس دیتا ہی

قصہ کوتہ کرو تذکرۂ زلف دراز
در دشانہ مجھی تکلیف زبس دیتا ہی

مین وہ آفت زدۂ شہر بتان ہون کہ بجا
رو مری حال پہ ہر اک کس و کس دیتا ہی

تل ہی چسپان نہین اُسکی لب شیرین بھی فقط
جان اس شہد پہ ہر اہل ہوس دیتا ہی

حیف ای قافلہ سالار نہین رحم تجھی
میری فریاد پر آواز جرس دیتا ہی

سرخ مو باف سی اُس جعد کی ڈوری ای فیض
یہہ وہ شعلہ ہی کہ دل ہی کو بھلس دیتا ہی

تیر غم پیوست ہی دل مین ہر اک نخچیر کی
گر نہین باور تو دکھلا دون کلیجا چیر کی

لگ گئی آتش سراپا دل مین ہر نخچیر کی
شعلہا ہی شمع تہی پیکان تمہاری تیر کی

تذکری سن سنکی اُس رخسار پر تنویر کی
ہمنی گہر باندہا محلہ مین صفا تخمیر کی

کس سوا دا لوجہ نی چھیڑا ہی قصہ زلف کا
شب سی ہم بہی آگئی ہین پیچمین تقدیر کی

یک قلم زخمی ہوی کام و زبان و لب مری
ہین اثر وصف نگاہ یار مین شمشیر کی

قید کثرت سی ترا والہ نکل سکتا نہین
خلق نی گہیرا جو مین نکلا گریبان چیر کی

قاف شہرت کو چہ جانان ہی ای مانی مرا
خون سی عنقا کی لکھہ نقشی مری تصویر کی

کس کی ابرو و غمزہ کا آگیا دل مین خیال
سوجھتی ہین بیشتر مضمون کمان و تیر کی

دشمنون کی کہنی سنی پر نکر تو مجھسے تو مل
حوصلی مین فرق ہی یاران بی تدبیر کی

کون سی خورشید رونی تیغ کھینچی وقت ذبح
چرخ چارم تک گئی نعری مری تکبیر کی

دیکھتی کیا ہو مرقع مین نگاہ قہر سی
رنگ اڑ جاتا ہی پھر ایسی مری تصویر کی

جب سی مین بہی اس مہ پیکر کا وصاف ہون
آسمانی بن گئی کاغذ مری تحریر کی

شقۂ پیکان قاتل سی ہوا مین سرفراز
تہی نوشت سرمری شاید قلم سی تیر کی

فیض ذکر ترکش مژگان خوش اوزنکر
تیر لگتی ہین جگر پر عاشق دلگیر کی

کیون نہ ہم قائل ہون دام زلف کے تاثیر کی
مشک کی بو ہی گل و ریشہ مین ہر نخچیر کی

داغ تازہ پڑ گئی ہین دل مین ہر نخچیر کی
تہی پر طاؤس شاید پر تمہاری تیر کے

آبلون نی سر اٹھایا ہی دل دلگیر کے
کام ناخن سی مجھی لینی پڑی شمشیر کی

مغز یاران محبت کا معطر ہوگیا
حلقہای زلف تہی حلقی مری زنجیر کی

کس مہوس کی ہوس نی مجھکو کشتہ کردیا
میری مٹی سی نکل آتی ہین کام اکسیر کی

سوز پنہان تپ غم سی کلیجی پک گئی
آفتاب حشر ہین داغ اس دل دلگیر کی

کم نہین ہی آب تیغ ناز آب خضر سی
زندہ جاوید ہین کشتی تری شمشیر کی

چشم ساقی کا تصور عہد پیری مین بند ہا — ذایقہ میکا ملا مجھکو مری مین شیر کی
غازہ تم اپنی رخ روشن ہی دہو ڈالو کہین — آگئی دل مین کدورت ہر صفا تخمیر کی
جب سی وہ تصویر اپنی رکہتی ہین پیش نظر — مل رہی ہین خاک مین خاکی مری تصویر کی
کر دیا شیرین کی غم نی کوہکن کا خون سفید — جاسی خون آنکہون سی بہاتی ہین دم یا شیر کی
صحن کعبہ مین کیا ترسا بچون نی مجھکو قتل — نالہ ناقوس ہین نالی مری تکبیر کی
ہون ازل سی مین اسیر زلف یار مو کمر — بال سی باریک خط ہین خط مری تقدیر کی

فیض جز یاد رخ جانان نکیجی ذکر خط
حافظ قرآن ہو حافظ نہین تفسیر کی

گور مین بہی قد جانان یاد ہی — سبزۂ تربت مرا شمشاد ہی
قد ہی تیرا غیرت سرو سہی — نالۂ قمری مری فریاد ہی
کعبۂ دل سی گیا شوق بتان — دیر ہی ویران حرم آباد ہی
لحن داؤدی مرا نالہ ہوا — غم نہین گر دل ترا فولاد ہی
دل مین تصویر بتان ہی روز و شب — گہر خدا کا خانہ بہی آزاد ہی
خسرو شیرین بان کہتی ہی خلق — خامہ اپنا تیشۂ فرہاد ہی
محو کر اپنی کو ثابت کر اسی — خود فراموشی خدا کی یاد ہی

در پر اُسکی جان مشتاقون فی دی | باغ جانان گلشن شداد ہی

کام ہی صف لب شیرین سی فیضؔ
مُنہ ہمارا کوزۂ فرہاد ہی

ان تجون کی میرے دلمین یاد ہی | دیر والون سی حرم آباد ہی

ساقی شیرین ادا کرتا ہی قتل | شیشہ مجھکو تیشۂ فرہاد ہی

اس چمن مین رنج و راحت ہی ہم | قید مین قمری ہی سرو آزاد ہی

ہون مسی آلودہ لب کا مین قتیل | برگ سوسن خنجر فولاد ہی

خوش ہون عریانی مین ایجان پر | بی لباسی حسن مادرزاد ہی

گلشن ابدع ہی ماتم سرا | نغمۂ بلبل مجھی فریاد ہی

وصل ساقی کیا حلاوت بخش ہی | مجھکو مینا کوزۂ فرہاد ہی

دلمین کھٹکی جب قد موزون یار | خار صحرا آنکھہ مین شمشاد ہی

جسنی دیکھا ہوگیا خود رفتہ وہ | سحر مطلق حسن آدم زاد ہی

فیضؔ ہی موجود یار موکمر
غم نہین معدوم اگر ایجاد ہی

مدح لکھتا ہون بت جلاد کی | ہی قلم میرا چھری فولاد کی

غش ہون پہ یہ مین ہی قد یار پر
ہی عصا میرا چھڑی شمشاد کی

دل ہی ویران اس بکر کی ہے مین
سیر کرتا ہون عدم آباد کی

زخم ہر مقتول پر قمری ہی غش
تیغ قاتل شاخ ہی شمشاد کی

خامۂ شیرین زبان تیشہ ہوا
داستان لکھنی پڑی فرہاد کی

کیا چہری کی احتیاج اے مصحفی
تیز ہی تیغ نظر صیاد کی

اف بی تاثیر شبہ روی یار
شمع ہر انگشت ہی بھر زاد کی

جس تجلی پر کیا موسی نے غش
آہ سوزان نے ہی کسی شاد کی

ذکر وحشت شغل میرا ہو گیا
فکر مین ہون اندنون حداد کی

داغ دل شمع کلیسا ہو گیا
لو لگی ہی دل کو ترسا زاد کی

صاف سفاک محفل مین نہین
موج بادہ تیغ ہی بیداد کی

سایہ اٹھہ سکتا نہین ہی خاک سے
بات نکلی ہی مری افتاد کی

تیغ ابرو سی کسی کی ڈر نہین
فیض چہائی ہی مری فولاد کی

ہون مے پرست خضر سے مطلب ہی کیا مجھے
ہی جام بادہ چشمۂ آب بقا مجھے

آتا ہی یاد شاہد زرین قبا مجھے
پہر اندنون ہوی ہوس کیمیا مجھے

کیا غم جو ہجر مین نہین ملتی غذا مجھی
ہر صبح سخت دل ہی مرا ناشتا مجھی

پی یار مین شہید ہوا صحن باغ مین
خنجر ہوا ہی موجۂ باد صبا مجھی

دیوانہ مین تصور شاہی مین ہوگیا
سایہ ہی جبکا سایۂ بال ہما مجھی

وحشت مین بہی خیال رخ رشک خلدی
صحرا مین ہی نصیب چمن کی فضا مجھی

عیسی قدم نہ رنجہ کرین میری خاک پر
کرتی ہی زندہ یار کی آواز پا مجھی

پیمار چشم حور وشان ہو رہا ہون مین
ماساز ہی بہشت کی آب و ہوا مجھی

زخمون مین چور موسم پیری نی کردیا
خم تیغ کا ہوا ہی مرا انحنا مجھی

ہون مست چشم مست کا بیمار ہوا ہون کیا
جام شراب ناب ہی جام دوا مجھی

محفل مین یاد آگئی یاران ہمصفیر
آواز زار غنون ہوی بانگ درا مجھی

بی یار بزم خلق مین روتا ہون زار زار
عشرت سرای دہر ہی ماتم سرا مجھی

سودائی لعف یار نی درویش کردیا
کہنی لگی ہی خلق خدا مانگتا مجھی

چنواقی ہین ہر اک سی وہ تنکی خلال کی
پیدا خدا نی کیون نہین تنکا کیا مجھی

ای فیض آستانای فلک سی نہین گلہ
ہی گردش نصیب مری آسیا مجھی

کیسا یہہ روگ عشق کا یارب ہوا مجھی
کرتی اثر نہین ہی کسیکی دوا مجھی

کرتا ہی دفن شاہ زرین قبا مجھی
جب خاک مین ہوا تو ملی کیمیا مجھی

کبھی گیا کنشت گیا کیا ملا مجھی
جب آپ سی ملا تو ملا ہی خدا مجھی

وہ ناتوان عشق کمر فی کیا مجھی
دینی لگی جواب مری ست و پا مجھی

دیکھا فلک کو ہجر مین جب جھٹ پٹی کی وقت
آیا ہلال عید نظر ناخنا مجھی

منت کشی مسیح کی میری بلا کری
دو ایک بوسہ لب معجز نما مجھی

دانتون پر اپنی کب تئین منجن ملوگی تم
غمنی جلا جلا کی کیا کو یلا مجھی

یہہ عرض ہی جو بوسہ عارض حضور مین
تا حشر پھر نہ ہوی کوئی عارضا مجھی

اخوان دہر کرتی ہین یوسف کا میری ذکر
ڈرہی نہ پھاڑ کھای کوئی بھیڑیا مجھی

موذون دہان یار کی اوصاف مین کرن
ملجای تنگ کوئی اگر قافیا مجھی

ای خضر مجھکو کام کسی گھاٹ سی نہین
پانی ملی جو یار کی تلوار کا مجھی

جب سی سنی صدای الست بربکم
اُس روز سی لپٹ گئی آکر بلا مجھی

ماہ رجب کو کہتی ہی خلقت خدا کا چاند
سُنہ آپکا ہی نوبی مین اُس ہی سوا مجھی

مین وہ سیاہ کار ہون سرکار زلف مین
نہستا ہی دیکھہ دیکھہ کی گھڑیون تو ہا مجھی

کر رکھون اپنی گور کا تعویذ اسکو مین
ملجای آپکا جو کہین نقش پا مجھی

لا یا خدا نی گہر مری اس بت کو دن دیی
کرنا بہت ضرور ہوا رت جگا مجھی

کرتی شب وصال شش و پنج پہر آپ
ہوتا جو تخت نرد مین کچھ ہیر پھیر آپ

کرتی ہین میرا آو بھگت گیسوی صنم
ڈنڈوت کیون نہ فیض کری کا نکا مجھی

سنت اعجاز موسی ہی ہی استعنا مجھی
ہی مرا چھالا ہستیلی کا ید بیضا مجھی

خط و زلف یار کا پہر ہو گیا سودا مجھی
خضر دکہلانی لگی ظلمات کا رستا مجھی

ہون قناعت دوست نعمت سی ہی استغنا مجھی
نان بی سنت غری مین ہی من و سلوا مجھی

آسمان پرواز عنقای طبیعت ہو گیا
قاف شہرت مین ملا ہی مسکن و ماوا مجھی

لعل ساقی کی تصور نی کئی زایل حواس
حاصل آب خضر سی ہی نشۂ صہبا مجھی

بادشاہی کا تصور گوشہ گیر ہین نبدہا
آشیانی تک ہما کی ننگیا عنقا مجھی

ذکر حق جمعیت اسباب کا باعث ہوا
دین مین حاصل ہوی ہی دولت دنیا مجھی

گلشن عالم مین ہون مین وہی تو نسی بعید
اس گلستا کا نہین بہا تا گل رعنا مجھی

ہی دل محرور کو ان سرو مہرو کا خیال
فصل تابستان ہوی ہی موسم سرما مجھی

گلشن ایجاد ہی میری نظر مین میکدہ
قلقل مینا ہی بانگ بلبل شیدا مجھی

باعث زہد ریائی خلق مین مشہور ہون
کر دیا ہی صاحبان شرع نی رسوا مجھی

تیرہ بختی مین ہی اسکی گوشواری کا خیال
شام ہی آتا نظر ہی صبح کا تارا مجھی

صحبت اہل علایق سی ہوی وحشت مجھین
گلشن عالم نظر آتی لگا صحرا مجھی

پامال آئینہ رویان رہا مین عمر بھر
خاک حیرت سی کیا اللہ نی پیدا مجھی

جز سی ماہیت کل آگہی فہمیدہ مین
قطرۂ شبنم نظر آتی لگا دریا مجھی

عشق کی کتب مین شاگردی مری مجنون کری
یا وسبحانی الذی ہی فیض تالیلا مجھی

کب کسی پیش بیان تقریر ہی
رخ ترا مصحف ہی خط تفسیر ہی

موت ہی ہمکو نہ آئی بحر مین
زہر مین تریاق کی تاثیر ہی

ہین بڑھاپی مین کسی شیریں پہ غش
رو سپیدی اپنی جوی شیر ہی

کشتۂ نیرنگ طبع یار ہون
مور کا ناخن مجھی شمشیر ہی

سو گرہ پڑجای دلمین ناخن
یا دا برو ناخن تدبیر ہی

ہی کل حکمت مری خاک مزار
کیا عدم مین خواہش اکسیر ہی

کم نہین ہی میکدہ بھی قہر ہی
موج آب می مجھی زنجیر ہی

خط جو اقلیدس سی پڑہا ہوگا یہ
کیا ہماری ہندسی تحریر ہی

شاہباز فکر کی شہرت ہی فیض
اندلون عنقا مرا نخچیر ہی

رفتگان نی جو لگائی دیر ہی — کیا عدم کی راستی مین پھیر ہی
زندگی سی دل ہمارا سیر ہی — کیون فراق یار اب کیا دیر ہی
چھپ رہا ہی جب سی میرا آفتاب — خلق مین چارون طرف اندھیر ہی
مجھکو آب اشک گنگا جل ہوا — کوچہ اُس بت کا مگر نادیر ہی
ظلم ہمپر ہو رہا ہی دن بدن — زلف کی سرکار مین اندھیر ہی
کر دیا زخمی جگر ہم یار نی — کبک کا ناخن مجھی شمشیر ہی
ہی تصور مین لب جانبخش یار — آبجیوان سی مرا جی سیر ہی
نقشۂ دل ہوگیا شکل معین — حیدرآباد و دکن اب سیر ہی
فرش جانا نسی بہت دور تا ہونہین — شیر قالین میری حقمین شیر ہی

فیض مُنہ پھیری ہوی بیٹھی ہین وہ
یہہ بھی اپنی قسمتون کا پھیر ہی

صرف وصف یار خوش رفتار ہی — خامہ اپنا کبک کی منقار ہی
جب سی محو مدح زلف یار ہی — نوک خامی کی زبان مار ہی
ہین برنگ گل ہماری تن کی زخم — ناخن بلبل تری تلوار ہی
نام سنتا ہون نشان پاتا نہین — غم سی کاہیدہ یہہ جسم زار ہی

عہد پیر مین ہی موقع آہ کا
ناتوان ہونمین نصاد رکار ہی

اشک کی بدلی نکلتی ہین شرار
ابر گوہر بار آتش بار ہی

چشم ساقی سی نہ کھا جانا فریب
مست ہی لیکن بہت ہشیار ہی

نالہ کرتی ہی لگی گلشن کو آگ
بانگ بلبل صوت موسیقار ہی

جھوٹ اگر بولون تو دوزخ ہو نصیب
کوی جنت کو چہ دلدار ہی

کوہکن مقتول شیرین ہی تو کیا
قاتل اپنا ہی مشکر گھشار ہی

ہوگئی وحشت پہنتی ہی قبا
دامن اپنا دامن گہسار ہی

کیا کری ہمساری لکا علاج
چشم جانان آپ ہی بیمار ہی

چھوڑ دو اسی فیض نافونکا خیال
سانپ کی جوڑ لیسی جی بیزار ہی

شیخ کبھی گیا چلون مین دور چشم یار ہی
میری قسمت مین طواف خانۂ خمار ہی

وجد کی حالت ہر اک سرو چمن پر بار ہی
نالۂ قمری مگر آواز موسیقار ہی

جانی والو نپر عدم کی ناتوانی بار ہی
نقشہ لکہتا ہون کمر کا مو قلم درکار ہی

کس طرح تشبیہ دون ہونٹونسی اُسکی لعل کو
گو ہی وہ رنگین مگر اک بات کی تکرار ہی

قتل میرا کیون نہوئی باعث عمر ابد
موج آب خنجر قاتل کی تلوار ہی

دیر کا مردود کب مقبول کعبہ ہو سکی
جو بتون سی پھر گیا اُسپر خدا کی مار ہی

ان بتون کی عشق مین آتا ہی مزہ کیا خیال
رشتۂ زنار مین شاید کفن کا تار ہی

وصف آب تیغ ابرو مین چلی کیونکر زبان
دھار پر تلوار کی چلنا بہت دشوار ہی

زلف کا مارا ہوا ہون سیر دریا کیا کرون
موج کی رفتار مجھکو سانپ کی رفتار ہی

نہس ہی دیتا ہی جو آتا ہی عیادت کی لئی
زعفرانی یہان تپ غم سی یہہ جسم زار ہی

گور کی تنگی نی مجھکو تنگ کر رکھا ہی بس
مرگئی پر بھی تصور مین دہان یار ہی

آشیانہ عندلیبونکا مرا گھر ہو گیا
میری ہمسایہ مین جب سی بلبل خسار ہی

راست وضع دہر مین چل سکتا نہین ہی جی ہی سی
اِس چمن کا سرو چلنی سی بہت ناچار ہی

سیر قاتل کی گلی کی طوف کعبہ ہی مجھی
آب زمزم مجھکو آب خنجر خونخوار ہی

جب سی اس نو خط کی مین شمشیر کا مجروح ہون
زخم دل مین ننگ و بوی مرہم زنگار ہی

پیشتر لکھتا ہون مضمون دل پر داغ مین
میری لکھنی کا قلم طاوس کی منقار ہی

باعث شہرت خراش دل ہی غربت گیر کو
ناخن عنقا مرا خار سر دیوار ہی

فیض گہ کی فکر کیا کرتا ہی فکر گور کر
پیرہن سینی کو عرصہ ہی کفن تیار ہی

قیامت مین بھی دامنگیر نیکی دلبر ہی
بجای نامہ اپنی ہاتھہ مین طاوس کا پر ہی

مبصر ہی تیرے نکو عجب راحت میسر ہی
کنار چشم طفل اشک کو آغوش مادر ہی

قیامت گرمی داغ جگر ہی عہد پیری مین
چراغ خانہ اپنا آفتاب صبح محشر ہی

وفا طینت کو سختی یار کی ہی مایۂ راحت
تہ سر اپنی سنگ گری جانان بالش پر ہی

رخ روشن کا نظارہ نصیب تیرہ دل کب ہو
حضور مہر معذور البصارت مرغ شپر ہی

تجلی زار دل ہی خاکساران محبت کا
صفا رکہتا ہی باطن کی جو ظاہر مین نکدر ہی

پس مردن صفای سینۂ بت ہی تصور مین
موی پر ہی مری چہاتی پہ لوح سنگ مرمر ہی

غبار راہ الفت ہو ہوس ہی گر ترقی کی
دماغ خاکساران محبت آسمان پر ہی

قیامت مین ہی ہمپر ہی نگاہ پرورش اسکی
پیاض صبح محشر اپنی حق مین شیر مادر ہی

مریض اپنی کو اکثر خواب مین دیکہی ہی صحت سے
دو روزہ زندگی سی عاشقون کو موت بہتر ہی

مساوی جانتا ہی گرم طینت ثقل دخنت کو
حضور آتش کی رتبہ رطب و یابس کا برابر ہی

لحاظ گردش تقدیر ہی عالی دماغون کو
خیال بندش دستار ہی عینک مرا سر ہی

محبت پیشہ کر آسان ہو تا سختی زمانی کی
کہ آگی کوہ کن کی موم سی بہی نرم پتہر ہی

مری گریہ سی حاصل ہی طراوت اہل تقوی کو
نصیب صاحبان شرع آب جوی کوثر ہی

خموشی ہی سبب جمعیت اسباب عشرت کا
برنگ غنچہ مٹہی مین ہماری خورد و زر ہی

غزل دیگر

پس مردن بھی عشق قامت بالا نہ چھوڑیگا
بجای سبزہ مرقد سے مری پیدا صنوبر ہی

زہی قسمت جو یہان محبوس گیسوی مغنبر ہی
اسیر زلف کی قہ مون کی مٹی بھی معطر ہی

دماغ عندلیب گلشن معنی معطر ہی
ورق ہر اک مری دیوانگی کا برگ گل تر ہی

ہماری خاک پردہ تندرفتار آج آنکلا
غبار ناتوان عاشقان پامال صرصر ہی

مجھی غربت نشینی مین تمنا دلکا لا منصب
پر پرواز عنقا مین مگر تاثیر خنجر ہی

بزرگون کی نشانی موجب ہیبت ہی عالم مین
عصا ئی دست موسی ساحرونکی حق مین اژدر ہی

خیال کار خود بینی مین ہین مشغول ذی ثروت
ہمیشہ مشتغل آئینہ سازی مین سکندر ہی

نہین کچھ منفعت اہل غرض کو صاف طینت سے
نصیب تشنہ کاماں جہان کب آب کوثر ہی

تصور خاکسار یکارہی صاحب کمالون کو
یہان پامال ارباب کدورت اہل جوہر ہی

تحیر پیشگی باعث ہی اپنی زندگانی کا
حصول نشہ وحدت شراب روح پرور ہی

دل مضطر در و دیوار سے ٹکرا گیا جب نیل
پی فرعون رو نیل اپنا دیدہ تر ہی

اسیر خانہ خمارستان سبوکش ہین
برای بادہ نوشان طوق گردن خط ساغر ہی

اطاعت شمع رو کی کم نہین آتش پرستی سے
پر پروانہ آتش زدہ بال سمندر ہی

حصول عیش موذی قتل مین ہی ہیگنا ہونکی
شراب زندگی شاہین کو خون کبوتر ہی

سفیدی آپکی کرتی ہین منت اہل دولت کی
دم رخصت ہوی ہمکو ہوای تخت و افسر ہی

خیال بادشاہی ہین خلش پھر لگی ہونی
ہماری جیمین منقار ہما ای فیضی نشتر ہی

عیش باغ اپنی دل گل خوردہ کی تحسین ہی
چشم گوہر بار سی اب آب موتی جیل ہی

دونون رخسار و نپر اسکی غش ہین ترسا یہود
ایک توریت مقدس دوسرا انجیل ہی

جی اٹھی مردی شب فرقت جو ماری مینی چیخ
نالہ شبگیر بانگ صور اسرافیل ہی

اس بت کافر سی کس کو دوسری کی امید ہی
ایک ہی بوسہ کی دینی مین لگائی ڈھیل ہی

ای صبا کس نی کیا ذکر دہان روی شوخ
رنگ روی غنچہ و گل ہو رہا تبدیل ہی

دیدہ مکحول جانانی رقم کرتا ہون وصف
خامہ تحریر پر مجھکو گمان میل ہی

سامنا جس سی ہوا ہی مارہی ڈالا اُسی
عرف جسکا عشق ہی نام اُسکا عزرائیل ہی

عاشقون کی سر پر آتی ہی بلا روتی ہین خون
سر پر اُس محبوب فی رنگین سجی سندیل ہی

اُسکی آتی ہی دگرگون حال ہونا ہی مرا
قاصد محبوب مین بہی شوکت جبریل ہی

ہر جہت مین ذات اُسکی جلوہ گر ہی واعظا
ثم وجہ اللہ مین سچا تری تاویل ہی

آگیا دل مین خیال عارض رخشان یار
گہر مین اپنی آفتاب حشر کی تحویل ہی

اک بت فرعون وش کی ہجر مین ہون زار زار
اشک چشم زار اپنا رشک وہ نیل ہی

اسکی سایہ مین اثر مثل ہما کا ہو گیا
چھٹ گئی صدقی مین اس محبوب کی جو چیل ہی

عشق کی مکتب مین چھٹی ملتی ہی مرنی کی بعد
زندگی بہر اس دبستان مین نہین تعطیل ہی

آتی ہین بہر عیادت نرعمین محبوب مصر
ڈھل چلا ہی نیل آنکھون سی کہ رو دیتی ہی

بی قطو جب وہ سناتی ہین تومین کرتا ہون عرض
واہ وا کیا خوب موزون صنعت تعطیل ہی

ہو گیا چنکہاڑ پر اُسکی گمان بانگ صور
فیل جانا نین شکوہ وشان اسرافیل ہی

مہربان ہمپر ہوا ہی کہتی ہین چرخ کبود
یہہ بناوٹ ہی کسیکی یا تو بگڑا نیل ہی

عاشقون مین چہرہ لکھوایا نہین گر آپ نی
رنگ روغن ہو رہا کیون چہرہ کا تبدیل ہی

کعبۂ دل کا ہماری ہی خدا حافظ ہی فیضؔ
غم نہین گر وہ بت کافر سوار فیل ہی

مردنی مذہبی ہو نمین کیا ڈھیل ہی
نالہ اپنا صور اسرافیل ہی

گردش قسمت کو سمجھا منطقہ
علم ہیئت کی مجھی تحصیل ہی

ڈول سی طوبی کی تو بہ ہمنی کی
واہ کیا موزون تمہارا ڈیل ہی

عیسوی ہی خشش ہین وی یار پر
مصحف رخ ناسخ انجیل ہی

یار اگر فرعون ہی کچھہ غم نہین
چشم دریا بار رود نیل ہی

نامہ وحی آسمانی ہی مجھی
قاصد اُس محبوب کا جبریل ہی

گہر مری آتا ہی وہ بت کہتی ہین — کیا کہین بگڑا خدا یا نیل ہی
وہ لڑاتی ہین تینگ اغیار سی — موت کی آئی مین اب کیا ٹہل ہی
بادشاہت کم نخوست سی نہین — میری نظر و نین ہما اک چیل ہی
پس ڈالا چرخ نی سرمہ کی طرح — یار ہم سی اب تو لا کہون میل ہی
ذکر عارض دن کو شب کو یاد لب — یہہ مری تسبیح وہ تہلیل ہی
مار ڈالا بی جہت ہابیل کو — کیا ہی ناقابل ہوا قابیل ہی
کیا بُرا ہی روگ جان زار کو — جسم اپنا ہو رہا تحلیل ہی

فیض کیونکر دیکہین سیر عیش باغ
ہم سی کوسون دور موتی جہیل ہی

ہی وقت شبکا لیٹیی آرام پائی — سویا ہوا ہی فتنۂ محشر جگائی
خلوت سی باہر آئی پر وہ اٹھائی — اکچند آئینہ کی تین گہر بٹہائی
دریا کی سیر کیجی مینڈہی لڑائی — یہ شرط ہی کی ہمسی مگر کف نہ لائی
ہم روی اپنی جان کو وہ رک کی بول اٹہی — مجلس مین آپ آکی نہ ٹسوی بہائی
مدت سی عشق ہی در گوش حضور کا — ق — بادر اگر نہو تو کبہی آز مائیے
امکان کیا ڈرون جو ڈرائی سی آپکی — مکہہ کہہ کی لو لوا در کسیکو ڈرائی

مرجاؤنگا جناب لہو تھوک تھوک کر
غیر و نکی ہاتھ کی نہ گلوری چبائی

دل لیچکی ہو ناچ نچاتی ہو کس لئی
پہلو مین میری بیٹھہی بغلین بجائی

دیکھین نہ آنکھہ اٹھا کی اگر جام جم بہی ہو
کم ظرف کو نہ آپ کبہی مُنہ لگائی

باتین ادیب کی نہین آتی ہین کام پر
ہمسی کبہی نہ راہ مین کترا کی جائی

خدمت مین عرض ہی یہہ لڑکپن سی آجتک
چڑیا کی بند بہی تو کسی دن چہڑائی

ڈالا ہی تیل کانون مین گیسو نی آپ کی
کس کو شب فراق کا قصہ سنائی

گنتی ہین ہم تو اڑتی ہوی جانور کی پر
ہر وقت اڑان کہائی نہ ہمکو بتائی

اپنا بہی ان دنون ہوا پر دماغ ہی
رخ باؤ کا حضور نہ ہمکو بتائی

عاشق ہی فیض امام نہین مقتدی نہین
صلواتین آپ اور کسیکو سنائی

کعبی مین جائی نہ شوالی مین جائی
مولی الگ تہلک کوئی تکیہ بنائی

ڈکا بجائی نہ ستاری بجائی
بی پردہ ہو کی بیٹھہی پردہ اُٹھائی

رخپر سی اپنی گیسوی مشکین اٹھائی
اہل صفا کی مُنہ کو نہ کالک لگائی

تڑکی بہار شام و شفق کی دکھائی
مسی لبون پہ ملئی لکہوٹا جمائی

مین ہون قتیل دیدۂ مخمور ی پرست
تربت پہ میری پہول کی بوتل چڑہائی

کرنا کڑا کلام نہین ہی یہہ تمکنت — ہی تمکنت جو بات کسی کی اُٹھائی
یوسف جمال بکتی ہین کوڑیکی تین تین — بازار مصر مین کبھی تشریف لائی
اوجانی والی سینہ کو اپنی ابھار کی — محرم کی خیر کچھہ تو ہمین بھی دلائی
باہر تو آچکی ہو بکف خنجر ای میان — اک باہرہ کا ہاتھہ ادہر بھی لگائی
دکھلائی نہ سبزۂ خط کی ہمین بہار — یہہ سبز باغ اور کسیکو دکھائی

کہدو یہہ زاہدان شریعت پناہ سی — ق — اک دن قمار خانۂ الفت مین آ سی
جلوی وہ ہم دکھائین تمہین کعبتین کی — بھولی بھی قبلہ پھر کبھی کعبہ نجائی
گردنپر اس قتیل کی خنجر کا دانت ہی — سرکار ہی زبان کسی دن ہلائی
وقت خرام ناز جو زنجیر پا بنی — اتنا بھی گیسوؤنکو نہ پیاری بڑھائی
بزم نشاط ہی نہ بڑا بول پھر کہیے — آتا ہی جی مین بلی کی منہ پر لگائی

پیچھے پڑا ہی عشق بتان ہاتھہ دھوکے فیض
بچ جاہی اب کی جان تو گنگا نہائی

مزدور ہی خلق کا بوجھا اٹھائی — احسان مگر نہ سر پہ کسیکا اٹھائی
بازار گرم ہی لب جانبخش یار کا — اعجاز کی دکان مسیحا اٹھائی
تاب و توان نہ ہم مین نہ جوبن ہی آپ مین — تا چند کہئی غمزۂ بیجا اٹھائی

زلفون کا بلوہ شام کو عارض کا صبح کو
کس کس کا ایک جی پہ تقاضا اٹھائی

بیٹھا ہو نمین خیال مین اک چشم مست کی
پہلو سی میری ساغر صہبا اٹھائی

رخصت کا پاندان تو یارو نکول چکا
سرکار میری قتل پہ بیڑا اٹھائی

خط انکی مصحف رخ روشن پہ آچکا
تفسیر اپنی قاضئی بیضا اٹھائی

معراج عاشقی کی تمنا بہت سی تہی
کاندہی پہ عاشقونکا جنازا اٹھائی

بوٹا سا قد بہی آپ کا اک چرخہی فتنہ کی
کہتا ہی کون آپ کو فتنہ اٹھائی

کیا کیا تڑپ رہی ہین تہ قصر نیمجان
کوٹہی پر آکی لطف تماشا اٹھائی

کچہہ عشق زلف ورخ مین نہین فایدہ مگر
دنرات اپنی جانپر ایذا اٹھائی

دعوی مصوری کا اگر ہی تو اسی جناب
اس خاکسار کا کوی خاکا اٹھائی

اللہ فی گل تو خیر کی کچہہ گل نہ کہل سکا
پہر آج کوئی تازہ شگوفا اٹھائی

آنکہون نی انکی سب کا خرابہ تو کردیا
کیا احتیاج می ہی سرا پا اٹھائی

آہ شرر فشان کی بہی اکدن چڑہیگی باڑہ
ہمپر نہ بار بار تپنچا اٹھائی

گہر مین خدا کی بیٹہیی پیکار کب تلک
چلئی گیا مین نازبتونکا اٹھائی

میرا عمل ہی مصحف رخسار یار ہو
انجیل اپنی حضرت عیسی اٹھائی

آجای ہاتہ گوہر مقصد مگر جناب
جب سو طرح سی آفت دریا اٹھائی

بیٹھی ہین کس اداسی وہ مسجد مین آکی فیض
پڑہی گئی قضا نماز مصلا اٹہائی

بات کرنا کمال وقت ہی — مجھکو انکی دہن مین حجت ہی
ہی کسی موکمر کو شوق سماع — وقت ناز کہی بات بی گت ہی
نالہ اپنا ہی صور اسرافیل — شب فرقت شب قیامت ہی
ہم سی تم سنگدل ہوا اس درجی — ای بتو یہہ خدا کی قدرت ہی
سوئیگا کس طرح سی ای منعم — چاندنی ہی لحد مین فی چہت ہی
بخت ہوتی ہی وہان ہیولی کی — یہان ہماری کچہہ اور صورت ہی
ہم سی مُنہ جوڑتی نہین بخدا — ان بتونکی کچہہ اور خلقت ہی
نہین پہت انکا سی کم دنیا — ہر کسی کو اسی سی حاجت ہی
کر دیا سخت مجہہ سی دل کو مری — کیا بری ان بتون کی سنگت ہی
ہم دعا دیوین گا لیان تم دو — یہہ بہی اک دل لگی کی صورت ہی
نتھہ پہن کر کیا مرا دم بند — کس قدر یار کو رعونت ہی
حسن سیارہ ثابتہ ہی عشق — یہہ تری عاشقون کی ہیئت ہی
کلمہ پڑہ کسی حسین کا تو — عاشقی بہترین ملت ہی

مطلب ان پست فطرتون سی نہین
فیض اپنی بلند ہمت ہی

انکھہ نیچی نہ کیجی غیرت سی — لو مری دیدی لگ گئی چھت سی
انکی دل کا بخار اب نکلا — تپ مجھی آگئی ہی شدت سی
یہہ چہ میگوئیان ہماری ساتھہ — باز آی ہم ایسی الفت سی
مُنہ کو اُنکی ہین چار چاندگی — دیکھی آیینہ کیون نہ حیرت سی
کسی الجھر سی پڑ گیا ہی کام — زندگی کٹتی ہی مصیبت سی
پانی پی پی کی کوستی کیا ہو — حال پتلا مرا ہی فرقت سی
کس کی پہٹکار لگ گئی ہی مجھی — بہا گتی ہین وہ میری صحبت سی
ہر کسی کی پہٹی مین پاؤن دی — واعظا کیا تجھی نصیحت سی
کانپرا ونکی جون نہین چلتی — زچ ہون مین زلف کی محبت سی
جسکو چاہو کرو مدیم اُسکو — مرچلی ہم تو اس ندامت سی
انکھہ نیچی مری خدا سی ہی — الامان ان تیونکی سنگت سی
تجھکو جھنڈی پہ ہم چڑہاوینگی — ہمسری کر نہ سرو قامت سی
ایک بوسہ پہ لاکھہ نکتوڑی — ہی بعید آپ کی مروت سی

پہنتی ہوتی ہی اُنپہ موسیٰ کی
بات کرتی ہین جب وہ لکنت سی

نہین رہتا کہین قرار مین دل
سخت ناچار ہون طبیعت سی

اس محاسب پسر پہ کیا ہی دل
ضرب کہائی ہی مینی قسمت سی

آتی ہین وہ کڑی کڑی مہری
سخت رنج ہون تو نکی سنگت سی

کان اُنکی کبہی کہڑی نہوی
ناک مین دم ہی جب کی فرقت سی

ہر قدم پر پہر یری لیتی ہین
راہ چلتی ہین جب نزاکت سی

جب سی چاٹ ان لبونکی پائی ہی
ہوگیا جی او چاٹ قسمت سی

لاغری کا سبب نپوچہا ہی فیضی
لٹ گیا ہون کمر کی فرقت سی

تذکری ہو رہی ہین قامت کی
دن قریب آگئی قیامت کی

تصدق دی دیا ہی بی مانگی
وہ بہی قائل ہین میری ہمت کی

پابزنجیر ہوگئی آزاد
اس نی پہنی ہین طوق منت کی

بت کرین دعوی انا اللہی
کہیل ہین یہہ خدا کی قدرت کی

ہون قتیل تجلی رخ یار
سنگ موسیٰ ہین سنگ تربت کی

کچہہ ہیولی سا ہی مزاج فیضی
ہی تصور مین کس کی صورت کی

عاشق اک گل کی ہم ہین از روزِ ون — اور ہی رنگ ہین طبیعت کی
دامن و جیب کی خبر ہی نہین — ہتی پر چڑھ گئی ہین وحشت کی
زلف سر کی نظر پڑا عارض — دن ہوی بہو اپنی شامت کی
ہجر شیرین مین ہمکو ای فرہاد — زہر قاتل ہین گھونٹ شربت کے
صرفہ تیغ نگاہ کا نہ کرو — ہم بہی مشتاق ہین شہادت کے
ہی خدا شاہد ای عزیز اُسکا — شعر سب خوب ہین غنیمت کی
زلف کی ایر پہیر ہی مین ہی — نہ کہلی پیچ اپنی قسمت کی
فیض مگیہا جو ہمنی جملہ مجاز — ق — زینی آسی نظر حقیقت کی

اختلاف مظاہر کثرت
سب کی سب آئینہ ہین کثرت کی

ملا ہی ایک بوسہ مُنہ کی جب سو بار کہائی ہی — بڑی مُدد دنسی ہاتہہ آئی یہہ گب چپ کی مہائی ہی
نبات النعش موتی کی بعینہ چار پائی ہی — شب فرقت نہین آئی ہماری موت آئی ہی
کبہی بہولی نہ لونگا بوسہ خال لب شیرین — کسی نی جیتی کبہی دیدہ و دانستہ کہائی ہی
چڑہا ہی نشہ مجہکو سبزۂ خط کی تصویر مین — حباب خضر فرماتی ہین تو نی بہنگ کہائی ہی
چمن مین جب گیا خال دہان تنگ کی دہن مین — چٹک کر یا غمین غنچہ نی اک گولی لگائی ہی

لکھا جب وصف میں فی تاش کی انگیا کا بہ جانا
نصیبوں سی مری سونی کی چڑیا ہاتھ آئی ہی

نکالو روئی کانوں سی سنو پہبتی کہی میں فی
تمہاری کان میں بالا نہیں ہی کن سلائی ہی

اگر صانع کوئی دیکھی تو اُسکی ٹانکی ڈھیلی ہوں
مرصع کار پیرون میں وہ انکی زیر پائی ہی

تمہارا کھیل ہوگا ایک دن میری قضا ہوگے
گھروندا کیا بنایا ہی مری تربت بنائی ہی

کہی دیتی ہین ڈوری نشا کی اب کیا اُڑاتی ہو
نہین تکل چڑھائی آپنی بوتل چڑھائی ہی

دکھایا ہی کبھی تو صاف چہرہ تمنی مہ لا
ہراک آزادنی لی چار ابرو کی صفائی ہی

جلی دلکی پھپولی پھوٹتی ہین وہ ادہر ہم ہی
کسی نی جھلکی فینا مین ڈالی جلوائی ہی

اشاری ہو رہی ہین دائین بائین تیغ ابرو کی
کسی پہہ تیغ دونون باگون جب تمنی کسائی ہی

فلک پٹہا رہی چپکا ہمارا منہ نہ کہلوائی
کسی سی کب وہ ٹہی ہمنی جو گٹہری اٹھائی ہی

تمہارا ہت کہنڈا اسی ماہ رو کس سی سیان ہوی
کئی بار آسمان کو پھاڑ کر تہگلی لگائی ہی

پڑی ہین تین کائی ہمنی جب پہینکا ہی پوبارا
کیا ہی تین تیرا تمنی جب چوسر بچھائی ہی

دل دیوانہ میرا دیکھتی ہی لوٹ جاتا ہی
پری کرتی وہ جالی لوٹ کی تونی بنائی ہی

مریض عشق کا تو ناک پکڑی دم نکلتا ہی
نقاہت ہی یہہ کیسی کیسی بیماری یہہ آئی ہی

ادہر دیکھو سنو اک پیسنان فیض پوچھو تو
وہ نقطہ کیا ہی جس مین عقل عالم کی سمائی ہی

نہ مذکور گدائی ہی نہ ذکر بادشاہی ہی
ہماری گوشۂ وحدت مین کثرت کی سیاہی ہی

یہہ کیسا اختلاف ای فیضؔ کیا سر آلہی ہی
شوالی کوئی جاتا ہی کوئی کعبی کو راہی ہی

نہین کٹھکا عدم کی راہ مین فضل آلہی ہی
چلا جا صبح کر آنکھون کو وہرا بادشاہی ہی

کبھی صرف اوامر ہی کبھی محو نواہی ہی
مزاج واعظان شہر کیا واہی تباہی ہی

قضا رو ہو گئی سب امتحان کا وقت جب آیا
تمہاری دوستی میری سوا کسنی نباہی ہی

طلب چاہ ذقن کا بوسہ کرتا ہون نہین ملتا
خدا فانی ای تو دی مینی جو چیز اُس سی چاہی ہی

کبھی گرداب غم مین ہی کبھی موج حوادث مین
ہماری کشتی عمر روان کی یہہ تباہی ہی

کھان مسی خراباتی نظر مین انکی بہرتی ہین
جناب شیخ صاحب کو غرور بی گناہی ہی

تری موی کمر فی پیچ مین رکھا ہی عالم کو
کسی سی کب یہہ عقدہ حل ہوا راز آلہی ہی

خدا جانی تماشا کیا ہی جو اقلیم ہستی سی
جسی ہم دیکھتی ہین وہ عدم کی سمت راہی ہی

ہما گہومایا کرتی ہین پہرون گرد مرقد کی
موی پر ہی لحد مین ہمکو فکر بادشاہی ہی

تری بازو کی مچھلی کی کہٹک دلسی نہین جاتی
نہین ہی استخوان پہلو مین اپنی خار ماہی ہی

نہ آئیگا کوئی مینخوارای واعظ قیامت تک
جو تیری بزم مین معشوقہ دمی کی مناہی ہی

لباس مفلسی عورہی رکہتا ہی انسانکو
جہان مین بدترین شغل شغل بی گناہی ہی

دیار عشق مین لوٹا ہی مہبکوان حسینون نی
جناب عشق کا ہر داغ دل مہر گواہی ہی

نہ بھول اس طمطراق ہستی موہوم پر منعم
پڑی ہین خاکپر منہ کو لپیٹی کنج مرقد مین
نہین خالی لعنت سی کوئی فقرہ کوئی لفظ اسکا
کسی تدبیر سی ای نامہ برہم پڑہ نہین سکتی
یہہ سن لی محتسب ہمسی مغان سی ہی جسی صحبت
بجز ذکر می و معشوق بزم بادہ نوشان مین
نہین فرق اک سر مو کا تمہاری دونون ابرو مین
ق
سلاطین سلف کی سن حقیقت جو کہا ہی ہی
فقط اک بی کسی ہی ساتھہ شاہی نہی جاتی ہی
مگر دربان جانان کا ابو نصر فراہی ہی
خط اُس محبوب کا ہی خط تقدیر آلہی ہی
اسی مینخانی کی معلوم کیفیت کہا ہی ہی
نہ ذکر توبہ آتا ہی نہ فکر عذر خواہی ہی
جو دہ ماہ ہلالی ہی تو یہہ ماہ آلہی ہی

خضر ہی مرد مک آب بقا ہی آب اشکونکا
نہین ظلمات ہی کم **فیض** آنکہونکی سیاہی ہی

جی اٹھی لاکہہ بار ہم مرکی
نرد کی طرح جی اُٹھی مرکے
کچہہ نہین ہی قصور قاتل کا
آسمانی کتاب ہی رُخ یار
زلف کی آگی دم تو مار سکی
دل نی کل کہا ہی تب کہلایہہ گل
معجزی ہین یہہ آنکی ٹہوکر کی
گہر ہماری ہی گہر ہین چوسر کی
آگیا مین دمون مین خنجر کی
ڈہنگ قاصد مین ہین پیمبر کی
چیر ڈالونگا جیب ہی اژدر کی
تہی وہ خواہان گلی کبوتر کی

ہفت قلزم جو شش حیرت مین ہی — ہوتی سوتی ہین دیدۂ تر کی
موت کھا جائیگی مجھی کچا — پاس ہی جان جان اگر سر کی
مجھہ سی ہنواتی ہین گھروندی مری — ساری یہہ کہیل ہین مقدر کی
جب تلک حسن ہی جوانی ہی — ہین الٰہی تلتی دلبر کی
کچھہ نہ پوچھو سبب فقیری کا — عاشقون مین ہون اک تونگر کی
جان بلب ہون پسیجتی ہی نہین — ان بتون کی جگر مین پتھر کی
زلف پیچان کا ساتھہ دی نہ دلا — یاد اُسی راستی مین چکر کی
لگیئی دلکو وہ تو ہاتھون ہاتھہ — ہاتھہ پر ہاتھہ مٹھی ہین دھر کی
کس طرح آپسی بناؤ بنی — گورہی کی ہوی نہ ہم گھر کی
شیخ و راہب سی جہین ہی کہدون — ق سنیئی ہین یہہ کلام رہبر کی
جس طرف جائین ہی اُسیکا گھر — سیکڑون راستی ہین اک گھر کی
رنگ اُس غنچہ لب کا لای اگر — ہوکے دُنبہ یہ مین گل تر کی
کالی کوسون پہ ہی مکان خلیل — دن قریب آی حج اکبر کی

بندگی ہی تو نسی ہی ای فیض
پڑہیئی گھر مین نماز آذر کے

غفلت اپنی اجل سی ہمسری — سچ ہی سویا موا برابر ہی
کب ہی آئینہ رو کو فکر معاش — آب دنان ہر کہین میسر ہی
ہی لحد مین یہی انتظار ترا — شمع گور اپنی چشم عبرہی
عین آفت مین ہی تصور حور — سیل اشک اپنی جوی کوثر ہی
محو آتش رخان ہی آٹھ پہر — دل ہمارا مگر سمندر ہی
مری گریہ نی مجہکو قتل کیا — دہار پانی کی آب خنجر ہی
دیکہہ جانی ندی نہین آتی — آبرو جو ہی آب گوہر ہی
حال باطن ہی قال سی ظاہر — راز دل کا مری زبانپر ہی
خواب شیرین ہی مجہکو تلخی موت — گور سمجہا ہون جسکو وہ گہر ہی
تخت ہی مجہکو تختۂ تابوت — موی پر بہی ہوای افسر ہی

دوست دشمن سی گیا گلہ ای فیض
ہی پہنچتا جو کچہہ مقدر ہی

بادل برس گئی مژۂ اشکبار کی — اہی برق آہ کو ندون آئی بہار کی
لکہتا ہون وصف نکہت گیسوی یار کی — ہین ٹہوکرون مین خلق کی نافی نتاک کی
اگتا کی ہم بہی کعبہ سی اک بت کی واسطی — میلی مین جاکی بیٹھ رہی ہر دوار کی

مارا ہی مجھکو شوخی آہو خصال نے
ہرنون کی ڈار گرد رہینگی غزار کی

نازان ہی رنگ و بو پہ بہت اپنی آجکل
چلیگی چمن مین تہو کئی منہ پہ بہار کی

جامہ کا ہی بہرم نہو باور جوای حباب
دکھلا دون حال اپنا انگرکھا اتار کی

کورل رہا ہون خاک مین پر ہی یہہ آرزو
جی بہر کی چوم لون مین کف پا کو یار کی

مختار ہین حباب جو چاہین سو کہہ لین آپ
مجبور ہم ہین مسئلہ مین اختیار کی

مہنال کو نصیب ہوی بوسہای لب
ہم مرگئی حباب کا دم مار مار کی

بی وصل یار کچھہ نہین اسکا معالجہ
حد ناتوان ہون وگرنہ مین ہجر یار کی

کبتک زبان خلق پہ جاری رہیگا نام
مٹ جائینگی نشان تک یہی مزار کی

پہنچای اپنی خاک کو دامان یار تک
ایسی کہان نصیب ہین یاس خاکسار کی

پڑہتی ہی کل جو نماز علی فیض آج وہ
کام ابرو نسی لینی لگی ذوالفقار کی

لگجای گر جھڑی مژہ اشکبار کی
جہڑ جای شیخی ناک سی ابر بہار کی

در پردہ فکر صید ہی خاطر مین یار کی
منہ پر نقاب ہو گئی تتلی شکار کی

آیا کسیکا رنگ طلائی لحد مین یاد
سونی کی مٹی ہو گئی مٹی مزار کی

سر پر اٹھا کی لیچلین عاشق جہان چلین
کیا احتیاج انکی پینس کو کہار کی

ای رشک باغ چھوڑدی مُنہ پر نقاب کے
صورت اتر رہی ہی عروس بہار کی

کسطور حل ہون عقدۂ لاحل حساب کی
گہلتی کبھی گرہ نہین ابروی یار کی

قرض ابروؤن کی تیغ کا مرگا نکو بھی صول
باقی مری طرف نہین کوڑی کٹار کی

گنگا جل آب اشک فراق بتا نین ہی
تیرتھ سی کام مجھکو نہین ہردوار کی

ہون بکی پکی مانی و بھزاد دیکھکر
اللہ نی وہ بنائی ہی تصویر یار کی

گھڑیال بولتا ہی نہ مرغ سحر کوئی
کٹتی کسیطرح نہین رات انتظار کی

پھرتا ہی ہون مین نافۂ لیلی کی دشت دشت
پہنچی ہی قیس پر شتر بی مہار کی

پروا نہین پتنگ کی جلتی ہین سیکڑون
آنکھون مین چربی چھائی ہی شمع مزار کی

کھٹکا گیا نہ کاوش مژگان کا بعد مرگ
تربت پہ چھاؤن ہی شجر خاردار کی

دیوانہ کوئی کہتا ہی واہی کوئی ہمین
کیا کیا ملی خطاب محبت مین یار کی

ہو جائین چھو حواس ہر اک شیر مست کی
صورت مہیب ہی وہ سگ کوہی یار کی

وہ فاتحہ تو پڑھ گئی بیٹھا ہی جم کی غیر
سل اک دھری ہی چھاتی پر اس خاکسار کی

کیون چور چور نشا مین ای قاتل آج ہون
مین نی تو پی نہین کبھی تا ری کمار کی

اگر جناب موسی عمران بھی غش کرین
بتی ہی برق طور چراغ مزار کی

چشم پر آب فیضی مین ہی مرد مک کمان

پانی پر اس نی کھینچی ہی تصویر یار کی

دیکھی وحشت کد ہر لیجائی ہی
آج پھر تمنا مرا کھجلای ہی

صورت دلدار دیکھون کیون ن مین
انکھہ اچھی چیز پر جھپلای ہی

لہر کس کی خط کی آئی بعد مرگ
سبزۂ تربت مرا لہرائی ہی

شوق اُسکو ہی کمان و تیر کا
دل مرا گوشہ ہی مین چلائی ہی

مین نی جسکی بار ہا کاٹی پتنگ
اب وہ مجھکو دیکھکر کنیای ہی

روز دوڑا آتا تہا میری گہر جو وہ
اب تو کوسون ہی مجھی دوڑای ہی

چشم فتان بتان سی شکوہ کیا
دیکھتی ہین جو خدا دکھلای ہی

حیرتی ہون جب سی شکل یار کا
مجھکو ہر آئینہ روچکای ہی

دیکھی کل بیخودی کرتی ہی کیا
خود بخود کچھہ آج دل گھبرای ہی

ہی خدا حافظ دل بیمار کا
رات سی چھاتی مری بہر آئی ہی

مین شہ اقلیم وحشت ہون خموش
استخوان میری ہما کیون کہای ہی

بال اپنی سر کی تم بھی کھول دو
دستۂ سنبل بہت بل کھای ہی

ہون وہ دیوانہ کہ مجنون دیکھکر
بید مجنون کی طرح تہرای ہی

ذکر یاران ہوس طینت نکہت
گلہیون سی جی مرا بہلای ہی

جو کوئی جاتا ہی فیضؔ آستانہ پر
کیا عدم ہی دل لگی کی جای ہی

سخت جان ہر گدا پر بادشا کا دانت ہی
استخوان پر اپنی مدت سی ہما کا دانت ہی

ناکجا اُس کی قفس مین تنکی ہوی احتیاط
مرغ جان پر اپنی شاہین قضا کا دانت ہی

بعد مرون بھی نہین مٹی کو راحت یا نصیب
اپنی مشت خاک پر باد صبا کا دانت ہی

پائمال اک روز چشم یار کا ہو جائیگا
مرغزار دل پر آہوی خطا کا دانت ہی

جی کی جی مین رہ گئی کچھ بھی نہ کہنی پای ہم
حلق پر شاید کہ چشم سرمہ سا کا دانت ہی

کیون نہون سیب ذقن پر زاہدان شہر غش
میوۂ جنت پہ ہر یک پارسا کا دانت ہی

کھینچ کر مجھہ ناتوان کو لیگیا جذب وفا
برگ کاہ خشک پر یہان کہربا کا دانت ہی

دشمن دندان جانان صرف گوہر ہی نہین
اُسکی ہونٹو پر بھی لعل بی بہا کا دانت ہی

پستا ہی صبح سی تا شام چرخ مستدیر
مجھہ سی دانای وفا پر آسیا کا دانت ہی

دشمن جان قناعت دوست ہی اہل ہوس
نان بی منت پہ یاران ریا کا دانت ہی

ہی ہتون کو جلبسی دریای غم عاشق پسند
زورق دل پر ہماری ناخدا کا دانت ہی

دیکھنی والا ہون کس آئینہ رو کی حسن کا
فیضؔ صاحب مجھہ پر ارباب صفا کا دانت ہی

رخ انکا زیر زلف سیہ فام دیکھی
نکلا ہی آفتاب سر شام دیکھی

ہین کوڑہ مغز دیتی ہین تشبیہ انسی جو
انکھون کو اُنکی دیکھی ہی بادام دیکھی

کیا ابرون کو دیکھتی ہین آئینہ مین آپ
چندی ہلال کو بھی لب بام دیکھی

زلفون مین اُسنی عارض روشن چھپا لیا
پنہان ہوا ہی کفر مین اسلام دیکھی

ای صبر و ہوش خیر ہی اس دم جو اضطراب
دم بھر تو راہ آمد پیغام دیکھی

مو باف زر کا جعد سی باہم ہوا نہین
بجلی چمک رہی ہی سر شام دیکھی

شیخ حرم بھی زلف کا سودائی ہو گیا
ہی تار تار جامۂ احرام دیکھی

ڈرتا ہون کنکری کہین تلوؤ نہین چپ نجائین
یہہ پیر دیکھتی ہی لب بام دیکھیے

زلفون کو رخپہ چھوڑ کی دمبہ ہی کہتی ہین
اکھٹی ہین ایک جا سحر و شام دیکھی

زلف رسای یار کمر سے گذر گئی
عنقای مغربی می تہ دام دیکھی

یہہ جانفشانیان مری اک بوسہ خیر ہی
اجرت یہہ دیکھی یہہ مرا کام دیکھی

وحشت مین جیسی دست سگ کوی یار ہی
دشمن مری ہوی ہین دد و دام دیکھی

تمکو مری لہو کی قسم بادہ کش نہو
لب اپنی دیکھی یہہ لب جام دیکھی

ای فیض بوسہ لب شیرین تو لو وہ پھر
کس کس فری سی دیتی ہین دشنام دیکھی

قدرت ہی خدا کی جو دل اُس بیکا صفا ہی
چشمہ مری تقدیر سی آئینہ نما ہی

مجھکو بھی تمنا ہی شہی بعد فنا ہے
سبزہ مری تربت کا پر و بال ہما ہی

بیک حرم نالۂ ناقوس ہوا ہی
محراب کلیسا مجھی محراب دعا ہی

ہی گور مین بھی وہیان مجھی شعلہ رخون کا
مدفن بھی مرا بعد فنا گرم ہوا ہی

مین عاشق جانسوز ہون اک حور منش کا
باغ دل پر داغ مین جنت کی ہوا ہی

مارا ہی مجھی عشق نی اک غنچہ دہن کی
تربت مین نکیرین نی بھی تنگ کیا ہی

ٹھکرادی مری لاش کو ای جان دو عالم
اعجاز مسیحا تری قدمون سی لگا ہی

معدوم ہون عنقا کی طرح چشم جہان سی
شوق کمر یار مین یہہ حال ہوا ہی

کچھہ خضر سی مطلب نہ مسیحا سی مجھی کام
باغ رخ جانان کی ہو آب بقا ہی

کو سعی صفا فرض ہی ای شیخ حرم لیک
واجب تجھی تعظیم دل اہل صفا ہی

صحت نہوئی نرگس بیمار چمن کو
اس باغ کی ناکارہ مگر آب و ہوا ہی

بی خضر سوی منزل مقصود چلا جا
نقش قدم راہروان راہ نما ہی

تکمہ ہی گریبانکا خورشید جہانتاب
جامہ کو مری سوزن عیسی نی سیا ہی

لکھتی ہو مضامین ہی پیری کی ہمیشہ
ای فیض قلمدان مین قلم ہی کہ عصا ہی

کیا کرون جاکر حرم مین دیر ہی بس ہی مجھی
پیٹ ابروی بتان پیٹ المقدس ہی مجھی

غم مین یک ہندو کی آنکھین صاف گنگا ہوگئین
ہجر مین دندات گہر میرا بنارس ہی مجھی

ہون شہ ملک قناعت مسند جم کیا کرون
بوریا ہی بس ہی کیا درکار اطلس ہی مجھی

ڈھیر میرا ہوگیا تیر ملامت کا ہدف
لحد مین بہی عشق ابروی مقوس ہی مجھی

خاک راہ عشق رکہتی ہی اثر اکسیر کا
صحبت آہن دلان دہر پارس ہی مجھی

جام کی خواہش نہین جمشید عالی ظرف ہی
چار عنصر کی جو ہی ترکیب چورس ہی مجھی

قصہ لیلی جو مین اس گل سی کہتا ہون کبہی
علم کچہہ اتنا نہین ہی لیک کنرس ہی مجھی

ناتوان عشق کو مطلب تکلف سی نہین
چارپائی بس ہی کب منظور پنس ہی مجھی

جب سی اس طفل مہندس کو مثلث کا ہی شوق
شش جہت ای فیضی یک شکل مسدس ہی مجھی

دل تب غم سی بنجارا شہری
چشم گریان ماوراء النہری

کوہکن کا نام رضوان مین رکہون
جوی شیرین شیر کی گز نہری

زہر مار زلف سی ڈرتا نہین
دل کو اپنی آگئی کیا لہری

ذکر جانان ہی مجھی ذکر خفی
بس یہی میری نماز جہری

ہی موافق مجھسی وہ یکتای دہر
غم نہین ہی گر مخالف دہری

دون جو مین سرمایۂ جان عشق کو | کچھہ عروس حسن کا حق مہر ہی

افعی گیسو دسی کیا غم ہی فیضؔ
زہر میری واسطی پارہ زہر ہی

کام ناخن سی نکالی تیشۂ فرہاد کی | بیستون والی بہی قایل ہین مری ایجاد کی

ہین ہمین مشتاق پیکان ستم ایجاد کی | ہر کسی سی چپ نہین سکتی چنی فولاد کی

بی تمیزی باعث آرام تہی اسی ہمصفیر | آشیانہ تہا ہمارا ہاتھہ پر صیاد کی

مرتبہ سی نور کی عالی ہی منصب خاک کا | کب پہنچتی ہین ملک رتبہ کو آدم زاد کی

ہو سو ہو سودی مژہ سطر رگ جان پر رقم آج | شکوہ لکھتی ہین قلم سی نشتر فصاد کی

عرض جوہر باعث نقصان اہل دید ہی | ہی مضرت بخش زنگ آئینہ کو فولاد کی

مرہم تحسین عالم کی کہانتک منتین | مندمل ہوتی نہین زخم اس لب فریاد کی

خاکسار کوچۂ آئینہ رو ہون جیسی مین | تذکری ہر ہر قدم پر ہین مری افتاد کی

آب شیرین سی وضو کرتا ہون جوی شیر پر | فاتحہ دینا ہی مجہکو ٹوہر پر فرہاد کی

نقشہ کہینچا اس لب و دندان کا وہ ہمنی کہ آج | تہوکتی ہین لوگ منہ پر مانی و بہزاد کی

دانت ہی میرا بہی اس کی لعل شکر بار پر | جس کی لب نی دانت کہٹی کر دیتی تہی کی

قامت خم گشتہ شکل طوق آتا ہی نظر | کام مین فی عہد پیر یسی لئی حداد کی

آہ کی ساتھ استخوان تک فیضؔ اپنی پس گئی
سنگ مرقد تھی مگر سنگ آسیا ہی بادکی

جو شکل تیری نگارین نی دیکھی
نور لیست تک نہ بہارین نی دیکھی

بہار صبح بہارین نی دیکھی
تجلی رخ یارین نی دیکھی

جو زلف و رخ پہ نظر پڑی کسو کی
بہار لیل و نہارین نی دیکھی

تو اپنی جھلک ذرا مجھی دکھادی
کبھی نہ صورت مارین نی دیکھی

تری مژہ کی وہ نوک ہی کہ ظالم
ہر ایک سینہ کی پارین نی دیکھی

رقیب کٹ گئی صاف دلمین اپنی
جو تیغ ابروی یارین نی دیکھی

ہوی خاسی جو ہاتھہ اسکی رنگین
بھار برگ چنارین نی دیکھی

کچھہ اور ہوگئی یار میری صورت
جو صورت دل زارین نی دیکھی

خیال لف و عذار کی بدولت
قرین مہ شب تارین نی دیکھی

جو کچھہ ترشح اشک ہو رہا ہی
نہ ایسی پڑتی پھارین نی دیکھی

وہ رشک گل جو چمن سی فیضؔ نکلا
نکلتی جان ہزارین نی دیکھی

جبھی کیا خاک جو ہمارغم ہی
لہو نیر جان ہی آنکھو نمین دم ہی

خدا ہی دل مین انکھون مین بسنتم ہی — دل و دیدہ مرا دیر و حرم ہی
ترا وصف کرے مجھسکو اہم ہی — بہت باریک لکھنی کا قلم ہی
تعب ہی رنج ہی غم ہی الم ہی — فراق یار مین سب کچھہ بہم ہی
مزیسی ہجر مین کیا کام ہمکو — لہو پینی کو ہی کہانیکو غم ہی
پڑی جسپر نظر مری گیا وہ — تمہاری چتون آفت ہی ستم ہی
ہوا اشکون کا پانی سر اونچا — ارادہ اور کیا ای چشم نم ہی
لب جانبخش کی بوسہ نی مارا — جسی شربت سمجھتا تہا وہ سم ہی
اُسی نی مجھسکو دم دیکر جلایا — طلب حق کی جسکو دم بدم ہی
خدائیکا تماشا دل مین دیکہا — مرا جام سفالین جام جم ہی
چلی جائین گی اُٹہتی بیٹہتی ہم — بلند و پست گورا ہ عدم ہی
کسی نی کل ملا ہی عطر صندل — ہمارا در و سر جو آج کم ہی
خجل ہی مطلع ابرو بتون کا — مری پیت الغزل پیت الصنم ہی
کرونگا مصحف رخ کی تلاوت — یہی سیپارہ دل کی قسم ہی
لکہا کرتی ہین وصف لف پیچان — قلم اپنا شبیہ مو قلم ہی
بتون کی عشق مین پایا خدا کو — زمین دیر مید ان حرم ہی

نہین ہی گنج قارون کی تمنا — مرا ہر ایک داغ دل درم ہی
خیال زلف مین پایا کر کو — ملی ظلمات مین راہ عدم ہی

کسیکی انتظار خط مین ای فیض

تن لاغر مرا نال قلم ہی

تری دل بلونکی جو گھر جائیگی — زبان کھینچکر شمع مر جائیگی
کسی شربت وصل کی ہے طلب — چڑہی ہی تب ہجر اتر جائیگی
تڑپنا تہ خنجر ای دل تو — لہو مین قبا نکی بہر جائیگی
چڑہی ہی تو کچہہ غم نہین اکدن — کمان ابرووٗنکی اُتر جائیگی
اگر مشک افشان ہو زلف ایسا — زمانی سی قدر اگر جائیگی
اٹہاوٗنہ کل دست رنگین سی تم — کلائی ہی نازک اُتر جائیگی
دل اسکا جو پتھر ہی کچہہ غم نہین — مری آہ تاثیر کر جائیگی
جو پھر مبتلا زلف کا مین ہوا — ابہی کالی کوسون خبر جائیگی
جہان جاوٗنگا مین وہان ای میان — مری ساتھہ فکر کمر جائیگی
جو آجائیگا وہ مسیحای ہر — ق — یہ بگڑی طبیعت سدہر جائیگی
جو بالفرض دیر اسنی آنیمین کے — مداوا مرا موت کر جائیگی

یہی فکر ہی چھوڑ جائیگا کون
اگر سوکھ یہہ چشم تر جائیگی

جو وصف انکی بیلی کا لکھونگا مین
یہ اخبار ابھی تار پر جائیگی

کرون ذکر دندان و لب کا اگر
ابھی آب لعل و گہر جائیگی

یہ عمامہ والون کی میخانہ مین
ق قضا را سواری اگر جائیگی

کرامت سی رندان چپاک کی
گنا ہون کی گٹھری اُتر جائیگی

یونہین عیش و عشرت مین عمر اپنی فیضؔ
جو باقی ہی وہ بھی گذر جائیگی

موج زن اشکونکی جو نالی ہوی
پتلی پانی سی بھی پنسالی ہوی

بلبلون کی گرم جب نالی ہوی
برگ گل آتش کی پرکالی ہوی

زلف مین موتی پروئی یار نی
کوڑیالی ہند کی کالی ہوی

ان لبونکا ذکر آیا باغ مین
چشمۂ آب بقا تھالی ہوی

ہون کسیکی خوبروئی کا شہید
قل کی ڈھیلی روئی کی گالی ہوی

سرسی پا تک جملہ اعضا یار کی
قدرتی سانچی مین ہین ڈھالی ہوی

یاد دندان مین لب دریا بھی
گوہر شہوار تجالی ہوی

انکی سونگھی ہم کبھی مرتی نہین
دونو گیسو ناگ ہین پالی ہوی

دیکھکر اس غنچہ لب کی گل سی گال
گل گریبان مین ہین منہ ڈالی ہوی

شوق ہیئت ماہ رویون کو ہوا
آسمانی منطقے حالی ہوی

یہان مری گردن کی منکی ڈہل گئی
جب وہان یہ گلو مالی ہوی

عشق گلرو موتکا سامان ہی
دل لگی مین جان کی لالی ہوی

کہل کی باتین مجھہ سی کرتی ہین کب
بیچ یہ گیسو کی ہین ڈالی ہوی

سرد و گرم دہر سی محفوظ ہون
چار عنصر مجھکو پہ پالی ہوی

ہین کہان اب درد رنج ہجر و غم
وصل کی شب سب کی منہ کالی ہوی

دشت گردی کب تلک اے وحشت کرون
مرگ چہالی پاون کی چہالی ہوی

پیش بیش عقرب ابروی یار
ٹونک جراری ہین سب ڈالی ہوی

ہی کرامت سر بسر ایک ایک تنگ
ڈور جسپر دیکہنی والی ہوی

اسنی جب کتری ہین اپنی ہاتھہ ہی
طرہ ہی تیشو نکی چہالی ہوی

چاہ مین جنکی ہی ڈانوان ڈول خلق
ہم بہی انکی چاہنی والی ہوی

فیض دانتو نپر مسی اسنی ملی
سورتی موتی بہی اب کالی ہوی

ان بتونکی صالہا بی مین تمنا رہ گئی
ہمسی یہان تک ہوکی تعمیر کلیسا رہ گئی

طالع شہرت کی غرلت مین تمنا رہ گئی
دل مین برسون تک ہوای اہل عقا رہ گئی

بعد دفع سرکشان رہتا ہی کچھ باقی نشان
خار نکلا پاؤن سی پر یا دا ندا رہ گئی

وکی جانی سی ہوا اسباب شاہی کا عروج
بعد مردن طاق مین پوشاک دیبا رہ گئی

کام یاران صفا پر درسی کج رو کو نہین
مصقلہ سی دور تیغ موج دریا رہ گئی

اٹھ گئی میخوار پر ساقی کی چمین یا دہی
بزم برہم ہوگئی شیشہ مین مہبا رہ گئی

ناتوان کب چھوڑتی ہین صحبت ارباب اوج
سوزن آخر زیر دامان سیا رہ گئی

آسیا سا میری گذری ہی سفر مین زندگی
سخت جانون کو وطن والونکی پروا رہ گئی

فرع کی جلوہ سی کم ہوتی ہی رونق اصل کی
دل ہوا روشن تجلی سو یدا رہ گئی

بعد شہرت کی مسیر خواب راحت ہی کہان
نام جب روشن ہوا چشم نگین وا رہ گئی

صاحب عصمت سر بازار آتی ہین نکل
دل کی بات آخر بلب اظہار پر آرہ گئی

ہمسی دل ہرگز نہ پگلا ان بتان سخت کا
سالہا فکر گداز سنگ خارا رہ گئی

اہل غفلت تہی رفیق ای فیض جب تک گیر مین تہا
گور تک تہی مین نہ پہنچا تہا کہ دنیا رہ گئی

خاک و افلاک چشم تر مین ہی
پست و بالا مری نظر مین ہی

سیر کیا خاک بحر و بر مین ہی
خشک و تر سب مری نظر مین ہی

صورت یار چشم تر مین ہی
قبلہ کعبہ مری نظر مین ہی

رخ روشن سی مین ندون تشبیہ
عیب رخسارۂ قمر مین ہی

باغ جنت ہی چاک جیب اپنا
جیب سی وہ حور زاد بر مین ہی

زلف و رخ کی سرانغ مین آنسو
شام سی صبح تک سفر مین ہی

کسنی باندہا ہی کھینچ کر جوڑا
درد میری تمام سر مین ہی

رودن یاران رفتگان کو نہ جو مین
اتنی طاقت کہان جگر مین ہی

عقل جاتی رہی زلیخا کے
حسن یوسف ہر اک بشر مین ہی

غم مین اس حور کی ہین جاری اشک
نہر جنت کی اپنی گہر مین ہی

کر دیا مجھکو بال سی باریک
یہ اثر وصف مو کمر مین ہی

خندہ زن ہی ثبات پر میری
بی ثباتی جو کچھ بشر مین ہی

شیخ کر اختیار مذہب عشق
نفع نقصان خیر و شر مین ہی

وصف لب مین ہوی مری لب بند
بات ایسی کہان شکر مین ہی

ایک اُف مین مجھی کو پھونک دیا
یہ اثر آہ بی اثر مین ہی

ہون سیہ کار صبح پیری مین
تیرگی شام کی سحر مین ہی

بحر دنیا سی ہم گئی اُس پار

فیضؔ ابھی تو اگر گریبان ہی

گرہ جو آن کی ابرو مین پڑی ہی — مہ نو سی مگر چمک جھڑی ہی
نجانے مورخ من مین ہماری — بجای دانہ چنگاری پڑی ہی
لکھا ہی یہہ فراز گو رجمشید — غنیمت ہی خوشی کی جو گھڑی ہی
سمجھہ کر نہ یر گردون کر گدارا — بلای آسمانی بھی کھڑی ہی
صبا خاک گلستان کر نہ برباد — چمن مین لاش بلبل کی گڑی ہی
کیا دنیا و مافیہا سی انکار — فقیرون کی بھی کیا ہمت بڑی ہی
نہون کیا اس مسی آلودہ لب کی — کل سوسن کی گویا پنکھڑی ہی

نمک پاشی کا وہان موقع ہی ای فیضؔ
جہان تیغ اسنی ہنس ہنس کی جڑی ہی

دل سی آیا جو مری دیدۂ تر تک پانی — ہوگیا ہی غم جانان سی جگر تک پانی
ابر مژگان سی غم زلف و رخ مہوشین — شام سی لیکی برستا ہی سحر تک پانی
اشک کی سیل کا یہہ جوش ہوا روز فراق — لی گیا مجھکو بہایا کی گہر تک پانی
لرمی عشق بتان سی جو مرا دل ہوگداز — جای تجانہ سی اللہ کی گہر تک پانی
آبرو اشک کی جاتی ہی رہیگی شب وصل — یار کی جای اگر بالش پر تک پانی

کونسا آبلہ پا دشت سی گذرا ہی کہ آج
نظر آتا ہی مجھی تہ نظر تک پانی

اُسکی دندان کی تصور مین جو ہم روئین یہان
ہوئی نیسان سی لگا سلک گہر تک پانی

گر یار کی فرقت مین یہ رہ دیا شب غم
آگیا میری گہر آنگن مین کمر تک پانی

صبح سی صبح تلک وہ جو نہین آی نظر
جاری چشمون سی رہا آٹھہ پہر تک پانی

پہوٹ جائی جو مرا آبلہ دل ای فیض
موجزن ہوی ابہی بحر سی بر تک پانی

خواہان محبت ہون عداوت نہین آتی
آتا ہی مجھی شکر شکایت نہین آتی

وہان کام تو ہوتی ہین خوشامد سی برآمد
کیا فکر کرین ہمکو سماجت نہین آتی

اُس یار حیا دوست کی یہان جاتی ہین جیسی
پاس اپنی سب آتی ہین یہ غیرت نہین آتی

غیرونکی ضیافت مین رہا کرتی ہین مصروف
پاس اپنی کبھی یار کی دعوت نہین آتی

جب چاہتی ہو آگ لگاتی ہو دلون مین
پھر کہتی ہو کچھہ مجھکو شرارت نہین آتی

اس رشک مسیحا کو شب درد بلاتی
تب بھی تو کسی روز بشدت نہین آتی

کیا سختی طالع ہی کرون کس سی شکایت
کچھہ تمکو رہ و رسم مروت نہین آتی

آزار محبت کا مداوا نکرا ی فیض
یہان کام پہ لقمان کی حکمت نہین آتی

کعبہ ہی دل سوختہ کعبہ کی قسم ہی
ہر آبلۂ تن مجھی قندیل حرم ہی

اس حور کی مین وصف کا کیونکر نہ کروں قصد
لکھنی کو مری شہپر جبریل قلم ہی

جیتا ہوں تصور مین دہن اور کمر کے
ہستی مری موجود میان دو عدم ہی

تحریر کروں کیا صفت ابروی قاتل
آواز قلم مین اثر تیغ دودم ہی

معشوق کی زینت ہی بلا ہی دل عاشق
ویران کان مین بالا ہی یہان نا کمین دم ہی

ہی تیرہ درون جلوہ دہ بزم سیہ بخت
داغ دل محرور چراغ شب غم ہی

ہون شیفتۂ شوخی آہو صفتان مین
معمورۂ عالم سی مری طبع کو رم ہی

ہم سنگ تری لب سی ہو کیا لعل بدخشان
یہ جنس ہی کچھ اور وہ کچھ اور رقم ہی

ہر داغ مین ہی جام جہان بین کا تماشا
کافور کا مرہم مجھی مغز سر جم ہی

ظلمتکدۂ دہر مین سر کھینچ نہ اے شمع
یک روز تری خاک تری زیر قدم ہی

دلسوز ہون مین اک بت شداد منش کا
باغ دل پر داغ مجھی باغ ارم ہی

مرجاؤن اگر تذکرۂ وصل کرون فیضؔ
تریاق دم ہجر مری کام کو سم ہی

موت سی بدتر ہی جینا ہجر مین جانی مجھی
زہر کا ہی گھونٹ فرقت مین سہانی مجھی

چھو کہی بھی نہین بوندی کٹاری ہی میان
ایک چلو بہر تو دو تلوار کا پانی مجھی

دیکھتی ہی فرش قاتل ہوش ہوتی ہین ہرن
شیر قالین ہوگیا شیر نیستانی مجھی

کر نہین سکتی ہین غزرائیل اسکو مختصر
وہی ہی عشق زلف نی وہ عمر طولانی مجھی

زہر قاتل عشق زلف آئینہ رخسار ہی
لاکھہ بسوی ماری ڈالیگی حیرانی مجھی

ٹوہ مین لغونکی ہوگی ایک دن مٹی خراب
پھر زمین کاگز بناتی ہی پریشانی مجھی

دیکھتی ہی کعبہ یاد آتی لگا روی ہان
کفر کا رستہ بتاتی ہی مسلمانی مجھی

الفت چاہ ذقن مین دل ہی ڈانوان ڈول ہی
ایک دن بہنا پڑا کچی گھڑون پانی مجھی

جھنڈ ہین پریون کی گرد و پیش لاشہ کی جو فیض
تختہ تابوت ہی تخت سلیمانی مجھی

تصویر مار کی جو کشاکش مین پڑگئی
نقشی بنی بنای ہماری بگڑگئی

قربان اس اکڑ کی تصدق شباب کی
ٹھنڈیسی آہ مین نی بھری آپ اکڑگئی

آیا وہ جنگجو تو اڑنچھو ہوی حواس
کیا کیا رفیق وقت نہ ہمسی بچھڑگئی

بیٹھی ہوی ہین گال پہولای وہ شوخ گل
ہنسی مین پھول تو نہین کچھ منہ کی پھڑگئی

پہبتی ہی آپ پر برخاش کی وہ غیظ
کیڑی تمام معنہ خلایق کی جھڑگئی

بگڑی ہوی الست کی ہین مست بادہ کش
کیا بن پڑی گی محتسب جب بگڑگئی

مین زیر بار منت ہرا ولیا ہوا
منت کی طوق جب سی گلی انکی پڑگئی

ق

ای لیسنگی پھر حضور سی بوسی کھڑی کھڑی
جس روز آکی ہم در خلوت پہ اڑ گئی

حمام مین نہای جو غیرون کی ساتھ آپ
پانی کی سیکڑون ہی گھڑی ہمپہ پڑ گئی

کل انکھڑت سائینگی اغیار بھی ہمین
فقری نئی نئی وہ کئی آج گھڑ گئی

ای سرو خوش خرام جو ٹھہکر اکی تو چلا
کیا کیا نہال صحن چمن سی اکھڑ گئی

شیرین زبان جتنی ہین لڈو ہین بوکی
سب کام کاج اپنی کھٹائی مین پڑ گئی

کچھہ غم نہین جو ہند کا تختہ الٹ گیا
کیا کیا نفیس شہر بسی اور اجڑ گئی

ہاتھون سی تیری ای فلک طفل خودرام
لاکھون گھروندی ایسی بنی اور بگڑ گئی

کچھہ ہاتھہ پانون کام کی قابل رہی نہین
پالا جو گیسون سی پڑا ہم اکڑ گئی

مٹی جو اسنی کشتونکو دی اپنی ہاتھہ سی
ہم بیتی جی غبار ندامت مین گڑ گئی

دکھلا کی آپ نی رخ و گیسو غضب کیا
دیر و حرم سی گبر و مسلمان بگڑ گئی

ای فیض کس بساط پہ سیمین بر نسی عشق
تہی چار پیسی پاس تو وہ بہی نہ بڑ گئی

غلطہ ہم رکھتی ہین کلا لون سی
می چڑہا جاتی ہین کچہا لونسی

کم نہین انکی گیسو جا لون سی
سمجہا یان کہہ رہی ہین بالونسی

زندگی ہجر مین ہوی خجال
اگیا پیچ گیسو والونسی

مُنہ سی مستون کی خم پھرا سانپ — کہین چمکتی ہین یہہ پیالونسی
سرو مہری وہ ہمسی کیون نہ کرین — گرم اخلاص ہی دوشالونسی
انگی خوبسی خوب واقف ہون — رکھتی ہین بوسہ کی سوالونسی
گنجفہ مت غلام سی کہیلو — تنگ ہوجاوگی خلالون ہی
کیجیئی ہند رخنۂ دیوار — انکہین لڑتی ہین رستی والونسی
بہا لگجائیگا بزرگی کو — عشق کیجی نہ خردسالونسی
بیٹھی بار غم کی خفت و ثقل — پوچھی ناز اُٹھانی والونسی
کیسا اندہیرون دہاڑی ہی — منہ چھپاؤ نہ سر کی بالونسی
ہی مرا بال بال بھی دشمن — شانی اُلجھی ہین زلف والونسی
ساتھ لگ چلتی ہو پیادون کی — مات ہوگی تم ایسی چالونسی
گائیگی عندلیب کیا اوگل — بی خبر ہی سُرونسی تالونسی
پانی پانی ہی ابر کا زہرہ — مری آہون سی میری نالونسی

فیض وہ کعبہ رو جب آئیگا
بت نکلجائینگی شوالونسی

بوٹی بوٹی مین اُسکی چہل ہی ہی — یہی اُٹھتی ہوی وہ کونپل ہی

پاس ہین پر نظر نہین آتی
آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہی

کشمکش کیا کرون نہین ہون نہین
زلف کی بال بال مین بل ہی

کوی قاتل مین ہی چمن کی سیر
ڈال کا پھول تیغ کا پھل ہی

کون ہی پاس آنکی چارپہ
کنگھی چوٹی ہی مسی کاجل ہی

کہتی ہین دیکھکر وہ دودآہ
کیا ڈراتا سیاہ بادل ہی

جان شیرین ہی جس کی ہجر مین تلخ
نہین سیب ذقن وہ خط غل ہی

وہ بھی ہین ساتھ ساتھ صحرا مین
ہمکو جنگل مین روز منگل ہی

کہہ رہی ہین وہ حال استقبال
واعظونکا کلام مہمل ہی

محتسب ڈر کی آ نہین سکتا
در میخانہ پر یہہ دل دل ہی

فیض کیونکر دبائین آنکو ہم
زور بل ہی نہ ہم مین زر بل ہی

وہ جو اٹھلاتی ہوی باغ کی اندر آئی
کبک کہوئی ہوی رفتار کو باہر آئی

سنتی ہی شور و فغان گہر سی وہ باہر آئی
راہ پر اب تو ہماری بھی مقدر آئی

دل ہوا مال نہ کیون راست روی پر آنکی
غیر کی گھر نہ گئی سیدہی مری گھر آئی

ہو قیامت مین بھی اک اور قیامت برپا
اتفاقاً جو مرا فتنۂ محشر آئی

تذکری ہین یہی چورب سی لگا پچھم تک
ڈھونڈتی آپ کو دکھن سی ہم آترآئی

جن کی فرقت مین کنی ہیر یکی کھائی مینی
پھر وہ پہنی ہوی الماس کا زیور آئی

بخدا تو ہی وہ بت ہی کہ پرستش کو تری
دوڑی دوڑی کئی دن گھر مری آذر آئی

کوئی ممنون کسیکا نہین انصاف ہی شرط
مین ہی گھر اُنکی گیا وہ ہی مری گھر آئی

خال رخسار کا تل بھر نہ کیا مین نی قصور
چھری کیون آپ طپنچہ مین ہین بھر کر آئی

عشق نی سیب ذقن کی جو کیا دیوانہ
ڈھوی لی لی کی مری واسطی سکر آئی

جھوٹ کچھہ اسمین نہین عرض ہی یہہ متقین
آپ سچی ہوی وعدہ کی برابر آئی

منظر چشم مین ہی آپ نظر ہی پڑی
حرم و دیر مین ہم مار کی چکر آئی

آہو گیری سی رہی باز سیہ چشم بتان
جلد یارب کہین چیتا یہہ مرا بر آئی

ایک آئینہ پہ موقوف نہین اسکندر
جو جو گھر اُنکی گئی ہو ہو کی ششدر آئی

مہبت عشق بتان اسکی جہت تہی ورنہ
ششجہت سی مری گھر کس لئی تھہر آئی

جذبہ اخلاص اسی کہتی ہین مری ہو نہین
وہ ہی اوڑہی ہوی پہلکاری کی چادر آئی

دل کو خالی نہ کرین گی تری گہرجا کی کبہی
تھا مقدر کا جو بھرنا سو وہ ہم بھر آئی

سب کی سب ہو کی بچک آئی رفو چکرین
زخم سینی کو جگر کی جو رفو گر آئے

رُخ پہ نور پرای فیض ہوا سبزہ نمود

چاندنی چوک مین بھی خضر معمر آئی

سینہ مین پنہان دل کیا ہوا ہی — دشمن بغل مین پیدا ہوا ہی
دور ابر ون سی دسمہ ہوا ہی — تلوار نکلی قضا ہوا ہی
انکی دہن کا چرچا ہوا ہی — ہر ایک غنچہ پھولا ہوا ہی
جب انکی قد کا چرچا ہوا ہی — سرو اس چمن سی لمبا ہوا ہی
گیسو سی انکی ڈرتی نہین ہم — یہہ ناگ کا لا کیلا ہوا ہی
وحدت سی جلوہ کثرت فی پایا — قطرہ سی دریا پیدا ہوا ہی
کاہیدہ غم سی یہانتک ہوا ہون — ہر جزو تن کا تنکا ہوا ہی
اعجاز عیسی ہی چال انکی — ٹھوکر سی مردہ زندا ہوا ہی
وہ موکہ ہی پھر جلوہ فرما — آباد اپنا کرا ہوا ہی
سوی عدم ہم جاتی ہین تنہا — رستہ یہہ اپنا دیکھا ہوا ہی
ای دیدۂ تر کب تک بہوگی — پانی سی پتلا دریا ہوا ہی
فرقت کی تپ کی ہین یہہ حرارت — منہ کا مزہ تک بگڑا ہوا ہی
کیا رہنمائی ہوگی خضر سی — وہ آپ رستا بھولا ہوا ہی
ساقی بھڑا دی منہ سی خم می — ان روزون مجھکو ہوکا ہوا ہی

دل مین کیا گہر ترسا دشون نی
کعبہ ہمارا گر جا ہوا ہی

پھر ہت بلی سی دست جنونکی
تکڑی انگر کھا اپنا ہوا ہی

تیر اُس مژہ کا پہنچا خلک پر
جلاد گردون سہما ہوا ہی

جب صاف صورت دیکہی تمہاری
آئینہ گر کو سکتا ہوا ہی

جب جل گئی ہم آتش سی غم کی
دل دوستونکا ٹہنڈا ہوا ہی

کہٹکا مژہ کا ہی جب سی دلمین
ہر ایک دیدان کانٹا ہوا ہی

حاسد نی میری جب سہری کی
پائی ہی دولت رسوا ہوا ہی

کیا نسبت اسکو تیری قباسی
گل کا اٹنگا انگا ہوا ہی

ہنستی ہی خلقت دی ہی جب ہم
جینا ہمارا ٹہٹہا ہو ا ہی

ملتا نہین ہی ڈہونڈہی جہانمین
انسان کامل عنقا ہوا ہی

حیرت کی جا ہی صورتی میری
وہ آئینہ رو چمکا ہوا ہی

جب سی کسیکی عاشق ہوی ہین ق کیا تمسی بولین کیا کیا ہوا ہی

بد نقشیان ہین رسوائیان ہین
ایسا ہمارا نقشا ہوا ہی

پہنی ہو جب تم کانون مین زیور
بجلی کا ہمپر صدمہ ہوا ہی

فیض اپنی یہان ہی دلونکی دولت

پیسا ہوا بہت سا اکٹھا ہوا ہی

ہو جاو صاف دل سی کدورت نکال کے
ہم وب گئی غبار مین رنج و ملال کی

اعجاز کیا بیان کرین خط و خال کی
خضر آگی پاس پٹھہ گئی و انیال کی

صدقی ہم اس کلام کی اس بول چال کی
لیکن حضور بات کرین مُنہ سنبھال کی

دیکھین جو پتلیون کا تماشا شب وصال
رکھدونگا مین حضور مین آنکھین نکال کی

سرکار بحث فعل ہی بس ہاتھہ دہوئی
دریا مین غرق ہون عرق انفعال کی

ہر ہر قدم پہ چلتی ہی تلوار دمبدم
بگڑی ہین اندنون مین چلن انکی چال کی

یہ پہل ملا ہی کشتۂ ابرو کو بعد مرگ
مرقد پہ لوگ رکھنی لگی پھولڈ ہال کی

پہونچی خطا سی لیکی ختن تک شمیم لف
کوڑی کی تین تین ہین نافی غزال کی

بحثون جو آنسی مدرسۂ حسن و عشق مین
قابل کھان یہ مُنہ ہی جواب و سوال کی

اٹھین گی ہم جب آپ اٹھائین گی کبھی
پٹھی رہین فرشتی جواب و سوال کی

وحشت ہوی یہ گھر مین شب ہجر دفعتاً
شعلی بنی چراغ کی دیدی غزال کی

روشن ہوا ہی نام بزرگان عشق کا
پھر ہم فریفتہ ہوی اک خرد سال کی

اے محتسب وہ رند سیہ مست ہم ہی ہین
گھر مین شراب جا کی پیئین کونوال کی

کچھہ غم نہین جو آپ نہین مول جنس دل
گاہک ہزارون یار ہین مفلس کی مال کی

دندان یار کی یہہ کرامت تو دیکھیی — سونی کی تار بن گئی تنکی خلال کی
کیا کیا وہ راگ لاتی ہین در پردہ دیکھیی — پٹھیا ہوا ہون تار مین جنکی خیال کی

بوڑھی ہوی شباب گیا اے خیال فیض
رہنی کا لطف اب نہین گہر مین کلال کی

جو تمہارا تبو کھا نکری — کبھی اس کا خدا بھلا نکری
مری عزت کری وہ یا نکری — بت سی پہر جاون یہ خدا نکری
دل مرا ڈور پھر کسی پہ رہی — ڈھیل آنی ہین اب قضا نکری
اس مرض کا مریض ہین ہیہات — جس مرض کی کوئی دوا نکری
ہو دی دنیا اگر ادہر کی اُدہر — بت کو سجدہ مری بلا نکری
اے کمان دار میری آہ سی ڈر — تیر یہہ وہ ہی جو خطا نکری
ہم بہی اوصاف اُس دہن کے لکہین — تنکی اپنا جو حوصلا نکری
وہ تقاضا را جو آئین مسجد مین — کوئی اپنی نماز ادا نکری
کیا کرین شکوہ جفائی فلک — عمر اپنی ہی جب وفا نکری
وہ جو بی پردہ آئین محفل مین — پہر کوئی قصد انزوا نکری
ہم ترا نام تک نہ لین اے شیخ — ق — حد سی اپنی کوئی بڑہا نکری

جسکو اللہ نی سمجھہ دی ہی
اتقا پردہ اتکا نہ کری

وہ بلی نی سلوک مجھہ سی کیا
کام ایسا کوئی بلا نکری

ای تو آن بان والا ہون
مین خوشامد کرون خدا نکری

جب یہہ ٹھیری حضور تم ہو غفور
کون ایسا ہی جو خطا نکری

دل کو خالی کیا کرین ہم بھی
زلف کان انکی جو بھرا نکری

قدم یار پر جو رکھدون سر
در دسریہ بھی ہوا نکری

تم جو بیٹھی رہو بغل مین جان
در و دل مین کبھو اٹھا نکری

جب حجاب تعینات اٹھہ جائین
یار ہمسی کبھی چھپا نکری

پاس آ بیٹھتا ہی انکی رقیب
پھر کوئی امتیاز اپنا نکری

دیکھکر آئینہ کو شرم آئی
اتنی بھی آدمی حیا نکری

منہ کی کھائیگا ایکدن اسی فیض
آئینہ انکی منہ چڑھا نکری

اون کی اگر دہان و کمر کا پتا ملی
ہستی مین بھی عدم کا ہمین راستا ملی

جینی کا ہمکو لطف ملی کچھہ مزا ملی
بوسہ جو آپ کی لب پر شور کا ملی

گھر مین خدا کی جب وہ بت خوش ادا ملی
پیشک مجھے ثواب نماز قضا ملی

لکھتا ہی یون تو ہر کوئی وصف اہل یار
کچھ ہم بھی لکھین تنگ اگر قافیا ملی

راحت نہو جو عشق مین تو رنج ہی سہی
گیسو ملی ملی نہ ملی اژدھا ملی

پرچک سی اُسکی یارنی لاکھون کئی ہین خون
پیسونگا خوب ہی جو کسیدن خا ملی

منت کبھی اٹھائی نہ مین نی مسیح کی
جو جو مرض ملی وہ مجھی لا دوا ملی

الٹی کبیر کی مری قسمت ہی اندنون
یوسف کی جست وجو کرون ٹہیریا ملی

حاضر ہون اب بھی دینی کو مین نقد جان تلک
گون کامری جو کوئی کہین دلربا ملی

سمجھی اسی مشجر و کمخواب ہر گدا
بی مانگی آسمان سی اگر چیتھڑا ملی

جانا یہ مین نی اوج پہ میری ستارہی ہین
جس رات چاند گنج مین وہ مہ لقا ملی

میٹھا کرونگا مین بھی اُسی روز منہ ترا
ای برہمن جو وہ بت شیرین ادا ملی

وہ پھول وہ چڑھا جو گئی آگ گور پر
مجھکو مزار مین چمن دلکشا ملی

آغاز خط سبز ہوا پشت لب پہ فیضؔ
مدت کی بعد خضر مسیحا سی آملی

جب یہہ ٹھیری کہ ایک ہستی ہی
بت پرستی بھی حق پرستی ہی

زلف کی یہ دراز دستی ہی
مشکین سودائیون کی مستی ہی

عرش اور فرش کی جو بستی ہی — وہ ہماری ہی دم سی بستی ہی

ہم وہ مکیش ہین فصل بارش مین — بدلی پانی کی می برستی ہی

ای ہوس ہو خاک گر تجھکو — ہوس کیمیای ہستی ہی

کیا کہون بادیۂ الست کا حال — بھری اسمین بلا کی مستی ہی

گبر و مومن عبث جھگڑتی ہین — ہی جو ہستی اوسکی ہستی ہی

کیا کرون جا کی ہجر مین لب بحر — سانپ بن بن کی موج ڈستی ہی

رحم ہی شرط ای حرارت عشق — جان تن مین پڑی بہلستی ہی

جب سی مطرب پسر کی عاشق ہین — خلق آوازی ہمیہ کستی ہی

چشم ترسی نکلتی ہین شعلی — ابر سی آگ یہ برستی ہی

کام فیصل ہی شیخ و واعظ کا — تیغ ابرو دو باگاکستی ہی

آپ کو بت خدا سمجھتی ہین — بادۂ حسن کی یہہ مستی ہی

کشت امید خاکساردن کی — بوند بوند آب کو ترستی ہی

کہیں سرسبز کسطرح سی ہو — خاک افلاک سی برستی ہی

پھر نکالی جنون نی پیٹ سی ہمارن — پھر ہماری قبا بکستی ہی

جب سی منڈھوا یا تمنی سہرہ خط — اجڑی ہندوستان کی بستی ہی

آسمان پر یہی ہی غم و شادی — ابر رو تا ہی برق ہنستی ہی
ذکر سی اسکی یار ڈرتی ہین — کیا ڈرا نی عدم کی بستی ہی
ہی شراب طہور جسکا نام — ق ایک ہی بہا و منہگی سستی ہی

فیض اس میکدہ مین وحدت کی
ہم ہین اور بیخودی ہی سستی ہی

جو ذکر سی دہن و لب کی ای صبا ہوتی — چمن سی غنچہ و گل یک قلم ہوا ہوتی
فراق مین بہی نہ منت کش قضا ہوتی — اداسی آپ جو آتی تو ہم ادا ہوتی
نفاق و کفر مین انسان مبتلا ہوتی — ہزارون دین بگڑتی جو بت خدا ہوتی
کہلا نہ عقدہ گیسوی عنبرین ورنہ — جہان کی ٹہوکرون مین نافۂ خطا ہوتی
رہا کدر نہ ہوا صاف دل کا آئینہ — قسم خدا کی تو ہم خدا نما ہوتی
اسیر دام مین عنقای مغربی ہوتا — کمر تلک جو رسا گیسوی دوتا ہوتی
ہماری بخت سیہ دیکہکر وہ کہتی ہین — سیاہ ایسی نہین گیسوی رسا ہوتی
جو دیتی وہ لب پرشور کی ہمین بوسی — تو کس مزہ سی حقوق نمک ادا ہوتی
خدا نی منہ نہ دکہایا ہمین جدا ایکا — وگرنہ جسم کی اعضا جدا جدا ہوتی
مزا بتاتی جنون کی دراز دستی کو — جو اختیار مین اپنی بہی دست و پا ہوتی

کچھہ اعتبار نہین قول و فعل کا انکی
بتان دہر کی وعدی نہین وفا ہوتی

بھلا ہوا جو رہی بت کی بت شوالی مین
غضب ہی توٹتا ہمپر جو یہہ خدا ہوتی

وہ موہنی ہی مرا غنچہ لب اگر آتا
چمن مین سبزہ بیگانہ آشنا ہوتی

رقیب کو جو ہوا دار پر بٹھاتی آپ
دسون حواس ہوا خواہ کی ہوا ہوتی

مقیم خمکدہ ہوتی تو کچھہ گناہ نہ تھا ق تمام بادہ پرستون کی مقتدا ہوتی

ادا نماز بھر کیف اپنی ہو جاتی
مہ صیام کی روزی مگر قضا ہوتی

تمہاری زلف بہی وہ کالکا بہوانی ہی
جو پوجتی اُسی ہندو تو دیوتا ہوتی

جو ہوتی قبضۂ قاتل مین تیغ عجب سے
شہید لاکہون ہی سادات بارہا ہوتی

نہ الجہی رہتی اگر گیسوی پریشان مین
تمہاری زلف سی آشفتہ ہم سوا ہوتی

نہ آئی محفل رندان بادہ کش مین کبہی
مرید پیر خرابات پارسا ہوتی

جو عاشق انکی خط و لب کے فیض ہوتی آپ
مسیح و خضر ہماری بہی آشنا ہوتی

بیٹہین گی اُس کمر کو بغل مین لئی ہوی
اختر بنینگی داغ جگر کی دئی ہوی

دوزخ کدہر بہشت کہان کیا ہی واہیات
اعمال آگی آئی ہین اپنی کئی ہوی

ہم بہی خیال یار مین جاتی ہین گاہ گاہ
پہرتی ہین جیسی خواب مین مردی جئی ہوی

جب دیکھتی ہین روپ نیا ہمیں ہی نیا — معشوق آپ کیا ہی کھڑو پئی ہوی
میدان عشق مین وہ رپڑ ہی کہ الحذر — یہان اچھی اچھی سنگری ہی ٹھٹھر جیتی ہوی
حالت ہی اضطرار کی ہوکی ہین دید کی — پتلی ہین در پر انکی ڈہی ہم دیتی ہی
پروا نہین ہی کچھ ہمین شمع چراغ کی — کنج لحد مین داغ جگر کی دیئی ہوی
پہرنی ہین خاک چھانتی گلیون مین صبح وشام — عاشق تو کا ہی کو ہوی ہم نیا رتی ہی
اتنی سکت کہان ہی مرنقد دل وہ لین — بوسی تو مجھسی لی نہین سکتی دیئی ہوی
ارشاد ہو تو عرض کرین حال چاک دل — کبتک رہین حضور مین ہم منہ سیئی ہوی
ای محتسب نماز نہین فرض اسی جہت — پلٹا دیئی انہون نی مصلی لیتی ہی
الا تقربوا الصلوٰۃ پہ سنوتکا ہی عمل — دن رات میکدہ مین پڑی ہین پیئی ہوی

ق

توڑی خدا سی جوڑی تو لنسی پہنچ آفیض
بیٹھی ہوی ہین دیر مین ٹیکا دیئی ہوی

کچھ اور ہی دلمین وہان ٹہنی ہی — یہان جان پر اپنی آبنی ہی
دیکھا جو کوی ہوا وہ بند ہوا — منہ یار کا اپنی موہنی ہی
مین کشتہ سوزن مژہ ہون — مرقد کا غلاف سوزنی ہی
منڈوا ئو نہ خط روی روشن — چیٹی ہیہماری درسنی ہی

گالی مجھی دو نہ زرگری مین | چھاتی مری جشتری بنی ہی

شرح مجھہ سی ہین کوری کوری معشوق
بدلی ہوی فیض کمپنی ہی

ہاتھہ اغنیا کی آگی نہ مولا پسایئی | دنیا کی کاروبار پہ پا پوش ماریئی
تعزیر کی لئی نہ کسیکو پکاریئی | زلفونکا چور ہون مجھی کوڑی ہی ماریئی
دیتی نہین جواب خدا جانی ہین کہان | یاران رفتگان کو کہانتک پکاریئی
بیکار قیب سی کبھی ہوگا نہ ایک بال | زلفون کو میری قتل پہ سرکار بھیجئے
تلوار تولتی ہوی پھرتی ہو کس لئی | یہان کام ہوچکا ہی گہر اپنی سدھاریئی
کیسی بہار آئی پی مشت زر کہین | گل کی روش چمن مین نہ دامن پسایئے
ذکر آتی ہی ہلال کا جھنجلا کی بول اٹھی | پاپوش کی انی پہ مہ نو کو واریئی
کہتی ہین جسکو عشق وہ جن ہی پڑا ہوا | شیشہ مین اسی پری اسی کیونکر اتاریئی
اسی قیس کچھہ نطول سی ہوگا نہ فایدہ | آئی ہی دلپہ چوٹ اسی اشکو نسی ہاریئی
معلوم علم غیب ہی اللہ کو حضور | ق | ہم عاشقون کی سامنی گپ شپ نماریئی
چاٹ احمقون کو دیکھیئی حور و قصور کی | شیخی ہماری آگی نجھوٹی بگھاریئی
نقصان مال ہوی کہ نقصان جان ہو | جو ہو سو ہو پہ عشق مین ہمت نہ ہاریئی

بگڑی کہ سد ہری کوئی بلا سی جناب کے
گیسو بکھر چلی ہین انہین کو سنوا رئی

چڑھتا ہی منہ پہ یار کی کیا دھوپ ہے آتا ہی دل مین آئینہ کی منہ پہ مارئی

یا پیر چلیئی اب تو بکھن پور کو ضرور دم آپ ہی کا مار رہی ہین مدارئی

جوبن کی خیر دیجیئی اک بوسہ فیض کو
حاتم کی گور پر ہو کہ دولات مارئی

بزم سخن مین اپنی جب اغیار آگئی
چپکی ہی اُنکی چھوٹ گئی سٹ پٹا گئی

از خود حرم گئی نہ کبھی ہم گیا گئی
بندہ تھی عشق کی وہ جہان لیگیا گئی

شطرنج اُنسی کھیلی کوئی کس بساط پر
مہری کر مٹی کڑی وہ کئی بار آگئی

عقرب نی ڈنک ڈالدیا پیش ہر مژہ
کالی ہی دیکھہ گیسوؤن کو دم بگئی

ای وصل یار اب تو ترحم ضرور ہی
درد و غم فراق مری جان کھا گئی

دکھلاتی ہم سینہ مجروح کی بہار
کترا کی ہم سی اور ہی وہ راستا گئی

بوٹا سا اُسکا قد ہی مگر ہین بکھیڑئی
جب آکی پٹھی بزم مین فتنی اُٹھا گئی

پانی سی پتلی ہو گئی چھالی سحاب کی
رد نی پہ ہم جب آگئی دریا بھا گئی

دل کو خال تہ زلف پھر ہوا
پھر پوچھی کو ہند مین ہم کا لگا گئی

پوچھا جو ہمنی صنعت تعطیل کا بیان
فقری وہ بی نقطہ کئی ہمکو سنا گئی

جانا یہ ہمنی آب بقا کو لگائی آگ
ہونٹون پہ وہ جو پانکا لاکھا جما گئی

آیا جو زیر خاک خیال شہنشہی
مرقد کی گرد گہوم کی صد ہا پما گئی

سو کھا ہمین اڑاتی ہین جو دمبدم حضو
اغیار کی دمون مین مگر آپ آگئی

معراج ہمکو ہجرۂ مہ طلعتان ہی فیض
نالی شب فراق مین فوق السما گئی

رہا جو ٹوہ مین برسون خدا کی
بہت چوکا بڑی مین نی خطا کی

مری آنکی ہوئین جب چار انکہین
ق حقیقت کہل گئی ما و شما کی

تماشا پتلیون کا مین نی دیکہا
نظر سب اگئی قدرت خدا کی

جو دیکہا دیدۂ حق بین ہی ہر سو
ہوی آئینہ معنی اینما کی

وجود غیر ہی صرف اعتبار ہے
جو ہستی ہی وہ ہی ہستی خدا کی

رہا کو سون خدا سی دور فسون
نکی مین نی تلاش اپنی خطا کی

نہین ہی غیر حق موجود کوئی
ق قسم مین کہا کی کہتا ہون خدا کی

سنی ہی جیسی چڑیا کی کہانی
حکایت بہی ہی ویسی ہا سوا کی

گیا ایمان و دل عشق بتا مین
ق چہٹا کعبہ محبت مین گیا کی

خدا کی گہر مین بت آنی لگی یاد
ہوا کعبہ مین آنی دار کا کی

بلی کہکر بلا مین پھنس گئی ہم
نہ سوجھی ابتدا مین انتہا کی

مری آنکھونسی کر نظارہ ای فیض
ہر اک صورت مین ہین معنی خدا کی

ہر برہمن اسکو مانتا ہی
سرکار کی زلف کا لکھا ہی

دنرات بتونکا جمگھٹا ہی
دل گھر ہی خدا کا یا گیا ہی

یا پیر جو کوئی بالکا ہے
زلفون ہی کی گہر کا مانگتا ہی

ارباب سیر فی بہی لکھا ہی
رخ آپکا روضۃ الصفا ہی

ہر روز ہی دہیان گیسوؤنکا
دنکو مری گہر مین رتجگا ہی

ہم آپ کی زلف عنبرین کو
گر مشک ختن کہین خطا ہی

جاتا ہی وہ غنچہ لب چمن مین
کچہہ نازہ شگوفہ پہولتا ہی

رکہی گا مجہی دمون مین کب تک
دم ناک مین یار آرہا ہی

ناصح کی سنی نکوئی گپ شپ
بی گہر طوطی یہہ بولتا ہی

منہ پر سی ہمین اُتار دیگا
ہتی پہ وہ غیر کی چڑہا ہی

مستونکا نہین ہی پاس اُسی کچہہ
سر و اعظ شہر کا پھرا ہی

جینا ہی تنگل رہا ہی مجہکو
گیسو ہی ترا کہ اژدہا ہے

عاشق قامت پہ دلربا کی ق گر شیخ حرم نہین ہوا ہی
پہر کس لئی ہر نماز کی وقت قامت قامت پکارتا ہی
کعبہ کو چلین گی شیخ پہر ہم دل اتو بتون پر آگیا ہی
آغاز مین کر لحاظ انجام آگی آنا دیا لیا ہی

درویش نہین غنی ہون اے فیضی
سب کچھہ اللہ نے دیا ہی

جلوہ یار تا مکرر ہے ہر تجلی برنگ دیگر ہی
فہم مین آئی کب وہ ذات محیط عقل کی دایرہ سی باہر ہی
کر نہ قصر بلند کی فکر آج کل یہہ سب خاک کی برابر ہی
شرکت شیخ و برہمن کر ترک ق طوف دل کر کہ حج اکبر ہی
یار کی جستجو کر اپنی مین دیر و کعبہ مین خاک پھرتی ہی
تا کجا ذکر و فکر شغل اشغال دید و اوید یار بہتر ہی
جان میری جو ہی وہ تیری جان دل جو میرا ہی وہ ترا گھر ہی
یون تو اشیا ہین سب مظاہر حق لیک انسان کچھہ اور مظہر ہی

دید سی ان بتون کی حاصل کمال

فیضؔ اپنی نظر خدا پر ہی

زلف کا جب خیال آتا ہی — سانپ چھاتی پہ کھیل جاتا ہی
پھر گہر وندا کوئی بناتا ہی — پھر ہمین خاک مین ملاتا ہی
بنکرا جگر ستون ڈراتا ہی — گہر شب غم مین کاٹی کھاتا ہی
ہین ہوا خواہ جب سی غیر اُسکی — باد کا رخ ہمین بتاتا ہی
ہین وہ جب سی سوار توسن حسن — جی ہمارا بھی گدگداتا ہی
جبسی اُنکا لقب ہی غنچہ ہمن — غنچہ پہولا نہین سماتا ہی
لاکھون ہی خون آجکل ہونگی — لب پہ لاکھا وہ پھر جماتا ہی
نہ کرو ذکر مار گیسو کا — سنبل باغ زہر کھاتا ہی
ہی وہ دمباز فیلسوف جہان — کب ہماری دمون مین آتا ہی
لیچکی دل تو کوڑیونکی مول — جان بھی لی ہی لو یہہ کھاتا ہی
جسنی دانتو نپر انکی رکھا دنت — عمر بھر ہونٹ وہ چباتا ہی
دن کو ہوتا ہی خلق مین اہیر — منہ کو زلفون مین وہ چھپاتا ہی
دومٹا داغ عشق پیر مین — کون دن کو دیا جلاتا ہی
کل سی اسکو پتنگ کا ہی شوق — آج ٹکڑی مری اڑاتا ہی

سیکڑون ہمت کہنڈی ہین یاد اسکو
کب ہماری وہ ہاتھہ آتا ہی

سر مین سودا ہوا ہی گیسو کا
پھر کوئی سانپ سونگھہ جاتا ہی

مُنہ پہ چڑہتا ہی بادہ خوارونکی
واعظ شہر مُنہ کی کھاتا ہی

اس سینجی سرا مین سب ہین رفیق
گور مین کون ساتھہ جاتا ہی

ہی وہ بی دست و پا کا بہی رزاق
سچ ہی اجگر کا رام داتا ہی

آئینہ انکی مُنہ چڑہا ہی مگر
اک نہ اک روز مُنہ کی کھاتا ہی

کون کسکا ہی مر گئی جب آپ
جب نلک دم ہی رشتہ ناتا ہی

چشم مخمور کا قتیل ہون فیضؔ ق
جب زیارت کو ساقی آتا ہی

چادر گل کی بدلی تربت پر
پھول کی بوتلین چڑہاتا ہی

کیون نہ جہک کر ملون مینخوار رونسی
بندگی ہی مجہی کلوار رونسی

راہ رکہنی ہی اگر یار رون سی
نملا کیجئی اغیار رونسی

شب فرقت مین فلک ہی تنور
تاری کچہہ کم نہین انگار رونسی

پھر کبہی نام نہ لون ابرو کا
مکڑی کر ڈالی تلوار رونسی

حسن مین بیس ہو تم یا دہ ہی
پوچہو یوسف کی خریدار رونسی

مجھکو گھیری رہی ہر چند مگر
غم غلط ہو نہ سکا یارون سی

شب تصور جو بندہا افشا نکا
انکھین لڑتی ہی رہین تارونسی

موت پاس انکی پھٹکتی ہی نہین
ڈرتی ہی آپ کی بیمارونسی

رنج جو جو ہین مجھی چار پھر
ق کیا کرون انکا بیان یارونسی

عشوہ و ناز و کرشمہ غمزہ
ناک مین دم ہی انہین چارونسی

خط لب پر مجھی پہلتی سوجھی
مورین لپٹی ہین شکر پارونسی

کیچی کنگھی سی آراستہ زلف
چیریئی سیکڑون سر آرونسی

واعظون کی نہ سنین گی باتین
کام کیا ہمکو ریاکارون سی

دیکھتی ہی رخ صاف انکا فیض
لگ رہی آئینہ دیوارونسی

دو عالم مین وہ خود نما ایک ہے
نہین جھوٹ اسمین خدا ایک ہے

شب ہجر کا لی بلا ایک ہے
تری کاکل اور کا لکا ایک ہے

مصلی ہزارون ہی مرتی ہین روز
ادا آپ کی اور قضا ایک ہے

کیا کشتہ سیمین برون نی مجھی
مری خاک اور کیمیا ایک ہے

موحد ہون مین وحدہ ہی گو مرے
مری پاس سب ماسوا ایک ہے

جسی چشم حق مین نہین حق نی دیکھی — اسی آئینہ اور تو ایک ہے
یہ کہتی ہی دیوار اس شاہ کی — مرا سایہ ظل ہما ایک ہے
بحمد اللہ کہتی ہین کا ہن سبھی — ستارہ مرا آپکا ایک ہے
نہ اتنا ابھر چلیئی جوبن پر آپ — زمانی مین یک سی سوا ایک ہے
بہت خاک چہانی کھلا جب یہ گل — تہ خاک شاہ و گدا ایک ہے
نہین نسبت اسفل کو اعلیٰ کی ساتھہ — کہان سحر اور معجزا ایک ہے
جو پیچ اسمین ہین اسمین ہی ہین پیچ — مری آہ زلف دوتا ایک ہے
لگی رہنی شام و سحر کعبہ رو — گہرا اپنا مقام صفا ایک ہے
کف دست و پا کو لگا دیکھیئی — مرا خون رنگ حنا ایک ہے
شب و روز کہتی ہین خورشید و ماہ — رخ و زلف صبح و مسا ایک ہے
تصور مین ہی جیسی جعد آپ کی — پڑی پیچ اپنی بلا ایک ہے
بہت عشق گیسو مین ہی اختلاف — غنی ایک ہی مانگتا ایک ہے
برابر کیا خاک کی عشق نی — مرا نقشہ اور نقش پا ایک ہے
گہرا اس بت کا ہی آسمان جمال — خط کہکشان کردہنا ایک ہے
کرون وصف کیا ابرو و زلف کا — دو عقرب مین اور اژدہا ایک ہے

کہتی متحان ہمنی مرمر کی فیض
لب یار آب بقا ایک ہی

ہر شان مین شان کبریا ہی
وہ آپ ہی کون ماسوا ہی
ہر سمت مین جلوہ گر خدا ہی
یہ شان نزول اینما ہی
واقف ہی نہین ہی کبر و مین
ہر شی مین ظہور ذات کا ہی
گویا شنوا نہین ہی کوئی
سنتا ہی وہ آپ بولتا ہی
موصوف ہر اک صفت سی ہی وہ
ہی درد کہین کہین دوا ہی
موجود وہی ہی سچ ہی بی شبہ
جہوٹا یہہ تمام پکہنا ہی

کرتی ہین نظر جدہر ہم ای فیض
آنکہون مین وہی سما رہا ہی

زلف والون نی مجہکو مارا ہی
مٹی مرقد کی مشک سا ہی
مہربان شب سی ماہ پارا ہی
اوج پر بخت کا ستارا ہی
پہبیان منہ پر انکی ہوتی ہین
چاند عارض ہی خال تارا ہی
کوئی سودائی زلف کا آیا
غل ہی بازار مین پکارا ہی
ہر مژہ الیہ مارا جاتی ہی
ابروون کا یہی اشارا ہی

نہ چڑہا منہ پر اپنی کوئی رقیب
جب ہی گہر ہین انکھین اُتارہی

انکی نزدیک مین پہونچ نہ سکا
ق
دور ہی سی رہا نظارا ہی

کس طرح نامہ پہنچی جا کوئی
وہان کسیکا نہین گذارا ہی

بخدا کشتۂ بتان ہو نہین
سنگ تربت کا سنگ خارا ہی

ملک الموت پر نہین کچہہ دوس
بی اجل مجہکو اُسنی مارا ہی

دانت کہٹی ہلال کی بہی ہوی
نہین ابرو ترا کتارا ہی

پستی ہمپہ جیسی دانت ہین وہ
چل رہا سر پر اپنی آرا ہی

مین نی دیکہی ہین آپ کی انکھین
شیر آگی مری چکارا ہی

رو برو تیری ای مہ پیمہر
چودہوین شب کا چاند تارا ہی

ذکر ہی حلم و فضل کا شب و روز
گہر ہمارا ہی یا بخارا ہی

قایل وحدۃ الوجود ہو نہین
رنج و راحت مجہی گوارا ہی

ہی عبث اسکی توڑ جوڑ کی فکر
ق
اس نی ہر ملبوس کو مارا ہی

ہوس کیمیا نکر اس مین
جان کا مالکا خسارا ہی

ہاتہہ آتی نہین ہی ای ناداں
پکی پیسی یہہ خام پارا ہی

ایک بوسہ لبونکا فیض کو دو

بس یہی حسن کا اُتارا ہی

دیکھی جو شکل اس بت مانوس کے
بگڑی ہیئت صاف جالینوس کے

دست و پا ٹھنڈی مسیحا کی ہوئی
نبض جو دیکھی تری مایوس کے

گبر و مومن کو سنا دیتا ہوں میں
ہی اذان مجھکو صدا ناقوس کے

رنج شہائی کہیں ہمکو نہیں
ساتھ ہی حسرت دل مایوس کے

جو مسافر آگیا مارا گیا
منزل دنیا ہی جانی اس کے

کی جو دیر اُسنی خدا جانی وہاں
گذری کیا کیا جانپر جاسوس کے

وہ مجھی بوسہ نہیں دیتی جو آج
دیکھی صورت میں نی کس کنجوس کے

جب قدم رکھا دیار عشق میں
کس کو پروا ننگ اور ناموس کے

کرتی جالی لوٹ کی پہنیں نہ آپ
پہتیاں ہوتی ہیں جالینوس کے

ہو گا یوسفؑ کا گمان یعقوبؑ کو
وہ جو بو سونگھیں تری ملبوس کے

ہو گئی مٹی ہماری بہی خراب
آرزو میں آپ کی پابوس کی

فیض بوسہ خال کا اُنکی نہ لو
صاف پہتی ہو گی مکھی چوس کی

وصف گیسو کا اور کیا کیجئی
دام اقبال کہا کیجئی

حال جعف العلم ہو یدا ہی — کس سی تقدیر کا گلا کیجی
مرض عشق سی ہی ناک مین دم — ق — کب تلک منت شفا کیجی
اسی طبیبو خدا پہ چھوڑ بھی دو — اب ہماری نہ کچھ دوا کیجی
انکی دل مین اثر نہین کرتی — تا کجا نالی اسی درا کیجی
چھیڑ کر خال عارض لب کو — بی نقط یار کی سنا کیجی
پیری آئی گئی جوانی بھی — جیمین ہی چندی اتقا کیجی
نقش دیوار بن کی بیٹھہ رہین — پوچھتی کیا ہو مجھہ سی کیا کیجی
اور ہی رنگ کا زمانہ ہی — اپنی پرچا مین سی ڈرا کیجی
دیروالی تو ہو چکی ہین ادا — چلئی مسجد مین بہی ادا کیجی
دین بدل ہجر کو جو وصل سی دم — دل مین ہی چند کو ہما کیجی
ہین طرفدار مدعی کی جب آپ — کس سی اظہار مدعا کیجی
اپکا نام ہی رحیم و غفور — عفو بندی کی بھی خطا کیجی
ابھی آتی ہی صورت انکی نظر — دل کی آئینہ کو صفا کیجی
مین کسیکو نہ دیکھنی دونگا — آپ آنکھون ہی مین رہا کیجی
خلق روتی ہی بجلی گرتی ہی — آپ موقع ہی سی ہنسا کیجی

گر بگڑتی ہین وہ بگڑنی دو
کچھہ بن آتی نہین ہی کیا کیجی

رمضان جب تلک ہین یہان فیض
ق
آپ میخانی مین رہا کیجی

ہی می ناب یہی وضو کی لئی
پیچگا نہ نماز ادا کیجی

ہی یہی اشتہار پیر مغان
تیسون روزی مگر قضا کیجی

گم کردہ کاروان کی لئی رہنما نبی
اچھا ہوا جو ضعف سی ہم نقش پا نبی

کیا عرض کیجی حضرت انسان کیا نبی
بگڑی تو بت نبی جو نبی تو خدا نبی

ہم بھی وہ بادشاہ سعادت سیاہ ہین
سائمین اپنی چند گر آئی ہما نبی

لکھی ہزارون زلف مسلسل کو یاد مین
دیکھی جگت گرو تو ابھی با لکا نبی

طوفان حادثات سی کیا ڈر ہی ای تو
جب نا خدا جہاز کا اپنی خدا نبی

مروی کی سعی سی نہین ای شیخ کچھہ حصول
جب تک نہ راہ کعبہ دل کی صفا نبی

اللہ فی سلیقہ عطا وہ کیا ہی آج
پاس اپنی آئی جو کوئی بگڑا ہوا نبی

باندہی ہی کعبہ رو نی کمر قتل پر مگر
ڈر ہی کہین نہ صحن حرم کربلا نبی

رکہتا ہون دوست کا کل پیچان پاکبو
کچھہ غم نہین جو دشمن جان کا لگا نبی

معمار لم یزل سی یہ ہی عرض بعد مرگ
مٹی سی میری یار کی خلوت سرا نبی

دیوانی ہم بھی ہوتی ہین لیکن یہ شرط ہی
وہ پنجہ ہون مجھکو نہین آجتک خبر
دست دعا اُٹھاتی ہین لوگ انکو دیکھکر
کس طرح بوسہ گیسوئے کاکلون خضر جب
انکی خطا نہین یہ سکندر کا ہی قصور
دن رات پیستی ہی رہا کرتی ہین مہین
اقلیم ہند ہی نہین اجڑی بسی ہوئی
صحت ہو کس طرح سی حصول ای مسیح وقت
اٹکھیلیون کی چال سی ہرگز نہ باز آ

زلف مسلسل آپ کی زنجیر پا بنی
کس کام کی لئی یہ مری دست و پا بنی
ابرو جناب آپ کی طاق دعا بنی
ہر مو سپولیا بنی زلف اژدہا بنی
آئینہ دیکھہ دیکھہ کی وہ خود نما بنی
معشوق تو بنی نہین آپ آسیا بنی
بگڑی ہزارون شہر جو بحت السما بنی
ہو جا سی زہر میری لئی جو دوا بنی
تیری بلا سی یار کوئی بگڑی یا بنی

لیتی نہین ہین نام بھی اب میکدہ کا فیض
بوڑھی ہوی شباب گیا پارسا بنی

مژگان کا اُسکی نام نہ تو بار بار لی
بی آب تیغ تیری کمر مین ہی او میان
وال اُسکی آگی رندون کی گلتی نہین کبھی
نذرین چڑھاؤن گا شہدا کی مزار پر

ایسا نہو چھری کوئی پہلو مین مار لی
اس تشنہ لب کی قتل کو بوسہ کی کٹار لی
شیخ اپنی گہر مین پٹھہ کی شیخی کبھار لی
قاتل جو بار سر میری سر ہی اُتار لی

اس ناتوان سی کشمکش ای شانہ کیا ضرر
تجھری ہی زلف پہلی تو اسکو سنوار لی

دینا ہون مفت وقت نہین مول تول کا
لالی کی بدلی وہ جو دل داغدار لی

منظور اسکو ہون جو کبھی موتی سوتی
ہنگام گریہ مجھہ سی وہ گھر آبدار لی

رندون کی جگھٹی ہین چلی ہین جناب شیخ
ایسا نہو عمامہ کوئی پھر اُتار لی

مردار کوئی جنس دل مردہ ہی نہین
سید ہی مول لی نہ جسی یہان چمار لی

کہہ دو نہو جو پاس اس ابرو کمان کی
دو چار تیر نالی کی ہمسی اُدھار لی

آجائین پھر قدم سی دیار وجود مین
یاران رفتہ کو جو کبھی وہ پکار لی

جو عاشق آئی معرکہ حسن و عشق مین
ابرو سی بڑہ کی زلف اسی پہلی مار لی

گر شوق ہو ستار کا بزم نشاط مین
سستی وہ آج آنسوؤن کی تہنی تار لی

تیر و کمان ضرور نہین اسکو چاہی جب
تیر نظر سی طائر سدرہ کو مار لی

کرتا نہین ہی سچی کہی واعظ ایک بات
جب تک وہ چار لوگون مین کپ شپ نہ مار لی

یہ اشتہار حسن ہی خون اُسکا ہی مباح
جو کوئی نام خنجر ابرو سی یار لی

فرہاد ایک حساب سی دس اور بیس مین آج
بتیس بوسہ لب شیرین یار لی

شیطان سر پہ کل سی چڑہا محتسب کے پھر
ای فیضی گھر مین اپنی شراب آج اُتار لی

مشتعل اپنا تن محرور ہی — آہ آتش بار برق طور ہی
سر سی پا تک وہ پریوش حور ہی — دیکھی جسکو دیکھنا منظور ہی
متفق اس بات پر ہین جن و انس — وہ پری رشک بہشتی حور ہی
جو کوئی آیا خدا سی پھر گیا — ان بتون کی شہر کا دستور ہی
آپ ہین مختار جو چاہین کہین — ق بندہ درگاہ حد مجبور ہی
فاعل ہر خیر و شر ہین آپ ہی — عرض کرنا یہہ ادب سی دور ہی
رکھہ ترقی و تنزل کا خیال — پای عالم مین سر فغفور ہی
ہی پس مردن بہی یاد روی یار — قبر مین روشن چراغ طور ہی
دیکھیئی اعجاز چشم مست یار — محتسب بہی اب نشا مین چور ہی

منحصر کب ایک پر ہی یہ لقب
فیض حسنی حق کھا منصور ہی

حسن عکس روی روشن دیکھیئی — دیکھیئی سو بار درپن دیکھیئی
آئینہ مین اپنا جوبن دیکھیئی — دیکھیئی ای مشفق من دیکھیئی
کل کی اچکن کا بہت پہکا ہی رنگ — آپ نرگس اپنی چیکن دیکھیئی
جب تڑپتا ہون تو فرماتی ہی — ہی کہو تو یہ بہی لوٹن دیکھیئی

آج انھون نی ایک ہی بوسہ دیا
کرتی ہین کل کیا معین دیکھیی

کیا کہون ای جانہ یو حال تن
ہوگیا ہی تار دامن دیکھیی

انکھین کس کس کی نکلوا تا ہی آج
یار کی بدلی ہی چتون دیکھیی

دیکھکر رندون کو حیلتی ہین مدام
ہین یہ واعظ کیا جلی تن دیکھیی

ٹکی رندون کی کبھی جنی نہ تھی
سلیخ کا نکلا پلیتہن دیکھیی

نقد دل کہو فی نذر دیجی اکدن
انکسی مین لیتا ہون نا دن دیکھیی

بی نقاب آئی جو تم ای شوخ باغ
ہوگیا فق رنگ گلشن دیکھیی

پیچ مین زلفون کی ہم بہا گئی
کس طرح سلجھی یہ الجھن دیکھیی

اس مسی مالیدہ لب کی شوخ سی
اوڑ چلا ہی رنگ سوسن دیکھیی

پاون پوجی دوستی کی آپ کی
ہوگئی ہین دوست دشمن دیکھیی

خال رخ کا وصف کیا کرتی ہین پات
ہی کھان اس تل مین روغن دیکھیی

وہ گلا کاٹی کہ پھانسی دی مگر
ساقی قاتل کی گردن دیکھیی

منہ کو بالون مین چھپا کر کہتی ہین
زیر شب ہی روز روشن دیکھیی

فیض لی سہوا پاس قد یار
قافیہ باندہا ہی قد غن دیکھیی

مرضی جو ہو سی ساقی گردون جناب کے
کعبہ مین ہم اتاریں گے بہٹی شراب کے

کعبہ مین یاد آسی جو صہبای ناب کی
لون زمزمی کو بیچ کی بوتل شراب کے

اعراب خط و خال ہین قرآن کی قسم
ساقی کی رخ پہ پہبتی ہی ام الکتاب کے

ہم وہ قمقمیل مست ہین زہد پہ بادہ نوش
گل کی عوض چڑہاتی ہین بوتل شراب کے

آتا ہی بحر پر خم ابر دکا حباب خیال
تلوار بن کی کاٹتی ہی موج آب کے

عمامہ والونکا کوئی پوچہی نہ ہمسی حال
سر پر اٹھای پھرتی ہین گٹہری حذاب کے

شیخ حرم سی پوچہیئی می ہی اگر حرام
کہرین بہشت مین ہین وان کیون شراب کے

ہم پیتی ہین جو بادہ اگر وہ پیین کبھو
جاتی رہی گی عقل ہر اک شیخ و شاب کے

کوٹہی پہ راتدن نہ چڑہ ای رشک مہر و ماہ
صورت اتر رہی ہی مہ و آفتاب کے

وہ زور عشق ماہ رخان تن مین ہی مری
چٹکی سی جیسے ناہون سپر آفتاب کے

رندان بادہ نوش کی محفل مین آئی گر
جہڑ جای شیخی شیخ مشیخت مآب کے

اچہا ہوا جو آگئی تو حبلدای اجل
مدت سی ہم بہی فکر مین تہی پا تراب کے

ساقی جو حکم دی تو شب ماہتاب مین
کہینچین گی چاندنی مین شراب آفتاب کے

نم آسمان حسن ہو باندہا کرو جناب
ق شمشیر ماہ نو کی سپر آفتاب کے

ہرگز نہ باندہیگی سپر و تیغ آہنی
خدمت مین اور عرض کرین کیا جناب کے

واعظ کی ہوا آہی کہین عاقبت خراب
اس دیندار نی مری دنیا خراب کے

جبسی امام میکدہ پیر مغان ہوا
ہی ساغر وضو مجھی بوتل شراب کے

جب تک نہوگا نقطۂ موہوم منقسم
امید اُس دہن سی نہین ہی جواب کے

عاشق ہین کفر و دین سی نہین راستہ کہی
پوچھو نہ ہمسی راہ عذاب و ثواب کے

اکسیر کی ہوس نہ کرون ای مہوسو
ہاتھہ آئی خاک اگر قدم بوتراب کے

کیا دوس ہی کسیپہ یہ ہی قسمتونکا پیچ
زلف انکی ہمسی ہاتین کرپیچ و تاب کے

جانی لگا ہی کوچۂ سرکار زلف مین
شامت پھر آئی ہی دل خانہ خراب کے

بوڈہی ہوی حضور کر و ترک می کشی
ہین ناگوار شیب مین باتین شباب کے

جب سی سمند ناز پہ ہوتا ہی وہ سوار
اپنا قد خمیدہ ہی صورت رکاب کے

درسی خدا کی جائین وردیر پہ جو جھم
لائین کہان سی تاب بتونکی عتاب کے

جب ٹھیری یہ غفور وہی ہی وہی رحیم
کیا ہمکو فکر ہی گنہ بی حساب کے

کہدو اٹھا کی رکہین نکیرین طاق پہ
پاس اُنکی ہی جو فرد حساب و کتاب کے

ای فیض ہم وہ رند ہین میدان حشر مین
اٹھین گی لیکی ہاتھہ مین بوتل شراب کے

دیکہی جو ساحری تری آنکہون کی آن کی
چہٹ جائین چہکی شاعر جادو بیان کی

شایق ہین کیون دل اُس مہ نا مہربان کی
آتی ہین تاری ہاتھہ کہین آسمان کی

اپنا دہن رہا نہین قابل بیان کی
پائی سخن مین چہپتی ہین کانٹی زبان کی

گر چاہتی ہو آپ کہ ہون جلد خوشنویس
قط زن بنائین آج مری استخوان کی

ہی خود بخود سفینۂ عمر روان روان
محتاج ہم ہوی نہ کبہی بادبان کی

عاشق ہون فکر رزق سی مطلب رہا نہین
کھائی ہین مین نی زخم کسیکی سنان کی

ای فیض جب سی اُس مہ پیمہر پر ہین غش
دنرات ہم ہین چرخ مین ساتھہ آسمان کی

دل جو زخمی ہی مجہی کیا غم ہی
نرم گفتار تری مرہم ہی

وضع ساقی کا وہی عالم ہی
کیف آنکہون مین ہماری کم ہی

کام کیا حلت و حرمت سی مجہی
می و معشوق کا مجہکو غم ہی

حسن والون مین کیا عمر کو صرف
صیغۂ عشق سی جو محرم ہی

تم فدا چل کی دکہا دو صورت
دیر و کعبہ مین پڑی اودہم ہی

یہہ پہیلی تو بہلا بوجہیی آپ
تم کسی کہتی ہو کیا شی ہم ہی

ہون ضعیفی مین سلیمان زمان
قد خم گشتہ مرا خاتم ہی

فرش کو ٹہی پہ ہوا اطلس کا
بام جانان فلک اعظم ہی

انکی آنکھین ہین اشارا تکی شرح — لب سی قانون شفا باہم ہی
ہین تصور مین قضا یا ذرات — انکی کوٹھی پہ دہری سلم ہی

کفر و اسلام کی عینک ای فیض
کیا کرون لیکی بہت مدّہم ہی

انکو شوق ترانہ سازی ہی — نالہ سرگرم نی نوازی ہی
ایک ہی بوسہ دو لبونکی خیر — کار شاہان گدا نوازی ہی
جب سی ہون مقتدی نکتہ دہن — مجھسی راضی امام رازی ہی
کیون نہ حق بولین صوت منصور — ہمکو معراج دار بازی ہی
اونکی قد بلند سی بہی پست — کوتہی زلف کی درازی ہی
تیغ لاسی کری جو قتل دوئی — ہی موحد وہی وہ غازی ہی

پیچمین آگئی جو ہم ای فیض
صرف زلفونکی جعل سازی ہی

سینہ و دل غیرت گلشن بنی — رشک لالہ داغہای تن بنی
ای خون دیکہین تری ہم ہیت ہلی — دہجیان کہسار کا دامن بنی
نالہ ہی الحان داؤدی مرا — کیا عجب ہی موم اگر آہن بنی

صاف دیکھین صورت اپنی آپ ہم
آئینہ جب وہ رخ روشن بنی

دونون دیدی ہجر مین ای آشنا
گہ بنی بہادون گہی ساون بنی

پانون پوجی ہم تری اخلاص کی
دوست تہی جنہی وہ سب دشمن بنی

ہی موافق مجہسی اک یزدان پرست
غم نہین گر غیر آہرمن بنی

تکڑی تکڑی گل قبا اپکی ہوی
سرخ اگر اس شوخ کی چلکن بنی

دیکہی اس شیرین کی ٹہرگا نکو اگر
سینۂ پرویز پروین بنی

گر نکلجاون خیال زلف مین
باغمین موج صبا ناگن بنی

کیون جماتی ہین دہڑی مسی کی آپ
غنچۂ گل غنچۂ سوسن بنی

جلوہ فرما ہوا کروہ رشک حور
روضۂ فردوس گہر انگن بنی

مار کر ہر مٹ جو وہ محفل مین آی
پہبتیان ہونی لگین دلہن بنی

عشق نی خدا کی ہمین غارت کیا
خضر راہ عشق مین رہزن بنی

یار کا یاقوت ہو جای غلام
استخوان ہی میری گر فولاد زن بنی

فیض جب آنکہون سی آنکہین ترگین
وہ ہماری انکی ہمدم درپن بنی

پھر یار کی ذکر قد قامت کی دن آئی
اللہ کری خیر قیامت کی دن آئی

کیا کام ہمین رنج سی راحت کی دن آئی
دُکھہ درد کی راتین گئین صحّت کی دن آئی

نزدیک مری گہر کی لیا یارنی گہر مول
تکلیف ہوی دور فراغت کی دن آئی

کچھہ ہمسی بن آتی نہین بگڑا ہی وہ کافر
پھر جانکو تکلیف و مصیبت کی دن آئی

زنجیر کی بہی فکر کرای زلف مسلسل
غل چار طرف ہی مری وحشت کی دن آئی

زاری پہ مری یارنی کی آکی صفائی
معلوم ہوا رفع کدورت کی دن آئی

در نیند سر شام سی وہ کرنی لگی پھر
دربان کی خوشامد کی سماجت کی دن آئی

تلوار کو وہ پاس سی کرتی ہی نہین دور
نزدیک ہماری یہی شہادت کی دن آئی

زلفون ہی کی اُلجھیڑی مین جو صبح و مسا ہی
ای بخت سیہ کیا تری شامت کی دن آئی

شعبان بہی آخر ہوا میخانی سی نکلو
توبہ کرو ای فیضؔ عبادت کی دن آئی

جانتی ہین مجہی سب آپ کی محفل والی
اچہی اچہی جو سپاہی ہین بڑی ہولوائی

سنگ جیتی سی ہی یون عاشق صادق تیرا
دق بہی ہوتی نہین ایسی مرض سل والی

ای نسیم سحری کہول اگر تجہسی کہلی
غنچہ سان ہم بہی ہین ایک عقدہ مشکل والی

درد سی زخم جگر کی جو مجہی غش آیا
رات گہبرا گئی ہمسایہ قاتل والی

کہوج اُنکا نہین ملتا ہی شش و پنج مین ہون — گئی اللہ کہ ہر ساتھ کی منزل والی
نغمۂ جان حزین سنیئی کہ دل خستہ مین میرا — چہچہی سنتی ہین کیا آپ غلول والی
غرق گرداب فنا ہو جو میری کشتی غم — موج سان سر کو پٹکتی رہین ساحل والی
چہیگئی قیس کی تلوی مین ہزار دل کانٹی — کہین ناقی کو ذرا تھا علی محمل والی

فکر مرہم نکرای فیض پر اُس مژگان ہی
زخم سینی کی جو کاری ہین وہ نہین سلوالی

دہوم ہی نرگس شہلا کی خریدارونکی — دفن لاشی ہین جہان چشم کی بیمارونکی
شاخ سنبل کی اگر آپ کو منظور ہو سیر — قصد کہلوائی کاکل کی گرفتارونکی
جب تلک جیتی ہین دیکہینگی ہم اُس نازنین — کون لیتا ہی خبر ہمسی نہکی ہارونکی
بعد مردن بہی رہی گردش قسمت باقی — چاک پر خاک چڑہی ہی تیری آوارونکی
میری دل کی ہی خبر خوب اویسکی لیکو — دخل کرتا ہی جو محفل مین دل آزارونکی
اپنی چہرہ کی خدا جانے کیا صورت ہو — کی ہی فہرست طلب یار نی تلوارونکی

فیض اس ترک ستمگار سی کر مت ترک
خیر اسی بات پہ مرضی ہی اگر یارونکی

کیا تیری ہی جای لیلی کی ترین ہوسی ہی — عزت اپنی یہی میان مجنون کہین ہوسی ہی

ہم بھی دکھلاتی تمہین دل کی تڑپنی کی بہار
کوچۂ سفاک کی لیکن زمین تھوڑی سی ہی

کس طرح پہونچا وی تیری بام پر اپنی کو وہ
طاقت بال و پر روح الامین تھوڑی سی ہی

تہا ارادہ دین جلانیا ی دل پر کیا کرین
جام ساقی مین شراب آتشین تھوڑی سی ہی

صبح کو آتا ہی وہ پر دیکھی ہوتا ہی کیا
ہی شب ہجران بہت جان حزین تھوڑی سی ہی

ہم بھی اُس دست حنا ئیکو کہین کرتی خجل
تر لہو سی لیکن اپنی آستین تھوڑی سی ہی

وصل کی دن فیضؔ سی ہان ان کو کہتی ہین بہت
انگلی ہونٹونپر مگر باقی نہین تھوڑی سی ہی

بسی ہمسایہ مین جس جنگجو کی
رہی ڈوبری ہی گرد اپنی لہو کی

بڑی چہاتی تہی اپنی زخم دل کی
ہوی ہرگز نہ منت کش رفو کی

پھران بادام چشمون سی جو ملتی
بزنگ سرمہ پستی ہم کبہو کی

عرق آلودہ ہوتی ہی وہ کاکل
ق ہوی جب عطر افشان مو کسو کی

غزالان ختن کا پیٹ چیرا
گرفتارون نی زلف مشکبو کی

پہلی پہولی گئی گذری چمن ہی
جو پودی تہی ہماری دبرو کی

نہ اُترا زہر مارا زلف اوسی
ہزارون ہی نسون پڑہ پڑہ کی ہہ کی

اُٹھی تعظیم دینی کو ہر اک سرو
جو بیٹہی وہ کسا ری آجو کی

نہ دینا تہا دل اُسکو فیض صاحب
اگر چوکی تو ہم اتنا ہی چوکی

دل تو نکا نرم ہی اُس آہ آتش زا دسی
سخت پتہر پہوٹتی ہین تیشہ فرہاد سی

ذکر خیر اُس کی مژہ کا جب لبو پر آئیگا
خون ٹپکی گا زبان نشتر فصاد سی

ہر کسی کی بات مین ٹپکا ہی ناحق طفل اشک
زندگانی تلخ ہی اس نا خلف اولاد سی

کیا قیامت ہی جو تم نالی کو سمجہو بے اثر
بانگ صور حشر وابستہ ہی اس فریاد سی

بخیہ چاک جگر کا ہو جو اُس مژگان کو قصد
زخم پہر وہ ہوتا ہون آب خنجر جلاد سی

پر کتر ڈالی کسی کمبخت نی بازو سمیت
ورنہ اُڑ جاتی کہین ہم خانۂ صیاد سی

آجکل تلوار پہر چلنی ہی ابروی بتان
پڑہ چکی شمشیر خانیکا سبق استاد سی

پہوڑ ڈالی کان ہمسایہ کی چیخین مار کر
ناک مین دم ہی میرا یارب دل ناشاد سی

خاص بندون کو خدا کی جنبی مارا بی اجل
چاہتا ہون وا دیا رب اُس بت بیداد سی

دیدۂ ساقی نہ دیکہون دیکہون نرگس کی طرف
کیا غرض مجہکو کسی اعمی مادرزاد سی

مدرسہ مین کس کی مژگا نکا ہوا تہا ذکر فیض
مشق کرتی ہو جو دلپر خانۂ فولاد سی

جب سی وہ دریای محبت مین چلی ہی
مانند کہر اشک میرا آبلہ پا ہی

جس روز سی ہون شا کی ضعف دل بیمار
تا رفس باز پسین چوب عصا ہی

دیوانہ بہت کون ہی انصاف تو کیجی
دیکھا ہی مجہی آپ نی مجنون کو سنا ہی

کہتا ہی کوئی لعل اسی در کو ای یاقوت
آنکھون سی ابہی لخت دل از گر ہی

صد تمن بہت ہمنی اٹہائی ہین پہر آگی
اللہ کو ہی علم کہ تقدیر مین کیا ہی

رکھہ پتہ مرہم نہ مری زخم کی منہ پر
جراح اگر سودہ الماس کی چاہی

پیوست ابہی تک نہوا گوشہ دلمین
تیر نگہ یار مین شاید کہ خطا ہی

کرتا ہی خدا جانئی کیا شکوہ قاتل
منہ زخم دل زار کا پھر آج کہلا ہی

کیا تمکو مضرت ہی تبو نکی خفگی سی
ہوتی ہو خفا کا ہیکو ای فیض خدا ہی

رخصت طلب ہی جسم سی جان اس علیل کی
شاید مسیح وقت نی آنی مین ڈہیل کی

اس کار دانسرا مین استرنی بہی ہم نہ پائی
ہونی لگی بلند صدا اسرافیل کی

صحن حرم کفاف کری کیا نماز کو
کثرت بہت ہی نقش پہ تیری قتیل کی

کہنی ہی خلق شک مری چشم تر کو دیکہہ
کچہہ ان دنون مین آمدنی کم ہی جہیل کی

یک حور وش کی ہجر مین ایمرد مو مری
سیل سرشک نہر ہنی سلسبیل کی

عرصہ جہانکا زیست تلک ہمپہ تنگ تھا
دنیا بہی گوئی گہر ہی شاید بخیل کی

ای مست ناز کعبۂ دل کو مری تو توڑ ۔ ق ۔ قدرت کو دیکھہ حضرت رب الجلیل کی
کہتی ہین یک ضعیف ابابیل نی کھین ۔ غارت کیا ہی فوج کو اصحاب فیل کی

آنکھون مین فیض یک بت فرعون وضع کی
تحریر سرمہ موج ہی دریای نیل کی

دل کیون نہ اُسکی ہو مین رہی اشتیاق سی ۔ ای میفروش ربط ہی شیشہ کو طاق سی
لیتی ہین ایک آن مین دونون جہان کو ۔ یک دم اگر ہم آپ رہی اتفاق سی
کیا تمکو وصل و ہجر کا دکھلا دین ہم حساب ۔ کچھہ مطلع نہین ہین سیاق و سباق سی
مجنون لقب ہی شاید اُنہین پیر مرد کا ۔ آئی نہی نجد مین جو نظر ہمکو طاق سی
کہتی ہین بعد مرگ میری لاش پر وہ آ ۔ بارسی ہوئی نجات انہین ہی فراق سی
کرتا ہی چھیڑ جو غم شیرین سی ہر گہڑی ۔ فرہاد کو بھی شوق ہی شاید مذاق سی
ایسا لگا ہی طاق پہ نوشیروان کی ۔ جیسا گیا نہ کوئی فلک کی رواق سی
ہونگی خفا تو دیر سی دینگی ہمین نکال ۔ ڈرتا ہی کون ایسی بتون کی نقاق سی

ساتھہ اپنی فوج اشک دما دم لئی ہوی
آئی ہی فیض آج بڑی طمطراق سی

تمت تمام شد غزلیات

ختم غزلیات بر قصیدۂ لغتیہ

قبلہ و کعبہ مقصود رخ احمدی ہی — خال مشکین پہ میم محمد الاسودی ہی
سین یسین ہی دندان مبارک کی شبیہ — الف اللہ کا لاریب نبی کا قد ہی
اپنی امت سی یہی کہہ گئی ساری مرسل — یہان رسول عربی کی خبر آمد ہی
نام اقدس جو کوئی بی ادبی سی لیگا — بخدا وہ نہین مومن ہی کوئی مرتد ہی

کیون نہ ہر ہر قدم قدس پہ مین سجدہ کرون
نقش پای نبوی فیض مرا معبد ہی

اشعار متفرق

افلاک پہ جلوہ ہی تری جلوہ گریکا — ہی مہر ستارہ تری پاپوش زری کا
جب ہمکو تصور ہو تری خوش نظریکا — حاصل ہو ہدیہی سی تیسیجہ نظری کا
مطلق نہین ہین خبر وی وکل سی خبر دار — درزات تصور ہی مجھی بیخبری کا
تصدیق سجھین ہی وہ سمجھتی ہین یہ بی فصل — کب جنس مین ہو خاصہ نوع بشر یکا

ایضا

کیون نہ عالم کو گمان ہو گیسو و نیر سانپ کا — تیری زلفونکا ہر یک حلقہ ہی چکر سانپ کا

ولہ

تھا جو زاہد طرف روضۂ رضوان دوڑا | مین جو دوڑا تو سوی کوچۂ جانان دوڑا

ولہ

جب ہوا اُس خوش ادا کا سامنا | ہمنی جانا ہی قضا کا سامنا
فیض صاحب خیر ہی کرتی ہے یہ | ایک دن ہوگا خدا کا سامنا

ولہ

درویش ملی گا نہ کوئی شاہ ملی گا | جب آپ ملین گی ہمین اللہ ملی گا

ولہ

دہ در شک مسیحا سر بالین نہیں تھا | ہر ہر نفس بازپسین تھا
دنیا تھی کدہ اور کہان باکن دنیا | تھا دہم بہا نہ مکان تھا یہ مکین تھا

ولہ

عجب کچھ رنگ ہی تختہ پر اُن یار دلی کا شوخی | جو کرتی تھی ارادہ تخت طاؤسی پہ سونیکا

ولہ

پختہ کاری پہ میری کاہیکو ازار تھا | کرنہ بابا تیری کہانی مین جو خام آتا
کاش ہمارکسی چشم کا ہوتا مین بھی | تا عیادت کو میری مولوی جام آتا
رخصت طوف جو دیتا تو مجھی خلق کی طرح | مین بھی کوچہ مین تری باندہ کی احرام آتا

آتا

ولہ

حباب اشک موجزن ہو کسی کا تو انکا
ہو کشتی ہلال کو صدمہ نکان کا

دو فاتحہ خدا کی لئی میری خاک پر
کشتہ ہون فیض یکتا نا مہربانکا

ولہ

وصل کی دن فیض صاحب انگوٹھی
میری مزنیکا اچھا ہو گیا

ولہ

میسر جب نلک آب دم خنجر ہوگا
گلوی خشک مشتاقان ثمر گان ہوگا

رہیگی طاق پر کیفیت میخانہ ای ساقی
ہماری خاک سی تیار اگر ساغر ہوگا

رہیگی آمد و رفت نسیم صبح جنبک یہان
گزار اخاکسار و نکا تیری در پر ہوگا

جو ہوگی بسمل اشک جاری فیض آنکھونسی
گزر ہرگز کسیکا جانب کوثر نہوگا

ولہ

نمک چھڑکا کیا اچھا ہوا فیض
دہان زخم ابتک بی مزا تھا

ولہ

شام آتی ہین دم صبح چلی جاتی ہین
عدم و ہست کو یارون نی گہر انگن سمجھا

پست معمور پہ جب عیسیٰ مریم پہونچا
معنی مصرع برجستہ سوزن سمجھا

مصقلہ لیکی سہ نوجو فلک پر آیا | کیا دل فیضی کو آئینہ آہن سمجھا

ولہ

تھا بیابان خطر جس کو چمن جانا تھا | تھا سفر ہمنی یہاں جسکو وطن جانا تھا
جب تلک چاہ زنخدان کی مجھی چاہت تہی | خال و کاکل کو تیری دلو ورسن جانا تھا

ولہ

پہوڑا جو دل کی پاس ہوا تھا وہ چل گیا | اچہا ہوا جو گھر سی ہماری مخل گیا
دیکہا ہی مین نی مرقد جمشید پر لکہا | آیا جو کوئی بزم جہان مین خجل گیا
جو ہو سو خدا کی بہی آگی کہونگا مین | چوری ہوں کی گھر مین مرا نقد دل گیا
آیا تھا زور شور سی پر چشم کی خصور | ابر مطیر ہو کی بہت منفعل گیا
کروٹ جو لی کسیکی دل بیقرار نی | ایک آگ طبق زمین کا سدمہ سی ہل گیا
رہتی ہی گرد مرقد مجنون ہمیشہ گرد | کیا فر عشق خاک مین ہی فیضی مل گیا

ولہ

مانگ کا قصہ جو سر ہمنی سر شام کیا | نصف شب کو دل بیمار نی آرام کیا
چمن دہر مین غنچہ نی اٹھایا بیڑا | قتل بلبل پہ جو صیاد نی احکام کیا
جب منی مین ہاتھ چڑہا آپ کی انگشتین | بہجد سا نی مجہی خلق مین بدنام کیا

جس روز اُسکو پان مسی کا مزہ لگا | شبخون جناب دل پہ کوئی مار جائیگا
جس دن شریف کہہ ہوا اسی صباضعیف | چوری عصای نرگس بیمار جائیگا
شان و شکوہ بام کسی اور سی کہو | رشک برین سی نالہ مرا پار جائیگا

ولہ

ہوا چرچا جو تیری رنگ و بو کا | ہزارون نی گلون کی مُنہ پہ بوکا
گیا گذرا دل مرحوم جب سے | میری گہر مشعلہ ہی ہا و ہو کا
سناتی کیا ہو مجنون کی کہانی | یہ قصہ ہی ہماری رو برو کا
چلی جاؤ کہین ای حسرت دل | نظر آتا ہی یہان میدان ہو کا
نکر نا خواب غفلت اور مسافر | مثل مشہور ہی سویا سو چوکا

ولہ

جو کام ہی خوشی کا دنیا مین کم ہوگا | جانی سی کچھہ ہماری اونکو غم ہوگا
کیون ای فضا ہمین تنگ تکلیف دیتی ہی | آباد ایک دم سی ملک عدم ہوگا
پھیرین آج لیکر یہان سی نعش میری | کل اس زمین پر اپنا نقش قدم نہوگا
میرزا فیض اپنی کچھہ یار آشنا کو | جو آج درد و غم ہی کل یہ الم نہوگا

ولہ

مردم چشم کو جب قبلہ نما سمجھا تھا
ابروی یار کو محراب دعا سمجھا تھا

مین ہی یک روز تصدق سی کسی ابرو کی
مطلب مصرع شمشیر قضا سمجھا تھا

روز میثاق کی یارون کی بلی کہتی ہی
دل نادان کو گرفتار بلا سمجھا تھا

بی اجل اسنی مجھی زہر پلا کر مارا
جس کی مین لب مین بھر آب بقا سمجھا تھا

اوہی رمز تھی وہ اور ہی کچھ بات تھی فیضی
یار لوگون نی یہان جسکو خدا سمجھا تھا

ولہ

جو وقت خواب ابروی جفا جو کا خیال آیا
علم کر نیمچہ اپنا میرے سر پہ ہلال آیا

ولہ

کچھہ پوچھیی نہ درد سر عشق کا بیان
اب تک فراز کوہ ہی صندل لگا ہوا

ای یار کشتگان کی چراغان نہ تھی عبث
پھر کیون تری جبین پہ ہی صندل لگا ہوا

ولہ

ٹکڑی ٹکڑی گر نہوتا جام معکوس حباب
موج کیون سر کو پٹکتی کرکی افسوس حباب

خار غم سی دامن ذی آبرو ہی بی خطر
صدمہ سوزن سی ہی محفوظ ملبوس حباب

دیکھتا ہی اوج موج بحر نا پیدا کنار
آشنائی کی ہوا جب تک ہے محبوس حباب

جلوہ فرما شب کو ہوسی تو لب دریا اگر
ہو چراغ چشم ماہی زیب فانوس حباب

اہل رقت کا بکا ای فیض نامحسوس ہی | نارسا ہی گوش تک آوازۂ کوس حباب

ولہ

کو صرف تیغ موج ہی ہوئی سر حباب | محتاج بخیہ دوز نہوا فرق حباب
کس آشنا کو بادہ کشی کی چڑھی ہی لہر | دریا کہرا ہی لیکی بکف ساغر حباب
لیتی ہی ایک سانس بو مین سرد ہوگیا | تھی زندگی بہی سیری مگر مہر حباب
کب داستان بود ہی اپنی شنید نی | ہوتا ہی زیب گوش کہان گوہر حباب
پھرتا ہی جہانکتا جو کنوین ای منجمو | آیا ہی بیچ دلو مین کیا اختر حباب
وہ اپنی ہست کی نہ کری عرض آپ سی | دیکہی جو غور سی طرف جوہر حباب

ولہ

رخ و کاکل کی تصور مین ہین دونون خراب | ہمسی ہوتی ہین کہان خلق مین اوقات خراب

ولہ

خرمی جاتی رہی یون ہمسی دلگیری ہمیت | جس طرح حاسی حوالی موسم پیری ہمیت
کیا وہ کاکل تہی عوتی افشان کہ ماری شک کے | عطر عنبر آب ہی عطر ملاگیری ہمیت
مصحف رخسہ تیری پر روز برافشانی دیکہہ | محو ہین اعراب لفظی آج تقدیری ہمیت
صرف کی اس نحو جب تکرار ہوتی آپ سے | منفعل ہو سیبویہ خفش سی تفسیری ہمیت

صرف کی اس نحو جب تکرار ہووی آپ سے
منفعل ہو سیبویہ بخش سی تقریر سی سمیت

موزا پین کو یلین کو کین اگر اس فصل مین
بھولجائین قیص زہرہ جی تنا ریری سمیت

گر نہین قتل جہان یکدست فیض اُسنی کیا
دست قاتل غرق خون کیون ہی جہانگیری سمیت

ولہ

تو نہووی جبتک ای تقدیر یار عنکبوت
ہو نہ یک مچھر قیامت تک شکار عنکبوت

ہاتھہ ملتی کریہی کہتی ہین باہم مکھیان
ہی گ زنجیر ہی مصنوط تار عنکبوت

دیکھتا ہی جو کوئی شکل آپ کی کہتا ہی یون
ہو میان مجنون مقرر رشتہ دار عنکبوت

ولہ

چڑہی جو دست بت بی حجاب مین تلوار
اثر کری سپر آفتاب مین تلوار

ہوا جو ذکر پھر اس آشنا کی ابرو کا
چلی گی خضر ہی ای فیض آب مین تلوار

ولہ

سراب و آب مین عالم کی امتیاز تو کر
حباب وار لب بحر چشم باز تو کر

کدہر چلا ہی صفین چیر تا ہوا قاتل
جنازہ شہدا پر ادا نماز تو کر

ولہ

مثل تصویر کی خاموش ہی رہنا بہتر
بات کہنی کی بہی ہووی تو نہ کہنا بہتر

کام جو ہوتی ہین اُس سی نہین ہوتی اُس سے
اپنی نزدیک ہی بائین سی تو دہنا بہتر

ولہ

کرین مصحف رخون کی خرد و کل قدر
ہی اُن کی زلف مشکین لیلۃ القدر
کرین کیا آہ و نالی اُن کی آگی
نہین رکہتا ہی اپنا شور و غل قدر
کرین معشوق کیا توقیر عاشق
نہین ہی بلبلون کی پیش گل قدر
ہوا ہی چشم میگون سی مشابہ
بڑہا ہی کیون نہ اپنی جام مل قدر

ولہ

عشق ہین آنکہین مست موباف بت مغرور
آشیان باندہا ہی مرغابی نی شاخ طور پر

ولہ

جیون کیا عشق کی مین سرزمین پر
لگی ٹہوکر ہی گام اوّلین پر
نجل ہر موج ہوتی پر کرون کیا
ہوی تہی جمع کچہہ اشک آستین پر
دیار عشق مین گہر باندہیی فیضی
کہ قصّی ہین زمین کفر و دین پر

ولہ

ہوی زمین پر آکی پانی جو بہر گیا تہا
پہوڑی تہی آبلی کچہہ کانٹی چبہہ چبہہ کر
کہتی ہین گور جس کو آرام کی جگہہ ہی
جاگا نہ کوئی اب تک ہن خوابگاہ مین سو کر

ولہ

گر پر مجروح کو جھٹکی گرفت قفس
شاخ نخل طور ہو جای ہر اک تار قفس

پہلی ہی پرواز مین جاتی رہی سوی دام
یا الٰہی یک ہم ہی تھی کیا ہنر او قفس

صورت گل ہمنی دیکھی ہی نہین ہمصفیر
آنکھہ کہاتی ہی ہوا محسوس دیدہ قفس

کب تماشا کو چہ گل کا نظر آوی اسی
جس کی قسمت مین لکھی ہو میرہ بازار قفس

کہنچکر یک آہ آتشناک ٹہنڈا ہوگیا
سست تہا دو تین دن تئی ہوا دار قفس

فیض ہم اڑتی سی سنکر گل کی یا لائی خبر
رہگئی بازو ہلا کر زیر دیوار قفس

ولہ

ای حباب بحر تیری قدر یہان کرتا ہی کون
اس کنارہی پر ہزارون آگئی افسوس تجھ

ولہ

سر بازار یہہ کہتی ہین یتیمان صدف
جنت خلد ہی گہوارہ دامان صدف

دامن اہل تمول ہی بری زحمت سی
قابل بخیہ نہین چاک گریبان صدف

دل جلون ہی نہین کچھہ نیک کہر کو پروا
طالب سرمہ نہین دیدہ گریان صدف

کیون نہ عاشق کی ہون میسا نسی ہ آنکھین نیچی
زلف در سفتہ جانان پہ ہنسی حسان صدف

ولہ

آوارگی مین ہمسی بن آتی ہین کار عشق
ہی اپنی مشت خاک مین شاید غبار عشق

دیوانگی مین پھرتی ہین گرد یار عشق
ڈالی ہی وحشیون نی بنای حصار عشق

یارب کہین مزاج ہما کا بدل نہ جای
میری ہر استخوان مین بھرا ہی بخار عشق

اسی مست ناز پا نون زمین پر سنبھل کی رکھ
مٹی مین مل نہ جائین کہین خاکسار عشق

گر ہمت شہرگاہ سوی نجد ہی دوان
لیلی کا ناقہ ہی شتر بی مہار عشق

جاتا ہی دم کی ساتھ ہی آزار دوستی
دشمن کو بھی نصیب نہو اضطرار عشق

ولہ

خاکسارون کو فیض کافی ہی
بستر خاک اور ردای فلک

ولہ

ذبح کر ڈال کہین شوق سی تلوار نکال
ہمپر آنکہین نہ مگرای بت خونخوار نکال

نقش اسکی تیری دروازہ پہ آئی ہین
تو بی محفل سی دیا جس کو کئی بار نکال

ولہ

ہو بھسی ای نسیم سحر شمع زار گل
پر دل جلونکا ہو نہ چراغ مزار گل

ہو پنکہڑی کی چوٹ سی جبکا عذار سرخ
فیض اُس پری کی گال پہ ہرگز نہ مار گل

ولہ

ولہ

آرام سی رہنی نہین پاتی ہین کہین ہم
کیا یاد کرین گی تجہی ای جان حزین ہم

ہی آہ رسا زور پہ کچہہ اور ہی دم لی
پہر تجہکو بلا دیتی ہین ای عرش برین ہم

ای فیض اگر ساتھہ رہیگا دل نالان
آرام سی رہنی کی نہین زیر زمین ہم

ولہ

جب کرین گی ہست سی غم عدم آباد ہم
لی چلین گی تجہکو بہی ساتھہ ای دل ناشاد ہم

خواہش استبرق و سندس کرین کسواسطی
خلعت عریان تنی رکہتی ہین مادرزاد ہم

لوح دل رکہتی ہی کب نوک قلم کی احتیاج
ہین خطا ناخن کی لکہنی مین بڑی استاد ہم

ولہ

مدت تلک رہی جو پریشانیون مین ہم
تہی روسیاہ زلف کی زندانیون مین ہم

ای چشم جب ہی بوند سیاہی طفل اشک
ذی آبرو ہین شکر در انیون مین ہم

قیمت بنی نہ کچہہ بہی لب لعل یار کی
کیا منہ بتائین جا کی بدخشانیون مین ہم

ولہ

اگر یون ہی رہیگا آہ آتشناک کا عالم
تو ہوگا عالم ارواح عالم خاک کا عالم

ندو تکلیف سیر جلوہ برق تجلی کی
میری داغ جگر مین ہی چراغ طور کا عالم

کسیکی جنبش لب سی بہت نزدیک آپہونچا — قیامت کو سمجھتا تھا کہ ہی کچھہ دور کا عالم
ہمارا حال اگر ای دوستو پوچھی تو کہدینا — نصیب دشمنان ہوئی نہ اس رنجور کا عالم
کہین سب اہل کشتی فیض بسم اللہ مجریہا — تموج پر ہی اپنی چشمۂ ناسور کا عالم

ولہ

نرکہ او مسافر اٹک کر قدم — چلا چل رہ عشق مین بہر کر قدم
یہ رو یا غم رفتگان مین کہ لب — بہین بہوٹ آنکہین ہوئی تر قدم
کرون قصد پیت الصنم خاک مین — ہوی ساتھہ ارادہ کی تہر قدم
مصفا نہایت رہ عشق ہے — ق — پڑتی ہین یارون کی اکثر قدم
رسائی ہی دشوار منزل تلک — نہوگا ترا جب تلک سر قدم
وہی راہ ہی باب مقصود کی — ق — چلا جا تو اٹھہ جای جید ہر قدم
مگر یہ فقیرانہ ارشاد وہی — رہی ہوش بردم نظر بر قدم
دیا بخ ہمراہیون نی ہمین — ق — رکہین کب تلک انکی قدمبوسی قدم
ارادہ ہی ای فیض جوانمرگ تک — نرکہئی کبہی گہر سی باہر قدم

ولہ

خط جادہ ہون ہین نقش پا ہون — غرض افتادگان کا رہنما ہون

قابل شرط ہی ای اہل معنی ق کتاب فقر کا مین مدعا ہون
سمجھتی ہی نہین مطلب خوشی کو مگر مین سطر نقش بوریا ہون
عبث رکھتی ہین مجھپر تہمت مرگ بہت راتون تنہا جاگا سوتا ہون

ولہ

سنین پند گوینکی کیا واہیات ین نہین یاد انکو بہکانیکی باتین
کبھی فکر جنت کبھی ذکر کوثر کیا کرتی ہین پینی کھانیکی باتین

ولہ

عمر آخر ہوی غفلت کی سرانجام ین ہین ہوچکی بہور مگر ہم ابہی آرام ین ہین

ولہ

جلوہ بخش حرم و دیر ہی کون آپ ہی آپ ہو تم غیر ہی کون
آپ تو نیک ہین مین بد ہون بہلا مالک ام شر و خیر ہی کون

ولہ

کعبہ ہی پیش نظر دیر نہین آپ ہی آپ ہو تم غیر نہین
سطح کل فیض مرا مذہب ہی شیخ و راہب سی مجہی بیر نہین

ولہ

وہ اڑاتی ہین کبوتر دہوپہین | مین جلا کرتا ہون دن بھر دوپہین

ولہ

گھل گھل کی مرچلا ہون محبت کے روگہین | دلالا ہی تیری غم نی مجھی اس بروگہین

ولہ

جب سی کی تیری لبون نی کسرشان انگبین | ہوگیا ہی مکھیون کا رزق شان انگبین
یون میری لب چشم سرباز اکہتی ہین پکار | ہی تو اونچی لیک پہیکی ہی دکان انگبین
اپنی عت مین تلخ ہی ای غیرت شاخ نبات | قند سی یہی گرچہ شیرین ہی بیان انگبین
وصف اپنی یوسف مصر یکا ہوتی ہی کہین | رہ گئی لب چاٹتی مہمان خوان انگبین
فیض اپنی آہ آتشبازنی پکہلا دیا | موم کا تہا لوگ کہتی ہین مکان انگبین

ولہ

دست گل غورہ سی گیا باہم ہو تار آستین | تختہ دن ہو تختہ گل پر بہار آستین
ہو جو ہاتھہ اس مہروش کا ہمکنار آستین | کیون نہو خط شعاعی تار تار آستین
کوئی دم ای سیل گریہ استعانت طلب | ایک مدت سی ہی سوکہی جو بار آستین
سرمہ چشم غزالان ختن ہو جائیگا | فیض صاحب ہم اگر جھٹکین غبار آستین

ولہ

دل پر قلق ہی شیوہ ماتم بہت ہی یہان
یاران رفتگان کا مہین غم بہت ہی یہان

باہر نکل نہ گوشۂ وحدت سی تو کبھو
کثرت سرای دہر ہی عالم بہت ہی یہان

سوی بہشت دیکھیی کب ہو روانگی
ہمکو فراق حضرت آدم بہت ہی یہان

مشکل جناب اپنی ہی یکدم کی زندگی
گر ٹھہر جای فیض کوئی دم بہت ہی یہان

ولہ

شعلی اٹھتی ہین جو اس دیدۂ تر کی تہ مین
کان گوگرد کی شاید ہی جگر کی تہ مین

پنج مسی کی نمایان ہی کہان دندان مین
جای نیلم کو ملی سلک گہر کی تہ مین

فیض گشتہ ہون مین یک غنچہ ہین بکی بکا
دفن کرنا مجھی سحل گل تر کی تہ مین

ولہ

تیغ نظر کا اور تو صدمہ نہین کہین
آی ہین زخم سینہ و دل پر کہین کہین

آتا ہی وہ مسیح عیادت کی واسطی
دم بھر تو ٹھہرا ای نفس واپسین کہین

جب سی جنون کی ہاتھہ چڑہا ہے قبای فیض
دامن کہین ہی جیب کہین آستین کہین

ولہ

جب نظر آتی ہین اس شیرینی گہر کی کہیان
ہاتھہ اپنی پر و نیر ملتی ہین شکر کی کہیان

دیکھتا ہون جب مین اسکی خال لب کو تب مجھی
کاٹتی ہین چشمۂ خواجہ خضر کی کہیان

رخ پہ کاجل کی بنا کر تل دکھا دو تم اسی
جس نی یہان دیکھین ہون قرص قمر کی کہیان

ق

تا کجا شیرین بیانی کیجئی لب بند بس
جمع ہین خوان غزل پر بحر و بر کی کہیان

جی میرا متلا رہا ہی زور کوی آپ مین
فیض صاحب بانک ہی وہین کد ہر کی کہیان

وله

تھا آب زندگی لب جانبخش یار مین
اس عالم سراب مین دھوکا دیا ہمین

ایسا قصور ہمسی ہوا کیا جو خلد سی
بابا کی ساتھہ دیس نکالا دیا ہمین

کھیلی جو ہنی آنکھہ مچولی کسی کی ساتھہ
یارون نی فیض خاک مین دفنا دیا ہمین

وله

کب تک نی پھیریگی ہر اک سمت ای نسیم
رہنی کہین تو دی میری مشت غبار کو

اب تک شمیم زلف سی مغز آشنا نہین
دیتی ہین آج عود ہم اس روزگار کو

آتا ہی وہ مسیح لب چشمۂ حیات
کوئی بلا تو لی خضر آبدار کو

کہتہ ہی سی بات کہکی نسیم سحر نی فیض
خاموش کر دیا میری شمع مزار کو

وله

جو دیکھی میری آنکھون نسی دہان تنگ جانانکو
بزنگ غنچہ ساری عمر وہ جھانکی گریبانکو

سیہ بختی پر اپنی رشک ہی شام غریبانکو
خجل صبح وطن ہی دیکھکر چاک گریبانکو

تبسم ہی تیرا کارنمک کرتا ہی زخمون پر
اٹھا کر پھینکدی پہلو سی اوظالم نمکدان کو

نہین معلوم اُسکو بددعا کس دل جلی کی ہی
کہ رل مین بیتی ہین آجتک کحل صفاہانکو

ندی ایغرت بلقیس ہرگز بھول کر نسبت
ہماری سرمگین چشمون سی تسبیح سلیمان کو

سمجھ کر زلف مین کنگھی کرای شاطہ لیلی کی
کہین جھٹکا نہ پہونچی قیس کی تارگ جانکو

ولہ

چشم تر مین ہین کہان بخت دل بیتاب دو
تیرتی ہین مجمع البحرین مین سرخاب دو

دیکھکر بیتاب دل کو کہتی ہین ابروی یار
ایک مچھلی کی لئی تیار ہین قلاب دو

بیشتر بیخواب رکہتا ہی مجھی اُسکا خیال
جس کی پہلو مین دھری ہین بالش کمخواب دو

دیکھکر نقشہ کسی بیدرد فا کی ناف کا
حلقہ چشم ترا پانی بن گئی گرداب دو

چشم سرشار خوش و خوش بروکو دیکھکر کہتی ہین لوگ
مست جام ناز رہتی ہین نہ محراب دو

یون در گوش اُنکی زیر زلف آتی ہین نظر
رات چمکین جسطرح سی کرمک شب تاب دو

قیس کہتی ہین جسے مجنون ہی کہتی ہین اُسی
فیض صاحب ایک دیوانی کی ہین القاب دو

ولہ

منہ پر جلاؤن سوز نہان کی بیان کو
مرجای شمع کہینچکر اپنی زبان کو

کاجل کی تل کہان ہین تہ چشم سرمگین
زنگی بچون نی لوٹ لیا اصفہان کو

مون آج مشکل نقش قدم یہان فنا دہ مین — کل کوئی بھی نپائیگا میری نشان کو
دون چشم کو جو رخصت گریہ دم قلق — ہوگا تکان زورق نہ آسمان کو

وله

رکھین جو احتیاط سی وہ دور بین کو — دکھلاؤن روزن دل اندوہگین کو
ہوگا جو دفن خاک مین یہ پہلوان دل — دیگا الٹ ہی تختہ روی زمین کو
جیسی مقابل اسکی جبین کی ہی آئینہ — غارت کیا سکندر رومی نی چین کو
کعبہ سی کچھہ ہی غرض نہ کچھہ کام دیر سی — مدت سی ہمنی ترک کیا کفر و دین کو
ای فیض وہ مسیح میری خاک پہ جو آی — تکلیف دون نہ عیسی گردون نشین کو

وله

کہان تھا تم باذن اللہ کہنا یا عیسی کو — تیری ہونٹون نی دی تعلیم جانبخشی مسیحا کو
لٹا کر خاک و خون مین اس دل مضطر کو یکدین یہان — دکھا دینگی تماشا ہم بھی اُس محو تماشا کو
کہان تک بانگ ناقوس ای بت ترسا چین ہی — کرین آباد لبیک حرم سی ہم کلیسا کو
تبر اخون ناحق سی ہا کرتی ہین ذی جوہر — نہین ہی قتل سی کچھہ کام تیغ موج دریا کو
بی رفع ندامت کی بہت توبہ ابھی ہم نی — قد طوبی سی تشبیہ دیکر نخل طوبی کو
بجای سبزہ و گل حسرت و افسوس نکلیگا — کہان یارب کرین ہم دفن جان پُر تمنا کو

کرون محرا نوردی کب تک اشتہی لب شیرین
بنایا خانۂ زنبور کا نٹون نی کف پاکو

ولہ

بعد دفات پھر مری آنکھون مین نور ہی
خاک مزار مین اثر گل طور ہی

بی یار صحن باغ ہی میدان حشر کا
مجھکو صدای خندۂ گل بانگ صور ہی

خاک لحد سی آئی ہی بو مشک ناب کی
دو دو چراغ گور مجھی زلف حور ہی

ہون زار ہجر ساقی حور اسرشت مین
آب سرشک مجھکو شراب طہور ہی

تم کچھ بھی اپنی منہ سی کہو اندنون مجھی
ابطال جزو لاتجزی ضرور ہی

ولہ

جلد اہل سفر آب نہو دین کیون کر
ہو گئی ہین دل یاران وطن پتھر کی

قصر یاقوت و زمردسی ہو ترجیح اُسی
رہی جس گھر مین کوئی رشک چمن پتھر کی

تختۂ سنگ ابھی تختۂ لالہ بن جای
فرش پر بچھی جو وہ غنچہ دہن پتھر کی

صدمہ ہوتا ہی بہت سخت دل اعدا پر
فیض اپنی ہین مگر شعر و سخن پتھر کی

ولہ

مین ہون سا بدھ و صنم مسجود ہی
دیر میرا کعبۂ مقصود ہی

ہی برآمد بام پر و کعبہ رو
راہ پت اللہ کی مسدود ہی

دودناک آتش ہی گیسو یار کا — ردی روشن آتش بی دود ہی
دیدۂ حق بین ہی کر نظارہ فیض — ہی وہی موجود جو موجود ہی

ولہ

جاری ہی چشم تر سی جو بار بار پانی — ماہیت اُسکی تجھکو مشکل ہی یار پانی
میری طرف تو دیکھو جانیکا تم نہ لو نام — آنکھون مین آرہا ہی بی اختیار پانی
ای چشم کس طرحسی پٹھی غبار دل کا — جب تک برس نجائین دنمین دو چار پانی
پہنچیگا ہی جس کی آگی آبحیات اسی خضر — ہی چاہ مین ذقن کی وہ خوشگوار پانی

ولہ

بام پر سی بی اُتاری مین تجھی — دیکھنی دو گانہ تاری مین تجھی

ولہ

طالب اُسکا ہون جو گم محبوب ہی — ان دنون عنقا مرا مطلوب ہی
رونق افزا ہی کوئی یوسف جمال — شمع محفل دیدۂ یعقوب ہی

ولہ

سر موخوف نہین گر مجھی اژدر کاٹی — سانپ بنکر نہ مجھی زلف معنبر کاٹی

ولہ

جای حیرت کی نہین گر حسن انسان بخش کرے
ای پری گر حور ہی دیکھی تجھی اش اش کرے

اپنی نالون نی کیا سید ہا قد دلدار کو
سرکشی آگی ہماری کیا کوئی سرکش کرے

رجعت خورشید کا غل ہوئیگا آفاق مین
بام پر جلوہ سر شب گر مرا مہوش کرے

ولہ

ہی جب ہی خال و خ سی تری جدو کد مجھی
کہتی ہین دانیال ہی تو دانہ نر د مجھی

ولہ

تری میری کیا فرق ای بیگانہ خو ہی
جو تو ہی سو مین ہون جو مین ہون سو تو ہی

کرو پوچھ باتین نہ ای پیاری ہمسی
بھلی آدمی ہو یہ کیا گفتگو ہی

کف پا سی اپنی نہ مہندی لگا تو
لہو مین میری اور کچھ رنگ و بو ہی

نہ کیون شیشہ دل میرا چور ہووے
دہرا آئینہ یار کی روبرو ہی

شب وصل گریان شب ہجر خندان
جہانسی ترا ای میری دلکی خو ہی

تلاوت ہی کس مصحف رخ کی انکو
جو انکھون کو ای فیضی نکر وضو ہی

ولہ

عقب قافلہ آہنگ درا ہی کیا ہی
یا کوئی دل شدہ مصروف نکا ہی کیا ہی

طائر سدرہ نشین کا ہی ادہری رخ ہی
حلقہ زلف ہی یا دام بلا ہی کیا ہی

لذت قند مکرّر ہی شب وصل مجھی
پوچھنا آپ کا تکرار سی کیا ہی کیا ہی

دوسرا مجھکو میسر نہوا بوسہ کبھی
بوسۂ لب شیریں میں تیری ہر بہرا ہی کیا ہی

بہرا مین جو شادہی پر پروانہ
شمع جان سوختہ سرگرم دعا ہی کیا ہی

یا اکہی مرض عشق جسی کہتی ہین
دل کو میری وہی آزار ہوا ہی کیا ہی

فیض کو پھر ہوس کوچۂ سفاک ہوئی
نہین معلوم کہ وہان اُسکی قضا ہی کیا ہی

ولہ

اگر موتی پروی زلف کو چھونی ندوگی تم
قسم ہی آپ کی پھر ہم بھی رقم ناگ پالینگی

نہ اُٹھنی دینگی پہلو سی ہم اپنی صبح محشر تک
بٹھا لینگی تجھی عالم کی رسوائی اٹھا لینگی

اُٹھای رخ سی برقع وہ پری طلعت جو مخلین
پھر اندر کی سبھا والی بھی اپنا منہ چھپا لینگی

تہوگا حضرت ادریس سی اس زخم کا سینا
تجھی جب تک نہ ہم پہان نخ چھاتی سی لگا لینگی

ہم اپنی فیض ہی دنی کی سو سو بار دیا کو
بڑہا لینگی گہٹا لینگی گہٹا لینگی بڑہا لینگی

ولہ

کیا تیری ہی جای لیلی کی قرین تہوڑ سی ہی
غرت اپنی بھی میان مجنون کہین تہوڑ سی ہی

ہم بھی دکہلاتی تمہین دلکی تڑپنی کی بہار
کوچۂ سفاک کی لیکن زمین تہوڑ سی ہی

کس طرح پہونچای تیری بام پر اپنی کو وہ
طاقت بال و پر روح الامین تہوڑ سی ہی

تھا ارادہ دین جلا مینای دل پر کیا کرین
جام ساقی مین شراب آتشین تھوڑی سی ہی

ہم بھی اس دست حنائی کو کہین کرتی خجل
تر لہو سی لیکن اپنی آستین تھوڑی سی ہی

وصل کی دن فیض سی ہان ہان تو کہتی ہی مگر
انکی ہونٹونپر ابھی باقی نہین تھوڑی سی ہی

ولہ

اچھی کھانی رات کہی زلف یار کی
ہو وی دراز عمر دل بیقرار کی

یہ بھی کوئی مزاج ہی ای آتشین مزاج
برباد آبرو ہو کسی خاکسار کی

خوش قامتون کی جی مین ہی پر بیٹھائی
تحریر کر کی سرو سی یک چوبدار کی

تعویذ اپنی ڈنڈ کا دھو کر پلا دو آج
ہی کل سی یک مریض کو شدت بخار کی

ولہ

پوچھتی کیا ہو تم کہان بیٹھی
جیمین آیا جہان وہان بیٹھی

ہم بھی حاضر ہین جو خدا چاہی
پاس اُس بت کی اب تو ہان بیٹھی

دیر مین صبح شام کعبہ مین
کل وہان بیٹھی آج یہان بیٹھی

ہوی لاکھون برس کی پیوند
جب سی ہم زیر آسمان بیٹھی

کیا کریگا میرا یہ پیر فلک
پاس میری جو وہ جوان بیٹھی

یاد اُس بت کی آگئی جو مجھین
مثل ناقوس کر فغان بیٹھی

ولہ

ہوا جس دن سی وا اپنا لب زخم نمایان ہے
لب پر شور کو اس یار کی فکر نمکدان ہی

کوی دم تو چمن مین بیٹھہ جا ای یار خوش قامت
کہڑا تعظیم کو تیری ہر اک سرو گلستان ہی

ہوا ہون والہ شمشیر ابرو جب سی ای قاتل
میری قبضہ مین مثل ماہ نو یک تیغ عریان ہی

غبار اسکندر رومی کی دلپر کیون نہ آجای
میری دل کی صفائی دیکھکر آئینہ حیران ہی

کردن ای فیض صاحب کس لئی منت نوکر کی
کہ سو سو جای سی مکڑی میرا چاک گریبان ہی

ولہ

جب سی وابستہ دل اپنا ہی کسی گیسو سے
مشک کا عطر ٹپکتا ہی بن ہر موسی

بھر غمخواری دل کو تی نہین سینہ مین
تیر کو کہنچ نہ جراح میری پہلو سی

جای افسوس ہی بولی نہ اگر حق اللہ
گفتگو شیخ نی سیکھی ہی میان مٹھو سی

کیون نہ سینہ سی ہوان نکلی وحشت ہو فزون
گرد اٹھتی ہی بیابان مین رم آہو سی

کس سی ہم شکوہ صیاد جفا کار کرین
آنجک خون ٹپکتا ہی پر و بازو سی

ولہ

خال کو جب سی تیری رخ کی نگہبانی ہی
یہان ہر اک مور کو دعوی سلیمانی ہی

فارغ البال رہی مرغ گلستان کیا خاک
خبر آمد ہنگام پر افشانی ہی

موج زن اشک ہی کچھہ فکر کرو پھر ورنہ
ڈوب ہی جاؤگی یا نوح بڑا پانی ہی

لاکھ تدبیر کرین ایک نہین بن آتی
پیش آتی ہی جو تقدیر کی پیش آنی ہی

سرگین چشم ہی ہشیار ہی رہنا اے فیض
مست کی ہاتھہ چڑہی تیغ صفاہانی ہی

ہنستا ہی کہلکہلا کی جو تو دیکہکر اُسی
اے گل تیری نسیم ہوا خواہ کون ہی

ہی خیر فیض صاحب قبلہ یہ کیا خیال
بندہ کسی سمجھتی ہو اللہ کون ہی

ولہ

اشک سی فکر شست و شو نکلی
داغ الفت کی دل سی نو نکلی

سر کو میری طرح سی ٹکراتی
اے صبا اُس گلی مین تو نکلی

صبر و طاقت تو ان میری دلسی
سب گئی تیری آرزو نکلی

کوئی مصحف خونین فیض کہو
سیل اشک اپنی بی وضو نکلی

ولہ

ارادہ گہر میری آنی کا جب وہ لال کرتا ہی
تو ہر لخت جگر تا چشم استقبال کرتا ہی

محبت جیسی ہی صیاد کو یک مرغ قبلہ سی
کبہی پر نوچ لیتا ہی کبہی بی بال کرتا ہی

دکھاوین کیا تمہین یک سینہ بی داغ محضر
ہماری ہر سخن مین نکتہ چینی حال کرتا ہی

مجھی اے فیض دہقان فلک مانند شبنم کی | کبھی سرسبز کرتا ہی کبھی پامال کرتا ہی

ولہ

جب ہماری خون ہی اُس یار کی ترپانون تہی | پنجۂ مژگان سی بہی یکدست بہتر پانون تہی
خوبی قسمت تہی جو بزم بتان مین چل گئی | کون کہتا ہی میری تقریر کو سپرانون تہی
مرگئی پر بہی فراغت کچھہ یہان حاصل ہوئی | وقت دفن اپنی کفن سی فیض ہاتہ پرانون تہی

ولہ

کل جو تقریر خم ابروی خمدار چلی | یہان تلک بات بڑہی آج کہ تلوار چلی
واہ اے جذبۂ الفت کہ زلیخا آخر | پھر نظارۂ یوسف سر بازار چلی
کل تو فرہاد موا دیکہئی کیا ہوتا ہی | آج اپنی بہی سواری سوی کہسار چلی
کیا کہین اور کدہر جائین کرین کیا اللہ | تاب گھٹتا رہگئی طاقت رفتار چلی
شکر صد شکر کہ اس میکدۂ عالم سی | روح مستان قدح نوش سبکبار چلی
فیض کچھہ کم تہی کلیجی مین ہماری سوراخ | مژۂ یار جو ایک اور انی مار چلی

ولہ

اے بی خبر عبث ہی محبت جہان سی | جانا ہی ایک روز تجہی اس مکان سی
کہتی ہین آسمان جسی اپنی مجلس | نکلا نہا کچھہ بجا ردل ناتوان سی

معلوم ہی نہین وہ کہان ہین کدہر گئی
پہرتی تہی کل جو یہان عظم و شان سی

کیا خوش نصیب ہین تیری عاشق کہ انکی گہر
آتی ہی روز ایک بلا آسمان سی

چلتی ہین دل کی ای نفس واپسین ٹھیر
ہین ایک دم کی ہم بھی یہان میہمان سی

ای وادی عدم کی مسافر سنبھل کے چل
ہر خار دشت تیز ہی نوک سنان سی

تہک کر برنگ نقش قدم مین ہی رہگیا
دوری راہ عشق ہی خارج بیان سی

ولہ

باہم ارباب تمنا کو جدا کرتا ہی
فلک تفرقہ انداز یہ کیا کرتا ہی

وہ گئی دن جو ٹپکتی تہی مژہ سی آنسو
اب تو لخت جگر آنکھونسی گرا کرتا ہی

کیا کرون جا کی شفاخانہ عیسی کی طرف
مرض عشق کی وہان کون دوا کرتا ہی

مجھکو آزاد نکر قید سی چندی صیاد
بی پر و بال کو یہی کوئی رہا کرتا ہی

عہد پیری مین سوی طاق عبادت ہیہات
کہ اشارہ یہی اب قد دونا کرتا ہی

مسلک عالم فانی سی نکلجا خاموش
گوش یہان را ہنر آواز درا کرتا ہی

مرحبا ای اثر بوسہ لعل لب یار
مجھکو شربت کی جگہ نہ ہر دیا کرتا ہی

جیسی ای رشک چمن تیری ہوا خواہ نہین
ہر سحرگاہ وہ اپنی کو گنا کرتا ہی

موجہ باد بہار چمنستان بہشت
مشہد فیض پہ جاروب دیا کرتا ہی

ولہ

نقش خیال موکہ مین غیر ہی — ہمکو ہستی مین عدم کی سیر ہی
امت خیر البشر مین ہم بھی ہین — فیض اپنا خاتمہ بالخیر ہی

رباعیات

ای نور مبین حق تعالیٰ — ای صدر نشین عرش والا
ہی بدر نبوت آپکی ذات — حلقہ ہی صحابیون کا ہالا

ولہ

ہی جسکی مخاطب بخطاب صدیق — غائب عالم سی ہی جو آپ صدیق
ای فیض نہین ہی کتاب اسمین سر مو — ہین خاتمہ صدق جناب صدیق

ولہ

کیا مجھسی رقم ہو غرض شان صدیق — ہی اگر یکم شرح و بیان صدیق
ای فیض یہ کیا بات ہی جسکو سمجھہ — پہلو مین نبی صلعم کی ہی مکان صدیق

ولہ

ہین خرقہ عادات مقالات عمر — ہم رفعت عرش ہین خیالات عمر
کیا فضل و کمال انکا بیان ہو ای فیض — ہین نیطق سی عیان کمالات عمر

ولہ

کتنا ہی وسیع خوان عثمان غنی رض — اک خلق ہی میہمان عثمان غنی رض
سب پر رحمار ہے ہم ای فیض — پیدا ہی علو شان عثمان غنی رض

ولہ

ہی جب سی وہ خوابگاہ سلطان نجف رض — میدان بہشت کا ہی میدان نجف رض
افلاک سے ہی بلند تر جس کی زمین — کیا مجھ سی بیان ہو شوکت و شان نجف رض

ولہ

کیونکر نہ کرون ارادہ مین سوی نجف رض — ہی جنت فردوس مجھی کوی نجف رض
مغلوب کسی سی مین نہوں گا تا حشر — غالب شیرون پہ ہی سگ کوی نجف رض

ولہ

دُھن ہی یہی سر سی طی کرون راہ نجف رض — دیکھون کہ کہان سی منصب و جاہ نجف رض
تعظیم مری ہر ایک مومن پہ ہی فرض — ہون فیض گدای درگہ شاہ نجف رض

ولہ

ای فیض کرون نہ کیونکہ آہنگ نجف رض — مولا ہی مرا والی اورنگ نجف رض
اکسیر کا رکھتی ہی اثر اُسکی خاک — پارس ہی مری نظر مین ہر سنگ نجف رض

وله

مین بد و شعور سی ہون شیدای نجف
ہی سر مین بہر خیال سودای نجف

کچھہ خوف نہ دوزخ کا نہ جنت کی رجا
ای فیض مین ہون غلام مولای نجف

وله

جو کوئی گیا ہوا وہین کا بخدا
ہی صحن بہشت خطۂ پاک نجف

ای فیض لگای چشم دل مین تو بہی
ہی سرمۂ چشم قدسیان خاک نجف

وله

ای فیض رقم نہو سکی اُسکی صفات
ہوتی ہین فلک بہی جسکی صدقی دنرات

خدام نجف ہو کیون نہ جبرئیل امین
ہی خوا بگہ علی علیہ الصلوات

وله

اک آن مین آسمان پر سی جبرئیل
آتی جاتی ہین بال و پر سی جبرئیل

ای شیر خدا جو یاد فرماؤ انہین
پاس آپ کی آئین چلتی سر سی جبرئیل

وله

ای فیض اگر قائل وحدت ہی تو
اِس کثرت وہمی سی نکر شبہہ کبہو

معلوم ہوا افضل تعالواسی ہین
کچھہ فرق نہین نبی علی مین سر مو

ولہ

جو داغ ہی ماہتاب ہوجاتا ہی
جو ذرہ ہی آفتاب ہوجاتا ہی

ای فیض یہ مرتبہ ہی اُسکا بخدا
جو بندۂ بوتراب ہوجاتا ہی

ولہ

مولای زمانہ والی جملہ دل
ہین واقف اسرار خفی و جلی

معلوم ہوا نفسا سی ای فیض
یک جان دو قالب ہین نبی اور علی

ولہ

اغیار کی تو نہ سن کہی اول جلول
کہتا ہون تری بہلی کی رکھلیو بھول

گر خلعت مغفرت کا مشتاق ہی تو
ای فیض نہ چھوڑ دامن آل رسول

ولہ

تعریف لکھون جو پنجتن کی ای فیض
کیا میری حقیقت اور کیا حیثیت میری

بالفرض جو ہون لوح و قلم بھی ہمدست
ہوگی نہ رقم فضیلت آل عبا

ولہ

کرتا ہی جو مولود رسول مقبول
ہوتی ہین مقاصدات سب اُسکی حصول

کہتی ہی یہ شمع زبان سی اپنی ای فیض
خوش رہتی ہین اُس کی آل وہ اصحاب رسول

ولہ

ہی سامنہ تری میری یہی گفت و شنود
ہوتا ہی جہان جہان جہان مین مولود

اسی شمع خدائی دسی ہی تجھکو یہی زبان
پڑہ ختم رسالت کی لئی تو یہی درود

ولہ

وہ گہر کہ ہو جس مین ذکر مولود شریف
معمور رہی وہ گہر تجلی سی تمام

مولود کی شب جو شمع روشن ہوئی
اس شمع کو شمع طور کہتی ہین تمام

ولہ

جس گھر مین کری ظہور شمع مولود
وسی دیدۂ دل کو نور شمع مولود

بی ہوش ہون گر دیکھین جناب موسیٰ
ہی شعلۂ برق طور شمع مولود

ولہ

روشن ہو ترا نام جہانین ہر سو
کہتا ہون جو کچھہ بات ہو اب مان لی تو

پڑہتا ہی درود تجھی پیغمبر پر
اسی شمع کر آب اشک سی تو جلد وضو

ولہ

ہوتا ہی جہان بیان مولود نبی
رہتا ہی وہ گہر نور تجلی سی بہرا

مولود کی ہی بزم مین اس حسن سی شمع
کہتی ہین جسی دیکہہ کی سب صل علی

ولہ

دنیا سی کہین خوب مراد مین ملی ہی
راحت سی دل و جان کی تسکین ہوی ہی

تکلیف سی دو جہان کی محفوظ رہون
یارب یہ دعای فیض آمد ہوی ہی

ولہ

بیدار ہی رہتی نہین سوتی ہی شمع
مُنہ آنسون سی رات کو دہوتی ہی شمع

حضرت کا فراق ہی اسی جیسی فیض
ہر محفل مولود مین رو تی ہی شمع

ولہ

افلاس ہوا دور فراغت آئی
تکلیف مٹی رنج کی راحت آئی

ای فیض اکرم سی شفای مطلق کی
نزدیک بخوبی مری صحت آئی

ولہ

بہار حسن رخ تبلا رہی ہی
ہر اک مومن کا دل پگہلا رہی ہی

کھڑی ہی ہو محفل مولود مین شمع
تجلی طور کی دکھلا رہی ہی

ولہ

رخ پر نور دکھلاتی ہی
مہ و خورشید کو شرماتی ہی

شمع جو محفل میلاد مین ہی
شجر طور نظر آتی ہی

تمت الرباعیات

شرعت المخمسات

بی ادب کی ہو یا ادب کی بات
یاد رکھتی ہو تم تو سب کی بات
پر جو ہوتی ہی میری سب کی بات
بھولجاتی ہو دن کو شب کی بات
بات یہ ہی بڑی غضب کی بات

ہر گھڑی بات بات مین کہلی
باز آ تو نہین ہی ٹسک ہنسی
چاہی گر لاک بار تیرا جی
بات کر میری ساتھ رستی کی
ساتھ سب کی ہی میرے سب کی بات

نہ پڑھو تم کبھی حکایت عشق
نہ لکھو تم کبھی حکایت عشق
نہ کہو تم کبھی حکایت عشق
نہ سنو تم کبھی حکایت عشق
ہی بہت رنج کی غضب کی بات

باتین سب بھولجائی پچھلی
یاد کیجی وہ شفقتین اگلی
بھی اسی قبلہ عرض ہی میری
عرض ہی عفو کیجی گستاخی

یون تو کہنی کو سنی سب کے بات

نہین اچھی پریت بی موقع — نہین موقع کی ریت بی موقع
ہارسی بد ہی جیت بی موقع — ہی کڈ ہب بات جیت بی موقع

بات اگر ہی تو ہی ادب کے بات

دم بخود ہین مباحثہ مین سبھی — کی ارسطو سی تا بہ فارابی
بخفتی ہین ہی ذکی و غبی — ایک ڈہب کی جو ہو تو سمجھی کوئی

کرتی ہو آپ لاکڈ ہب کے بات

یا دہی اُسکو مطلب تو صحیح — لوح پر دل کی کندہ ہی تلویح
کہہ رہا ہی یہی صبیح و ملیح — کسقدر فیضی ہی بلیغ و فصیح

کی جب اُسنی تو منتخب کے بات

ہمسی جو سیکہی ادب تہی وہ ادیب اور ونکی ہین — ہمچو پارو مین جنکی وہ طبیب اور ونکی ہین
کل سمجہتی تہی جنہین وہ عندلیب اور ونکی ہین — یا تو اپنی پاس تہی یا وہ قریب اور ونکی ہین

جو نصیب آگی تہی اپنی وہ نصیب اور ونکی ہین

چہوڑ دو مجہکو خدا پر بات میری مان لو — مین نہین جیتا ہون کیا حاصل و اسی ہمدم
شافی مطلق ہی شاہد ای مسیحا تم سنو — درد مندان محبت کا معالج کون ہو

حضرت لقمان بھی گر ہین ملیب اور دنکی ہین

یاد رکھو بات یہ ای ساکنان شش جہت — حسن و الون ہی مضرت کچھ نہین جز منفعت
ہوشیاری ہی کری کس کی بلا اب تک گئی — عشق کی تعلیم ہی ہمکو جنون کی تربیت

عقل ہی کو ہے کہ حضرت اب دپے اور دنکی ہین

فیض اللہ ہوا حاصل جو کچھ تمنا مدعا — راس آئی ہی گلستان محبت کی ہوا
ہر سحر ہنی یہی ہر غنچہ لب سی ہی سنا — تیری نالی وہ بلا جانکاہ ہین یک کل لوگیا

کرتی یہ دل مین اثر ای عندلیب اور دنکی ہین

کیا کرین ہم چرخ ہی ظالم ہر سلوک روزگار — ہر گلی مین جذب الفت فی کیا بی اعتبار
فیض صاحب کہ رہی تھی بات ہو کر بیقرار — ایسی بخت اپنی کہان آئی جو گھر اپنے جاتے یار

ای خضر اس امر مین طالع عجیب اور دنکی ہین

مثلثات

کوچہ پہ وکہہ ہین ایک جیکی کیواسطی — پس باہون مین مسی کیواسطی
" دم لبون پر ہی دھری کیواسطی

واہ وا کیا تھی بات پوچھی ہی — عشق مین گر سکہہ نہین دکہہ ہی سہی
" کچھ تو ہوتی ل لگی کیواسطی

کس لئی نہ ستاہی سو نوای قریب | گر موا مین خوش نہو نوای قریب

ہی یہ دن اگدن سبہی کیو اسطی

کرنہ ای عمر روان مجہہ سی گلا | ہون مسافر کام دل بادلسی کیا

چرخ بس ہی راوٹی کیو اسطی

نثار جان و دل کو مین اجر تمین دن | کام سلمی کا ابہی سلمی سی لون

اُنکی پاپوش زری کیو اسطی

اگیا ہی کیا سمجہہ مین کچہہ قصور | ایدل نادان نہ اتنا تو بسور

چہیڑتی ہین وہ ہنسی کیو اسطی

ہر کسیکی آگی پچا ہی گلا | کب وہ پیش آتی ہین بنگی سی ولا

بگڑی خلقت ہو بدی کیو اسطی

پڑ گیا ہی اب تو ہر جس مین خلل | موت آی یا نہ آی آج کل

ہم تو مرتی ہین کسیکی واسطی

کام کالی سی نہ گوریسی رکھو | خواہش اردل اگر صاحب کی ہو

آئین عیسی اردلی کیو اسطی

اب تو اک سوجہی ہی بہتی ہی مجہے | حسن بہی نکہ سکہ پیش ہی آپکی

موہنی ہو موہنی کی واسطی

ہمنی مر مر گیا ہی متحان | مر گئی پر رشتہ ناتا ہی کہان

ہین یہ ساری جینی جی کیواسطی

مسنہ نہ کہلوا کر نہ میرے سی ٹہلول | سیکڑون سی دشمنی لی ہینی مول

ایک تیری دوستی کیواسطی

خود بخود رزاق پہونچاتا ہی قوت | فیض کیون کی تا ہی اتنی کاکلوت

ایک دم کی زندگی کیواسطی

مثلث بر غزل رشک

ہی بگاڑ آجکل بنا ؤ نہین | یار کو ہمسی کچہہ لگا ؤ نہین

وہ محبت نہین وہ چاؤ نہین

لیکی ماضی سی تا باستقبال | پہر زدنین وتنخط کرون کیحال

ایک دو تین چار تا دو نہین

مجہہ سی ای ناخدا نہ کر حجت | گنگ کو بحر غم سی کیا نسبت

یہہ وہ دریا ہی جسمین تہا ؤ نہین

پانی پانی کا میرہی زہر آب | میری کہانی سی کیون فلک ہے کباب

پاد روٹی ہی نان پاؤ نہین

یوسف مصری ہی کہین سنگین — اور کیا ہی ترا لعاب دہن

یہ اگر قند کا چوا نہین

کبھی جراح دیکھنی کو جو آئی — مرہم السلام ہی بہر جائی

تری تلوار کا وہ گھاؤ نہین

ہی کھان یار اسطرحکا حسن — کیون نہ بنوائی خط کہ بگڑا حسن

اب وہ عالم نہین بناؤ نہین

غور سی دیکھہ گر ہی تجھکو گمان — منظر چشم مین ہی سیر جہان

ایک دو کوس کا دکھاؤ نہین

ہی یہ میرا مقولہ شام و پگاہ — ابکی جاڑی ہین اور زالہ و آہ

اسطرحکا کوئی جاڑا نہین

جیمین ہی پھر اُس آشنا کو کہون — ہجر مین روانکا قایل ہون

کہئی یامین یہ بہاؤ نہین

انکی پاپوش ہی کوئی مرجای — ہجر مین کیون طرح طرح نہ دہای

بار غم پر مرا دباؤ نہین

کھا لیا مجھکو غم فی دم دیکر | چاول الماس گوشت لخت جگر
فرقت یار مین بلا دہنین

تہی تمنای فارغ البالی | عید ہی وصل سی چلی خالی
گو گلی لنگی کا لگا دہنین

فیض سی پوچھون تا کی ایر شک | یہ زمین غزل وہی اسی شک
جسمین ذرہ کہین بھرا دہنین

تاریخیات

بہت تہوڑی مدت مین لوبی کی ساتھ | جب اردو مین واصف نی تفسیر لکہی
کہی اسکی تاریخ ای فیض مین نی | یہ ہی کل قرآن کی تفسیر ہندی
۱۲۸۰

ولہ

جو واصف نی لکہی ہی اندنون مین | تفاسیر و نہین ہی ممتاز تفسیر
کہی ہی فیض نی تاریخ اوس کی | بہت اچہی ہی با اعزاز تفسیر
۱۲۸۰

ولہ

امیر الدین حسین الطاف فرما | سراسر خلق خوش تقریر و تحریر
بہت بی مثل ہین ہر علم و فن مین | ہین سب جا واجب التعظیم و توقیر

لکھی ہندی مین اک نقشہ انہون نے | کرون مین وصف مین کیا انکی تقریر
مگر توفیق حق سی فیضؔ مین نی | کہی تاریخ ممتاز القصاصیر
۱۲۷۰

تاریخ تالیف رسالہ

دیکھہ کر تحریر مولانا میر الدین حسین | منکر مولود مین مطرود و مغہور دلیل
قابل صل علی مینی کہی تاریخ فیضؔ | ذکر مولود نبی جائز ہی مانند الخلیل
۱۲۷۶

ولہ

عالم تحریر اعنی میر امیر الدین حسین | اس رسالہ کی ہین بانی خوش کہی انکو خدا
مینی پڑہ پڑہ کر درود اسکی لکہی تاریخ اون | جاودان تحریر ہی یہ قابل صل علی
۷۶

تاریخ جلوس حضرت افضل الدولہ مغفرت مکان بمسند حیدرآباد دکن

رئیس حیدرآباد دکن فیضؔ | ہی نواب افضل الدولہ بہادر
۱۲۷۳

تاریخ تولد مبارک حضور پر نور حضرت میر محبوب علیخان بہادر دام اقبالہم

ہوا ہی افضل الدولہ کو فرزند | یہ تہا انکی دلمین یہی ارادہ
سراقبال سی ہی فیضؔ تاریخ | رہی یارب سلامت شاہزادہ
۱۲۸۳

ولہ

ہوا فرزند جب شاہ دکن کو | سرور انکو ہوا یک بخت پیدا

سراندا لگی پا مال دونی	ہوا حسن زیب تاج و تخت پیدا
کہا سی فیض مینی سال سکا	ہوا لاین ہمایون بخت پیدا
۸۲	۱۲

تاریخ تولد نواب خطفر جنگ بہادر ابن نواب خورشید جاہ شمس الامرا امیر کبیر مظلہما

ابن محمد سعید الدیخان مغفور امیر کبیر

نواب کو جو تولد ہوا جو فیض	قابل جہاں و اہل ہمانکو دی خوشی
سال طلوع با ہر عجب ہو اقم	خورشید جاہ روح ہوا طالع آج ہی
۱۲	

ولہ

نواب کو جب ہوا نبیرہ پیدا	آوازہ عیش تھا فلک پر بپا
تاریخ لکھی ہی مینی فولای فیض	خورشید زمان ہوا ہی پیدا زیبا
۱۲	

ولہ

ہوا پیدا نبیرہ نواب باوقار	خوش وضع خوبرو خوش بخت خوش مزاج
سال طلوع مہر کرم فیض کہو	خورشید جاہ ہوا ہی طلوع آج
۸۲	۱۲

تاریخ تالیف سنہ شمسیہ

شمس الامرا ہی یہ تالیف

تاریخ آمد مولوی اسلمی از مندرا سس

حیدرآباد دکن مین ای فیض — کی مدراس سی جس دن تکلیف
سال تاریخ کیا مینی رقم — مولوی اسلمی لائی تشریف

تاریخ نسخۂ مخلخلہ تالیف نواب حسن مرزا خان تخلص قصد

جب لکھا قصد نی یہ مجموعہ — عیش و عشرت کا سر بسر جامع
اسکی تاریخ مینی لکھی فیض — ہی معطر یہ نسخۂ نافع ۱۲۶۵

ولہ

جب کیا قصد نی رسالہ رقم — بہر ہشیار مغز بیشک و ریب
سال تاریخ فیض نی لکھا — مشک اگین ہی نسخۂ بی عیب ۱۲۶۵

ولہ

عطریت کی بابہر لکھا جو فیض — قصد صاحب نی یہ مجموعہ جدید
ایک کم کر مصرعۂ تاریخ سی — بی حسن مرزا کا یہ نسخہ مفید ۱۲۶۵

تاریخ سلامتی سونا جی پنڈت از ضرب تیغ

پہر گئی اگی اجل حجری تک — فیض جیتی ہی ہین سونا جی
سر اخلاص سی تاریخ ہی یہ — راو صاحب کی ابھی موت نہی ۱۲۶۷

تاریخ فوت راجہ پرتاب بہادر

مرحلی ہین بھادر پرتاب — نوجوانی اجڑ گئی جلدی
فیضؔ نی سال انتقال کہا — فرد دفتر بگڑ گئی جلدی ۱۲

تاریخ بیماری رفیق میر جعفر علی نیک شاگرد مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نیک و بد کہنی لگی ہین مجھسی آہ — زخ ہوی جب رفیق سی جعفر علی
مصرعہ تاریخ لکہا مینی فیضؔ — فوطہ داری خوب ہی مردانہ کی

ولہ

جعفر علی جو رفیق کی آزار مین گہری — بی پین ہو رہا ہی ہر یک انکا دوستدار
تاریخ پوچہی مینی تو یون فیضؔ کہ اٹہی — کیا نیک مرد آپ مقرر ہین فوطہ دار ۱۲

ولہ

جعفر علی نیک کو آزار مین کہی — افسوس ہی کہ بد کو نہین ایک روگ بہی
تاریخ اسکی فیضؔ نی کی اسطرح رقم — کیا مبتلای رفیق ہوی نیک لوگ سے ۱۲

تاریخ طلوع ستارۂ ذوذنب

کوکب اقبال نہین ذوذنب

ولہ

پی منصب وجاہ ذوذنب ہی

ولہ

جہاڑو تارہ بیشک ای ہمدم وہی

تاریخ بنای باغ نواب صمصام الملک بہادر

ہوا تیار جبدم گلشن عیش — بہار اسکی بہار جاودان ہی
کہی تاریخ اسکی فیض مینی — سہانا باغ ہی پیوند جان ہی ۱۲

تاریخ

بلدیو لالہ صاحب ہین نارنول مین جو — تیار کی انہون نی یک عیش گاہ دلچسپ
تاریخ اس بنا کی ای فیض ہمنی لکہی — بلدیو کی بنا ہی یہ باغ وچاہ دلچسپ ۱۲۸۳

تاریخ پل رود موسی

پل اب موسی بنا ہی سلمی — نفع لیوی اس سی تا ہر خورد و کل
فیض نی لکہی ہی تاریخ بنا — واہ کیا خوب ہی موسی کا پل ۱۲

تاریخ وفات مولوی کرامت علی ولد مولوی عنایت علی

کرامت علی عالم بی مثال — اجل سی جب لگا ہوا سامنا
کہی فیض نی مجہسی تاریخ فوت — عنایت بدیل ہی کرامت کی جا ۱۲

ولہ

کرامت ملت و علامۂ دہر — گئی عقبیٰ کو ہمراہ اجل آج
لکھی تاریخ انکی فیضؔ مبنی — عنایت ہی کرامت کی بدل آج ۱۲

تاریخ زخمی شدن بالمکند عرف پنڈت جی

ناشتی کی فکر پنڈت جی کو تہی — ہوکی زخمی گہر وہ آئی صبحکو
اسکی تاریخ اک اکھائی سی ہوی — تہی وہ ہوہو کی زخم کھائی صبحکو ۱۲

تاریخ تالیف رسالہ محمد فیاض الدین خان فیاض

فیاض نی انروزون لکھی چند اوراق — انصاف سی دیکھو تو ہوا خوب رسالہ
تاریخ کہی فلسفی طبع نی ای فیضؔ — قطاع کا مطبوع ہی کیا خوب رسالہ ۱۲

تاریخ وفات نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر

جناب فلک رخش امیر کبیر — ہوی عازم سیر ملک زمین
کہا فیضؔ نی رو کی سال وفات — دلا کو نی اپسا ریاضی نہین ۱۲۹۱

تاریخ شادی دختر حافظ محمود

قاضی احمد خدا کی فضل سی دولہ بنا — جو مقدر مین نہان تہا وقت پر پیدا ہوا
سال تاریخ اسکا مینی ہی سناہی فیضؔ سے — ساعت محمود مین شادی رچی اچہا ہوا ۱۲۹۱

تاریخ دیوان محمد سرفراز علی وصفی

جو ہین شعر دیوان مین منتظم — وہ دلچسپ ارباب معنی کی ہین
رقم اسکی تاریخ کی فیض نی — بہت اچھی اشعار وصفی کی ہین
۱۲۷۹

ولہ

ہواہی منتظم دیوان وصفی — نہین دیوان مگر ہی اسکی قدرت
سراسر انصاف سی تاریخ کہیو فیض — ہی الحق تیز وصفی کی طبیعت
۱۲۷۸

ولہ

مرتب جب ہوا دیوان وصفی — ہوا احباب پر احسان وصفی
کہی تاریخ اسکی مینای فیض — مرصع خوب ہی دیوان وصفی
۱۲۷۸

تاریخ دیوان غلام صمدانی عرف بہولیصاحب تخلص وصل شاگرد مصنف رح

کہ چکی جب غلام صمدانی — تازہ دیوان یادگار جہان
سال تاریخ فیض نی لکہا — باغ دلجوہی وصل کا دیوان
۱۲۷۹

ولہ

دیکہکر دیوان رنگین وصل کا — ہی بہت خورسند شہر آفرین
سال اتمام اسکا سنیی فیض سی — باغ نو ایجاد ہی دیوان نہین
۱۲۷۹

ولہ

مرتب وصل کا دیوان ہوا ہی — نہایت غم گسل ہی عشرت انگیز
لکھی ہی فیضؔ نے تاریخ اسکی — طبیعت وصل کی ہی یکقلم تیز

تاریخ وفات شاہ یار الملک مرحوم

سدھاری اس جہانسے اس جہانکو — پسند ہر موین کو صفدر کی ہای ناگاہ
کہی تاریخ مینے فیضؔ انکی — موی رونق علیخان آہ صد آہ

تاریخ وفات وزیر علیخان مرثیہ خوان

مرثیہ خوان تہی اک وزیر علی — موت کا جب انہین پیام ہوا
سر افسوس سی ہوی تاریخ — ہای یہ مرثیہ تمام ہوا

تاریخ عنایت باغ محمد حسن صاحب محو

زمیں و کن نی عقیدت کی ساتھہ — گیا باغ جب تہ در قطب زمن
موی اسکی تاریخ فی الحال فیضؔ — ہوا باغ محو محمد حسن رض

تاریخ مقطعہ

گرو جو صبغۃ اللہ خان کی ہی پاس — نہین مقطع مگر مطلع ہی ای فیضؔ
کہی تاریخ رہن اسکی یہ مین نی — بہت ہی خوب یہ مقطع ہی ای فیضؔ

تاریخ وفات مولوی جراح

مولو جراح آہ جب فانی ہوی | سب احباخون آنکھو نسی بہائی
فیض نی تاریخ یہ اُسکی کہی | نشتر کاری لگا ہی ہائی ہی
۱۲۹۱

تاریخ سوختن توشک خانہ محی الدولہ بہادر

محی الدولہ کی اسباب نے فیض | پڑا جب آیہ آتش نارا
کہی تاریخ یہ آزاد نہ مین نی | بہت خاصہ جلا اسباب مولا
۱۲۸۰

تاریخ سوختن مکان راجہ اندر جیت بہادر

آتش قہر خدا سی بعد آدہی رات کی | مال دا لونکا بہت اسباب خاکستر ہوا
اُسکی تاریخ آگیا پتیاں نی مجھسی کہی | آج کی شب چینی خانا مال دا لونکا جلا
۱۲۸۰

تاریخ مثنوی ضیا

جب کربلا کا واقعہ تحریر ہوچکا | مصروف واہ واہ ضیا کی ہین مجلسین
اس واقعہ کی فیض نی تاریخ یہ کہی | عبد الرحیم نی یہ کہی مثنوی نفیس
۱۲۸۱

تاریخ صحت محی الدولہ بہادر

مرض سی پائی جو صدر الصدور نی صحت | کمال شاد ہوی سب انیس و غیر انیس
کہی ہی فیض نی تاریخ باسر قبال | مدام صحت و آرام سی رہین وہ جلیس
۱۲۸۱

ولہ

محی الدولہ صحت کیون نہ پائین — کہ ہی شافی حکیم اونکا ہمیشہ
فلک ہی جب تک ہی زمین پست — سخن اُنکا رہی بالا ہمیشہ
فقیرانہ کہی تاریخ مین فی — رہین صحت سی یا مولا ہمیشہ ۸۱ ۱۲

تاریخ بنای مسجد دولہن ہیجڑا

بانی ہی کون اسکا پوچھا کیا ہر ایک سے — بیرون شہر مین فی مسجد بنی جو دیکھی
تاریخ و نام اسکا فرمای فیض مجھی — ہی ہیجڑی کی مسجد کہتی ہین یار فعلی ۸۱ ۱۲

ولہ

حیدرآباد دکن مین یک نئی مسجد بنی — اس مین پڑہنا ہی نہین کوئی نماز ایک مرد
مجھسی یہ تاریخ اُسکی فیض صاحب نے کہی — ہی یہ مسجد ہیجڑی کی کہتی ہین سب نیکمرد ۸۱ ۱۲

ولہ

بنائی مسجد نو ہیجڑنی یہ پیشک — نہ معتکف ہو کبہو تم نہ ہم نماز پڑہین
سنی ہی فیض سی تاریخ اسکی یارون نے — تمام ہیجڑی اس مین ہم نماز پڑہین ۸۱ ۱۲

تاریخ وفات

متقی سرفراز خان جو تھی — طرف اللہ کی رجوع ہوی
فیض نے سال انتقال کہا — ہای وہ خان سرفراز موی ۸۲ ۱۲

ولہ

گئی پچھتر میان جب اس جہانسی
بہت غمگین ہوی سب ناکس و کس

کہون کیا خاک مین تاریخ آدمکی
دلا پتہر و میان مٹی ہوی بس ۱۲۷۵

تاریخ صحت فرزند مصنف

آج دلبند فیض صاحب کو
دی جو صحت خدا نی خاطر خواہ

سر آرام سی ہوی تاریخ
غسل پا پا میان بحمد اللہ ۱۲۸۲

تاریخ تولد فرزند رای پرمیسری پرشاد

پرمیسری کی فیض جو پرشاد ہین انہین
پیدا ہوا سپوت ہوی شاد خاص و عام

جب ارکا میس کٹ گیا تاریخ ہو گئی
پرمیسر اسکو رکھی چرن جیو نکیتنم ۱۲۸۲

تاریخ روانہ شدن مولوی فضل رسول

جب دکن ہی چلی بدایون کو
عالم و فاضل و فقیہ امی ہی

فیض تاریخ مینی ہی لکہی
چلی فضل رسول اب ہی ہی ۱۲۸۲

تاریخ خلافت

ہی لقب فیاض دین جسکا تخلص بندہ ہی
جب انہین مجاز بہ بیان نی جانشین اپنا کیا

مجھسی تاریخ خلافت فیض صاحب نی کہی
بندگی کرنی سی بندہ خواجہ محفل ہوا ۱۲۸۲

تاریخ وفات

تھی مہا پرشوتمین پرشوتم بہی خوب — جو نہین واصل ہو چکی پکنٹھ مین
فیض نی تاریخ فوت اُنکی کہی — ہای داخل ہو چکی پکنٹھ مین ۱۲

تاریخ تالیف رسالہ

لکھا جب فضل رحمان مولوی نی — رسالہ یک کئی ہین اوسکی قسمین
کہی یون فیض نی تاریخ اُس کی — ہی اصحاب نبی کا ذکر اسمین ۱۲

ولہ

اک رسالہ سیر مین ہی لکھا — فضل رحمان ہی جو فرخ پی
فیض تاریخ مین اُسکی کہی — متبرک کتاب افصح ہی ۱۲

ولہ

عصر نی عرض کی یون تاریخ لکھدن اے فیض — فضل رحمان جو ہی عالم و دانا معصوم
حال اصحاب نبی مین ہی کتاب ایک لکھی — اُسکی تاریخ کرین آپ بہی کوئی معلوم
دین پیسانتہ تاریخ یہ ارشاد ہوی — حال اصحاب کبار اسمین ہی دلکش مرقوم ۱۲

تاریخ شادی

نوشہ قمرالدین کو احباب نی جو دیکھا — اللہ کی عنایت سی دل شاد ہوا اونکا

بی رنج و تفکر کی اسی فیض وہین فوراً | تاریخ کہی مینی دارو نہ ہوی دوا ۸۳ ۱۲

تاریخ حوض

بھر عالم سیر زانحتار نی | جب کیا تیار حوض بی مثال
فیض نی تاریخ سال اُسکی کہی | ہی حسینی حوض دریای کمال ۸۳ ۱۲

تاریخ مسجد

بفضل اللہ ہوی تیار مسجد | بہت خوش وضع خوش اسلوب محبوب
کہی تاریخ اُسکی فیض مبنی | جزاک اللہ بنی مسجد بہت خوب ۸۱ ۱۲

تاریخ رحلت شاہ

دل احباب پہ تلوارین لگین | ہوی رحمی جو حفیظ الدین پاس
فیض نی سال جراحت لکہا | چورز خمونمین ہی پاس انفاس ۸۲ ۱۲

ولہ

اتفاقاً جو ہوگئی مجروح | اول شب مین تیغ کین پاس
سال تاریخ فیض نی یہ لکہا | ہی بہت پہ ین زخم پاس کو پاس ۸۲ ۱۲

ولہ

ہوی جب پاس ابن یاس زحمی — ہوی ہین فیض محبتی یون مخاطب
سراسوس سی تاریخ سنیئی — ہوی گہایل حفیظ الدین صاحب ۱۲

تاریخ غسل صحت

نہایت خوش ہوی احباب جملہ — حفیظ الدین نی جبدن کیا غسل
کہی ہی فیض نی یارانہ تاریخ — ہوا ہی آج مولا پاس کا غسل ۱۲

تاریخ

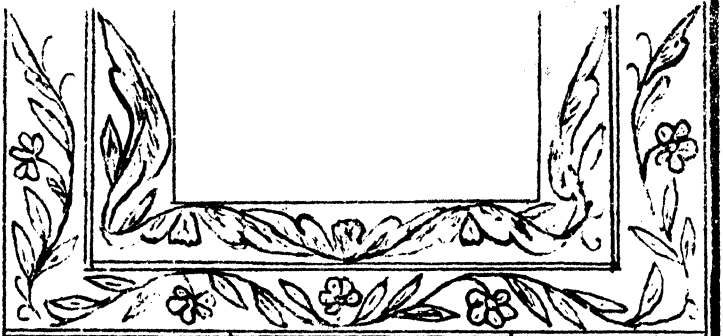
لکہی امام خان نی جو تاریخ یک نئی — ایسی لکہی کہ جسکا نہین ہی کہین جواب
تاریخ اُسکی ہمنی بہی ای فیض یہ کہی — تالیف ہجر کی ہی دل آویز یہ کتاب

تمت

الحمد للہ علی احسانہ و نعمائہ کہ دیوان اول ردو تمام ہوا و دیوان فارسی شروع ہوا ہی کہیل لطف کی باتین ہین پلنچہ لو تانغہ

لی جان دل ای دلبر ہی ایک سی دو بہتر — کہتی ہین ہی اکثر ہی ایک سی دو بہتر
ای پیر مغان اپنا یک جام سی کیا ہوگا — دی می کی صراحی بھر کی ہی ایک سی دو بہتر
کہہ ساقی محسن سی پیاسا ہون کئی دن سی — ساغر یہ پلا ساغر ہی ایک سی دو بہتر
ساقی تیری ستون کو تسکین نج گرک سی ہو — لا جام مئی احمر ہی ایک سی دو بہتر
فیض اب غزل ثانی لکہہ ڈال بات سنے — کہتی ہین سخن پرور ہی ایک سی دو بہتر

دیوان دونون مجمع بحرین ہین بجا
مواج ایک تھا متلاطم ہی دوسرا
سودا و میر گاہی محسود جاودان
ممدوح ہی یہ حافظ و سعدی کا ہیگمان
دیکھین اگر اس آئینہ و گل کو یک ذرا
طوطی ہند و بلبل شیراز دین صدا
دعوی کرین جو حسن کا دونون صحیح ہی
اول اگر ملیح تھا ثانی صبیح ہی
یہ یکجا ہوئی تو مزہ ہوگیا دوچند
پیوند دو درخت ہون جسطرح دلپسند



بسم الله الرحمن الرحیم

جایش بخانقاه و بمیخانه جای ما
تقوی برای زاهد و مستی برای ما

گوید هر آنچه شارع میخانه آن کنیم
امنیست در شریعت ما اتقای ما

وی کرده ایم امامت رندان می پرست
امروز شیخ شهر کند اقتدای ما

گو ایصبا بخفته مکن در دو رسیفروش
جام می است چشمه آب بقای ما

تکلیف زهد خشک مکن ای فقیه عصر
تر کرده اند از می گلگون قبای ما

هنگام ورد صبحگهی می وظیفه کن
از وجهه میشکی است اثر در دعای ما

ای فیض گشته لب لعل قدح کشیم
جام شراب لعل لبود خون بهای ما

هوش و حواس باخته جلوه چشم مست را
هین شراب ساخته ایندل می پرست را

از ره ناز باز کن دیده نیم مست را
مست شراب ناز کن نرگس می پرست را

فکر جنون من بکن کار دروان من بکن
امر بخون من بکن غمزه تیز دست را

منت باده کی کنم راه بلی چو طی کنم
مست بغیر می کنم مست الست را

راحتیم از رضای تو زنده ام از برای تو
گر نشود لقای تو نیست کنیم هست را

پیش بلند قامتی سرو نیافت عزتی
با قد خوش چه نسبتی چوب بنال پست را

کرد چو رشک صد چمن از لب جانفزای من
خضر شبست همچو من زاب حیات دست را

همچو نسیم هر سحر سوی چمن بکن گذر
در گل و غنچه اش نگر لطف کشاد و بست را

فیض ره وفا گرفت بر دربار جا گرفت
یاد ز نقش پا گرفت قاعده نشست را

مانند حباب است کره بر دهن ما
ننشید کسی از دهن ما سخن ما

آگاه کسی نیست ز سوز سخن ما
قفل است ز تنخانه لب بر دهن ما

تاریکی گور است بشام وطن ما
صبح وطن ماست بیاض کفن ما

مارست رو کوچه شمشاد قدانیم
جز سرو دگر سر نکشد در چمن ما

احسان کسی بعد شهادت نکشیدیم
شد پیرهن زندگی ما کفن ما

شور لب پر شور کسی همزه داد
پاشید نمک بر لب زخم کهن ما

وا چشم نکردیم دگر بر رخ عالم
شد عمر بسر در ته سرمه بهمرون ما

بی نام و نشانیم مگر جرعه دهیم — حقا بود غیر همه کور کن ما
منت کش خورشید جهانتاب نگردیم — کاخت جگر ماست عقیق یمن ما
از خلعت دیبا چه غرض کز مدد ننگ — پیراهن آبی شده زیب بدن ما

ای فیض ز فیض کرم حیدر کرار
باد دم عیسی است هوای دکن ما

دو غزله در بحر مطول مثمن سالم فرع طویل ارکان او مفاعیلن فعولن
مفاعیلن فعولن مستخرجه صاحب دیوان

رخ جانان چو باشد مقابل با دل ما — بود مانند عنقا پیه عالی منزل ما
ز جام دست ساقی چشم مست ساقی — شده تا هان مشکل باشد آسان مشکل ما
بحر گشت محبت دیده نمر زخ چه باشد — ز خضر مهای دیده چه پرسی ساحل ما
ز موج عشق کردم بجانان آشنائی — ز بهر گرداب دریا آمد ساحل ما
خوشا وقتی که لیلی بعنوان اجاره — نخواهد محمل ما نخواهد محمل ما
ز بخت خویش روزی چنان میدارم — که رشک خلد گردد درویش محفل ما

یکی مطلع دگر هم بخوان چون فیض جاری
که تا محفوظ باشد همیشه ساحل ما

اگر ماند با هم تو باشی مسائل ما
تو خود انصاف میکن که باشد حائل ما

چو درس عشق خوانیم ز استاد مدرس
ارسطو چیست گردد فلاطون قایل ما

همان بهتر که هر دم رود در پاس ذکرش
چه کار آید دگر نه دم لاطائل ما

بیک درخواست ادنی دهمش حاجی اعلی
بیاید هر که باشد زیاران سائل ما

میان ما و جانان جدائی نیست اصلا
بغیر از هستی ما نباشد حائل ما

غزل گفتی چه گویم بشر اینجا چه باشد
که با صد شوق گردد ملک هم مائل ما

قدم رنجه بفرما گر تو مسیحا فیض گیرد ز عمر زائل ما

سر کشد چون نخل طور از آتش گلزار ما
غنچه ها شعله باشد طره دستار ما

چون زبان شکر اسلام گردد خشک لب
آب باید داد از خون رگ زنار ما

می شناسد فیض سرگردان صحرای جنون
گردش تقدیر ما از بندش دستار ما

صرف وحشت چون نگردد صفحه تقدیر ما
از سواد چشم آهو میشود تحریر ما

خیر بدنامی بدست ما نیامد نقشه
بود از خاک مذلت کرده تصویر ما

پا بدامان فراغت فیض چون باید کشید
هست کوته بر قد ما جامه تقدیر ما

چه جای شکوه اگر دشمن است رقیب
شنیده ام سخن از دوست بی‌عجیب

در بهشت و سپر غرور اهل ورع
سر نیاز من و پای نازنین حبیب

مقیم دیر شوی یا مسافر کعبه
ضرور میرسدت آنچه کرده اند نصیب

صواب آنکه نگوید ز دوستان عیبی
که گاه گاه براه خطاست رای مصیب

بخواه همتی از وی اگرچه پادشهی
که ساکن در قدس است هر گدای غریب

بغیر باده شود مست هر که گوش کند
حکایت لب ساقی حکایتی عجیب

مرو براه بعید از دیار یاران فیض
که روز وصل و شب عیش آمدست قریب

سحر نمود بمن پیر میفروش خطاب
بیا و ساقی کوثر بنوش جام شراب

بکنج میکده بنشین که جای عافیت است
قدح بنوش و مال قدح کشان مشتاب

ره خطاست برانیکه میرود صوفی
طریق باده فروشان بود طریق صواب

حدیث مطرب و مستان بگوش جان بشنو
بیا که گیرد ساقی بیانک چنگ رباب

ز مضطبه نروم سوی صومعه که مرا
خوشست صحبت رندان و شرب باده ناب

ز من مپرس ره و رسم پارسایان ها
فتاده ام بدر میفروش مست خراب

بنوش باده رنگین بجام گل ای فیض

مباش بی مَی و معشوق در بهار شباب

یار من یک نگاه کرد و گذشت — خون صد بیگناه کرد و گذشت

ستم او ببین که بر قتلم — محتسب را گواه کرد و گذشت

گل بعشق رخت بطرف چمن — پاره پاره قباه کرد و گذشت

ناله ام چون شنید از دور — مرحبا واه واه کرد و گذشت

باز آن شهسوار عرصهٔ حسن — عالمی را تباه کرد و گذشت

ماه من همچو نور از ره چشم — سینه را جلوه گاه کرد و گذشت

از سر عجب یار کوه شکوه — ناتوانم چو کاه کرد و گذشت

با رعشق ملاقه و غم پیری — قامتم را دوتاه کرد و گذشت

با که گویم سلوک بیدادش — قتل هر داد خواه کرد و گذشت

از بر فیضِ آن کمان ابرو
وعدهٔ تیر ماه کرد و گذشت

لطفی زده در سم تو مارا کلمه نیست — وانس دل من وده که ترا حوصله نیست

با معتقد زلقوه مارا کلمه نیست — زین مسئله بهتر بجهان مسئله نیست

لخت جگر ریش مرا ناب نمک شست — ای چون لب پر شور تو کم حوصله نیست

در چشم زدن از نظر ما شده غائب
چون قافله اشک روان قافله بیت

هر خار بیابان وفا تشنه زبان است
یارب چکنم در کف پا آبله بیت

جز آفت آن زلف سیاه روز شب هجر
بالای سرم هیچ بلا نازله بیت

اندر سفر عشق چه پویم که خدایا
جز نقد دلم در کف من سرمایه بیت

این هستی ما جلوه گه نیستی ماست
در زیستن و مردن ما فاصله بیت

ای فیض بجلد دی غزل نقد دلم گیر
زین بیش بپیش من مفلس صله بیت

آستان بوسی هر سکه آئین بست
روز و شب بندگی پیر مغان دین بست

آشکارا مکن امروز درین بزم خراب
ساقیا هر چه پنهان در دل غمگین بست

مطلب از سیر بهشت است نه از حور و قصور
می و معشوق همه بر سر بالین بست

یارب از گنج خرابات بده گنج خطیر
هوس باده کشی در دل مسکین بست

تا دعائی تو شده ورد من مست خراب
ساقیا محفل جمشید در آئین بست

کوس فریادی من ایفلک اکنون بنواز
ساقی دور زمان خسرو شیرین بست

صفت چشمه یستیم که دی واعظ کرد
اینهمه مدحت جام می رنگین بست

در خمی نیست بدور فلک نیلنگ
آن می صاف که در جام مغالین بست

قصد دف و دم مکن ای فیض بهار است بجوش
جای خون باده گلگون بشر آدمیست

چگونه شاهد و میناء را کنم از دست
که هست رندی و مستی بهمت پیوست

ز کاکل و رخ جانان بگوش هوش مدار
حکایت شب اسری حدیث روز الست

گشاد کار خرابات کرده ام عمری
بروی من در میخانه کس نخواهد بست

کلام پیر مغان وحی آسمانی دان
که واقف است ز اسرار غیب باده پرست

دلش ز باده تسنیم سالها بر جاست
هر آنکه بر در میخانه ساعتی بنشست

ز ساقی فلک امید جام باده مکن
که کاسه سر جمشید و کیقباد شکست

بیا بکنج خرابات می بنوش ای فیض
ز در دو صاف هر آنچه در سبوی اوست

بر گلویم چو نهی دشنه نقصتان تو نیست
گر دنی کو که نه خنجر مژگان تو نیست

عاشق آن نیست که در گوشه زندان تو نیست
یوسف آن نیست که در چاه زنخدان تو نیست

آه دل کیست که در گوشه زندان تو نیست
آن سر کیست که گوی خم چوگان تو نیست

سر عشاق بپای خم چوگان بفگن
هیچ گوی ازین برسر میدان تو نیست

هست چون سرو تو گو سر بهوشی لیکن
گل ریحان جنان چون گل ریحان تو نیست

فتنها در همه آفاق که گردست بپا — بر سر فتنه اگر زگس فتان تو نیست
نه دلِ من هدف تیر تو چون قبله نما — سینه نیست که پیوسته به پیکان تو نیست
همچو نرگس نم منم در گرو حیرانی — که چو آئینه کسی نیست که حیران تو نیست
فرصتی گو که دهم شرح غم روز وصال — طاقت آه مرا در شب هجران تو نیست
خوبی طلعت یوسف همه را رند ولی — نه همه دل که بخوبان جهان آن تو نیست
سخن تلخ مگو ای بت شیرین حرکات — که مرا کام ز لعل شکرافشان تو نیست

از خط پشت لبت فیض تمم دریافت کنون
حضر آن نیست که بر چشمه حیوان تو نیست

تا ملک عشق از گمان دیگر است — مرغ جانم را گمان دیگر است
چشم باشد نقطه عین الیقین — این حقیقت را بیان دیگر است
در یقین لاتعین را بیاب — این مکان از لامکان دیگر است
مطلبم از کاروان مصر نیست — یوسفم در کاروان دیگر است
گو انا الحق بر لب منصور رفت — در حقیقت از زبان دیگر است
گو حدوث و گو قدم قیل است و قال — گفتگویم از جهان دیگر است
بر در کعبه نیارم سر فرو — سجده گاهم آستان دیگر است

لا میو تون از لبت دارم امید — در حدیث عشق جان دیگر است
باز بر خوان ما مدیث اذ ریت — کاندرین آیه بیان دیگر است
او بچشم جلوه گر چون مردمک — خلق و عالم را گمان دیگر است

فیض مطلق شو مقید تا کجا
بی نشانم را نشان دیگر است

ای بوسه لب تو لبالب شهد و شکر است — شیرینی بیان تو قند مکرر است
با گوش و چشم یار شود هم سر از چه رو — کورست چشم نرگس و هم گوش گلبر است
پیش تو صد هزار کنم ناله چون هزار — رویت گل و لبان تو برگ گل تر است
تا ذکر آبرو و شرم اش گوش کرده ام — یاران مرا معامله با تیغ و خنجر است
بیوصل در فراق تو دشوار زندگیست — بیش است اضطراب مرا صبر کمتر است
جانان درازی شب هجران من مپرس — یک ساعت فراق تو صد روز محشر است
تا پاسبان ببست در خلوت ترا — چشم سر آستان تو چون حلقه در است
با نافه غزال و بدریا مرا چه کار — زلف تو مشکناب و خطت مهچو عنبر است
گر پاسبان حضرت عرش آستان تو — دارای وقت و بادشه هفت کشور است
رخسار همچو آینه ات دیدمی ولی — در چشم من نقاب تو سد سکندر است

ای فیض پا بکوی طیبان منه زانکه
این درد سر که بهست مرا درد دگر است

زاندم که مرا گوش بر آهنگ رباب است
معشوقه در آغوش و بکف جام شراب است

هر نقش و نگاری که درین بزم خراب است
جز نقش رخ دوست همه نقش بر آب است

از باده گلرنگ لب و چشم خراب است
زین آتش تر خشک و ترم جمله کباب است

تا کام دل از شهد لبش یافت مذاقی
هر اهل هوس دست بسر مثل ذباب است

رندی که بود جرعه کش بزم خرابات
آگاه ز اسرار کم و کیف شراب است

تکلیف ره کعبه مده یار خطا بخش
راهی که بمیخانه بود راه صواب است

از سنگ ملامت مزن ای مرد دو عالم
بر دوش من مست سبوی می ناب است

در بزم مغان فیض مده یاد ز کوثر
آبست بمیخانه بتسنیم سراب است

بچشم من شب غم جمله شبین است
از انکه عارض رخشان تو بصد چین است

بخواهم از تو اگر بوسه قرض غیبی نیست
درین زمانه کسی کو که فارغ از دین است

میان کعبه و بتخانه هیچ فرقی نیست
بچشم عارف بالله کفر و دین عین است

فرا ز چشمه خضر آب روی خویش مریز
نگر بغور که اب بقا بهر عین است

ز روی خویش بر افکن حجاب‌های مجاز
ببین بچشم حقیقت که ذره‌ها عین است

نقاب مانع دیدار رخ تو نیست مگر
نیاز و ناز من و تو حجاب مابین است

خوشا نصیب خدایا اگر بدست آید
غبار خاک ره دوست سرمه عین است

کجا جواهر و اعراض کو عقول و نفوس
همه بعین بصیرت مظاهر عین است

دلش ز صحبت شیخ و برهمن ملول
از آنکه فیض تو هر ذره‌ای ز فریقین است

متی کجا و کجا کیف و کم کجا این است
ببین بوضع من ای فلسفی همه عین است

بظاهر ار چه یکی زین دو دیگری شین است
نگر بدیده باطن تجلی عین است

بهار گلشن نیرنگیش بهر فصلی
بر نگ و بوی دگر جلوه گر بصد زین است

لبش بوس اگر عمر جاودان خواهی
بچشمه که خضر شد همین عین است

نگر در آینه گر شک بود بگفته من
شبیه قامت بیسایه مردم عین است

ببین بکثرت وهمی که اعتبارش نشست
ببین بدیده وحدت که غیر او عین است

بگو بزاهد خفاش طبع تیره سرشت
نگاه کن که بهر ذره جلوه گر عین است

ز راه دور و دراز آن نگار محجبه نشین
بصورت حرب آمد مگر بلا عین است

قدم ز گوشه وحدت برون منه ای فیض

شنیده ایم که آفات بین الاثنین است

نگار من که ز رشک گلستان است — ز خشم از خط مشکی بوستان است
نمیرد هر که باشد پا بانش — سر کویت بهشت جاودان است
سخن میگوید و شکر فشاند — بت من خسرو شیرین زبان است
نمیدانم که ذکر قامتش کرد — که آثار قیامت در جهان است
بود محراب کعبه ابروانش — دل من محو قد قامت ازان است
بر آمد کوکب از برج نحوست — مه نامهربانم مهربان است
نصیب دشمنان یارب مباد — بلای عشق مرگ ناگهان است
اگر گویم سلیمانش عجب نیست — مطیع امر او هر انس و جان است
بیا بنمار خ چون مه که امشب — دلم بیصبر و بی آرام جان است
جهانی سر بکف چون من بگوت — بکش خنجر که وقت امتحان است
خدایا مهربانش کن که امشب — دماغ ماه من بر آسمان است

مرنج از ما در ایام ای فیض
که اینجا رنج و راحت توامان است

در هوای دهن او چمنی در کار است — تنگ چون غنچه مرا پیرهنی در کار است

طایر جان مرا تا هدف غمزه کند
همچو مژگان تو ناوک فگنی درکار است

مطلب از تو به ساغر شکنی نیست مرا
واعظا ساغر توبه شکنی درکار است

گشته زلف تو ام سبزه مشو برهم کم
ایکه مژگان غزال ختنی درکار است

تا چو یعقوب کنم مصر عه آهی موزون
زیر دیوار تو بیت الحزنی درکار است

سازم با عقد زبا لف کج آن راست قدی
ایدل زار اگر نیش زنی درکار است

بنمود دلا یق شیرین سخنی هر دهنی
از پی خوردن جلوه دهنی درکار است

نه نهم پا بغلط در سفر کعبه و دیر
بسر کوی تو مارا وطنی درکار است

گشته ما هوشا نیم بیار ار داری
فیض مارا زکتان هم کفنی درکار است

گوشه دامان یار از دست رفت
دست رفت از کار و کار از دست رفت

چون دل من آب و آتش باد و خاک
تا تو رفتی هر چهار از دست رفت

صبر اجری دار دای یاران بلی
چون کنم چون اختیار از دست رفت

ای چه پرسی از دل و جان و تنم
هیچهمه در انتظار از دست رفت

کردمی سودای لعلش لیک مفت
نقد جان استعار از دست رفت

شاد باش ای رشک گلشن غم مخور
هیچ من گو صد هزار از دست رفت

فیض آمد اضطرابش تا بدل
اختیارم چند بار از دست رفت

درد دل را چاره سازی دیگر است
نغمه‌ام را سوز و سازی دیگر است

غیر اهل درد اگر نیست کس
گفتگوی عشق رازی دیگر است

صحن کعبه سجده گاه اهل هوش
کوی او جای نمازی دیگر است

میکشد بیجا رم و آهی میکشد
بی نیازم را نیازی دیگر است

قصد غم کی کند باز قضا
مرغ جانم صید بازی دیگر است

تا کجا گردد مجازی بی خبر
کعبه دل را مجازی دیگر است

بی نیازی پیشه دارد با مسیح
کشته نازت بنازی دیگر است

همه عالم گر شود طوفان چه غم
یار ما اندر جهازی دیگر است

هیچ مطلب بی تمنا و ایاز
قصه ما را ایازی دیگر است

از تمیز این و آن نسبت مکن
اهل دل را امتیازی دیگر است

فیض از سعی گدا زر تن چه سود
در گدا از دل گدازی دیگر است

با طواف حرم و دیر مرا کاری نیست
مطلبم چیزی ورت از هر در و دیواری نیست

عاشقی نیست که با زلف تو اش کاری نیست
کردنی نیست که وابسته زناری نیست

رخت خود از سر کویت نتوانم برداشت
همچو من در سفر عشق کرانباری نیست

گوهر جان بستان بوسه ارزانی کن
که چو من لعل ترا هیچ خریداری نیست

عجبی نیست اگر مست شود زاهد وقت
که بدور لب میگون تو هشیاری نیست

از درت پیش مسیحا نروم بهر علاج
که مرا جز مرض عشق تو آزاری نیست

پا منه در سفر عشق اگر رخ خواهی
که درین راه خطرناک مددکاری نیست

کس مبیناد خدایا غم ایام فراق
بد تر از مرگ بود زیست اگر یاری نیست

کو جهانیست بچوگان خم زلف اسیر
لیک چون فیض ترا بیسر و سامانی نیست

دلم آشفته و مسودا زده یاری هست
روزگار لیست که با زلف تو اش کاری هست

دست در زلف دراز ش مکن ای شانه دراز
که درین سلسله پابند گرفتاری هست

تا شام است معطر ز شمیم لفش
آمد و رفت من از کوچه عطاری هست

حسن یوسف بجمال تو ندارد نسبت
که خریدار تو بر هر سر بازاری هست

فکر دیگر مکن از بهر مریض لب خویش
بوسه ده که علاج دل بیماری هست

نه منم در کرو حسن خداداد تو بس
بنده عشق تو هر کافر و دیندار هست

واعظا پند مده راه کنشتی به نما
چکنم سبحه مرا کار بزناری هست

از سر کوی تو پا برسر جنت ننهم
بی رخ خوب تو کل در نظرم خاری هست

مطلب از سنگ و در کعبه ندارد دشب هجر
که سر فیض ترا کار بدیواری هست

ای قبله ابرو ستو محراب نیاز است
وی روی خوشت کعبه ارباب نیاز است

ای چه می پرسی ز احوال مجان سرگشت
بر زدی بر فرق ما شمشیر و اب از سر گذشت

بده در مو کمران غیر ترک جان چه علاج
در این زمانه نازک ازان میان چه علاج

علاج تیغ نگاه تو می توان کردن
ولی ز خنجر مژگان جانستان چه علاج

ازان مسیح نفس ای صبا بگو زمن
رسید جان بلبم ای طبیب جان چه علاج

اگر چه ستم سر موبذات یوسف نیست
ولی ز دست عزیزان و کاروان چه علاج

توان نمود علاج سر رقیب به سنگ
مگر ز جور و تعدی پاسبان چه علاج

رقیب دشمن جان دوست در پی آزار
کنم چه فکر ز آزار این و آن چه علاج

کشیده خنجر کین آن مسیح باز آمد
رسید اجل بسرم ای طبیب جان چه علاج

بیک اشاره کند کار دوست دشمن را
کنم چه فکر من از مرگ ناگهان چه علاج

همای عشق بر بست اشیانه در دل فیض

چه چاره کنم ای مشت استخوان چ علاج

شرمنده کل از عارض یار است بپینید
در باغ رخش طرفه بهار است بپینید

شد مانع نظاره رویش مژهٔ او
در پای نگاهم سر خار است بپینید

گردید مکدر خطش از عارض روشن
آئینه پر از گرد و غبار است بپینید

شد مسکن قلب سیهم زلف دیه روز
این غیر ک اندر شب تار است بپینید

تا معتقد خط و لبش ساخت مرا عشق
با خضر و مسیحا سر و کار است بپینید

داریم سر سلطنت عشق پس مرگ
پا مال هما خاک مزار است بپینید

شبی بوضع جوان پیر میفروش آمد
شراب کهنه درین روزها بجوش آمد

اگرچه بی هنرم هیچ باک نیست کنون
ز عیب در بر مایار عیب پوش آمد

بیار آن می مستی فزا و هوش ربا
که باز این دل بیهوش ما بهوش آمد

بصحن باغ بیا می خورم ز وجد کنیم
صدائی نالهٔ مرغ چمن بگوش آمد

بخواه جام صبوحی و کن علاج خمار
که آبشار چمن نیز در خروش آمد

حصول مقصد دل آزمان خدا زتی
که جام می بکف ما سبو بدوش آمد

بیاد زلف و رخ یار می بنوش ای فیض

که رفت شام غم و صبح نامی نوش آمد

چون پیش قدت ایند اجان باخته نالد
ز سکونه کجا قمری و کوفاخته نالد

ابر دی تو چون تیغ کشد در صف محشر
خورشید قیامت سپر انداخته نالد

آنکس که دلش ز آتش عشق تو کباب است
بر حال من سوخته بسیاخته نالد

آن سیکیس و یاریم که در معرکه عشق
قاتل بسرم تیغ بکف آخته نالد

هر چند که سخت است دلش لیک دم نرم
بر غارت ملک دل من تاخته نالد

دی هر که بمن خنده زدی شکر که آنهم
در معرکه عشق تو پرداخته نالد

قربان لب و چشم تو بر حال نزارم
نشناخته میخند د و بشناخته نالد

در پرده دل فیضی تو چون شمع درین بزم
بر سوز و گداز من بکداخته نالد

تا رقیب سر کوی تو ز دنیا نرود
غم و اندوه جدائی ز دل ما نرود

عاشق از سیر گلستان جهان مستغنی است
هر کرا میل تو باشد تماشا نرود

نه هند از غم معشوق بخاتم یاران
تا ز تن جان من عاشق شیدا نرود

زیر دیوار تو گر مسکن و ماوا نکنم
آه جانسوخته در عالم بالا نرود

هرگز از خاک درت سر نتوانم برداشت
شوق پابوس تو ایجا نه سر ما نرود

ساکن کوی تو با کعبه ندارد کاری
آنکه جایش بدرست دگر جا نرود

یاد جور تو فراموش نکرد در دلم
هرگز از خاطر مجنون غم لیلا نرود

نشود سرخدا فاش درین بزم خراب
تا سر فیض بپای غم صهبا نرود

روزیکه از شراب لب خشک تر شود
هر عیب من بدیده رندان هنر شود

جز خاک مصطبه هوس کیمیا مکن
روزی مس وجود ازین خاک زر شود

نام شراب خلد نیارم دگر بلب
گر دخل من بیکده بارد گر شود

ساقی بریز در قدحم آن شراب صاف
کز ذکر آن فقیه زمان بیخبر شود

بی یار اگر ببزم حریفان گذر کنم
لبریز جام باده بخون جگر شود

زاهد کند نه آرزوی باده بهشت
یک جرعه زین شراب میسر اگر شود

ساقی بیار جام صبوحی بخانقاه
تا در دعای صبحگهم من اثر شود

گر بر زبانم از لب ساقی رود سخن
جاهل مرا حلاوت شهد و شکر شود

ای فیض سر بپای طبیب زمان منه
از بوی می معالجه درد سر شود

سوی گلشن اگر آن سرو خرامان نرود
قمری از باغ جهان بهر میسر سامان نرود

تا حدیث خط و گیسوی تو یادم آمد
برزبانم صفت سنبل و ریحان نرود

هر گرا با لب جان بخش تو باشد کامی
نبغلط تا بلب چشمه حیوان نرود

پا منه بر سر بالین من ای حاذق وقت
ورد عشقست که از حکمت دوران نرود

چشم غمدیدهٔ یعقوب نگردد روشن
بوی یوسف اگر از مصر بکنعان نرود

هر گرا دست دهد خاطر مجموع چو من
در خم گوچهٔ زلف تو پریشان نرود

هر که داغ دل و حیرانی من بیند فیض
بتماشای کل و نرگس حیران نرود

مپرس از من بدست حال تو بود نبود
بپای پیر مغان سر نهاده ام بسجود

بنوش انجیات از لب سبوی ساقی ما
بیا بمصطبه داری کرآرزوی خلود

پیام من برسان ای صبا بصوفی وقت
که چشم مست کسی عقل و دین من ببرود

شراب لعل نخواهد از لب سبوی باده فروش
امید باده مدار از خم سپهر کبود

ز من مپرس طریق صواب و راه خطا
که هست در بر من خرقهٔ شراب آلود

بغیر مطرب و ساقی کسی نمیداند
چه شد میان من و میفروش گفت و شنود

بمصطبه بکن اظهار جذبهٔ دکشان
بجام باده سحرگه هر انچه روی نمود

بفکر شادی امروز کوش و جام بنوش
مباش در غم فردا چه شد چه خواهد بود

کر آید آن بت سرمست چین بمحفل فیض
کنم ز نالهٔ خود کار نالگانی دعود

فدای همت آن میفروش جانم باد
که جام باده بهر مستمند و مفلس داد

بیا بیکده نوشیم آب آتش رنگ
زمانه تا نکند خاک میکشان برباد

ره غرور رها کن ره نیاز گزین
که این طریق صلاح است و آن طریق فساد

براه میکده ای خضر راه توفیقی
بسی خراب شدم اندرین خراب آباد

ز سر جام می مشکناب شد آگاه
بپای رند قدح نوش هر که سر بنهاد

کجاست مطرب گو نائی خدا کشتی می
وزید از طرف کوئی دوست باد مراد

بغیر صوفی ظاهر درست و بد باطن
بدم نگفت کسی می پرست نیکنهاد

بتی که سعی بخیر و صلاح مستان کرد
غلام و بندهٔ آنم خدایش خیر دهاد

مرید پیر خطا میکند صواب اینست
ز هر چه کرد بمیخانه پیر ما ارشاد

چه حاجتست بشاکردی مدرس شهر
که هست پیر قدح کش بدور ما استاد

ز باز پرس قیامت مدار باک ای فیض
ببوس عارض معشوق هر چه باد اباد

ز بحر عشق چو طوفان بر آمد
ز موجش نقش این امکان بر آمد

چو نیرنگی او شد مائل رنگ — بهر رنگی بدیگرشان بر آمد

بخلوت رفت گاهی چون زلیخا — گهی چون یوسف از کنعان بر آمد

گهی چون قطره در بطن صدف شد — گهی چون گوهر غلطان بر آمد

دمی چون در و مسکن کرد در تن — دمی چون صورت درمان بر آمد

گهی چون موج شد در بحر و در غرق — گهی چون بحر بی پایان بر آمد

همون ذاتی بچندین لطف و خوبی — بوضع خاص در هر آن بر آمد

چو اسکندر بظلمت رفت روزی — چو خضر از چشمهٔ حیوان بر آمد

ازان قصر وجوب آن یار موجود — بسیر خلوت امکان بر آمد

ز اول تا بآخر در دو عالم — گهی پیدا گهی پنهان بر آمد

چو شد محو جمال روی خود فیض
بحسن صورت انسان بر آمد

که اشک گهی بخت دل از چشم ترافتاد — اسرار نهانی همه از پرده درافتاد

از خط چو بران زلف مسلسل نظر افتاد — بر جان من زار و بال دگر افتاد

تدبیر و علاجش بجهان در کرافتاد — زخم سر شمشیر تو کاری بسر افتاد

یارب چکنم در چکنم فکر مداوا — سودای سر زلف معنبر بسر افتاد

از مرهم و تدبیر کسی را چه شدنی نیست
پیکان نگاهش بجگر کار کرا فتاد

از کعبه سوی بتکده دل رفت ملامت
کم کرده ره امن براه خطر افتاد

گر بیخبرم من عجبی نی عجب اینست
صوفی بسر کوچه او بیخبر افتاد

از هجر تو ای رشک ده یوسف مصری
هر زهر که خوردم بمذاقم شکر افتاد

جلاد به قتلم شده مامور بامرش
کار من بیچاره بدست دگر افتاد

من عکس رخ مهروشی دیدم و گفتم
از گنبد افلاک به غبرا قمر افتاد

من فارغم از تهمت هر خیر و شر ای فیض
کارم همه در دست قضا و قدر افتاد

دو غزله در بحر مشابه مثمن سالم فرع مضارع ارکان اوفاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن چاربار مستخرجه صاحب دیوان

مشرب من چه می پرسی بحث ناقص تمام شد
باده با تو حلال شد آب بی توحه امم شد

گاه ظاهر شدم از وی گاه مخفی شد از من
کام من شد ز کار او کار او هم ز کام شد

دید جانان ز آئینه بی تکلف میش شد
بوسه از قلیانش با کش کش پیام شد

مطرب من بقانونی تو ال شاعر همی خواند
دور کردون بکامم شد جشن عشرت مدام شد

روی ساده چو بنمودی دور باده چو پیمودی
آسمان صحن محفل شد ماه و خور سبو و جامم شد

لبک بآن خرامم خوبی تاسف همی کوید
در چمن رشک ماه آمد هر دو پا از خرامم شد

مطلع تو بگفتم من تاز فیض قدیم او
راست کویم زمین چه بود بر فلک نقش نامم شد

ساقی من سیرمم آمد صید عنقا بدامم شد
ترک چشمش بزرمم آمد خلوت از خاص و عامم شد

لطف عیسی نمیخواهم مرک ازمن حذر دارد
آب خضرم نمی باید زندگی بر دوامم شد

ماه بودم سپها صورت نور یا تو دو چندم شد
شاه بودم کدا سیرت با تو هر انتظامم شد

آفتابی بدین تابش تاب رویش نیاورد
سمت مغرب فرو آمد ماه من تا بیامم شد

روز و شب ماه و سالش انتظاری زمن باید
شام من هم سحر گشته صبح من نیز شامم شد

اسم اعظم نمیخواهم نام تو بس بود شاها
خاتم المرسلینی تو دو جهان از تو رامم شد

تا تو از من جدا بودی من هم از جان جدا بودم
فیض وصلت چه میپرسی به ز عیسی مقامم شد

دو غزله در بحر بدیع مسدس سالم فرد سریع ارکان او مفعولات
مستفعلن مستفعلن شش بار مستخرجه صاحب دیوان

باشد اشک هجر تو اش آهی کند
باشد رشک عشق تو اش همراهی کند

داری بخت یار انچه تو خواهی کند
داری تخت با موجب جاهی کند

از بر کرده نام ترا هر شبی جدا
هر بر ورده چون با تو کراهی کند

صم بکم تا کی شناسی بنده را
باشد حکم ملبوست ارلاهی کند

با هر طور میخواهم میخواهد م صیاد من
با صد جور چون طایر چاهی کند

در گلزار هر شاهد گل منتظر
اندلدار تا سیر گه کاهی کند

خواهی گر تو زین یک غزل فیض بری
بر خوان شعر گر مترلت راهی کند

همدم با تو بر لامکان شاهی کند
در غم بی تو تشویش چو ماهی کند

در هر دشت بر کوه جان کاهی کند
در گلگشت گل از تو اگاهی کند

گر شد منق هر گاه با شد کهربا
در بند عشق هر کهربا کاهی کند

حرب میغ او ارکان را میکشد
ضرب تیغ چون ترک سپاهی کند

بی او ابر میسوزدم می سوزدم
هر گو صبر تی آب چون ماهی کند

دور وصل در خلوتش بارم دهد
جور فصل از کوی او راهی کند

دارد فیض کوی بتان هم آنقدر

کرد و خاک هر بنده آلاهی کند

دو غزله در بحر مجدد مسدس سالم فرع جدید ارکان آن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن شش بار مستخرجه صاحب دیوان

آرام ما عارض دلجوی او شد — بهرام ما چشم بر جادوی او شد
بر سی اگر ما جبرای من رخشش — شیری ببین کشته اهوی او شد
دار د عجب وادی الفت تماشا — هر باز هم صید بر تیهوی او شد
تدبیر من هست و در دست توکل — عاجز شدم بر دلم قابوی او شد
با این کل من نخواهم من نخواهم — هر شب مرا تکیه بر زانوی او شد
فردوس را خار داند زار داند — دلرا چو جا در بر و پهلوی او شد

بشنو ز من مطلع دیگر ز فیض

تا دانیم خوی من همخوی او شد

صیاد ما اشتیاق کوی او شد — حلاد ما روی بس نیکوی او شد
ابنوه من جمع شدا لله کویان — در ره ما یکصدای هوئی او شد
ایمان کجا کفر از کعبه برآمد — شیخ حرم در قلق هندوی او شد
ظاهر بود بر هلال عید از من — هر گه مرا رو میتش زابروی او شد

هر جلوه ام ثم وجه الله کرد ۰ هر طرف از روی چون حسن می او شد
فرشش منم فرش ایای او شد ۰ عرشش منم عرش فرش آرزوی او شد

آب روان چو بجوشد کوبجو شد
مثل منش فیض جستجوی او شد

سجده خاک در پیر مغان ما را بس ۰ اینقدر عزو شرف در دو جهان ما را بس
کیمیائیکه بود در نظر پاکانست ۰ صحبت حلقه صاحب نظران ما را بس
نیست اصلا غرض از حالقه ناصح پیر ۰ کنج میخانه و محبوب جوان ما را بس
مطلب از چشمه حیوان بخدا نیست خضر ۰ بوسه از لب جانبخش بتان ما را بس
گفتمش تیغ ادا از یب کمر کن روزی ۰ گفت زابرو و مژه تیر و کمان ما را بس
قالب از لای شر ابست مخمر مازل ۰ خدمت بارگه پیر مغان ما را بس
ملک و مال الفلک سفله طبیعت چکنم ۰ نی و معشوق زاسباب جهان ما را بس
تا بناشم سبک اندر نظر اهل ورع ۰ از می ناب دو سه طل گران ما را بس

نکهم آرزوی طوبی و تسنیم فیض
جلوه قامت آن سرو روان ما را بس

تا بدیدم چشم مست ساقیان باده نوش ۰ از برای جام می گشتم مرید میفروش

شرح سوز و شام هجران کز غمم گوید کسی
همچو شمع صبح میسازد مرا هر کس خموش

در حدیث حسن جز العین بسی تکرار هست
واعظا کم میتوانی در حدیث غیر کوش

صد هنر سازی همه عیب است پیش خسیسان
عیب باید کرد پیش دوستان عیب پوش

بتکان زلف ابا کفر دین ما سر سازگار است
سبحه در دست میدارند و زنار بدوش

مفلسی چون من بیازار محبت کس مباد
رفت در سودای کیمو پیش رستم نقد هوش

تا خیال آن در خوبی بدل داریم فیض
میزند بحر ندا ما تها درون سینه جوش

گفت با پیر قدح کش حیله تبدیل
جام باده به ز حمام سلسبیل

واعظا خاموش جام می بنوش
نیست در میخانه جای قال و قیل

زاهدا حور و قصور از بهر ماست
تو وجنت هست دعوی بی دلیل

در دخود با درد نوشان عرض کن
می کند از می علاج هر علیل

نقد جان بخشم کنم سودای مے
ورنه پیش میکشان باشم بخیل

ساقیا رحمی که آب از سر گذشت
ساغرم ده بر لب دریای نیل

یافت عمر جاودان چون فیض تو
هر که شد از تیغ موج می قتیل

داغی بدل از نگار بردیم — این تازه گل از بهار بردیم

عشقت مارا چو کرد مفلس — نقد دل و جان بکار بردیم

تا جبر تو کشت مونس جان — دل از کف اختیار بردیم

مردیم بپای خم چو مستان — در سر ز خمار بردیم

شد حلقهٔ زلف مسکن ما — خودرا بدهان مار بردیم

چون قطره اشک جلوه کرشد — آب از در شاهوار بردیم

خندید و نمک بزخم پاشید — پیش که دل فگار بردیم

بازی چه کنم بکوی و چوگان — سر در خم زلف یار بردیم

مردیم ز تاب عارضش فیض
شبیه بسر مزار بردیم

فصل گل ست خدمت پیر مغان کنم — جام شراب نوشم و خود را جوان کنم

هیچ اختیار روز نخستین نداده اند — من کیستم چنین نکنم تا چنان کنم

ای مدعی بیا بخرابات پس ازان — من اشکار پیش تو راز نهان کنم

از امر و نهی شرح مده پند و وعظ را — کو فرصت اینقدر که همین و همان کنم

آرم برقص صوفی هشیار مغز را — حرفی اگر ز دفتر مستی بیان کنم

بر قول و فعل مفتی دهر اعتماد نیست — فتوی دهد هر آنچه قدح نوش آن کنم

ساقی بریز باده قوت فرانجام — تا چند هفت هشت به آسمان کنم

آمد بهار رفت خزان و وقت آن رسید — فکر نگار و ذکر می ارغوان کنم

منعم ز صحبت می و معشوقه میکند — بر قول شیخ شهر عمل چون توان کنم

ساقی بیار و کاسه زر پر کن از شراب — تا از درون برون غم هر دو جهان کنم

یک بوسه از دو لعل شود کز نصیب فیض
صد جان فدای ساقی دور زمان کنم

تا چند درد خود بطبیبان بیان کنم — می ده که تا علاج دل ناتوان کنم

صد آفرین کنند جوانان پارسا — کاری کنم بر شریعت پیر مغان کنم

در کنج مصطبه اجلم گر امان دهد — حاصل سعادتی من ازین آستان کنم

یاران خم بسر همه تفویض من کنید — پیرم ولی بمیکده کار جوان کنم

ساقی ز آب خضر که جانبش سبوی تست — یک جرعه ده که زندگی جاودان کنم

ساغر بجاودان می قوت فزا کجاست — تا بر زمین معامله با آسمان کنم

خواهم ز بارگاه مغان استعانتی — تا انتظام کار زمین و زمان کنم

رخصت اگر دهند حریفان می پرست — افشای راز میکده کافر نخان کنم

ای فیض ام مکیدهٔ باده پیش آر
تا اقتدای حافظ غیب اللسان کنم

بندهٔ همت شمای حسن رازافزون کنم
سجده بر خاک افکنم سجادهٔ گلگون کنم

صدر مجلس امشب ان لیلی کرد و محمل کائنات
ساقیا جامی کز تا آفاق را مجنون کنم

ساغری کز دهندامروز در بزم وفا
آرزوی وعدهٔ فردا زدل بیرون کنم

مست و محمورم بده و چشمهٔ یار منیفرد ش
کی نظر در کارگاه کرد ش کردون کنم

روز نو روزست ایساقی بده طلی می
تا من اوضاع جهان کهنه دیگرگون کنم

در شهادتگاه میخانه بیارای فیضی می
تا همه اسرار غیب جام جم موزون کنم

چند اگر سند کی پیر خرابات کنم
با مریدان جوان بخت ملاقات کنم

در نظر بازی آن مطرب داود الحان
شرح قانون بابن اشارات کنم

گو بآن یار که پندم معتقد نفی حرام
می و معشوق حلالست من اثبات کنم

دست معشوق بدستی و بدستی ساغر
وقت آن شد که بمیخانه مناجات کنم

هیچ حاصل نشد از بحث ارباب ورع
دلق طاعت بدل از خرقهٔ طامات کنم

وقت آنست که در پای خم میخانه
خوش و خرم بنشینم بسر اوقات کنم

هر سیه کار که در مسکدهٔ فیض آید
من باده کو فرو تسنیم مدارات کنم

شکر خدا که بندهٔ پیر مغان شدم
یعنی مرید ساقی آخر زمان شدم

یاران کجا روم ز دریار میفروش
پیدا برای خدمت این آستان شدم

ای شیخ باده خور بفصیحی از آنکه من
دیروز پیرو بودم و امشب جوان شدم

بر گفتهٔ فقیه عمل کردمی ولی
فرصت کجا که یار حزا با تیان شدم

نامم شراب خواره نهادند صوفیان
بی می بدور چشم تو مست آنچنان شدم

ساقی بیار جام می آفتاب رنگ
واقف ز راز مسکدهٔ آسمان شدم

ای فیض نیست حاجت جام جهان نما
خود مشکذار باده کش غیب دان شدم

روزیکه در طریقه رندان گذر کنم
اوقات خود بپای خمی بسر کنم

ساقی بیار می که در آغاز میکشی
انجام کار باده پرستان نظر کنم

از نور باده جام سفالین من پر است
چون آفتاب کی هوس جام زر کنم

یاران اگر بگوشهٔ میخانه جا دهند
عمر عزیز صرف بوضع دگر کنم

تا چند زاهد خشک بیای در ج پرست
در آب باده خرقه سالوس تر کنم

جان برلب آمد از وطن اهل خانقاه
چون جام می بمجلس مستان سفر کنم

ساقی حدیث شاهد و ساغر نیاورده
تا چند ذکر سلسله خیر و شر کنم

الا صدحضور قلب کذارم نماز فیض
از صومعه گذر بخرابات اگر کنم

بیا که دعوت یاران بیفروش کنیم
رسید موسم گل فکرنای و نوش کنیم

لباس زهد ریا بر کشیم از بر خویش
وداع صحبت مردان حرقه پوش کنیم

ز دست اهرمن وقت در امان باشیم
عمل بمیکده بر کفت سروش کنیم

بخیر تا شود انجام کار بیهوشی
مدام خدمت رندان نیوشا کنیم

بیا دختر شیرین زبان دوست بیان
سماع نقمه فرما دلخت کوش کنیم

بکوی محتسب شهر هر چه باد باد
صدای ناله چنگ و رباب گوش کنیم

بیکار حد خرابات می کشیم چو فیض
غریو و غلغله و ناله و خروش کنیم

الوداع ننگ و هم ناموس راز حضرت کنم
هر چه باد باد بر دست مغان بیعت کنم

صحبت معشوقه دمی زنده میدار دمرا
ساقیا میرم دمی کز ترک این صحبت کنم

در ازل خاک مرا تخمیر ازمی کرده اند
بر در پیر قدح کشش تا بجان خدمت کنم

بوسه ده از لب جان‌بخش بیمار حریفش — از درون بیرون هوای کوثر و جنت کنم
خاطر جمع پریشان کرد یکسر پای خم — تا که یاران شکوه از بخت بد قسمت کنم
مست و مخمورم بدور ساقی عالی مزاج — کی نظر بر همت کردون دون همت کنم
از پی قلب وجودم به ازین اکسیر نیست — خاکساران در میخانه را خدمت کنم
آمد و رفت من اندر کوچه میخانه هست — حاصل از خاک در پیر مغان دولت کنم
واعظا فصل گل آمد شاهد و ساغر بیار — زهد و تقوی تا کجا در گوشه خلوت کنم

فیض بر لب جان رسید از ریحان ارباب دیا
به که از مسجد سوی میخانه‌ها هجرت کنم

بیا ز صحبت اهل ورع کناره کنم — ز دوش بر کشم این دلق و پاره پاره کنم
بیا له ده که ز صد را الصد و ز شرع برست — حدیث مستی و میخانه آشکاره کنم
اگرچه شوخی و رندی نه لایقیت ولی — چه فکر از قدر و از قضا چه چاره کنم
نبی اشاره کن سوی ماه‌ای ساقی — که تا نظاره شق القمر دوباره کنم
دهد اجازت اگر میفروش تجربه کار — صباح عید قریب است استخاره کنم
طریق باده پرستی بهر کدا ننمود — دعای همت رند شراب‌خواره کنم
بیار باده نخوت شکن که روز حساب — غرور و کبر و ورع پیشگان نظاره کنم

دران مقام که صوفی سکوت خواهد کرد | بسوی ساقی و جام شراب انشاره کنم

بیا بمیکده می نوش و غم مخور فیض
بدادور پیر مغان رفع هر خماره کنم

دو غزله در بحر عمیق مثمن سالم فرع بسیط ارکان او فاعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستخرجه صاحب دیوان

رم مکن آهو صفت سایه سان یارتوام | صید کن چون طالبان من کمند فتاتوام
رو منش از روی من خو مکن با خوی من | عاشق زار توام عاشق زار توام
تا کجا پاشی نمک بر دل مجروح من | تنگ کرد از زندگی شوق دیدار توام
چون بکوبم در برش او همی کوید مرا | در برم هرگز مکو من دل آزار توام
بندگانت را بمن مهربان کن تا بجان | خدمت اینها کنم کرنه در کار توام
گر ز آب رحمت جرم نامه شویم | شرم چون ناید بگو من زار زار توام

مطلع دیگر بشنو تا رسد فیض ز تو
صید کفتار توام صید رفتار توام

گر همی کبک توام در رهی یار توام | گر ملی جام توام ور کلی خار توام
غیر عشقت جرم دانیستم جرم دگر | یا ببخشی یا بکشی من کنهکار توام

عرض کردی بر همه تاب ناورش کسی
من که بودم جاهلی حامل بار توام

زان سبب بگسستهام رشته تسبیح را
تا سلیمانی کند بندز نار توام

مستیم با خمر کو یا بزید عمر و کو
یا کرد سر شار از خشم سرشار توام

کاه لاکوی دلاکه بلاکوی بلا
لیست انکار توام مست اقرار توام

گفت یارم خوش بیا فیض ها بانی زمن
زانکه عمده نیستم بلکه عمخوار توام

می خور از دست آن یگانه نشین
با حدا باش و بیخود انه نشین

گر ترا آرزوی نامور یست
دور از مردم زمانه نشین

قاف شهرت پخنک خویش بیار
همچو عنقای آشیانه نشین

شنوی آگاه از درون ضمیرون
همچو حاجب بر آستانه نشین

طبع مردانه فیض میدارم
مطلبم نیست با زنانه نشین

الامان از خانه آن سفاک می آید برون
الحذر از جسم جان پاک می آید برون

بهر استقبال دیداری تو ای نور نظر
مردمک از دیده غمناک می آید برون

تا دلم اندر هوای آتش عشق تو سوخت | جای آب از دیده من خاک می آید برون

دو غزله در بحر عریض مثمن سالم فرع مدید ارکان او فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چار بار مستخرجه صاحب دیوان

دلبرا گر شناسی ز امتحان کوهرمن | کی بود کم ز لعلت بیشه بحر و بر من
باغ معراج موسی بود اگر طور سینا | هست سیراب عالم ز آتش اخضر من
من ز پابوس جانان شاهی عرش دارم | کیست از بادشاهان نیمشبی همسر من
بصفت غایه مجنون ناقه لیلی آمد | گفت ای مست خدا بر کنشا بحر من
گفت چون برگشایم راز جانافشانیم | نیست یکریز مجنون گفت غماز کمتر من
رو بقوت رسانم بامنت داستانم | از خدا هم برانم گر شود داور من

قیصر کردون نخواهم کین بود سقف کهنه
کی مطلع تو کوبم شد خدایا در من

ایکه شد خاک پایت رونق افسر من | ظل دیوارت آمد چتر فرخ بر سر من
قیصر روم را من چاکر خود شمارم | گر سر شام آئی شاه دو عالم بر من
موسیا خوف رفت و جای امید آمد | هادی این است این شعله نه نار من
ای شه بارگاهی کرم ار امیر خواهی | سیری از بخت خسرو و ره تمام بر من

طوق ماننده قمری بهران بسر دارم
به ازین طوق عنقش چیست آنرا بر گردن

گرچو بابونه نیمی گهه چو نگین شیمی
با سر کوی جانان نشوق نهند بر سر من

گر شب وصل باشد جلوه گاه نگارم
روضهٔ خلد کردد خفتگیاه دامن من

دارم دو عرض ای شه خوبان شنیده رو
از رخ نقاب کیر و غلامی خریده رو

حال زبون من بچمن از زبان کل
دیروز چون شنیده امروز دیده رو

این بهر باغ دیده و دل سیر کاه تست
خواهی بدل کرم کن و خواهی بدیده رو

از راه دور آمدی ای لخت دل ولی
در ظل سایبان مژه آرمیده رو

دشت است پر خطر شب تار است راه دور
زنهار بی دلیل مروای جریده رو

دارستکان بخاک رهت اوفتاده اند
ای شهسوار توسن چوگر اکنیده رو

ای راست روز صحبت کج رو کنار کیر
چون تیر از کمان هم رسیده رو

داغ دلم بتخته کل تخمه میزند
یاری ازین چمن کل نورسته چیده رو

ای یار پا برون منه از خانهٔ دلم
اینهم مکان لست دمی آرمیده رو

دارد دلم بذوق لبت طرفه تر مذاق
ای مست باده چاشنی او چشیده رو

بر طور دل بوعدهٔ دیدار یار فیض

همچو شبان وادی ایمن دویده رو

پیش ارباب نیاز از ره ناز آمده
قصه کوتاه که از راه دراز آمده

گر روی از مرتبه غیب تجلی بشهود
ور از روی حقیقت بمجاز آمده

چه شد ای روح تو از آنکه بر این قالب خاک
همچو محمود کز فاران یاز آمده

حال پروانه خود عرضه دهای شمع مراد
که درین بزم بدین سوز و گداز آمده

ذکر و تسبیح فراموش نسازم چکنم
که مرا یاد تو در عین نماز آمده

ای خطابخش ترحم کن و عذرم بپذیر
ناز فرما که برای اهل نیاز آمده

تا کجا سر بگریبان تفکر ای فیض
چشم بکشا بتماشا که بهار آمده

ایدل اسیر طرهٔ یار کربوده
ای مرغ باغ قدس خبر کز کربوده

سیل سرشک تا بکنارم رسیده است
ای نور دیده ام بکنار کربوده

افلاک من سیاه درون و نهار آن
اختر شمار در طرب تار کربوده

کاری تمام کشت و بکارم نیامدی
از شام تا بصبح بکار کربوده

چشم چو چشم آینه مشغول حیرتست
در حیرتم که یار دو چار کربوده

بیصبر و بیقرار بدردم گذاشتی
رفتی کجا دو صبر و قرار کربوده

در آمینه ببین سوی نقش و نگار خویش
محو جمال نقش نگار که بوده
کل از زند کانی بابی تو در خزان
در باغ خلق تازه بهار که بوده

یار ابجلوه گاه رخ همچو خویش
چون چشم فیض آمینه دار که بوده

دو غزله در بحر مجدد مخبون مشکول عروض و سالم مشترجه صاحب دیوان تقطیع مفاعلن فعلات فاعلاتن

بوصل او چو نمودم استخاره
سر بر اوج نصیب شد اجاره

بساعدت کندم چو ماه پاره
بر آیدم ز حضیض هر ستاره

نخواهم از تو شراب همچو ستان
کفایت است ز چشم یک اشاره

هزار سال گذشته بعد مردن
زنیم زنده چو کذر کنی دوباره

اگر تو فایده حیات دانی
ز جنس عشق ترا بود چاره

تجارتی که جهانش بوج داند
به از متاع غم ست خوش تجاره

غزل ز فیض شنو چو موم کردی
دل تو باشد اگر ز سنگ خاره

شب مه است خلوص ماه پاره
مغنیا تو بساز با کدار ه

بعشق او دل کشت پاره
شکسته شد بکهربی زسنگ خاره

فقط نه من زکل تو خار خارم
از تو هم دل طوبا پاره پاره

کنار من زکنین بود بمشرف
جنبی زمن نه اگر کنی کناره

شبارت دو جهان بیکسو آید
چو آتش تو زند زدل شراره

نظارتی که در نسط هجر دارم
بحال من زکرم بکن نظاره

دل من است چو جام جم بحفل
زفیض تو چه نهان چه آشکاره

در سر هوای دلبر شیرین کرا فکنی
بر پای جوئیش تیشه چو فرهاد نیفکنی

بی یار زیست مرگ بود کوش کن سخن
در کار عشق کوش که کار یست کردنی

چون چشم زال بار من از کریه شد سفید
در خاک ریخت آبروی اژدر بهمنی

ساقی زجرعه جرعه بجم تر نمی شود
در کام من بریز می جام یکمنی

گر چشم مست آنصنم ای شیخ بنگری
بر رنگ کعبه شیشه ناموس بشکنی

از ساقی سپهر امید فرح مدار
یک جرعه می بجم نرسد از خم دنی

چشم وفا مدار از ان چشم فتنه زا
در عین دوستی بکند کار دشمنی

بگریز از حصار فلک در پناه عشق
امید خیر نیست ازین پیر منحنی

ساقی بیار بادهٔ یاقوت رنگ کز فیض
دارد ز سبزه خارمغیلان و منی

حدیث کوثر تسنیم و اعظا تا کی — مرید پیر مغانم بیار ساغر می
بدور ساقی مطرب بگیر ساغر می — بیانگ چنگ و رباب و بناله نی و نی
بیای خم بنشین سر بجیب و زی چند — که بر تو کشف شود تا حقیقت هر شی
بیا بمیکده مستی کنیم و خوش باشیم — که نیست چاره و تدبیر بر مشیت کی
بگو حکایت رندان بصوفی ناهم — که نیست لایق هر گوش قصهٔ خم و می
مرا چه باک و چه جوف از رقیب دشمن و ضع — که آمد از طرف دوست بیک فرخ پی
بر بز آب فرح بخش ساقیا در جام — خوریم لقمه یاران پارسا تا کی

بیوس عارض شاهد بنوش می ای فیض
رسید موسم اردی گذشت موسم دی

دو غزله در بحر مختصر مثمن سالم فرع محبتث ارکان او فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن مستفع لن چار بار مستخرجه صاحبدیوان

آر زویم وانی اگر خانه من مهمان شوی — گاه باشم جانان تو گاه ما را جان شوی
دو تمنا دارم بدل گر قضا یابم مهلت — بنده باشم بر حکم تو ملک را سلطان شوی

کر بینی در روی او دیدنی پهلوی او
گه چو بلبل نالان شوی گه چو گرسن حیران شوی

من ز شقایق نازکترم بر لب من سنجی چرا
هر که دارد این صفت از بر من نالان شوی

عاشقان را در هر دمی جلوه دگر شد عید الضحی
فدیه بخشند یزدان تو ز کر بر بشش قربان شوی

فیض دولت از طبع من کر بزاد دیگر غزل
ز غم دل را مرهم شوی درد جان را درمان شوی

اتحاد دهم گر ارادت هر چه خواهم توان شوی
گر شوم جان تو تن شوی ور شوم تن تو جان شوی

گر نیامی تو دعوتم در نگنایم من دعوت
خوش کنارم شبهای تو روز رایم همان شوی

ای خوشا دم با یکدگر چون عروسی ستی و بد
شیشه باشم دیده تو دیدار او قرآن شوی

خدمت ما چو بندگان گر بپذیرد تو در سان
همچو قاصد گرا صباح مستفیض کنعان شوی

نقد دل را با نقد جان در قمار خوبی عرض کن
دل ببازی ار ببری جان نقشانی ار نان شوی

گر بینی روی کسی نه چنان خسرو شوی
ور بچینی چین از جبین خان چنان خاقان شوی

هشت جنت در کوی او هست با غ از عالمی
صدق انگه با در کنی فیض با یکدگر شوی

رباعیات

روی کعبه و ابروی تو محراب دعا
مژگان صف ز ایران چین تو صنما

چشم تو چراغ کعبه و دیده فیض
خالت حجر اسود و زمزم لبها تو

ایضاً
در صنعت تشبیه مغالطه

زلف تو بود چو روز و رویت چو شب
آریم بین دو قول زود وجه عجب

زلف تو چو روز خضر اندر ظلمات
رویت چون خضر حکیم شهر نخشب

ایضاً

گوئیک و بدای فیض کجا دشمن و دوست
در دیده من جلوه آن یار نکوست

صد بار مرا کشتند و کردند زنده
گویم همه اوست باز گویم همه اوست

ایضاً

آن لاله عذار من که نافرمانست
زلفش سنبل رخش گل خندانست

برگ گل تر لبان و چشمش نرگس
قد سرو و دهن غنچه خطش ریحانست

ایضاً

بر خیز و در آ ز رق عالم دریاب
از آتش غم مکن دلم را تو کباب

زنهار مرو و بر در من روزی کن
از بهر لب نان و پی کوزه آب

ایضاً

کهبه ذکر حدیث و کاه فکر آیات | کهبه محو به نحو کهبه به نفی و اثبات
ای فیض ز معنی خبری نیست ترا | در بحث حروف صرف کردی دو سه سات

ایضاً

بر لات قدم نهاد و بر عزی دست | در چار حد کعبه مربع بنشست
ای فیض چه کرد زاهد خاک پرست | بت را بشکست و نفس خود را نشکست

ایضاً

مطلب ز انانفس و نه از آفاقست | رزق من و تو چون من و تو مساقست
بر طاعت و حرم نیست روزی موقوف | تا زندگی ای فیض خدا رزاقست

ایضاً

بر جان من خسته جگر آنچه گذشت | ای فیض مپرس از دل آواره گذشت
در شوق کلیسیا و ترسا بچه | احرام شکست و هم ز کعبه برگشت

ایضاً

ای فیض سخن در آب ناگفته به است | از کیف و کم شراب ناگفته به است
در عالم نشئه با خدا بد گفتم | احوال من خراب ناگفته به است

ایضاً

از بادهٔ عشق و حسن مستم کردند
از مایهٔ هوش تنگدستم کردند
این منعمکان رند مشرب ای فیض
در آخر عمر بت پرستم کردند

ایضاً

در حلقهٔ ارباب وفا از دم سرد
ای فیض کشیدیم بسی محنت و درد
بر حال دل خسته و ناکارهٔ ما
افسوس صد افسوس کسی آه نکرد
ایضاً
کهنه هوش بلا دو کاه به بیهوشم کرد
کهنه کرد کنارهٔ کهنه در آغوشم کرد
آن ساقی بدمزاج در محفل فیض
این طرفه معامله بمن دوشم کرد

ایضاً

گویند که در مضطبه جام افتاد
نی نی ز دلی این دل ناکام افتاد
هر چند اختفای سر ساقی کردم
آخر ای فیض طشت از بام افتاد

ایضاً

عاشق و کرست و با همه معشوق اند
خالق و کرست و با همه مخلوق اند
ای فیض مدار رزق بر عالم نیست
رازق و کرست و با همه مرزوق اند

ایضاً

گو معصیت آلوده ام ای رب غفور
لیکن نیم از رحمت غفران تو دور

در حضرت قدسی تو کم عرض چو فیض | از بنده قصور وار خدا عفو قصور

ایضاً

در دست تو آمده است اسپیرایهٔ عمر | بیجا نکنی صرف کرا مایهٔ عمر
در اخذ متاع فیض ایدارش کوش | بسیار غنیمت است همایهٔ عمر

ایضاً

از روی حساب فیض دکعبه و دیر | کردم تقصیر در ثبوت حق غیر
در دفتر معصیت چو دیدم از عور | فاضل کنه من است و باقی باخیر

ایضاً

در عین نماز آمده اندیشهٔ حور | در مذهب ما نیست ازین بیش قصور
بیخطره نماز خویش بگذار ای فیض | گویند که لاصلوة الا بحضور

ایضاً

محفوظم و ایمن ز شر وسواس | بیرون ز درون من کن ای خناس
ای فیض منم حافظ قرآن شریف | یاد است ز الحمد مرا تا والناس

ایضاً

ای فیض نبود کشت بودم افسوس | آمد بسر صدم وجودم افسوس

شد عمر بکعبه چو همره آخر — کاهی نه طواف دل نمودم افسوس

ایضاً

رفتن بره کعبه مکن پیشهٔ خویش — چون روح گذر کن بگذر زینه خویش
از بهر خدا چو فیض اندیشه مکن — ای عاقبت اندیش کن اندیشهٔ خویش

ایضاً

گشتیم زاوستاد ازان چون محظوظ — کردم سخن خاطر جزو کل شد ملحوظ
حال همه کائنات ثبت است در دو — لوح دل ماست فیض لوح محفوظ

ایضاً

عالم همه آئینه ایست زآئینهٔ حق — لیکن مائیم عین سرمایهٔ حق
چون حضرت انسان مطلب مطلب فیض — آن سایه باطل ست و این سایهٔ حق

ایضاً

در صفت مخاطبه

ابروش بسان ماه و رویش چو هلال — آمد به ثبوت آن دلیلی بخیال
ابروش چو ماهی که نکرده تمام — رویش چو هلالی که رسیده بکمال

ایضاً

تا چند خیال دلبر چین و چگل — کن عیش فنا پذیر بیرون از دل

بر فرش گل ای فیض فراموش مشو
کن یاد زروزی که بشوی گل و گل

ایضاً

گه در طلب شیشه گهی بط مستم
گه ساغر زخم است اندر دستم
ای فیض ز خلق نیست هیچم غرضی
هستم هستم هرآنچه هستم هستم

ایضاً

یکچند بحسن عشقبازی کردم
یک چند ببازبی نیازی کردم
دیدم چو زمانه را مخالف ای فیض
آخر من هم زمانه سازی کردم

ایضاً

روز همه سو بسوی تو می آرم
کو قصد کلیسیا و کعبه دارم
دیوانه مرا زمانه میگوید فیض
دیوانه نیم بکار خود هشیارم

ایضاً

گه دور ز بزم باده پیما گشتیم
ای فیض بسی خراب و رسوا گشتیم
گردیم تمنای تماشای جهان
این طرفه تماشا که تماشا گشتیم

ایضاً

ای فیض تمیز حق و باطل کن
بیگانه مباش خویش را حاصل کن

تا کی عرق الوده روی سوی عراق | اندر حرم سینه طواف دل کن

ایضاً

نان تابع جانست و نه جان تابع نان | از بهر لب نان دهی هر کز نجان
بنشین ای فیض تکیه بر خالق کن | بی منت خلق رزق بخشد سبحان

ایضاً

تا چند بفکر مرگ باید مردن | تا چند غم و غصه بدل خوردن
ای فیض بهر حال بباید خوش زیست | نفعی نبود حصول ازین آزردن

ایضاً

از سلطنت زمانه دریوزه بی به | از خلعت شاهانه نمد پوشی به
سوی عدم ای فیض سفر در پیش است | در شهر وجود خانه بر دوشی به

ایضاً

کهه ساخت زبیم روسیاهی توبه | گه کرد ز شغل بیگناهی توبه
صد بار نمود باز صد بار شکست | از توبه فیض یا الهی توبه

ایضاً

سوئی تو سفید کشت رو تیره سیاه | تا چند کنی معصیت و جرم گناه

بر روی نوای فیض همه میگویند | لاحول ولا قوة الا با لله

ایضاً

از معرفت بطون معهذا ورشدی | بر ظاهر این ظهور معذورشدی
شرمی زخدا فیض که در آخر عمر | از خود نزدیک از خدا دورشدی

ایضاً

از باطن خویش محو ظاهر گشتی | از کعبه سوی بتکده مضطر گشتی
ای فیض ترا چه شد که از بهر بتی | اسلام را کردی و کافر گشتی

ایضاً

کهه سوی زیان و کهه سوی سود شدی | کهه حاسد خویش و کاه محسود شدی
ای فیض ز صحبت حذر باید کرد | مقبول شدی و کاه مردود شدی

ایضاً

ای فیض زمن کناره جوئی تا کی | بنشین بشنو دمی صدای دف و نی
خواهی تو اگر سیر محیط ارنی | اینک لب موسی است این کشتی ما

ایضاً

بر عرش دلی رسید و بر تخت دلی | لیکن دل ما دلیست کمبخت دلی

ای فیض اسیر کرد بیوجه مرا — در زلف کج راست قدی سخت دلی

ایضاً

از گرمی عجب کبر آتش کشتی — چون شعله بیزرم علم سرکش کشتی
از مسئله فیض نکردی تکرار — در مدرسه آخر بچه خوش کشتی

ایضاً

بر جان و دل ارایش نکردی نظری — سوی من درویش نکردی نظری
نظاره کائنات کردی ای فیض — لیکن بطرف خویش نکردی نظری

ایضاً

کو مطرب خوش نوا و کو نغمه وی — کو بانگ چغانه و کجا نالهٔ وی
در چار حد جهان پسند فیض است — این ساقی و این ساغر و این شیشه وی

ایضاً

در مدرسه فیض را مخاطب کردے — هر شام و بگاه بحث مذهب کردے
در نسخهٔ دل نگر دی مبهمات — سازم چه علاج افسوس مداده
او مهمل کتاب فوت مطلب کردے — الله الله

ایضاً

آنرا که بگویند همه اوست توئی — چون مغز نهان در درون هر پوست توئی

در کاشن کائنات دیدم ای فیض — عالم همه دشمن ست یکدوست توئی

ایضاً

دیروز نمودمن نمودی که نمود — آن بود و نبود بلکه آن بود نبود
هرچند تلاش و سعی کردم عمری — لیکن ای فیض این معما نخنود

ایضاً

کردیم هزار جرم و عصیان یارب — گشتیم بسی خوار و پریشان یارب
از فضل تو سیدارم تمنای کرم — کن بر من دلخسته تو احسان یارب

ایضاً

از بیخبری خود چه غائب چه حضور — کردم بجناب تو بسی جرم و قصور
لیکن ز احسانت داریم امید — هرچند گنهکاریم ای رب غفور

ایضاً

هرچند که دور از و میگردیدیم — زان یار جفا کار ستم نادیدیم
از خوف مزاج نازک یار کهی — احوال دل اد کس نمی پرسیدیم

ایضاً

کردیم زبس گریه که ما کور شدیم — در عشق لبش تا لب گور شدم

چون سایه زبستر نتوانم برخاست | از ضعف دل نزار چه کم زور شدم

ایضاً

خوش باش سیا براه آزاد روی | تا شاد ازین جهان تاشاد روی
ای فیض پس از مرگ هم آرامی هست | در خاک روی و باز بر باد روی

ایضاً

در صنعت معراکه همه الفاظش فارسیست

هستم در آرزوی رخ همچو ماه تو | مستم در آرزوی رخ همچو ماه تو
دارم بلند بخت مگر همچو ماه تاب | پستم در آرزوی رخ همچو ماه تو

ایضاً

از عشق جنون نشد نکو شد که نشد | احوال زبون نشد نکو شد که نشد
صد شکر که از درون افگار یم فیض | اسرار برون نشد نکو شد که نشد

قطعه در صنعت متنوع

اسیر موی کافر گشته فیض | فقیر کوی کافر گشته فیض
برنگ صورت آئینه و عکس | نظیر روی کافر گشته فیض

قطعه

فکر صوم و ذکر سبحه تا بکی | رفت ماه صوم و آمد عید و می
شاهدی گر بایدت بر قول فیض | اینک این نقل است و این منبای می

ایضاً

دست تو زهر دست بود بالادست | بخت تو بلند بخت اعدای تو پست
باشی بسر بر عیش با عیش و نشاط | تا آمد عید رمضان در خلق است

مخمس غزل حافظ شیراز علیه الرحمه

اسیر سنبل زلف تو سو کوار انند | فدای سرو روان تو شهسوار انند
نثار بر کل رویت چو من هزار انند | غلام نرگس مست تو تا جدار انند
خراب بادهٔ لعل تو هوشیار انند

منم بمیکده ها دین و دل نهاده گرو | منم مدام بفکر شراب کهنه و نو
تو متقی و منم مست می سخن نشنو | نصیب ماست بهشت ایخدا شناس برو
که مستحق کرامت گناهکار انند

نه مرکبی نه رفیقی نه طاقتی در تن | نه مونسی که رهاند مرا ز رنج و محن
نه زاد و راه سفر تا رسم بسوی وطن | تو دستگیر شوای خضر پی خجسته کمن
پیاده میروم و همرهان سوار انند

نه من بران قدچون سرو متبلایم بس
نه من بران خط چون سبزه فدایم بس

نه من بران لب چون پسته میکنایم بس
نه من بران کل عارض غزال سرایم بس

که عندلیب تو از هر طرف هزار انند

رخت کل است نه غنچه در حدیقه ناز
دلم چو بلبل جانسوخته بسوز و گداز

تراغرور و مرا اشک انیس عجز و نیاز
ترا صبا و مرا آب دیده شد غماز

وگرنه عاشق و معشوق راز دارانند

گذر بکنج خرابات تا توانی کن
بر آستانه میخانه جانفشانی کن

بنوش باده گلرنگ و شادمانی کن
بیا بمیکده و چهره ارغوانی کن

مرو بصومعه کانجا سیاه کارانند

بگویمت سخن ای گلعذار نسرین بر
بکن اراده سیر بنفشه زار مکن

بزیر زلف دوتا چون نکه کنی بنگر
بزیر یک رنگ سنبل مرو بباغ دگر

که از چمن و لیسارت چه بقدارانند

نشسته در حرم انس و کعبه بکن نخوت
بمعجز بانش زلعل باب دین مکن نخوت

نصیحتی کنمت کاین چنین مکن نخوت
بر قیب در گذر و بیش ازین مکن نخوت

که ساکنان در دوست خاکسارانند

دعای همگنم ای کارگذار نیک نهاد | تو نیز همنشنو و از حق بخواه استمداد
مباد تا دل فیض از بلای غم آزاد | خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد

آمین یا رب العالمین

مثلث بر غزل نظامی رح

منظور مهر بود جفا را بهانه ساخت | مارا غمزه کشت و قضا را بهانه ساخت
خود سوی ما ندید و حیا را بهانه ساخت
بگرفت دامنم سحری چون خیال دوست | رفتم بمسجدی که نبینم جمال دوست
دستی برو کشید و دعا را بهانه ساخت
هرچند کرد فکر خیال پریرخان | زاهد نداشت تاب جمال پریرخان
کنجی گرفت و ترس خدا را بهانه ساخت
انگیخت حیله و کمر آن مایه ستم | دستی بلب بدوش غیر نهاد از سر کرم
ما را چو دید لغزش پا را بهانه ساخت
ای فیض حیله کرد عاشق بود نکوست | مستانه نیکذشت نظامی بکوی دوست
کانجا رسید و سبحه ما را بهانه ساخت

مثلث بر غزل حافظ علیه الرحمة

روسوی طاق مسجد و منبر نمیکنم | من ترک عشق شاهد و ساغر نمیکنم

صد بار توبه کردم و دیگر نمیکنم

میگفت عاشق قدور و تو بیقصور | باغ بهشت و سایهٔ طوبی و قصر حور

با خاک کوی دوست برابر نمیکنم

این نکته داند آنکه زاهل بشارتست | تلقین و درس اهل نظر یک اشارتست

کردم کناپتی و دگر نمیکنم

در بزم باده با من بیهوش و بیخبر | ناصح بطنز گفت حرامست می مخور

گفتم بچشم گوش بهر نمیکنم

بر آستان باده کش افتاده ام ز پا | هرگز نمیشود ز سر خود خبر مرا

تا در میان میکده سر بر نمیکنم

با هر کسی نصیحت معقول میکنند | پیر مغان حکایت معقول میکند

معذور دارم ار بحال تو باور نمیکنم

در مجمعی که پیر مغان بود این سخن | شیخم بطعنه گفت برو ترک عشق کن

محتاج جنگ نیست برادر نمیکنم

میگفت پیش فیض تو هر هوشیار و مست | حافظ جناب پیر مغان جای دولتست

من ترک خاکبوسی این در نمیکنم

مثلث بر غزل حافظ علیه الرحمة

غفلتا یکی بیزارم امشب — تعالی الله چه دولت دارم امشب

که آمد ناگهان دلدارم امشب

بطاق ابروی خمدار هر دم — چو دیدم روی خوبت سجده کردم

بحمدالله نکو کردارم امشب

ز کلک صنع ان صناع بیچون — کشد نقش انا الحق بر زمین خون

چو منصور ارکنی بردارم امشب

گل باغ تمنا سر برآورد — نهال عیشم از وصلش برآورد

ز بخت خویش برخوردارم امشب

گواه دعوی من هست حقم — تو صاحب نفسی من مستحقم

زکوة حسن ده حقدارم امشب

ندارم آرزوی کار دیگر — بران عزمم اگر خود میرود سر

که سر پوش انه طبق بردارم امشب

چو فیضی او درین طاق زبرجد — همین ترسم که حافظ محو گردد

چه شورست اینکه در سر دارم امشب

مثلث بر غزل حافظ علیه الرحمة

جان مشتاق خاص خلوت اوست — دل سراپرده محبت اوست

دیده آئینه دار طلعت اوست

تا بود پرتو نور ساغر چشم — بیخیالش مباد منظر چشم

زانکه این گوشه خاص خلوت اوست

با خرابانیان چه روز و چه شب — گر من آلوده دامنم چه عجب

همه عالم گواه عصمت اوست

بی اجل گر فدا شدیم چه باک — من و دل گر فنا شدیم چه باک

غرض اندر میان سلامت اوست

از گران تا کران حکومت ماست — دور مجنون گذشت نوبت ماست

هر کسی پنجروزه نوبت اوست

غنچه میگفت صبحدم بلبل — هر گل نو که شد چمن آرا

اثر رنگ و بوی صحبت اوست

می و مینا و جام و بلبل عنب — ملکت عاشقی و گنج طرب

هر چه دارم بمین صحبت اوست

حاجتی در نیاورم بدکون | منکه سر بر نیاورم بدکون

گر دلم زیر بار منت اوست

بخدا حاجیانه صبح و مسا | منکه باشم در آن حرم که صبا

پرده دار حریم حرمت اوست

راست میگویمت مکن تکرار | تو و طوبی و ما و قامت یار

فکر هر کس بقدر همت اوست

فیض میگفت این سخن با ما | فقر ظاهر مبین تو حافظ را

سینه گنجینهٔ محبت اوست

مثلث بر غزل حافظ علیه الرحمة

مزاج بیزه و روزگار پرهیز است | اگرچه باده فرح بخش و باد گل بیز است

بیا نک چنگ بخروشی که محتسب تیز است

کنار ره همچو من از بزم می پرستان کن | در آستین مرقع پیاله پنهان کن

که همچو چشم صراحی زمانه خونریز است

مپاش بیخبر از جور و از کمون سپهر | مجوی عیش خوش از دور و از کمان بگریز

که صاف این سرخم جمله درد آمیزیست

معامله بحقایات سید رنگ افتد | صراحی و حریفی کرت بچنگ افتد

بهوش باش که ایام فتنه انگیزست

زمانه دیو پری آزارست و دنبل جان | سپهر بر شده پرویزنیست خون افشان

که زیر زه انس سر جمشید و تاج پرویزست

چو فیض در حرم خویش باکسی ناحافظ | عراق و پارس گرفتی بشعر خوش حافظ

بیا که نوبت بغداد و وقت تبریزست

قصائد نعتیه

تا زیارتگاه عالم قبلهٔ روی تو باد | سجده گاه من خم محراب ابروی تو باد

یا محمد نیست از کحل الجواهر مطلبم | تو تیای چشم من خاک سر کوی تو باد

گر چه خال دلفریب جور عین خوبیست لیک | مرغ جانم شکار دام گیسوی تو باد

نیست در دل آرزوئی ظل باز وی همای | بر سر من سایهٔ دیوار مسکوی تو باد

بر زبان خلق تا ذکر قد طوبی رود | جان و جسم من نثار سرو دلجوی تو باد

ذات پاکت را خدا خلق مجسم خلق کرد | ایدل و جانم فدای خلق نیکوی تو باد

زلف بگشا تا ببویم نفحه جانبخش آن | صد هزاران نافه پابال سر موی تو باد

چون ببازار شفاعت نقد خلق آراستند | حسن خلق خلق پاسنگ ترازوی تو باد

کعبه عالم توئی هم قبلهٔ عالم توئی
یا محمد روی فیض حضرت جانسوی تو باد

گر طواف کعبهٔ رویت کنم | سجده ها در طاق ابرویت کنم
منزلم گر زیر دیوارت بود | جان و دل قربان مشکویت کنم
سر کشم از سرو و کار از جنان | سرنشار سرو دلجویت کنم
نشنوم بوی گل از بستان خلد | گر معطر مغز از بویت کنم
به ز بیداری صبح جنت است | خواب اگر در شام کیسویت کنم
گر بویم زلف عنبرسای تو | جان فدا بر هر سر مویت کنم
چشم آن دارم که چشم خویش را | فرش در راه تکاپویت کنم
هر شفاعت دوست خونش گر دوید | گریبان شسته خویت کنم
یا محمد گرچه بدکارم ولیک | نکته بر اخلاق نیکویت کنم
یا محمد قبلهٔ عالم توئی | آرزو دارم که روسویت کنم

مطلب از غوغای فیض انیست بس
با سکانت جای در کویت کنم

هیچ پروا نیست گر جنت بنا شد جای من
یا محمد آشنا ست جنت المأوای من

با سگان کوی تو فریاد و زاری میکنم
یا محمد کی رسد در گوش تو غوغای من

لب بپاسخ آشنا کن یا شفیع المذنبین
لطف امروزت بر و رنج غم فردای من

دیده و دل را سرود و نور آید در کنار
گر شود خاک مدینه مسکن و ماوای من

در کره دارم متاع جرم و خلق معصیت
دیده باید چون شود حال دل رسوای من

یا محمد نقد لطفت گر نه همدم میشود
روز بازار جزا مشکل شود سودای من

یا محمد رحم کن بر پایمال راه شوق
مرهمی نه بر سر زخم دل شیدای من

نغمه معبود جان گر دلکش افتاد بسبک
گوش باید کرد روزی ناله شهنای من

بر گل رخسار پاکت سیر سیرم یا رسول
مسکن خار ره بطحا شود گر پای من

قامت موزون خود را جلوه ده در چشم فیض
جان بلب آمد ز آشوب قیامت زای من

یا محمد گر رسم تا مسکن و ماوای تو
دامنت در دست گیرم سر بپای تو

پرده از رخ بر فکن تا جان خونین را
مرد یک آسا درون دیده سازم جای تو

خاست جبریل امین العین بستا رخما
هست جنت گوشه از بیت و بطحای تو

لب بجنبان تا بجا هر چه خواهی بر دهان
تا حدیثی بشنوم از لعل روح افزای تو

زلف بتما تا کنم معلوم حال اهل عرش
لیلة المعراج آمد بزلف عنبر سای تو

در شب معراج بردی ره بجنبا از بهر ما
مرحبا صد آفرین بر همت والای تو

مردمی از هول روز باز پس امشب ولی
یا محمد زنده ام بر وعده فردای تو

مست همت کرده ام در شیشه قوت مگر
جان و دل قربان کنم بینم قد بالای تو

یا محمد رفت طفلی و جوانی هم گذشت
کی بود تا بینم آن رخسار سیمای تو

سیر بازار مدینه کرد نصیب من نشود
نقد جان خود ببخشم کم سودای تو

چشم آنم دارم که روزی برکشم در چشم فیض
سرمه از خاک نعلین فلک فرسای تو

یا محمد کعبه من روی تو
لیلة المعراج من کیسوی تو

مد ابروی تو بسم الله من
مصحف ناطق رخ نیکوی تو

رحمة للعالمین شان تو هست
آیت رحمت قد دلجوی تو

بر ز رنگ گل بود رنگ رخت
بر ز بوی مشک بوی موی تو

از ید بیضا شان ید الله آشکار
چون نه بینم ساعد و بازوی تو

بنده لعل تو اعجاز مسیح
آنچیوان قطره از جوی تو

تقویت بخش دل بیمار ماست
یا محمد بوی عنبر بوی تو

زلف بکشا بهر تسکین دلم — شد تنم چون مو بشوق موی تو
یا محمدؐ پرده از رخ بر فکن — سوی حق بینم چو بینم سوی تو
طوف من کرد تو کردیدن بود — کعبه مقصود من کوی تو
آرزوی پای بوست در سرست — یا محمدؐ کی رسم در کوی تو

قاب قوسین است اندر چشم فیض
دید هر دو گوشهٔ ابروی تو

ای حبیب خالق هر دو جهان — نیست غیر از ذات تو ما را امان تو
رحمة للعالمین در شان تو — هست فرمان خدا فرمان تو
انبیا محکوم فرمان تو اند — ای همه محتاج احسان تو اند
ای چه سازم من بمنت قال و قیل — چاکری از چاکرانت جبرئیل
سید اولاد آدم هم توی — باعث ایجاد عالم هم توی
نفس شومم میکشد سوی هوس — یا رسول الله فریادم برس
ای شفاعت دوست سوی من نگر — محو عصیان گشته ام من سر بسر
دو دو عالم بیکسان را کس توی — یا رسول الله مارا بس توی
هر دو دنیا بنا شد و خواه امر دین — انت حسبی یا شفیع المذنبین

ای زهی قسمت که مهمانت شوم
آرزو دارم که قربانت شوم

شرنفس انداخت ما را در بلا
نستعین منک یا خیر الوری

تا که ذکرت خلق را آید بیاد
خاک کعبت کحل چشم فیض باد

تاریخات

مسجدی با شان و شوکت در دکن چون شد بنا
جمع از بهر عبادت آمده اصحاب شرع

سال بنایش چنین معمار عقلش فیض گفت
قبله مقبول طبع و کعبه ارباب شرع ۱۲

وله

افضل الدوله شهنشاه دکن عالی همم
مسجدی تیار کرده چون پی اصحاب نهد

فیض تاریخ بنایش گفت معمار خرد
خانه الله اکبر مسجد ارباب زهد ۱۲

تاریخ بنی خانه بنای فاضل زمان مولوی اکبر علیخان صاحب جاوداهم برکاته

خانه ختم الرسالت شد بنا
بانیش اندر دو عالم شاد باد

فیض تاریخ بنای او نوشت
بیت این بیت الرسول آباد باد ۱۲۸۰

وله

مولوی اکبر بنی خانه بنا فرمود و بس
۱۲۸۰

تاریخ جلوس ناصر الدولہ غفران منزل ابن سکندر جاہ مغفرت منزل رئیس حیدرآباد دکن بر مسند ریاست

مرد میدان سکندر ثانی
۱۲۴۴

ولہ

از سر محبت ست سال جلوس — رونق خاندان آصف جاہ
۱۲۴۴

تاریخ وفات

درین دیر خراب آباد بی بنیاد عالم کش — قضا گردید روزی با ریاب ناصر الدولہ
جہانی گشت محزون از اشتعال آن جہان پرور — اجل شد طرفہ گو در کاب ناصر الدولہ
چو بر باب بخان آمد سنش ای فیض ضو گفت — بخلد لم یزل آمد جناب ناصر الدولہ
۱۲۴۳

ولہ

گفت رضوان سال تاریخ وفات او ز فیض — خوابگاہ ناصر الدولہ بخان لم یزل
۱۲۴۳

ولہ

در جناب ناصر الدولہ شہ ملک دکن — آمدہ از عالم بالا چو پیغام اجل
گفت رضوان سال تاریخ وفات او ز فیض — ناصر الدولہ بسیر جنت آمد از محل
۱۲۴۳

تاریخ تولد مبارک حضور پر نور حضرت میر محبوب علیخان بہادر

نظام الملک آصفجاه خلد الله ملکهم و سلطنتهم

در محل افضل الدوله بهادر شب — جلوه گر شد همچو شه زاده عالم پسند
سال تاریخ ولادت عقل کل را فیض گفت — گشت پیدا میر محبوب علی اقبالمند
۱۲ ۸۴

وله

در محل افضل الدوله شه آصف شکوه — شد تولد نور عین لطف بی پایان حق
ملهمی از غیب تاریخ ولادت گفت فیض — گشت پیدا آصف ثانی ز احسان حق
۱۲ ۸۴

وله

راحت جان افضل الدوله — از عنایات حق چو شد پیدا
فیض بنوشت سال تابیش — شد تولد بلند قدر آقا
۱۲ ۸۳

تاریخ تولد نواب خورشید جاه بهادر شمس الامرا امیر کبیر مدظله العالی ابن نواب رشید الدین خان شمس الامرا امیر کبیر مغفور

خلف الرشید

تاریخ تولد نواب ظفر جنگ بهادر دام دولته

در محل خاص آن خورشید جاه — گشت پیدا حادث نخت بلند
فیض تاریخ ولادت برنگاشت — شد تولد باوفا را قابلند
۱۲ ۸۲

تاریخ نواب میرلایق علیخان بهادر ام اقباله ابن نواب فخار الملک بهادر مغفور

بقصر راحت دستور اعظم — شده طالع مه غیرت ده بدر
رقم زد فیض تاریخ طلوعش — تولد شد جوان طالع جوان قدر

تاریخ انتقال آفاق شاعر

بفضای آفاق آفاق رفت
۱۲۵۳

تاریخ انتقال مهاراجه بهادر راجه چند ولعل که بسعادت شهادت دارند

مرد با خبر بود چند ولعل
۱۲۶۲

تاریخ مرقع خط ناخن

از ناخن عهد عظم الملک — آراست چو دلنشین مرقع
ای فیض شنش بگفت مانی — ناخن بدلم زد این مرقع
۱۲۶۱

تاریخ تولد امام خان مهجر بن مهور خان

شد خان رفیع قدر پیدا — فرزند نکو بلند شان بست
گفتم بفیض سال تاریخ — ابن مهور جهان بست

تاریخ وفات حافظ یار جنگ

آنکه بود اندر دکن نواب حافظ یار جنگ — نیک سیرت نیک صورت اهل حال و اهل قال

از خطاب او چو خاج ساختم اعداد کوچ | یافتم ای فیض هم تاریخ وصال اشتقال ۱۲

ولہ

بود اہل استدان نواب حافظ با خبک | رفت سوی جنت فردوس بن کان رگاہ
فیض تاریخ وفات آن جیب حق نوشت | اہل دل نواب حافظ بود مقبول الہ ۱۲

تاریخ وفات مولوی حمید مرحوم

چشمہ فیض مولوی حمید | از لب جام علم مغنی نوش
سال میلاد او کہ بود چراغ | از سموم فنا شدہ خاموش ۱۲

تاریخ خریدی اسپ آخته

قد اخطب ائتم نسیا ۱۲

تاریخ تصنیف کتاب

عمدۃ الملک دام دولتہ | چون پسندید وقت عمدہ
سال تاریخ او رقم زد فیض | ہمگی ہست فی صنعت عمدہ ۱۲

تاریخ نمود رحلت حافظ محمد علی صاحب مرحوم

عارف غرلت گزین مرد مک چشم زمین | واقف اسرار حق عابد شب زندہ دار
آنکہ محمد علی ست سید و حافظ صفت | حافظ دہم شریف سال تولد شمار ۱۲

وز عدد دسیدست مدت و تعداد عمر | از همه اسم و صفت سال وفاتش بیار
۱۲ ۶۵
گر وزیک اسم فیض وضع سه تاریخ را | از سر الله شد این همه راز آشکار

وله

چو اعداد حافظ محمد علی | کنی جمع سال ولادت شود
پس اعداد سید شیر بکش بکن | عیان بر همه سال رحلت شود
ازان هر دو اشعار حاصل ترا | سن عمر بی فکر و وقت شود

تاریخ سرفرازی خدمت مدار المهامی نواب شمس الامرا امیر کبیر مرحوم مغفور

چو شد دستور خورشید امارت | پی نظم مهمات ریاست
بمن سال وزارت فیض فرمود | وزیر نیک ملت پاک طینت
۱۲ ۶۵

وله

وزیر مطلق شاه دکن امیر کبیر
۱۲ ۶۵

وله

شمس الامرا شده وزیر نواب
۱۲۶۵

وله

پی نظم و ترتیب ملک دکن | چو شد شهریار دکن را وزیر

شنیدیم سال وزارت ز فیض — وزیر زمان ست امیر کبیر
۱۲۶۵

تاریخ بنای چاه نواب ممدوح متصل جهان نما در جنب چشمهٔ بی بی

کرد چاهی بنا امیر کبیر — غیرت آفتاب عالمتاب
سال تاریخ فیض کرده رقم — چاه مستحکم ست عین صواب
۱۲۶۷

وله

چون نزد جهان نما برای عالم — فرمود چهی بنا چو شمس الامرا
از فیض گفت سال تاریخ خرد — در چاه جهان نماست عیش دنیا
۱۲۶۷

وله

زهی وسیع زهی خوشنما زهی خوش وضع — بحسن وسعت سطحش نموده باید غور
چو آب آمده دروی نوشت سالش فیض — بنای چاه امیر کبیر شد فی الفور
۱۲۶۷

وله

بحکم امیر کبیر جهان — بنا گشت چاهی برای معاش
رقم سال تاریخ نمود فیض — بخور آب ازین چاه باش ندهباش
۱۲۶۷

وله

چون جام جهان نما بنا چاه چو گشت — ز حکم امیر کام بخش همه ها

تاریخ بناش فیض تحریر نمود | شد منبع لطف چاه شمس الامرا
۱۲ ۶۷

تاریخ فوت راجه پرتاب بهادر

نوجوان رفت ازین دیر کهن | بود فرزانه و طبعش مانوس
فیض تاریخ وفاتش فرمود | مرد پرتاب بهادر افسوس
۱۲ ۶۸

تاریخ بنای مسجد شاه سعد الله مرحوم

چون بنا فرمود مسجد شاه سعد الله ولی | ز اهتمام مولوی عثمان بهر ذوالمنن
زاول الله اکبر فیض تاریخش نوشت | مسجد اقصی بناشد از سر نو در کهن
۱۲ ۶۸

وله

قطبی از اقطاب عالم شاه سعد الله نام | مسجد نو چون بنا فرمود با صد غر و شان
گفت سال او خطیب غیب از فیض امین | خانه الله اکبر قبلهٔ اهل دلان
۱۲ ۶۸۱

تاریخ شادی نجم الدوله محب علی خان بهادر

جگر بند خان محب علی | چو پیش عروس از سر مهر شد
رقم سال تاریخ فرمود فیض | بشادی قران مه و مهر شد
۱۲ ۶۸

تاریخ شفای نیک

از فضل خدای شافی هر چما | گردد چو شفا و صحت آرام مدد

تاریخ شفاش فیض انگرو رفت — دیروز زنیک رفت بیماری بد
۶۸ ۱۲

تاریخ وفات نیک

چون ز دنیا بسوی عقبی رفت — میر جعفر علی نیک خصال
گفت رضوان ز فیض تا بخرش — آمد اندر بهشت نیک افعال
۶۹ ۱۲

تاریخ انتقال میر اکبر علی

ز آفاق چون سوی لاهوت رفت — خبردار سر خفی و جلی
سن انتقالش رقم کرد فیض — بخلد آمده میر اکبر علی
۶۹ ۱۲

تاریخ آبادی بازار جهان نما

در جنب جهان نما وسیع و معمور — بازار نفیس انبساط انگیزست
بشنو از فیض سال آبادی او — بازار جهان نما نشاط انگیزست
۶۹ ۱۲

و له

در جوار جهان نما آباد — گشت بازار چون بعون الله
فیض تاریخ او بجا فرمود — هست بازار عمدة الدوله
۶۹ ۱۲

تاریخ انتقال

ز فضل حق و الطاف محمد — سوی گشت چون فردوس مشتاق

رقم زد فیض تاریخ وفاتش — منور رفت با ایمان ز آفاق ۱۲

تاریخ شادی مرتضی صاحب اسد برادر مولوی ظهور علیصاحب مرحوم

مقتدای جهان ظهور علی — شد چو از شادی برادر شاد

فیض تاریخ شادیش بنوشت — میمنت شادی برادر باد ۱۲

تاریخ بنای چاه محمد برهان الدین خان شاگرد پیشه حضور پرنور

چاه نو برهان دینخان کرد چون آراسته — در حلاوت آب او شیرین تر از آب حیات

فیض آبش خورد و تاریخش چنین تحریر کرد — چاه چون چاه زنخدان آب چون آب حیات ۱۲

تاریخ بنای مسجد خان موصوف

بحسب مرضی برهان دینخان — بپا شد خانهٔ حق لله الحمد

رقم زد فیض تاریخ کمالش — بنا شد خانهٔ حق لله الحمد ۱۲

تاریخ ورود شهزاده

ورد دکن از هند شد رونق فزا شهزاده — یا الٰهی تا بع فرمانش هفت اقلیم باد

سال آن از دل اقبال کردم عرض فیض — ورد دکن شد جلوه گر شهزاده عالی نژاد ۱۲

وله

آمده از هند با جاه و جلال — ورد دکن شهزاده چون روز عید

چون بتحریر سال آمد ساختم | فیض سالش گفت ظل اللہ رسید
۱۲۷۰

تاریخ انتقال مولوی شاہ علی ریاضی دان مرحوم

مولوی شہ علی از دنیا رفت | ہر رصد بند زار و محزون شد
فیض تاریخ رحلتش بنوشت | ہیئت عقل کل دگرگون شد
۱۲۷۰

تاریخ تولد فرزند

چون بآن سید محمد رسی حق | کرد فرزندی عنایت خوش لقب
فیض تاریخ تولدش بشب ساخت | راحت جان نور چشم با ادب
۱۲۷۱

تاریخ انتقال مولوی اللہ والی صاحب ساکن برہانپور

بروز جمعہ دہم پنجم شوال ازین عالم | سوی جنت روانہ شد جلال الدین حق امین
رقم زد فیض تاریخ وفات آن ولی اللہ | یقیناً بود از خاصان حق سید جلال الدین
۱۲۷۳

تاریخ رسالہ عروض تالیف محمود مرزا تخلص شاگرد مصنف رح

چون بعلم عروض چند اوراق | کرد محمود بن حسن انشا
فیض تاریخ گفت بی کم و کاست | نام و پیدائش ریاست الشعرا
۱۲۷۰

تاریخ سائبان گنبد

از حضور ناصر الدولہ شہ ملک دکن | حکم شد بر میر ہا و نیکان ذی منصب چنان

سائبان ناقص گنبد کنون کامل کنید | بر مزار شاه راجو اولیای انس و جان
حسب فرمان قضا سامان از میر معز | سائبان نیکو چو شد تیار در اسعد زمان
فیض تاریخ تمام سائبانش بر نگاشت | گشت در یکجا ب گنبد بنای سائبان ۱۲۴۳

تاریخ فوت مستر جوگین

داشت جوگین عیوی مذهب | چون برون زین مکان بشتافت رفت
فیض تاریخ انتقالش گفت | در جناب مسیح اطهر رفت ۱۲۴۳

تاریخ آمدن ضرب خفیف به مولوی ظهور علی الصنعت نخجوانی

ضرب ناقص رسید ۱۲۴۴ بگویند

تاریخ فوت غلام رسول

ز دنیا رفت را به سنبهو پرشاد | مسلمان بود لیکن باطن دی
چو عمرش آخر آمد کرد ظاهر | مسلمانم کنم پوشیده ناکی
وفاتش از سر ایمان شد افیض | مسلمان مرد کافر زیست هی هی

دله

سنبهو پرشاد شد غلام رسول | گشت چون کفر او بدین بدل
جان بلب گشت چون بهجر حبیب | مژده وصل داد نیک اجل

سال تاریخ فوت ادای فیض | شد رقم بود عاشق افضل
۱۲۴۰ ۱۲

ولہ

عاشق افضل آن غلام رسول | وصل معشوق خواست چون ناگاہ
فیض تحریر کرد سال وفات | نذر جانان نمود جان للہ
۱۲۴۰ ۱۲

تاریخ آمدن خضر موسی در تالاب حسین ساگر

بعصر غفران منزل آمد شروع تعمیر خضر موسی | بحسن سعی سفیر شہی مگر تمامش نشد میسر
اکنون دوٹ سن کہ ہست کرنل امیر معقول منصب | باہتمام بلنغ مارٹ بداد ترتیب خضر یکسر
نظر بحال عمہ خلایق چو گشت تیار خضر سابق | بعہد افضل بدور لایق بامر مختار ملک و کشور
بگفت فیض از غایت او شمار سال مرست او | رجوی موسی و سبع نہری بیافتند حسین ساگر
۱۲۴۰ ۱۲

تاریخ تولد مرشد زادہ ابو افضل الدولہ بہادر حسین آباد کن

در حریم افضل الدولہ شہی | داد حق شہزادہ جمشید فر
نیکصورت نیکسیرت نیکبخت | ورد عایش ہر کہین و مہرہین
طول عمرش ہمچو طول عمر خضر | کن غایت یا آلہ العالمین
وارد آن خورشید برج سلطنت | سر بسر آثار شاہی برجبین
سال تولیدش رقم بنمود فیض | باد حیدر وارث تاج و نگین
۱۲۴۰ ۱۲

تاریخ شادی سدی عنبر خانسامان مدارالمهام مرحوم

چو نوشته خانسامان گشت ای فیض — جهانی شد نشاط اندوز شادی
رقم کردیم سال نوشهیش — مبارک جشن بزم افروز شادی ۱۲

تاریخ بنای مسجد

زباواجی گوسائین ندای فیض — بپاشد خانهٔ معبود الحق
رقم شد با سرایان تاریخ — بنا شد خانهٔ معبود الحق ۱۲

تاریخ تصنیف رسالهٔ مولوی محمد علیخان راج بندری

شد مرتب رسالهٔ رویت — بهر نقص عقیدهٔ فاسد
سال تاریخ او رقم زد فیض — رویت او حق ست ای حاسد ۱۲

وله

هزار شکر خدا کز کتابخانهٔ غیب — کتاب رویت حق شد حوالهٔ سنی
شمار سال کمالش بجو ز مصرعهٔ فیض — دلیل رویت حق این رسالهٔ سنی ۱۲

وله

تصنیف چو شد رسالهٔ رویت حق — پیداست بیک نقطه او صد ها لطف
تاریخ شمار سال او فیض گفت — رب ارنی دلیل رویت با لطف ۱۲

تاریخ تولد دختر مختار الملک بهادر مدار المهام عرم

قرة العین عطب کرد علی

تاریخ بنای باغ نواب صمصام الملک بهادر

هر که دید این چنین تازه بگفت — گلشن بی خلل ست این قطعه

فیض تاریخ بنایش بنوشت — جنت لم یزل ست این قطعه

تاریخ وفات مولوی ظهور علی صاحب مرحوم

مقتدای جهان ظهور علی — عالم و حافظ کلام دود

چون به پرسید از سنهم زماه صیام — رخت هستی بملک خلد ربود

فیض تاریخ ارتحالش گفت — بی بدل فاضل مدرس بود

تاریخ بنای مکان رفیع الدوله بهادر

رفیع دوله بهادر بنا نمود چو قصر — کریم تا صد و سی سال دارد شش زده

شمار سال بنای مکان رقم زد فیض — زهی رفیع عمارت مکان بپایده

تاریخ تولد عزیز مکرم

بقصر فضل الدوله بهادر — تولد گشت چون خورشید طالع

رقم زد فیض تاریخ ولادت — سکندر طلعت و جمشید طالع

ولہ

در حضرت افضل السلاطین — پیدا شدہ شاہزادۂ شہر
تاریخ ولادتش نوشتم فیضؔ — اسکندر ثانی آصف دہر
۱۲

ولہ

آفتاب سپہر مکنت و جاہ
۱۲

تاریخ وفات

زین جہان بی ثبات آن سید عالی نسب — گشت سوی جنت فردوس وزی روح پاک
فیضؔ در گوشم رسید از کعبہ دل سال او — میر ابراہیم شہید از دار دنیا حیف آہ
۱۲

تاریخ رحلت نواب شاہ نواز الدولہ اعظم خان

رفت زین دار فنا شاہ نواز الدولہ — کرد روسوی بقا شاہ نواز الدولہ
سال تاریخ وفاتش دلم از فیضؔ بگفت — بود با خیر بجا شاہ نواز الدولہ
۱۲

ولہ

شد ز دنیا جناب اعظم خان — بہر نظارۂ بہشت صمد
فیضؔ تاریخ انتقال نوشت — جز اعظیم دہد الہ احد
۱۲

ولہ

از رحلت آن امیر اعظم | افسوس باهل عالم آمد
باد اس اجل شده است تاریخ | گوئی بپیام اعظم آمد ۱۲

ولہ

فیض از زین کاخ مقرنس آن امیر نامور | بہر سیر جنت فردوس با ایمان برفت
سال فوت او ز اسمش جو بطرز تخرجہ | قصر جان از حیطۂ نواب اعظم خان برفت ۱۲

تاریخ پل رود موسی

بدور افضل الدولہ بہادر | پل ثالث بروی رود موسی
وزیر اعظمش فخر ملکست | سلامت باد تا سال صد و سی
سفیر آمدم دوش سن صاحبی گفت | ندیدم ثانیش در دین عیسی
بحسن سعی مارٹ صاحب آن پل | بناگشتہ کہ ثلثش نی گیتی
سنش ہارون فکرم گفت با فیض | پل موسی ست یا طور تجلی ۱۲

ولہ

افضل الدولہ بہادر کی آرام جہان | پل مطبوع بنا ساخت بروی موسی
گفت ایا من خرد سال تماشش الفیض | یاد پاینده پل ثالث جوی موسی ۱۲

ولہ

بدور افضل الدوله بنا شد چون پل ثالث
نمودم عرض مطلب در جناب حضرت موسی

شمار سال تاریخ پل نو بشنو ز فیضی
نمی زیبد پیان لن ترانی بر پل موسی ۱۲

وله

چون بنا گشت پل سوم رود موسی
گشت اندر صفتش بحر پل بحر محیط

فیضی تاریخ پل از وادی ایمن بشنید
موسی آمد بسر پل بتماشای محیط ۱۲

وله

بامر افضل الدوله بهادر
پلی نیا گشته برلب جو

بمن فرمود هاتف سال تاریخ
پل افضل بنا گردید دلجو ۱۲

وله

بنا شد چو از حکم شاه دکن
پلی برلب رود موسی ست مخزن

رقم ساختم سال تاریخ فیضی
پل سوم رود موسی ست دلکش ۱۲

وله

پی آرام خلایق ای فیضی
شد بنا این پل موسی والله

گفت الیاس خرد تاریخش
خوشنما این پل موسی والله ۱۲

تاریخ وفات مولوی کرامت علی

ز بیخ بهر ی ثبات سوی ملک جاودان
روز یکه گشت شیخ کرامت علی روان

تحریر کرد فیض سن ارتحال او
شد انتقال عالم و علامه زمان
۱۲۶۲

تاریخ وفات

از جهان چون بسوی عقبی رفت
نوجوانی که پاک دامن بود

فیض فرمود سال رحلت او
های آغا حسین احسن باد
۱۲

تاریخ تعمیر مسجد

ساخت مسجد بنای خوبخاما
از قضا کهنه شد ز من بشنو

کرد صفدر علی مرمت او
بر دل از همران عصر گرو

شد سرانجام چون باکمال
گشت پر نور آن صفا پرتو

فیض نبوشت سال تعمیرش
مسجد کهنه گشت نو سر نو
۱۲۷۹

تاریخ تعلقدار شدن محمد وجیه الدینخان معنی شاگرد مصنف

چو شد معمور بر کیل بهادر
بعون الله از سرکار معنی

چو شد قطع سرا عداش تاریخ
بگفتم شد تعلقدار معنی
۱۲۷۸

تاریخ دروازهٔ پل

باب افضل بنا شده لب جوی
۱۲۸۱

تاریخ فرہنگ

ابن قاسم علی وزیر علی — کرد فرہنگ دلکشا تسطیر
سال تاریخ و نام آن فرہنگ — فیض فرمود انتخاب وزیر

تاریخ

در دکن چون انجمن شد ڈاکٹر — قالیش گشتند اطبای مسن
بی الم تاریخ او بنوشت فیض — ہست افلاطون ثانی انجمن ۱۲

تاریخ عمارت

حسب حکم خامۂ صمصام ملک — چون مرتب گشت قصر استوار
فیض تاریخ محلش ثبت کرد — قصر شاہانہ بناشد پایدار ۱۲

تاریخ وفات شیر افگن جنگ

رفت ازین بادیہ شیر افگن جنگ — با قضا دست و بغل شد امروز
فیض تاریخ وفاتش بنوشت — لقمۂ شیر اجل شد امروز ۱۲

تاریخ انتخاب مثنوی شریف

چون مثنوی انتخاب بنمود — ای فیض جمال دین حق آگاہ
تاریخ کمال او بگفتم — این مثنوی مطلب ست یا للہ ۱۲

ولہ

مثنوی ساختہ چون منتخب — مطلب ما کہ چو اوئیست کس
گفت با فیض خرد سال او — مطلب مثنوی این ست و بس ۱۲

تاریخ بنای چاہ

بنا نمود چو عفت سرشت چاہ لطیف — رسید موج لطافت بعالم تقدیس
بگفت فیض بدا راب جنگ بخش — بنای چاہ ز سردار بگم ست نفیس ۱۲

تاریخ بنای باغ بخرجہ لفظ بہ

چو نواب باغی مرتب نمود — جہانی شدہ شاد از بوی و رنگ
اگر شوق سالش بودہم چو فیض — بچینی بہ از باغ دارا ب جنگ ۱۲

ولہ

مرتب چو نمود دارا ب جنگ — گلستان کہ محفوظ باد از تباہی
رقم ساختم فیض تاریخ بستان — بود باغ دارا ب آباد الٰہی ۱۲

تاریخ فلسوفی کہ تکیہ کلامش بلا دلیل بود

عالم و علامہ و قسیس پیر فیلسوف — زین جہان طوعاً و کرہاً عاقبت در خاک رفت
فلسفی در سہر تاریخ وفاتش گفت فیض — اشرف بلا دلیل از ہزار و دو صد و ہفتاد و ہفت ۱۲

تاریخ گم شدن اسباب محمد صبغة الله خان جمعدار مرحوم

دوستدار من محمد صبغة الله خان عرب — نقد و جنس او چو دزد دشمن بیداد برد
سال نقصان زر و مالش رقم نمود فیض — نقره و زر و جواهر رهزن بیداد برد
۱۲۷۸

تاریخ همدست شدن اسباب

ز التفات خداوند صبغة الله خان — زراه خوف گذر کرد در محل رجا
چو شد حصول تماشش نوشت سال فیض — زر و جواهر گم کرده یافته اینجا
۱۲۷۸

تاریخ وفات محمد غازی الدین خان دارونغهٔ جهان نما

غازی دین بعد حج چون بمدینه رسید — شد بقضا همکنار حیف صد افسوس آه
با سر ایمان بگفت فیض سن رحلتش — قرب جوار رسول دفن شد او واه وه
صلی الله علیه وآله وسلم ۱۲۷۸

وله

چون بحج رفت و مرد در مکه — غازی الدین یار نیک خصال
فیض تاریخ ارتحالش گفت — نذر کعبه نمود جان و مال
۱۲۷۸

تاریخ تالیف جدول تفاوت زمانه نصف النهار بلدا زبلد حیدرآباد

حال هر نصف النهار هر بلد — گر تو شتابی ازین جدول بیاب
سال تاریخش رقم نمود فیض — گر فیض ایجاد جدول ما صواب
۱۲۷۸

وله

این جدول نوطرز که ترتیب نمودم — پیدا از و آغاز و هم انجام جهم ست
سالش بمن ای فیض فلاطون خرد گفت — این جدول دلکش بنگر جام جهم ست
۱۲۱۸

تاریخ زخمی شدن مالکمند عرف پنڈت جی

چون سر افشش قلم گردید — بر تن او رسید زخمی چند
سال تاریخ او رقم کردیم — گشته مجروح سیف بالکمند
۱۲۱۸

تاریخ وفات محمد قمرالدینخان قطب یار جنگ تخلص قمر

آن قمر سپهر دلافیض — ستاره بست آنچنان شد
تاریخ وفاتش آسمان گفت — در زیر زمین قمر نهان شد
۱۲۱۸

تاریخ وفات حکیم ابراهیم

آن حکیم نامور چون قصد بیت الله ساخت — در مذاقش هر قماش گشت ترياقی که خورد
فیض تاریخ وفاتش با سر ما بوگفت — در طریق کعبه ابراهیم مال و جان سپرد
۱۲۱۸

تاریخ وفات فرزند مولوی بستان

چو آن عالم عصر بستان لقب — ز مرگ جگر بند آمد بجان
سنش با عنبان اجل گفت فیض — به بستان امید آمد خزان
۱۲۱۸

تاریخ عمارت صمصام الملک بهادر

بنا کنید در اینجا یکی مکان رفیع — صدور یافت چو حکم از زبان بادشهی
بگوش فیض رسید سنش ز هاتف غیب — زهی عمارت عالی مکان بادشهی ۱۲

ولہ

آن شهنشاه زمان صمصام ملک — داد چون ترتیب ایوان بلند
سال تاریخش رقم نمود فیض — دلکشا قصر شه اقبالمند ۱۲

ولہ

بلند مرتبه صمصام ملک حق آگاه — که هست ملتجی از ذات او امیر و غریب
بنا نمود چو قصری بگفت سالش فیض — زهی رفیع عمارت زهی محل عجیب ۱۲

ولہ

بنا نمود چو قصر رفیع همسر عرش — جناب حضرت صمصام ملک نیک خصال
سن تمام و کمالش رقم نمودم فیض — زهی عمارت دلکش مکان جاه و جلال ۱۲

تاریخ شادی

چو نواب یسین خان گشت فارغ — ز شادی فرزند و هم رسم شادی
رقم فیض نمود تاریخ جشنش — مبارک باد شود مبدم رسم شادی ۱۲

تاریخ شادی

امین الدینخان نیک محضر — بتخت نوشهی همشان شه شد
رقم زد فیض ا سال نوشیش — قران دلفروز مهر و مه ۱۲ شد

تاریخ مسجد

مسجدی سنگ بست نو بنیاد — ساخت مرزا حسن علی بدکن
فیض تحریر کرد تاریخش — خوشنما مسجد جناب ۱۲ سن

تاریخ وفات نواب شمس الامرا امیر کبیر مرحوم

شمس افلاک رفعت و حشمت — گشت طالع بر آسمان قدم
گفت رضوان به فیض تاریخش — شد امیر کبیر امیر ارم ۱۲۷۹

ولہ

شمس الامرا امیر عالی درجات — برج فلک حیات خود کرد چو طی
تاریخ غروب او نوشتم ای فیض — شمس از افق دکن فرو شد ۱۲۷۹ هی

ولہ

چون بمغرب کرد روز این بارگاه — آفتاب آسمان غرو جاه
فیض تاریخ غروبش ثبت کرد — شد فرو شمس سپهر غرو جاه ۱۲۷۹

وله

آفتاب آسمان سلطنت — چون بفردوس برین زین شهر رفت
فیض تاریخ وفاتش ثبت کرد — پاک از دنیا فرید دهر رفت
۱۲۷۹

وله

شمس سپهر دولت و اقبال و عز و جاه — شد عازم بهشت مخلد چو آن جناب
کردم چو فکر سال وفاتش بگفت فیض — شد یکهزار و دو صد و هفتاد و نه حساب
۱۲۷۹

ایضا بتخرجه

شمس سپهر حشمت و اقبال احتشام — گشته ببارگاه خداوند باریاب
چون دست شست جان سرخویش سال شد — آمد بجلد قدس امیر فلک جناب
۱۲۷۹

وله

چو نواب شمس سپهر امارت — برآمد ز آفاق دنیا بعقبی
شب جمعه بستم ز شوال آمد — بشد سال عمرش ز سیلا دپیدا
رقم ساختم فیض تاریخ رحلت — بشد شمس طالع بفردوس اعلی
۱۲۷۹

وله

چون امیر کبیر ازین عالم — سوی دارالسلام رخصت شد

سال رحلت رقم نمودم فیض — شمس طالع باوج جنت شد ۱۲

تاریخ وفات

مرد اول مادر و هم بعد ماهی دخترش — کرد قصد جستجویش ناگهان در زیر خاک

فیض اندر مصرعهٔ تاریخ هر دو ثبت کرد — وای حوا بی و بانو بی بجنت رفت پاک ۱۲

ولد

ام و بنت در عرصهٔ ماه یاب — گذشتند ازین دار تاریخ و مصیبت

رقم ساختم فیض تاریخ هر دو — ام و بنت آمد پی سیر جنت ۱۲

تاریخ سرفرازی خلعت به نواب عمدة الملک بهادر

امیر زمن عمدة الملک فیض — مخلع شد از فضل آن ذوالجلال

به نواب تاریخ معروضه کردم — همایون بود خلعت بی زوال ۱۲

تاریخ دیوان عبدالرحیم ضیا تخلص شاگرد مصنف علیه الرحمه

دیوان ضیا چو شد مرتب — در مدحت آن رسول اقدس

تحریر نمود فیض سالش — دیوان ضیا نفیس و انفس ۱۲

تاریخ بنای عمارت نواب آصفجاه افضل الدوله بهادر

جناب آصف خامس رئیس ملک دکن — بنا نمود چو قصر رفیع عالی شان

شمار سال کمالش رقم بشد فیض | مکان عیش و طرب قصر مباط جهان ۱۲

وله

بنا فرمود چون کاشانه نو در محل خود | جناب افضل الدوله بهادر حکم او بالا
منش معمار کرم فیض از این چنین فرمود | محل آصف خاص مکان منصب والا ۱۲

وله

شه دکن که کند بر سر بر عیش جلوس | چو او نیامده در دهر فیض تا جو کسی
بنا نمود چو کاشانه سال او گفتم | محل عیش و سرور و مکان داد گری ۱۲

وله

زمین حیدرآباد دکن فیض | مکان خاص چون نمود ایجاد
ز معمار خرد آمد سال او | رفیع الشان قصر یک بنیاد ۱۲

وله

بحکم افضل الدوله بهادر | بپا شد قصر عالیشان والله
نوشتم فیض تاریخ کمالش | بنا شد قصر عالیشان والله ۱۲

وله

قصر زیبا و وسیع عالیشان | کرد تیار افضل الدوله

فیض تحریر کرد سال کمال | این همایون مکان ظل الله ۱۲۱۸

وله

جناب آصف خامس رئیس ملک دکن | که هست بنده حکمش هزار کیکاؤس
بنا چو کرد مکانی بگفت سالش فیض | مکان ظل الهی محل جاه و جلوس ۱۲۱۸

تاریخ وفات محمد مظفر ولد مولوی مطهر واعظ

درآمد بجنت محمد مظفر | نکو طینت و نیک طبع و نکوخو
رقم فیض کردم سن انتقالش | بهشت پسندیده شد منزل او ۱۲۱۸

وله

روانه شد چو محمد مظفر حاجی | پی لقای خداوند پاک زین خرگاه
نوشت فیض سن ارتحال آن حق بین | بسیرگاه جنان رفت زین جهان فانی ۱۲۱۸

وله

چون محمد مظفر حافظ | شد بعقبی ازین جهان افسوس
فیض تاریخ ارتحال نوشت | رفت در عدن جاودان افسوس ۱۲۱۸

تاریخ بنای قصر عنبر جه بلفظ جواب

قصری محی الدوله بهادر بنا نمود | در یکهزار و دو صد و هشتاد و انجناب

تاریخ او بطرز تامل نوشت فیض | صدر الصدور قصبہ نا کردالا جواب ۱۲۸۰

تاریخ وفات آئینہ محل امیر کبیر بہادر

آئینہ محل خاص شمس الامرا | شد عازم فردوس ازین دار فنا
تاریخ وفات او رقم کردم فیض | حیرت محل آئینہ محل شد اکنون ۱۲۸۱

تاریخ وفات

قلندر بادشاہ نیک سیرت | شدہ در محفل معبود داخل
فقیرانہ نوشتم سال او فیض | قلندر رفت یا مولا بغفران ۱۲۸۰

تاریخ تالیف رسالہ

غلام درگہ جیلانی ما | رقم فرمود طومار فصاحت
سن تاریخ و نام آن رسالہ | رقم زد فیض گلشن فصاحت ۱۲۸۱

تاریخ کمان بالوجی قصاب

بنا نمود بالوجی کمانی | خمش چون ابروی محبوب بنگوئی
رقم زد فیض تاریخ تمامش | مہ عید ست با قوسین بجوئی ۱۲۷۹

تاریخ تولد

بفضلش در مکان آشنائی | بشد روزیکہ پیدا قرۃ العین

نوشتم فیض تاریخ تولد — مبارک ماه سیما قرة العین ۸۱ ۱۲

تاریخ وفات

مطیع امر خالق الشیخ احمد — ازین عالم بجنت شد روانه
نوشتم فیض تاریخ وفاتش — مقدس بود آن شیخ زمانه ۸۰ ۱۲

تاریخ وفات طوایف

چون بکسب اجر عقبی قصد کرد — شد مقرر جای بابا بی بعدن
فیض تاریخ دخول خلد گفت — رفت رقصان های بابی بعدن ۸۱ ۱۲

تاریخ بنای مسجد دلهن هیجدا

حاجی دلهن بساخت مسجد ۸۱ ۱۲

تاریخ صحت فرزند مصنف

چو برخوردار من از رنج دل — بفضل شافی مطلق شفا یافت
رقم زد سال صحتش فیض — عماد الدین صحت از دعا یافت ۸۲ ۱۲

تاریخ وفات حسن مرزا خان تخلص مقصد

چو عزم آن مقصد در دار البقا کرد — ازین دار فنا حب نشست
رقم زد فیض تاریخ وفاتش — حسن مرزا شد مالوف جنت ۸۲ ۱۲

وله

مشفق و مهربان حسن مرزا — چون ازین کارگاه رحلت کرد
فیض تاریخ انتقالش گفت — قصد مرحوم عزم جنت کرد
۱۲ ۸۳

تاریخ وفات خواجه میان صاحب

چون سوی اصل خویش کرد رجوع — آه خواجه میان حق آگاه
فیض تاریخ انتقالش گفت — بدکن خواجه شد فنا فی الله
۱۲ ۸۲

وله

چون ازین دار فنا خواجه میان — کرد قصد سیر فردوس برین
فیض تاریخ وفاتش ثبت کرد — بود خواجه مقتدای اهل دین
۱۲ ۸۲

تاریخ وفات

چون ز دنیا احمدی بیگم گذشت — سوی جنت حسب تقدیر آله
با سر افسوس سالش گفت فیض — احمدی بیگم بجنت رفت آه
۱۲ ۸۲

تاریخ بنای مسجد افضل گنج

حسب فرمان افضل الدوله — شد بنا معبد عبادت خیر
گفت سالش خطیب غیب فیض — مسجد افضل وصفا انگیز
۱۲ ۸۳

تاریخ

شد چو از چوب صندلین تیار — نقشهٔ گنبد و ئی دومی
فیض بنوشت سال تاریخش — قبهٔ روضهٔ جناب علی ۱۲۴۴

تاریخ تولد

به غلام علی تولد شد — نیک آغاز هم نکو انجام
بهر تاریخ آن پسر ای فیض — شیخ اکرم علی بخوان پیام ۱۲۸۳

تاریخ مسجد

خوب در پرهنی های قبله بپا شد سر نو — پی خوشنودی معبود چو پیشک مسجد
هاتف اندر دلم ای فیض سنش القا ساخت — شاه مهتاب علی کرده بنا یک مسجد ۱۲۹۳

تاریخ مسجد

از محمد شکور خوش اخلاق — شد چو تیار این چنین مسجد
یا سراج فیض سالش گفت — هست بیت المقدس این مسجد ۱۲۹۱

تاریخ

نصب شد بر درگه آن حضرت گیسو دراز — با طلا کاری در و جالی زیبا دل فروز
بی تکلف سال ترتیبش رقم بنمود فیض — هست باب و جالی پنجره مطلا دل فروز

ولد

تقرری این باب و این جالی پ تحریر برطلا — شد بنا از شاه ید الله الحسینی با نیاز
فیض هم تاریخ آن باب ولی الله نوشت — باب جنت هست باب درگه گیسو دراز ۱۲۸۲

تاریخ وفات

در هزار و دو صد و هشتاد و دو سیهات مآل — چون ز دنیا جانب عقبی محی الدوله شد
شد سر افسوس چون پال سالش گفت فیض — صدر اوج جنت المأوی محی الدوله شد ۱۲۸۲

تاریخ غلام محی الدین متین

آن غلام محی الدین ای فیض — کرد چون قصد سیر خلد برین
پی تاریخ قطع کن سر آه — حیف و صد حیف مرد و مرد متین ۱۲۸۳

جدول و دایره مستخرجه مصنف علیه الرحمه و برکاته

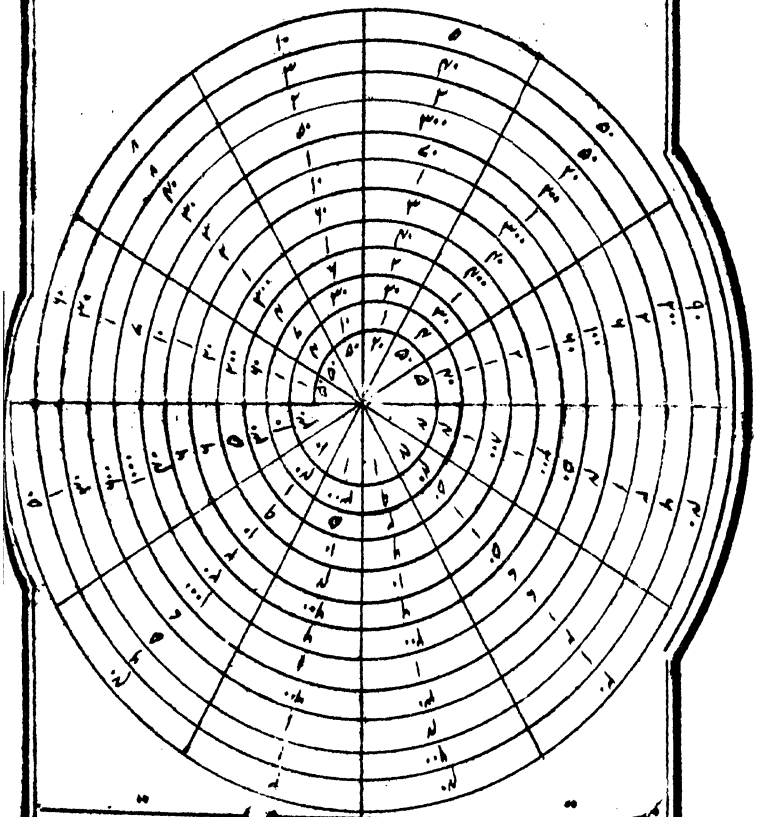
واضح باد که این جدولیست مستخرجه حضرت مصنف که از اجتماع اعداد حروف بسیار تواریخ تولد فرزندی همچنین از اجتماع حروف اعداد مذکوره بسیار مصرعهای تاریخ همانسال مستخرج میشوند بهر طریق که بهر خانه آن که انگشت نهند آن عدد زیر انگشت را جای نویسند از انجا هفت خانه طرح کرده عدد خانه هشتمین را به پهلوی عدد اول بگذارند علی هذا القیاس از همه خانها جدول تا عدد اول مرقوم عمل نمایند اعداد اول تاریخ مفهوم خواهد شد اگر موافق اعداد حروف در جنب یکدیگر جمع کنند مصرعهای تاریخ مذکور حاصل میشود لیکن در هر دو صورت مذکور لحاظ اول و آخر

اعداد و حروف نگاہ دارندہ ہمین جال دایرہ لولبی

جدول

ن ۵۰	م ۴۰	ب ۲	م ۴۰	خ ۶۰۰	ا ۱	ك ۲۰	م ۴۰	ص ۹۰	ن ۵۰	ه ۵	ی ۱۰
ا ۱	و ۶	ا ۱	خ ۶۰۰	ا ۱	و ۶	ز ۷	ع ۷۰	ز ۷	ن ۵۰	م ۴۰	ج ۳
ل ۳۰	ه ۵	ا ۱	د ۴	ب ۲	ب ۲	ب ۲	ب ۲	ب ۲	ك ۲۰	ب ۲	م ۴۰
خ ۶۰۰	ز ۷	خ ۶۰۰	ل ۳۰	ا ۱	ا ۱	و ۶	ز ۷	ش ۳۰۰	ن ۵۰	ل ۳۰	ز ۷
غ ۱۰۰۰	غ ۱۰۰۰	ا ۱	ا ۱	ز ۷	د ۴	ق ۱۰۰	م ۴۰	ع ۷۰	ا ۱	ج ۳	ی ۱۰
م ۴۰	ك ۲۰	و ۶	ز ۷	ن ۵۰	س ۶۰	ش ۳۰۰	ا ۱	ی ۱۰	ب ۲	ا ۱	
و ۶	ب ۲	خ ۶۰۰	و ۶	ن ۵۰	ز ۷	ا ۱	م ۴۰	ج ۳	س ۶۰	ا ۱	ك ۲۰
و ۶	ی ۱۰	د ۴	ی ۱۰	ا ۱	ا ۱	ب ۲	ت ۴۰۰	م ۴۰	ا ۱	ش ۳۰۰	ز ۷
ه ۵	ط ۹	ی ۱۰	و ۶	ا ۱	ض ۸۰	ا ۱	ا ۱	ب ۲	و ۶	د ۴	س ۶۰
ل ۳۰	ا ۱	ه ۵	ب ۲	ن ۵۰	ا ۱	ا ۱	ل ۳۰	ك ۲۰	ل ۳۰	ز ۷	ا ۱
ی ۱۰	م ۴۰	ش ۳۰۰	ط ۹	م ۴۰	د ۴	م ۴۰	د ۴	ا ۱	ی ۱۰	د ۴	ا ۱
ل ۳۰	ی ۱۰	ا ۱	ا ۱	د ۴	د ۴	ه ۵	ن ۵۰	ع ۷۰	ن ۵۰	ن ۵۰	ن ۵۰

دایرہ لولبی



الحمد للہ علی احسانہ و نعمائہ و لکرامہ و افضالہ کہ دیوان اردو و فارسی بقلم بندہ ہیچمیرزا جان اسیوری بتاریخ پانزدہم شہر صفر المظفر سنہ ۱۲۳۳ احسن اتمام یافت

المصنفہ

ع غزل دل چشم تری ایک سی یک بہتر دو غلدہی یہ کوثری ایک سی یک بہتر

تقریظ دیوان فیض علیہ الرحمہ از جہانگیر داد

محمد ہدایت اللہ خان بہادر تخلص رواج

هُوالعزیز

ناظم ملک سخندانی ناثر دُرر معانی شاهباز بلند پرواز اوج بلاغت یگانهٔ میدان فصاحت

عالیمقدار ابوالهدی محمد هدایت الله خان بهادر جاگیردار تخلص رواج مقر عالیهٔ الکتاب

بسم الله الرحمن الرحیم

آغاز سخن حمد خدای ذوالمنن ست که بلفظ کن بنای کائنات ساخته ... و پس سپاس شهنشاهی

زمن که بکلام انا افصح العرب والعجم علم بلاغت افراخته ... صلی الله علیه وآله واصحابه اجمعین

اما بعد این همچه ان ژولیده بیان کج مج زبان ابوالهدی محمد هدایت الله خان رواج که

فرزندی ست از تلامذهٔ حضرت مولانا حکیم محمد مظفرالدین خان بهادر مرحوم - بر پاک دلان سینه

صاف و قدرشناسان صاحب انصاف عرضه می دهد و مراسم مبارکباد و لوازم تهنیت

بمیان می نهد که درین زمان که زمانه را بر خویشتن نازست و زمانیان را در عیش و

فراغت باز بمیمن حکومت آقای نامدار سکندر اقتدار افضل السلاطین اشرف الخواقین

ناصر ابواب دولت و هدایت فاتح محامد عظمت و صولت سخن پرور عدل گستر

نظام الملک آصف جاه حضرت میر محبوب علیخان بهادر دساده آرای حیدرآباد کن
صانه الله عن الشر والفتن - نظام مملکت و قوام سلطنت چنانکه می باید هست آئین
عدل و انصافش راه جبر و ستم را فرابست به پرتو بذل و احسانش جهان
منور ست - و نسیم خلق و امتنانش دماغ زمان معطر - هر سو جشن شادی ست و هر کو
شور مبارکبادی - خلق جوق جوق بذوق و شوق مصروف شعر خوانی ست و مشغوف
شادمانی - و پیر و نو و سالخورد و پیرانه سری سرجوانی - جائی نتوان دید که مجمع
شعرا مضمون تازه نتراشد و گنجی نتوان یافت که گنج معانی نداشته باشد - غرض
همت عالی نیکوئی محبی مخلصی مقظی مکرمی بسیار کمال اندک سال حکیم محمد منور الدین خان
بهادر علاج را می ستایم - و زبان بدعای خیر و ذکر خیرش برمی کشایم که درین عالم
برای مرهمان سخن معجونی مفرح ترکیب داده - و علیلان این فن را دوای مقوی دل
و دماغ فراخور ستاده - اعنی دیوان سراپا عرفان یادگار روزگار جهان آموزگار
جناب مولانا مولوی حافظ میر شمس الدین محمد فیض حیدرآبادی را نور الله مرقده
بقالب طبع فراکشید و قالب طبع افسرده را روح تازه در دمید - حقا که این سعادت
ازلی نصیب حضرت علاج بود که کلام اُستا در اسرمهٔ چشم مشتاقان نمودآری -

این سعادت بزور بازو نیست تا نه بخشد خدای بخشنده

مصنف علیہ الرحمہ سخن سنجی بود استاد و صاحب دلی از قید خود نمائی آزاد۔ حال
شریفش جمیع حال باخلاق حمید دمساز۔ وقال لطیفش با آداب پسندیدہ ہم آواز۔
روزی یکی از مشائخین در جوش گفتگو بحضور مولانا چنگ برزمین فرازد و بعین غضب
چون عین الدیگ چشم بخون آلود و لعاب از دہن فرو ریخته زبان خودستائی کشود و
مبالغه از حد در بود و گفت که اگر خواهی همینکه می بینی خود را بهیئت شیر جلوه دہم
مولانا تبسمی فرمود و گفت که شیر حیوانی ست باید که خود را انسان سازی۔ روزی
یکی نبذی از زبان استهزا برگشاد و حرف مطلب را عرضه داد که قافیه فیض که تخلص
خاص ست آخر چه خواهد بود۔ مولانا فی البدیهه فرمود۔ آنکه بانی نمود و جود تست
و در استخراج تواریخ نه ملکه میداشت که عقل از رسائیش فرو میماند مصرعهای تواریخ گوئی
صرف در خاندان امیر کبیر پنجهزار فرستاده و داد سخن پروری داده۔ هر که تاریخ
میخواست فی الوقت بنامش نوشته میداد۔ در علم صرف و نحو و فقه و عروض و قوافی
وغیرها تصانیفی ست که ذکرش در اینجا گنجایش ندارد۔ و در اصلاح شعر کرامتی
مینمود حتی که در مادہ های تاریخ چنانکه مولوی احمد علی خلف مولوی محمد اکبر علیخان
فصاحت جاه واعظ این مصرعه پیش مولانا فرستاده ع سکندر طالع جمشید سطوت
که درین مادہ تاریخ از جواز اضافت لفظ طالع یا عدم آن ستدلاً بالفن ایما فرمایند

مولانا محمد فیاض الدین خان فیاض شاگرد رشید خود ایما فرمود که بنویسند سکندر طالع
دلیل کسر شان فصاحت ست از انکه حاصل سکندر طالع جمله ست و جمله موصوف
نمیشود کما لایخفی علی الفصیح البلیغ - و دیگر اینکه محل مقتضی وصل ست و قائل دیلی
فصل و این هم قباحت ست اگر مصرعه بانیطور شود ع سکندر طالع و جمشید طینت
اول و موافق مقصود و خالی از عیب بود - و نیز روزی خواجه غلام مصطفی سخن مولانا
استفسار کرده چه حکمت ست که در قرآن شریف کلمهٔ رحمت و نعمت خلاف رسم الخط
چند جاهای دراز مرقوم همچو رحمت الله و برکاته - و رحمت ربک خیر - و ان تعدوا
نعمت الله لاتحصوها - و اشکروا نعمت الله - فرمود حکمتش علیم و حکیم مطلق داند و رسول
کریم او صلی الله علیه و آله و بارک و سلم - اما من میگویم در اینجا لفظ رحمت و نعمت مضاف
لسوی الله و رب گردیده شان امتنانش نه پسندید که رحمت و نعمت را نیز از
رحمت و نعمت باز دارد و لبسبب تای مدوره در قلت اعداد شمارد - هنگام تالیف
شمس النحو در بحث مبتدا و خبر چون نوبت باین مسئله که خبر باید غیر مبتدا باشد
رسید و قول ابو النجم ع انا ابو النجم شعری شعری را بدینجهت مورد اعتراض نحات
یافت و به نسبتش بخر قد سهی یا قد خطا در کتب ملاحظه نگردید فکری نمود و در
کتاب مذکور ثبت فرمود و اما قول ابی النجم فلیس کالمذکور کما زعم بل الثانی معنی

الکوکب والاخفی للطفہ۔ روزی میر شجاعت علی کرم کہ تلمیذی بود فیضیاب او غزل
اردو مصرعہ عرض کرد کہ پیر و مرشد بمصرعہ ثانی فکری نمیرسد ع دانی نہ آپ
سبحہ و سمرن کی دیکھیئی ✤ مولانا بی تامل ارشاد فرمود ع منکی ڈھلی ہوی میری
گردن کی دیکھیئی ✤ وسوای علوم در فنون ہم دسترسی میداشت وخط ناخن چنان
می نگاشت کہ خوشنویسان را بمشق قلم ہم میسر نمیتوان شد و موجد خط ظفر در حیدرآباد
آن جناب ست صرف بمعاینہ حروف و دستخطی مرد ولایت زائی کہ بخل بتعلیم آن
میداشت و باوجود استدعای مولانا عذر بتعلیم می کرد عقدہ دستور رقم ناخن
ذہن رسا کشود چنانچہ روزی باستماع این خبر او بحضرت مولانا آمد و قطعہ کہ باخود
داشت بملاحظہ مولانا داد مولانا با آن کاغذپارہ اندرون خانہ رفت و بیدرنگ
بایک قطعہ مماثلش برآمد کہ او را امتیاز بینہا دست نداد کہ دستخطی خودش
کدام یک نشد و دو شد حسرتہا کرد و از حاصل نشدن شرف استادی بخود ناخن
بدندان گزیدن گرفت۔ بالجملہ در اسباب ظاہری تکلف نمیخواست فرش آن
بی ریا بوریائی بود کہ ہر کہ از امیر و غریب می آمد برآن می نشست و اصل آنجناب
از دہلی ست و صحت محاورہ بران دلیل چنانچہ فصحای ہند باانصاف مقر آنند
در سرودش سخن کہ افسانہ ایست از صاحب زبان شاگرد غالب بر موقعی شعر مولانا

درج ست شعر ننگ چٹھر کا کیا اچھا ہوا فیضی ✤ دہان خم اب تک بی مزہ تھا

حاصل کلام ہندیان ہم بکلام خود کلام فیض التیامش را جا داده اند اگر براه انصاف چشم حق بین برکشاده بنگرد کلامش را خلاف محاوره ہندیان نتوانند یافت بلکه عند التشکیک نظیرش در کلام اساتذه خواہند یافت و درین زمان شہرت طبع یوان مولانا گوش خورد زمان و زمانیان شده جای عمدًا بالحاظ رفع غلطی کتابت دیوان مولانا به تقطیع نازیبا و خط نادرست بطبع نامطبوع درآمده و اکثر جا مطلب فوت شده امید از ناظرین با انصاف و شایقین سینه صاف آن ست که ہر دو دیوان را بچشم انصاف که خیر الاوصاف ست باعتبار حسن ترتیب و تصحیح بلیغ و تطبیع ملحوظ فرموده شرط حق پسندی از دست نخواہند داد - خدا را سپاس که چون لفظ پرستان معنی نشناس متاع دوئی دست لوح و قلم را سرمایه دکان خود فروشی نشناخته ام و بیا نجی صلح میان حق و باطل طرح آشتی نینداخته تکلف را بر من میسور نتوان دوخت و ساختگی را برشته بر من نتوان بست بنده خدایم پس با خواجه مرگم مطلبی نیست در امت رسول صلی الله علیه و آله و بارک وسلم - پس با دیگر مشاربم سببی نه - شاعر نیستم که خواه مخواه راه مبالغه پویم - نه منجم که بر زمین نشسته از آسمان بگویم - فی از کسی خواہش قصیده دارم که بامید صله اش باطل را حق شمارم - و نه بیم ہجو ست

که گو مگو تصرف بیجا را بجا انگارم شاباش عبث چرا گویم و تحسین بیجا چرا کنم ؎

متاع گرانمایه کاسد مباد اگر باد خرز عم حاسد مباد

خدا آقای نامدار مرا که شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاه بهادر دام اجلاله و صاحبزاده بلند اقبالش که نواب ظفر خنگ بهادر دست بسلامت دارا دو بمدارج علیا و معارج کبری رسانا د. که مرا از نثار فرق مبارک خود مستغنی از سعی روزی داشته است و بر نیابت معتمدی خویش برگماشته در عالم اسباب بادیگرم هیچ سروکاری نیست و درین دور دوا برا غیار مداری نه. ذره ام مگر ذره خورشیدم. اگرچه خاکم مگر خاک ریحانم آمدم باز بر سر مطلب.

تاریخ تولد مصنف رحمة الله علیه

وجود مظهر کل بود. و سن شریفش شصت و نه سال. چون وفات یافت استادی حضرت حکیم محمد مظفر الدین خان بهادر مزاج تاریخ عجیب و غریب فرمود ؎ شد سال وصال او بوحدت بالله وجود مظهر کل. بحمد الله که مجموعه دلکش بخط خوش و تقطیع زیبا و عنوان تازه و حسن بی اندازه بسعی مشفقی حکیم محمد منور الدین خان بهادر علاج مطبوع مطبع و مطبوع طبع شد باری نمیدانم که این مجموعه نگارین را طاوس لقب کنم که اینهمه نقش و نگار موزون سراپا جاگزین اوست و یا بال هما خطاب بهم که چندین

سلاطین مضامین سایه نشین او۔ ہر غزل شنگرف بحریست ژرف پر از جواہر مکنون
و ہر صفحہ اش از حروف صدفی ست مملو از لآلی موزون۔ مداد ش باسواد غالیہ پویان
مرکب یافتہ کہ ہر کہ در و نظر کشودہ دیگر نگاہ برنتافتہ۔ خطوط مشکینش چون طرہ
طرار بر غرہ غزالان مسلسل و دلکشا۔ و الفاظ رنگینش مانند آب حیات در سواد ظلمت بخش
و جانفزا۔ ہر سطری متضمن سری از اسرار فی کتاب مکنون۔ و ہر حرفی مبیّن از احکام
نون و القلم و ما یسطرون سواد صفحات فائز النورش بصفات تولج اللیل فی النہار
موصوف گردیدہ۔ و از بیاض بین السطورش آثار تولج النہار فی اللیل بظہور رسیدہ۔
راقمش از تکلف جدول تا رتعلق بریدہ۔ و جدول نیز از رشک صفحاتش خود را کنار کشیدہ
رشحات سحاب صفحاتش یا مین رقمات را بزلال معنی پروردہ۔ و در مہد صحایف
اطفال حروف را باعجاز معانی مسیح وار گہشگو آوردہ ؎ سخن خوش حیات جان و تن ست
دم عیسی گواہ این سخن ست ✦ الحق صیرفی خرد را در دکان امکان نقدی ازین روان تر
بدست در نیامدہ۔ و نقش پرداز فکرت را صورتی ازین زیبا تر در پردہ خیال
رو ننمودہ۔ نظم زہی سکہ کیمیای سخن ✦ کہ یکجو در و نیست جای سخن ✦ رقم سنج
وحی فرستادگان ✦ شرفنامہ آدمی زادگان ✦ گرامی کن گوہر آدمی ✦ گرامی تر از جان
آدمی ✦ باو آشکارا نہان جہان ✦ بگوش آشکارا بدیدہ نہان ✦ ہویدا بصد

سنگی خاسته ✦ عروسی بصد زبور آراسته ... ✦ سخن گرنه جان ست بنگر بهوش ✦
چرا آدم مرده ماند خموش ✦ امید که تا سحاب خامهٔ دُرربار جواهر مکنون و لآلی مخزون
بر اصداف اوراق بارد - و کلک روزگار رقم سواد و بیاض بر صفحات لیل و نهار
بر نگارد این گهرهای آبدار آویزهٔ گوش روزگار ماناد - و خاطر سخن شناسان
سخن یاب که از نخبهٔ کائنات انتخاب یافته اند ازین بوستان معنوی فیضیاب
و دیدهٔ بی نصیبان دانش از مطالعه اش صاحب نصاب باد -

قصیده و تاریخ

نازیم بسیزبانی فیضی ... دهریست بهمانی فیضی
گوئیم چه خوش بیانی فیضی ... دانیم چه نکته دانی فیضی
با وصف خلف خلاف نبود ... زیبای خلیفه خوانی فیضی
الفاظ پرست بوسجان ... بی بهره ز نکته دانی فیضی
او خواجه کجا رسیده باشد ... بر مطلب و بر معانی فیضی
این وصف که هست خرد گل ... از گلشن شادمانی فیضی
تا زنده جهان ست زنده مانی ... این راحت زندگانی فیضی
مستانه بسیم الله الحمد ... با بادهٔ ارغوانی فیضی

صد شکر که شد زمین طرحی — گلزار به باغبانی فیض

تحصیل زمین شعر گردید — زر خیز بمرزبانی فیض

زایجاد بجور شد زمین شعر — مزروع بقلبه رانی فیض

دامان امید پر گهر شد — از دست گهرفشانی فیض

آویزهٔ گوش خلق گردید — آوازهٔ خوش بیانی فیض

صد شکر که آرزو برآمد — از شهرت شعرخوانی فیض

از حق رسمی منور الدین — مطبوع شده زبانی فیض

کس نیست درین زمانه والله — جز گفتهٔ فیض ثانی فیض

از فیض بدهر یادگار است — این دفتر پرمعانی فیض

دیوان جناب فیض مرتب این — یا آیت آسمانی فیض

میخواست رواج سال طبعش
زد طبع رقم نشانی فیض
۱۳۰۱

تمت


تقریظ از سید مستفیض
ارادتمند حضرت فیض نباد اورنگ آباد
حکیم محمد مظفر الدین مزاج

هوالعزیز

تقریظ از تلمیذ و مستفیض دارا تمندِ حضرت فیض
نیاز از انتزاع حکیم محمد مظفرالدین مزاج

بسم الله الرحمن الرحیم

دیوان فیض عام قرین استعاز و فقر عنایت شامل او جل جلالہ۔ و پست مولفاز دو مصر فیض اقدس و فیض مقدس آیتی ست از حکمت کاملہ او عم نوالہ خلوت نشینی که در قلوب عارفان چون معنی در الفاظ نهان و جلوت گزینی که در عیون عاشقان همچو مرو مک بدیدها عیان متحده و به نستعین و احق و الیق بالصلوة و سلام آن مطلع و مقطع رسالت تواند بود که اهل بیت اطهارش ابیات مثنوی کرامت و هدایت اند۔ و چار یار اخیارش ارکان رباعی دین و شریعت فصلی و نسلم علیه و آله و اصحابه اجمعین۔ اما بعد بر ضمایر و بصایر صحیح نفسان معنی رس و معنی رسان صحیح نفس که عالم از فیوض انفاس متبرکه ایشان پر نوش و جهان از نفوس متحمله ایشان فرخنده کیشان وادی این ست کالشمس فی وسط السما

طالع ولامع خواهد بود که صاحبان حال وقال را مرتبه ایست ارجمند واهل کمال را منقبت
بس بلند دست تحریر وتقریر ازمس دامن تبیین آن کوتاه مصداق این مقال احوال سعادت
اشتمال حضرت عمدة العلما ملک الشعرا سالک طریق شریعت وطریقت مردک عین حقیقت
ومعرفت گوهر درج شرافت نیر برج سیادت استادی ومرشد مقامی پیر ومرشد حافظ
مولوی میر شمس الدین محمد فیض علیه الرحمه ابن میر امیر الدین خان که خامهٔ دوزبان
دینجا دو دل تا چه رقم انداز کند وچه نگارد دوزبان کج بیان در سکوت که چه گوید
وچه گذارد هر چند بتعداد فضایل ظاهری وباطنی آن کریم الصفات وفقرها تستوید
یا بداند کی از بسیار و یکی از هزار ست بالجمله آن عالی مقام دهلوی الاصل جد
امجدش معظم افاضل زمان مولوی میر محمد رحمت الله خان رحمة الله علیه در عهد
غفران مآب از شاهجهان آباد به بلدهٔ فرخنده بنیاد حیدر آباد ورود فرمود و
نسبت تلمذ آن فیض مجسم را در شعر وسخن بسخنور شهرهٔ آفاق حافظ محمد تاج الدین
مشتاق دهلوی ست که شاگرد بلاواسطهٔ حضرت مقدس القاب خواجه میر درد
علیه الرحمه بود ذات فیض آیاتش جامع فروع واصول عادی معقول ومنقول
قوت حافظه وذهن رسا بدرجهٔ کمال داشت ✽ ادب را با بلاغت برزبان داشت
صنایع با بدایع درسیان داشت ✽ طلاقت با فصاحت شکر آمیز معانی بود با منطق

تمکین ریز ✤ باخلاق وادب از لطف باهم ✤ باشفاق وکرم فیض مجتمع ✤ کلامش فیض
بخش وفیض آمیز ✤ همه ملفوظ او معنی ارشاد ✤ بحور سبعه شد ایجاد پیهم ✤ ز بحر طبع او
چون موجی آریم ✤ هرگاه از حفظ قرآن شریف وتحصیل علوم ظاهری فراغتی دست
داد آتش شوق وذوق که در نهاد فیض بنیاد ودیعت بود در و باشتعال انجامید
تا اینکه دل صفا آئینش در آئینهٔ فاینما تولوا فثم وجه الله روی مدعا دید و دیدهٔ
حق بینش بشاهدهٔ شاهد الفقر اذا تم هو الله منور گردید - چنانچه نظمی از کلام
فیض انضمام که لایق این مقام ومعرعهای فقیر بمنزلهٔ خدام بآن مصداق کلام
الملوک ملوک الکلام تضمین یافته بعد این زیب تحریر می شود واز میامن کمالات
فیض نشانه دو برکات اخلاق بزرگانهٔ دولت که شمار طالبان وتلامذه بآلاف
رسیده و هر که بحضرت رسیده وفیضیاب گردیده - سن وصال باسن میلاد و مدت
عمر شریف نیز از قطعات مرقومهٔ الذیل واضح رجاعی جانم شد مغموم اند رغم فیض ✤
رضوان شد خوشنود از مقدم فیض ✤ از عالم اسرار او چه گویم مزاج ✤ آگاه رود هاست
از عالم فیض ✤ آزاد ولا وامجاد آن شمس افلاک کراست قمرین منیرین اوج سعادت
مولوی سید ضیاء الدین احمد ومولوی سید عماد الدین محمد وصف تخلص بعلم وادب
موصوف وبفضل وکمال متصف اند ابقاهما الله طول الدهور وارشد خلفای آن

رہنمای خفی وجبی خواست قاضی غلام نبی شاہ صاحب صدیقی القادری کمل پوش
بحسن حال وقال وصفائی باطن آئینہ فیض وبرکات ست زاد شرفہ وبرکاتہ ۔

فہرست تصنیفات

طریق التعلیق شرح مأۃ عامل	شمس النحو	شمس التصریف
شرح منظومہ صرف	رسالہ در بیان ناسخ ومنسوخ	شرح کلمۃ الحق
شرح شمس الدین در عروض وقافیہ وبیان صنائع وبدایع	مفید در احکام علت وحرمت	خزانۃ الامثال در مصطلحات فقہاء الحنفیہ
جدول نصف النہار	فیض جاری	

اما دیوان آنحضرت فارسی ازان بدست حوادث روزگار رفت شعر افتاد کہ نشانی ازان بدست نیامد بعد بعدش غزلیات واشعار یکہ فراہم شدہ بود با دیوان اردو بطبع طبع جلوہ ظہور نمود ۔

نظم

ہزاران شکر شد مطبوع دیوان	چہ دیوان فیض بخش وفیض عنوان
شدہ این ہر دو دیوان طبع انفس	چو فیض اقدس وفیض مقدس
بذوق ولذت آمد ہر دو یکسان	نمک ہندی وشکر فارسی دان
گہر افشان چو نیسانست ہر یک	در یکتاست ہر یک زین دو بیشک

شد یک جان دو قالب هر دو ہم — یک جلد ست چون طفلان توام

بود هر شعر آن همسنگ دیوان — چه دیوان فیض جاری بحر عرفان

به بیت الله دهم بیت المقدس — که هست انداز هر بیت نورس

بود هر مصرعه آن کهکشانی — علوشان نظمی را نشانی

بمعنی معنی روشن بیانی — بمضمون نور صبح زندگانی

بساز حسن انوارش دل افروز — بسوز عشق نارش بسکه جانسوز

ز مطلع تا بمقطع آفتابی — بجنب وسعتش دریا حبابی

کتاب فیض یا دیوان فیض ست — ز اول تا بآخر شان فیض ست

تاریخیات

بود ست سن تولد فیض — هرگاه وجود مظهر کل

شد سال وصال او بوحدت — بالله وجود مظهر کل

۱۲۴۳

ولہ

عارفان را موت شد نقل مکان — عارف و از اهل نسبت بود فیض

سال رحلت گر بپرسند مزاج — هان بگو نقل مکان نمود فیض

۱۲۴۳

ولہ

عالم ذی رتبہ حافظ شیر شمس الدین فیض — مطلع ماہ فضایل مقطع ہر علم و فن
خواند مصراع وصال فرد حیّ لا یموت — شد مرا دیوان عالم در نظر پست الحزن
چار دہ چون روز سپہری گشت از ماہ رجب — آسمان بکشاد بر دلہا در درد و محن
سال این غم حافظ شیراز در گوش مزاج — گفت سر آہی بگفتار ملیت شعر دکن
رفت ازین غم آبروی دُر بحر نظم و نثر — باز اندر تحر جبی آب گوہر شعر و سخن

ولہ

چو حافظ شیر شمس الدین فیض آہ — شد از تقلید عالم سوی مطلق
مزاج از اول آخر سنش گفت — جناب فیض صاحب وصل حق

تاریخ از سخن سنج فصاحت نشان محمد غوث غرم مرحوم شاگرد حضرت فیض رح

اٹھ گیا اس جہان سے فیض سخن — چل بسی یعنی وہ سخن رس فیض
غرم مغموم نے کہی تاریخ — حیدرآباد سے بس گیا فیض

از سخنور بلاغت آئین رای چو لعل صاحب تمکین

رفت چون فیض سخندان جہان شمس الدین — کرد تمکین بہ مصراع دو تاریخ بیان
شنبہ پنجم کہ شب چار دہم ماہ رجب — فیض آسودہ ز کونین بایوان جنان

ولہ

شہر استاد میر شمس الدین — متخلص بہ فیض فیضرسان

باہمہ علم و فضل و فن و کمال — عارفی بود و حافظ قرآن

کرد رحلت ز دہر و گفتم گفت — بود مصرع دو سال رحلت آن

کامل ہر کمال رفت ز دہر — فیض از اینجا نمود عزم خیان

تضمین غزل حضرت فیض رحمت اللہ علیہ بسبب اشارہ مذکور الصدر از مزاج

سر جھکا دی ای قلم تسلیم کا — ہی مقام آداب کا تعظیم کا

ذکر ہی یک واجب التکریم کا — کیا لکھون مین وصف ابراہیم کا

ہی وہ مرآۃ احمدی بیم کا

شش جہت مین ڈھونڈھتی پیدا نہین — جستجو عالم مین کی دیکھا نہین

اُس یکتائی مین شک اصلا نہین — ایک مین ہی عالم اُنکا سا نہین

کو یہان عالم ہی ہفت اقلیم کا

لطف قرآن سی جو تجھکو راہ ہی — دیکھہ لی گر دیدہ سی آگاہ ہی

ہر رخ انسان تماشا گاہ ہی — وجہ انسان عین وجہ اللہ ہی

ہی یہ مطلب احسن تقویم کا

ہی وہی معبود ہر جا جلوہ گر — بس رہی میان دوست مولا پر نظر

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۸۳۱۶

مرقع فیض

